



انگیزات مقامات مقومہ

۱۰۰۰ - بادشاہ ایران بارہم -  
 ۱۰۰۱ - وزیر اعظم قریب تخت سلیمان و نانی بخت  
 ۱۰۰۲ - دروغگو کی زبان اور زبان دروغ گوئی کا نام  
 ۱۰۰۳ - حضور یونانیوں کا واسطہ  
 ۱۰۰۴ - شمشاد و دولت سلطنت  
 ۱۰۰۵ - نادر دوشاہ و دولت بزرگوار و بزرگی  
 ۱۰۰۶ - حضور سلطنت کی شہزادی ایت الی و الی  
 ۱۰۰۷ - فارسی شہزادہ ملک جنگ بیکام و شہزادہ  
 ۱۰۰۸ - شہزادہ ملک جنگ بیکام و شہزادہ  
 ۱۰۰۹ - آفتاب و ملک کی بادشاہ و اطلاع  
 ۱۰۱۰ - خدیو قاضی  
 ۱۰۱۱ - خدیو و اطلاع  
 ۱۰۱۲ - والہ و زن سے ملوک  
 ۱۰۱۳ - حضرت سلطان کا ہستان معافہ و زمانہ  
 ۱۰۱۴ - سلطنت کا اتفاق  
 ۱۰۱۵ - شہزادی و دولت بزرگوار و شہزادہ سلطان کا  
 ۱۰۱۶ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۱۷ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۱۸ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۱۹ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۰ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۱ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۲ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۳ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۴ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۵ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۶ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۷ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۸ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۹ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۰ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۱ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۲ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۳ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۴ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۵ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۶ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۷ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۸ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۹ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۰ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۱ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۲ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۳ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۴ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۵ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۶ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۷ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۸ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۹ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۵۰ - شہزادہ و شہزادہ

تقسیمات مقامات مقومہ

۱۰۰۰ - بادشاہ ایران بارہم -  
 ۱۰۰۱ - وزیر اعظم قریب تخت سلیمان و نانی بخت  
 ۱۰۰۲ - دروغگو کی زبان اور زبان دروغ گوئی کا نام  
 ۱۰۰۳ - حضور یونانیوں کا واسطہ  
 ۱۰۰۴ - شمشاد و دولت سلطنت  
 ۱۰۰۵ - نادر دوشاہ و دولت بزرگوار و بزرگی  
 ۱۰۰۶ - حضور سلطنت کی شہزادی ایت الی و الی  
 ۱۰۰۷ - فارسی شہزادہ ملک جنگ بیکام و شہزادہ  
 ۱۰۰۸ - شہزادہ ملک جنگ بیکام و شہزادہ  
 ۱۰۰۹ - آفتاب و ملک کی بادشاہ و اطلاع  
 ۱۰۱۰ - خدیو قاضی  
 ۱۰۱۱ - خدیو و اطلاع  
 ۱۰۱۲ - والہ و زن سے ملوک  
 ۱۰۱۳ - حضرت سلطان کا ہستان معافہ و زمانہ  
 ۱۰۱۴ - سلطنت کا اتفاق  
 ۱۰۱۵ - شہزادی و دولت بزرگوار و شہزادہ سلطان کا  
 ۱۰۱۶ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۱۷ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۱۸ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۱۹ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۰ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۱ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۲ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۳ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۴ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۵ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۶ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۷ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۸ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۲۹ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۰ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۱ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۲ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۳ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۴ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۵ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۶ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۷ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۸ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۳۹ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۰ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۱ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۲ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۳ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۴ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۵ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۶ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۷ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۸ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۴۹ - شہزادہ و شہزادہ  
 ۱۰۵۰ - شہزادہ و شہزادہ



# مفصل تاریخ جنگ روم و یونان ۹۷۷ء

سیدہ و فضیل علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنہ ۹۷۷ء اسلامی تاریخ میں ۵ مبارک سال ہر صبح بابرکت دور میں سلطنت عثمانیہ کی لاجپنا  
یہ اندر ترک نے ایسے سنگلاخ چٹان پر رکھی کہ جسکو نہ اندرونی سازشوں کے خطرناک طوفان  
جھوٹے کوئی مدد دے ہو نہ بچا کے نہ متعجب ہمایہ سلطنت کے بیرونی حملوں کی خوفناک  
انقلاب انگیز لہریں اس کے حق میں مصر ہو سکیں جس شیردل عثمان ذیشان نے سنہ ۱۲۹۹ء میں  
اول مرتبہ اپنا فطرتی منصب بھرپور سز میں ادا کیا اور ایسی فتح غازی کی اولاد آج سنہ ۱۸۵۹ء  
میں جسکو پورے چھ سو برس کا عرصہ گزرتا ہے اپنے موروثی سریر خلافت اسلامی اور اورنگ سلطنت  
پر جاوہ گر ہے۔ تاریخ عالم کھینچے سے معلوم ہو گا کہ ایسی کئی سلطنتیں قائم ہوئیں جنہاں ایک ہی نسل اور  
ایک ہی خاندان کے بادشاہوں نے چھ سو برس ایک ہی تخت پر جلوس کیا اور آپ کون دایاں طاعت سے  
دور ہوا اور قسطنطنیہ کی طرح آفات ارضی سے ایک عرصہ بعد اور مدت مدید تک محفوظ اور مامون  
رہا ہو۔ اور ایسی کونسی نسل ہے جس میں چھ سو برس کے زمانہ میں باوجود عیش کامرانی کوئی انقلاب  
عظیم واقع نہوا ہو۔ خلافت عباسی نے اگرچہ کئی صدیاں نبھادیں لیکن خلیفہ مامون کے بعد جو  
نسل سلطنت عظمیٰ کا حال ہوا وہ پوشیدہ نہیں۔ ملک ہندوستان میں

شاہ سے لیکر شاہانہ تک جو آٹھ تئو برس کا زمانہ ہو اور جس مدین تخت ہندوستان  
 مسلمان کے قبضہ اقتدار میں رہا کتنے شاہی خاندان جہانگیری اور جہانذاری میں ناکام  
 اور کس کس نسل کے ہاتھ میں کیے بعد دیگرے عنان حکومت آتی جاتی رہی آج اگر غلاموں  
 کا خاندان برسر حکومت ہو تو کل خلیجیوں کے نام کا سکہ خطبہ جاری ہے صرف تیس برس  
 اس خاندان کو سلطنت کرنا نصیب ہوئی تھی کہ تعلق خاندان دعویٰ تخت ہوا اور اس کے  
 آٹھ بادشاہ سو برس تک تخت دہلی پر شمس رسہ علی ہذا سید اور لودھی خاندان سے گزرا  
 سلسلہ حکمرانی مغولوں کے ورثہ میں پہونچا اور یوں کہنے کو تین سو برس تک سارا ہندوستان  
 زیر نگین رہا لیکن سچ بوجھ تو لائق اور جلیل القدر بادشاہ چھ سے زیادہ نہ پیدا ہو سکے  
 سلطنت جس کا نام ہو وہ عالمگیر کے دم کے ساتھ ختم ہو گئی اور پھر جو بادشاہ ہوئے وہ مشرق  
 مشرق میں پر کر ننگ خاندان ہی نہ ہوئے بلکہ اپنی نالائقی سے سو برس کی قلیل مدت میں اور  
 تناو اور عظیم نشان درخت کو چڑ سے اوکھاڑ پھینکا جس کا تخم سلطان محمود غزنوی نے لایا کا سب  
 حملوں کی لائانی کوشش کے بعد خاک ہند میں لگا یا تھا۔ پس ان عبرتناک مثالوں کے غور کرنے اور ہم  
 دیگر ممالک ایشیا اور یورپ کے تاریخی حالات پر نظر تعمین و تامل کے ساتھ ہم اس کا جائزہ لیں  
 پر غنائین جبکہ بھی رشک حسد کریں بجا ہو اور اہل اسلام خداوند برہم کی سزگزار کی  
 جس درجہ تک اظہار مست کریں زیبا ہو۔ خدا کی قدرت ہے کہ سلطان عثمان کی اولاد میں  
 وہ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ہونا رہا ہے۔ بابا سے جو کام رہ گیا وہ لائق۔ اوالغزنی  
 تمام کر لیا۔ دو سلطانوں نے اپنی تمام زندگی قسطنطنیہ کے مسخر کر دینے میں صرف کر دی لیکن  
 ناکامیوں کے ہمت نہ رہے۔ یہاں تک کہ تیسرے سلطان یعنی سلطان محمد الفارسی نے اپنی  
 شجاعت اور جوانمردی سے قسطنطنیہ را محفوظ اور محصور شہر جو ایک مدت سے سر قی سلطان  
 رومۃ الکبریٰ کا دار السلطنت اور دین مسیحی کا بڑا بھاری مذہبی مرکز چلا آتا تھا لے کر

اور ان کے بعد ہر سلطان نے سلطنت کے وسیع کرنا میں حتی المقدور کوشش کی۔ حالانکہ اس عرصہ میں سلطنت نے طرح طرح کے انقلاب دیکھے ہمارا اسکی مخالفت پر یورپ کے سلاطین نے اتحاد قائم کیا اور جرمنیوں کو سوسو صرح وغلا یا پھیلایا۔ اور اس کے قریب وار باشت و نکوف و پرا مادہ کیا۔ وفادار فوجوں کے بغاوت کے لئے بکھڑ کایا۔ عیسائی رعایا کے دلمین تعصب مذہبی کا زہر ملا اور سوسو طرح کی محنت عملی سے پہونچایا۔ اسکی مالی حالت کو خراب اور کمزوری کو بڑا کرنے کی کوشش میں کوئی دقیقہ اور ٹھانہ رکھا نہ۔ فتنہ الہی سے ہمیشہ اس سلطنت عظمیٰ کی دل شایان یورپ کے دلمین سپی بھٹی ہی کہ کبھی اولمپس سے ایکٹا دوئے مھن اپنی بوتے پر تاقیا وٹ نہائی بلکہ حسب انتظام کیا ہی کیا کہ سب کے سب متفق ہو کر اس سلطنت کی طرف نظر بر سے دیکھیں لیکن چونکہ مختلف دلمین طاقتوں کے باہمی تعلقات ایک دوسرے کے لقیض بنتی ہیں۔ اس لئے کسی سلطنت کو محض محنت عملی کے نور سے اس سلطنت کو نقصان پہونچانے میں کامیابی نہ ہو سکی۔ اور جب تک کہ روس برطانیہ عظمیٰ کی روزانہ ترقیات اور افزونی جاہ و جلال کو دیکھ کر اسکی طرف حاسدانہ نگاہ رکھنا موقوف کرے۔ جب تک کہ جرمنی اور فرانس میں سلسلہ عداوت جاری ہے۔ جب تک کہ پولینڈ آرمینیا پر کے مسئلہ سے سلطنت ترکی کی خیالی تقسیم قابل التعمین ہو سکے اور جب تک کہ ملک شام اور قسطنطنیہ کا قبضہ بر سلطنت اپنے لئے تجویز کرنی ہے اسوقت تک حکم نہیں کہ سلطنت عثمانیہ کا بال بھی ہلکا ہو اور چونکہ برابر اسکی سرچھہ سو برس گزر چکے ہیں اس لئے اسکی بھی مشکل ہے کہ سچا اتفاق اور یکجا اتحاد سلاطین یورپ میں قائم ہو سکے۔ خصوصاً اسوقت میں اس سلطنت نقصان پہونچانا اور بھی زیادہ مشکل کام ہے جبکہ زمانہ کارنگ دیکھ کر اسے بھی رنگ بدلنا شروع کر دیا ہے وہ سائیں جدیدہ سے فائدہ اٹھانے لگا ہے وہ فوجی عزت و قارتیں یورپ کی افواج سے کم نہیں بلکہ برابر ہے۔ اسکی مالی حالت پہلے سے بدرجہا بہتر ہے اور اس کے ہر سنیہ بھری و بڑی میں برابر زیاں ترقی کا سلسلہ جاری ہے اسکو امید ہے کہ رومانیہ سمویہ بگیریا۔ یونیا ہرزگوینا آسٹریا۔ یوگوسلاویا۔ آرمینیا اور آرمینس کے نقصانات کا معاوضہ اسکو ملے گا اور جلد ملے گا +

# جنگ سے پیشتر سلطنت عثمانیہ کی نسبت اہل یورپ کا خیال

۱۰۔ اپریل ۱۸۹۷ء سے پیشتر یہ ایک معمولی بات تھی کہ ترکوں کے شاہنشاہ اور ترکوں کی فوج اور ترکی انتظام مالی و ملکی پر ہزار ہزار طرح کی تمثیلیں رکھی جاتی تھیں سک میں یعنی مرد نہیں۔ تو ان کا عام خطاب تھا جو سب کر دگی زار ہوں تمام یورپ سالہا سال سے ان کو عطا کر چکا تھا۔ بغاوت آرمینیا کے نتائج اور عیسائی باغیوں کی سزایافتگی کی وجہ سے بعض عیسائیوں نے محض مذہبی دیوانگی سے جو گستاخیاں حضرت سلطان المعظم کی شان میں دور بیٹھے بیٹھے کیں اور جو کچھ ناگفتہ بہ خیالات اور جو جونا شایستہ کلمات ہزار پرل معیشت کی جناب میں بعض متعصب لوگوں نے بنی زبان سے نکالے وہ ضرور یورپی شایستگی اور مغربی تہذیب کے لحاظ سے ایک شرمناک اور نازیبا الفاظ ہیں جنکی یاد باخیرت اور خود اور جٹلینون اور معزز شرفیوں کے لئے ایک مدت دراز تک سوہانِ موع بنی رہے گی۔ قاسم ظالم سفاک۔ خوشنوار عظیم۔ قضا ب سیرت۔ سنگدل۔ ”عبدال“ کوئی ایسا لفظ نہیں جو ایک عادل باخدا سلطان کے حق میں استعمال نہ کیا گیا ہو۔

کون سلطان؟ امیر المومنین خلیفۃ المسلمین! جسکی ذات سے ۲۴ کروڑ مسلمانوں کا روحانی تعلق قائم ہے۔ کون بادشاہ؟ حامی دینِ مصطفیٰ جو بمقابلہ اپنے ہم مذہبوں کے بدل پسند اور فرمانبردار غیر مذہب رعایا کے حق میں کمین زیادہ ملائم ہے جو اسلام کا حامی اور اہل اسلام کا پشت و پناہ ہے۔ حرمین شریفین کا خادم بیت المقدس کا وارث۔ اور ممالک عرب و عجم۔ غریب ایشیا۔ شمالی افریقہ۔ اور یورپی روم کا شاہنشاہ جسکی خلافت صحیحہ کی نسبت اکثر مومنین

متفق و یک زبان ہیں کہ خلافت عباسیہ کے دورِ آخر میں سب سے پہلے بادشاہ محمد المتوکل علی اللہ نے سلاطین مطابق سلاطین خلافت محمدی اور خلیفہ حرمین شریفین نجاشی نام خاندان عثمانیہ میں منتقل کر دی۔ جس خاندان میں عنانِ حکومت بجائے موجودہ سلطان کے بیٹے کے اس شخص کے ہاتھ میں پہنچتی ہے جو سب سے بزرگ اور عمر میں بڑا ہو اور یقیناً یہ عہدِ خلافت ہی کا اثر ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان اس قدر گہری محبت ترکی سلطان کی ذات والاصفات سے رکھتے ہیں اور ان کو مذہبی پیشوا اور دینی سردار مانتے ہیں ورنہ کوئی اور وجہ نہیں کہ عموماً سب سے زیادہ اپنی تمام دینی اور دنیوی سترین اسی خاندان کے ساتھ وابستہ رہیں حالانکہ اسمیں شک نہیں کہ مسلمانوں میں ایک قوم ہونے اور کلمانے کے لئے صرف تہذیب ہونا کافی ہے۔ اور خواہ کوئی سخت چٹانوں کی ہو یا مغلوں کی عربوں کی ہو یا ترکمانوں کی ہر مسلمان اس کے ساتھ فطرتی ہمدردی کم بیش ضرور رکھتا ہے۔ لیکن جس خصوصیت سے مسلمانوں کا روحانی تعلق بے انتہا شدت اور غیر محدودائیں و محبت کے ساتھ ترکوں اور ترکوں کے سلطان سے رہتا آیا ہے صرف وہی اس بات کا شواہد اس امر کا مسلم ثبوت ہے کہ خلافت اپنے برگزیدہ نبی کی خلافت پر آل عثمان کو قبول فرمایا ہے۔ ورنہ غور فرماتے تو کوئی دنیاوی مفاد ترکوں سے نہیں کبھی حاصل نہیں ہوتا۔ جسکے عوض ہم اخلاقی طور پر اس کے مشکوک ہوں۔

اس دلی شکریہ کی سستی تو علیا حضرت حسن و ملکہ عظمیٰ ہند کی وسیع عادل اور عظیم الشان گورنمنٹ پر جسکے زیر حکومت ہندوستان کی ہر قوم و ملت اپنے اپنے دین و مذہب کے خلاف سے ایسی آزادی اور امن و امان سے زندگی گزار رہی ہے جسکی نظیر چار عالم میں ملنا محال ہے کیونکہ مالرشین کی صفت جو حکمران قوم کے لئے ایک نہایت ہی بے بہا اور قابلِ فخر جوہر ہے تاج بریطانیہ میں کوہ نور سے زیادہ تابان اور درخشان ہے۔

ترکی فتح کی نسبت جنگ سے قبل عام اسے یقینی کرشمہ سوشل انتظامات کے وہ بھی

ہچکارہ اور ناقص ہے۔ اس کے سپاہی غیر قواعد دان اس کے جنرل فنون جنگ سے بے خبر  
 انتظام پوچ اور ناکارہ۔ رسد ندارد۔ سامان بار برداری غیر کفایتی۔ جہاز بھجوتے اور  
 نامکمل۔ خزانہ خالی۔ غرض عام حالت ملک مال نہایت نازک ہے اس کی پلٹنیں اور سارے  
 نہایت بوسیدہ حال۔ فاقہ کش۔ غیر تنخواہ یاب۔ اور محض ناتربیت یافتہ عوام کا ایک محل ہے  
 جس کے بدن پر نہ وردی ہے اور نہ پائون میں جوتی۔ ترکی تو پنجانہ کا حال یوں بیان ہوتا تھا کہ  
 اوسمن دنیا نویسی رنگ آلودہ توپیں بھری ہوئی ہیں جن میں سے شاید اکثر وہ توپیں ہیں جسے  
 حضرت داؤد نے جاوت کو شکست دی تھی۔ گھوڑ چرے تو پنجانہ میں کوئی گھوڑا نہیں بلکہ  
 مزدور اور شہر و دیہات کے لونڈے غنودت کے وقت اونچو کھینچ کر ایک دوسرے مقام کو  
 منتقل کر دیتے ہیں۔ ہتھیار وغیرہ بالکل پرانے زمانے کے محض خراب شدہ ہیں اور غالباً  
 یہاں تک خیال گذرتا ہوگا کہ جو کچھ سنگین اور تلواریں سپاہیوں کے پاس ہیں وہ بڑی ہتھیار  
 کی ہونگی۔ جو اسٹون لیج میں بنا کرتی تھیں۔ سپاہیوں کا دو دو وقت تک رٹائی نہ ملنا۔  
 اور چھ چھ ماہ کی تنخواہ گورنمنٹ کے ذمے چرے جانا اعلیٰ العزم قیاس کیا جاتا ہوتا ہے۔ یہی  
 فوج کی یہ زبون حالت سمجھی جاتی تھی تو یونان بچا رسے کا کیا تصور ہے۔ جس نے بذات خود یا  
 دول اجنبیہ کے بھروسے پر سلطنت کو صدمہ پہونچانے اور اس پر حملہ کر کے کامیاب ہو جانیکا  
 ارادہ معمم کر لیا۔ ایسے ایسے پوچ حالات منکر اوسنے اور اس کے صلاح کاروں نے نصرت کے  
 ساتھ مان لیا کہ ساٹھ ہزار فوج اس معمم عظیم کے سر کرنے کے لئے کافی روانی ہو چکی کہ اس کو اعلیٰ  
 اپنی بھڑ اور گرد و ہونکا جمع کرنا ہی مشکل ہے اور اگر اس میں ناکامی بھی نہ ہوتی تو اونچی رسد رسانی کا نظام  
 اور سامان جنگ کے بہم پہونچانے کا اہتمام کون کر گیا۔ فوجی آمد رفت کیونکر جاری رہ سکے گی  
 جبکہ یونان کا غذاک بیڑہ جہازات سمند میں بہرہ دے رہا ہوگا بلکہ جسٹو ساحلوں پر کے تمام شہر  
 آجا کر کرنا بے ڈارو نیا۔ پر قبضہ کیا ہوگا اور جبکہ یونانی بجا ہیں کے گروہ دیگر وہ قسطنطنیہ اور سامان

کی ریل کی پیراٹن اکھاڑ ہینکس کے تو ترکوں کی رہی ہی ہمتوں کو بھی پست کر دیا ایک بہن ماتھ کا  
 کرتب ہو گا چنانچہ ترکی جنگی قوت کا صحیح اندازہ نہ کر سکنے۔ اُس کو قریب المرگ بیمار سمجھ لینے اور مختلف  
 اخبار و ٹکی غلط بیانی اور یورپ کی غلط فہمی پر جب یونان کی شامت آہی گئی اور ایک دو تین گھنٹوں  
 بجا کر جنگی تھمیر کا پردہ اوٹھا دینے کی نوبت آہی پہونچی تو دنیا نے معلوم کر لیا کہ اوہو۔ "کوی مختلف"۔  
 اس پردہ زنگاری میں "یہ تو کچھ نشانہ ہی نیا نکلا ترکی مرد "مرد علیل" نہ تھا بلکہ جس عینک سے  
 یورپ کے پولیٹیکل شخص اس کو اس کے چہرہ پر آثار علات نظر آتے تھے درحقیقت وہ عینک ہی دہوکے  
 کی ٹٹی تھی۔ اسمین اونکا تصور نہیں اس آلہ کا تصور سمجھنا چاہیو جبہ پھر دوسرے کرنا وہاں بجا کر  
 پولیٹیکل ڈاکٹروں کو جوان ترکی کے مرد علیل ہوئے یقین ہو جاتا تھا لیکن معرکہ جنگ شروع بھی ہوئے  
 پایا تھا اور صبار رفتار۔ سب خرام عربی۔ اور برق و ش ترکی گھوڑے اپنے سواروں کو لئے  
 ہوئے ابھی رن سے کوسوں دور تھے کہ پانچ بڑے سے بڑے اخباروں کے نامہ نگاروں نے  
 جو صحیح اور معتبر خبریں تار پر دوڑانا شروع کیں ان سے یورپ کی آنکھیں ہٹ سے کھل گئیں۔  
 معلوم ہوا کہ بہادران ترک اب بھی ایسے دلیر۔ جنگ جو۔ ذی بہت۔ انوالو العزم۔ جٹ جالا  
 اور شجاع ہیں کہ جیسے دلاور۔ جو المزد۔ صاحب استقلال۔ اور پُر زور اونکے برگزیدہ  
 بزرگ اور نامور اسلاف تھے دو ہفتہ کے امتحان میں ثابت ہو گیا کہ اس وقت تک جو غلط  
 بیانیان بعض یورپین نامہ نگاروں اور یورپین اخباروں کی ترکوں کی بنیاد شجاعت اور انکی  
 فوجی عظمت کے برخلاف چھپا کرتی تھیں وہ محض ایک کذب افترا کا شرمناک دفتر تھا جسکی قلمی  
 اس وقت کھائی گئی جبکہ ترکوں کو کمالات جنگ دکھانے کا موقع ملا۔ اول ہی حملہ میں ظاہر ہو گیا  
 کہ ترکوں کا کچھ رنگ ہی آوری۔ اور معاملہ خلاف قیاس طوریے طور ہے۔ وہ نامہ نگار  
 ترکی کمپوون میں داخل ہوئے اونکے سپاہیوں کے ساتھ کھانا کھایا۔ اونکے ہرکاب رزم گاہ  
 پر ہے اونہوں نے غافلوں کو متنبہ کیا کہ ترکی فوج کی نسبت جو کچھ کہ اب تک سنا یا دیکھا

تھا وہ فقط افسانہ تھا۔ ترکی فوج یکسر زمانہ حال کی کوشستانی باٹریوں۔  
 فیلڈ باٹریوں اور گھوڑی توپوں سے بالکل آراستہ تھی۔ گھوڑوں اور توپچیوں کی  
 حالت نہایت ہی احسن اور اعلیٰ پائی جاتی ہے۔ جو نو ایجاد اعلیٰ سے اعلیٰ اور بہترین سے  
 بہترین توپوں کو اس خوبی اور ایسے ٹھیک قاعدہ سے کام میں لاتے ہیں اور  
 ایسے علمی نشانے لگاتے ہیں جس سے صاف ثابت ہو کہ وہ بہت ہی چوشیاری سے  
 سکھلائے گئے اور بہت ہی محنت اور صرف کثیر سے تیار کئے گئے ہیں وہ ایسے  
 کامل رہسے کے قواعد کے ساتھ کام کرتے ہیں کہ جس سے بڑھ کر کسی قوم سے اسید نہیں ہو  
 وہ عجیب غریب نو ایجاد ہتھیار اور طرح طرح کے آلات حرب جنہ تمام سلاطین یورپ کو ناراض  
 ترکوں کے مقابلے میں محض بچوں کے کھلونے سمجھے وہ جنگ جو محض ابد اور جو الحمد  
 یونانی جنگو سب نے مرد میدان تسلیم کر کے سلطنت عثمانیہ قوم کے مقابلہ میں کھڑا کر دیا۔  
 عساکر قاہرہ کے مقابل ہوتے ہی جھگڑے۔ پودے۔ اور بزدل ثابت ہوئے۔

پیدیں خن کا رہا جس سپاہیانہ ذہن۔ بہادرانہ روش۔ وفادارانہ خیال سے انہیں  
 جنگ کے پہلے ہی دن کے بعد دیگرے یونانی مورچوں پر بزور نوک سنگین قبضہ کیا اس سے  
 صاف ظاہر ہے کہ عثمان پاشا کی نمودار مگر غیر شمر فتح مذہب میں ترکوں کی جو بیباکی اور ثابت  
 ثابت ہوئی تھی انہیں۔ کسے کسی بات میں اب تک کمی نہیں آئی۔ درہ ملونا کی لڑائی میں ترکوں  
 کی فتح مذہب کی ثابت شاندر صورت سے آغاز ہوا اور اسکے بعد کی سرکار آرمینیاں دنیا  
 کو عموماً اور یونانیوں کو خصوصاً بیسیویں صدی عیسوی میں یا رنگی۔ ترک لوگ بوجہ ناہمواری  
 کے خسر میدان سپاہ اور کوشستانی توپخانہ کو کام میں نہ لے سکے لیکن اپنا غلہ دنیا میں لے گئے چونکہ کافی توپخانہ تھا  
 اور انھوں نے جھک مارنے سے تھما لئے وہ سخت بہتر اٹھارہ بیسویں صدی کے پاشا کو اور ان کے مشیر آدمی کام  
 حالانکہ یونانیوں کی تعداد ترکوں سے کہیں زیادہ تھی۔ اور اس لئے شکست کے ہوتے ہی درہ ملونا پر

قبضہ ہو جانے سے یونانی صدر مقام الہربا اور وہاں سے وولو اور شہر بسند خراس  
ایجنڈا جانے کے لئے بھی خطرناک فوجیں ترکوں کے لئے سیدھا راستہ کھلیا اور اسی وقت  
انگلستان کے فوجی مقبضوں کا یہ خیال ہو گیا کہ جنگ کا خاتمہ صرف چند روز کی بات ہے۔

## یونان کی حماقت اور اسکی دلخوش کن مشہدین

(شعے بعد از جنگ)

برصغیر ترکوں کے (کرائی کے بعد معلوم ہوا کہ) یونان کے پاس کوئی فوجی سامان نہ تھا فوج کا  
سینہ اور سپر جو زیادہ تر طلبیہ مجمع سے پُر تھا اور جنگو ذرا بھی لڑنے والے نہ تھے اس کا ساتھ تھا  
بالکل قابو سے باہر اور نہ سرداران فوج تو اس جنگ سے ماہر تھے بلکہ کہا گیا کہ جنگجو  
اور جنگ آور شخص میں جو جو قابلیتیں اور صفات ہونی چاہئیں ان سے قطعی بے بہرہ  
ضروری سامان جنگ اور زمین بالکل کمی تھی اور جو کچھ سرد جلدی میں ہم پہنچی وہ بالکل ناکارہ  
تھی اور کابھروسہ تو بلگیر یا کی رعایا اور مقدونیا کے عیسائی باشندہ و پرتھاجھون نے کان تک  
نہ ہلائے اور وفادار رعایا کی سلطانی بنے ہی۔ انھوں نے شیخ چلیون کی طرح ہوا میں قلعے  
بنائے تھے۔ انکی امید یہ تھی کہ ادھر ہم مقدونیا اور ایپائرس کو اپنی ساٹھ ہزار جرار فوج  
فتح کرتے ہونگے اور بلگیر یا۔ سرویا اور مانتی نگر و ترکوں پر عقب سے حملہ آور ہونگے اور  
پھر جو کچھ گذر گیا دیکھا جاوے گا۔ پھر اس طرف سے انگلینڈ۔ فرانس۔ اٹلی۔ بلجیم۔ امریکہ وغیرہ  
اگر کھلم کھلا فوجیں دینگے تو انکی دردیان یعنی یونانی فارم اترو اترو کر اور وائٹیر بنا کر تو ضرور  
لک کرین گے لیکن معاملات نے اور حکم الحاکمین کے بہترین حکم نے جو چاہا وہ کیا اور جو چاہا  
وہ کر دیا اگر اسکو منظور ہے کہ دنیا میں اس کے مقبول مذہب اسلام کے خدائی اور اسکو  
بلا شکرانہ غیرے ماننے اور پرستش کرنی والے زندہ زمین تو اسی طرح اس کے دشمنوں کے

تو صلے پست ہو رہے رہیں گے۔ اور اسی طرح سے ہر جنگجو طاقت کو تمام شدہ دار الحکمرانوں کی طرف سے لحاظ قانون مابین الاقوام بے بسی اور مجبوری کے عالم میں عین وقت پر پائوس ہونا پڑے گا۔ بعد کو خیر، جنگ کے طلب کرنے سے معلوم ہوا کہ گورنمنٹ قریب قریب یو الیہ تھی۔ پس ایسی سلطنت نے جو ترکوں کے مقابلہ میں جنگ شروع کی (تو بعد کو معلوم ہوا) کہ یہ اس کی محض حماقت تھی۔ اور اس سے زیادہ اعلیٰ کے مجاہدین اور پوپ صاحب دم اور پاپسٹ کے اُن چند سربراہوں کی کوئٹہ اندیشی تھی جنھوں نے پراسیوٹ طور پر شاہ یونان کو اچھارنے اور جنگ کے لئے ورغلائے ہیں اپنے اپنے بونے کے موافق کوشش میں کمی نہ کی اور جنگی گروں کے لارڈ سبیری صاحب وزیر اعظم انگلستان منصفانہ طور سے اُن نقصانوں کا جو جر رکھتے ہیں جو کہ معرکہ جات جنگ میں اٹھانے پڑے اور اب ولایت کے لوگ کہتے ہیں کہ ایسی حماقت کسی نہ ہوئی ہوگی۔ حالانکہ فرانس نے شہداء میں یونان کی طرح اندرونی ملک کے جوش اور خواہش جنگ سے تنگ آکر جرمنی سے لڑائی مول لی تھی اور اس کی پاداش میں وہ مونہ کی کھائی کہ اب تک فراموش نہیں۔ تاہم اس حماقت اور اُس بیوقوفی میں یہ فرق ضرور تھا کہ پھر وہ یونان سلطنتیں مقابل کی تھیں اور ایک دوسرے کی ٹکڑے نہ ہاں سکی تھیں۔ یونان جو سلطنت عظمیٰ ترکی کے مونہ لگا اور اس سے جنگ چھیڑ دی یہ صرف حماقت ہی نہ تھی بلکہ بہت بُرائی قصور اور سخت گستاخی تھی۔ البتہ اگر یونان خاموشی سے صورتِ معاملات کو بھانپنے جاتا اور اس صد میں فوجی ضروریات کو مہیا کرتا اور اپنی طرف سے فوجی پیش قدمی نہ کرتا تو اس کی فوجی احوالِ غریبوں میں رتی بھر فرق نہ آتا لیکن اس سے پہلا اعلان جنگ قبول کر کے دوسرا اعلان بھی شائع کر دیا جس سے صاف ظاہر ہوا کہ اس کی تباہی کا دین قریب ہے اور وہ خود اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں میں کھلڑی مار تاہم اور اس دوسری کارروائی سے یورپ نے مان لیا کہ گورنمنٹ یونان ہی اس غلطی کی ذمہ دار ہے۔ ترک تو پہلے ہی سے قصور وار نہ تھے اور اب تو

جنگ کرنا اونکی ضرورت تھی۔ یونان کی اس جنگ کا پہلے ہی سے نتیجہ قرار دیا جاتا تھا اور یہ سمجھ کر کہ ترک آبائی اتھنز میں داخل ہو جائیں گے یہ سیدھی کہ کوئی نہ کوئی صورت جنگ ہو جائے گی کو خاموش کر دینے کی نکالی جائے گی لیکن یہ کارروائی اُسوقت تک نہ ہوئی جب تک ترکوں کو موکو فتح کر کے یونانیوں کو آٹھ سو پہاڑوں میں شکار نہ کر لیا۔

## ۱۱۔ اے۔ اے۔ اے۔ کی جنگ فرانس جرمنی اور جنگ دوم یونان سوشلسٹ

۱۱۔ اے۔ اے۔ اے۔ میں فرانس اور پریشیا کی لڑائی سے جو حال ہوا تھا وہی کیفیت اس لڑائی سے نتیجہ بنے ظاہر ہے۔ دونوں میں اگر کچھ فرق تھا تو یہی کہ اس معرکہ میں طرفین کے بہت سے لوگ شہید ہوئے اور اس میں کم۔ لڑائی شروع ہونے سے پہلے پیرس میں عوام الناس کے جوش کا یہ حال تھا کہ وہ برکن دار اسطنت جرمن کا نام لے لے کر چلاتے اور شور مچاتے ہوئے گلیوں اور شہر کی سڑکوں پر گزرتے تھے اور طرح طرح سے جنگی جوش کا اظہار کرتے تھے اسی طرح اتھنز اور صوفی عام سڑکوں اور بازاروں میں تمام یونانی اپنے شہر اور غرہ ہائے جنگ سے ترک ترک پکار کر زمین و آسمان ایک کئے دیتے تھے اور پیہم ہی شور تھا کہ تھسلی میں جا کر جمع ہوں اور یکبارگی حکمران کے سلطنت ٹرکی کا تیا پانچا کر دیں۔ یہاں تک کہ ان کے غرہوں سے ترکوں کی ہلاکت اور اونکی موت کی صدائیں بلند تھیں۔ لیکن ترکی سپاہیوں نے ایک ہی وار میں ثابت کر دیا کہ حرب ضرب کے کاموں میں وہ بہتر سے بہتر درجہ کی قابلیت رکھتے ہیں اور نہایت ہی گرفتار اور پیش بہا سپاہی ہیں اور اگرچہ خیال یورپ اور اٹلی کے مہینوں سے تھوڑا بہت ملی ہوگی اور اونکی کم سیٹ کا انتظام نہایت بدتر ہوگا اور فوج میں تو رگڑ و شل ہوئے لیکن اکی جب الوطنی۔ قومی سرگرمی۔ اور مذہبی جوش ان سب باتوں کے مشترک اثر سے بڑی کامیابی سے اپنے موروثی دشمنوں پر غلبہ حاصل کر لیا اور جہان جہان و نور میں قابل ہوئے

ترک ہی غالب آئے۔

## یونان کی فوجی مہز دلی

سلطنت ترکی کی نسبت جو عام رائے تھی وہ غلطی باب میں ذکر کی گئی اب سنئے کہ یونان اور یونانیوں کی نسبت یورپ میں عام خیال کیا تھا وہ یہ تھا کہ یونانی حب وطنی اور جوش میں حصہ سے زیادہ قابلِ تعریف ہیں۔ فن جنگ سے ایسے ماہر کہ باید و شاید۔ پورے ہمارے اور پورے قواعد و امان میں بلکہ فضا کے پورے یونان کی فوجی قوت کو جاپان سے تشبیہ دیتے تھے اور اسکے مقابلہ میں ترکی کو چین کی سلطنت بتاتے تھے جس کے صاف یہ معنی تھے کہ جاپان جیسے پوری دنیا میں چین جیسے پدارت کو پس ڈالا ایسے ہی یونان چاہے اپنی غنایت و کرم سے نہ چلے لیکن اگرچہ اسے تو سلطنت ترکی کے ساتھ بخرے کر سکتا ہے۔ ماسٹر اللہ۔ دل میں کیا کیا اور بھرے تھے کیسے کیسے جو ملے بھرموں کی طرح سینہ میں جوش زن تھا اس کی تائید میں پچھلے سال کے اخبارات کا لوٹنا اور بغیر مطلب شہادت ہم ہو چکا تو ذرا دقت کا کام ہی اور گزشتہ نوے کے لئے یہ دقت کوئی چیز نہیں کہ اس کی تلاش کرنے میں دریغ کرے لیکن جو بات بالآخر غلط ثابت ہوئی ہو اس کی نسبت دیوانوں کی بڑ اور وقت کش لوگوں کی تھمینی جھڑپ کا تلاش کرنا فی الحقیقت بیکار ہے اس لئے لندن کے اخبار مارنگ پوسٹ کے چند فقرے جو اسے سن ۲۸۔ پانچ ششہ یعنی دو ہفتہ قبل از جنگ لکھے تھے یورپ کے خیالات خام کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہیں آپ رقمطراز ہیں کہ :-

یونانی گرو ہونکا سرحدیں فساد کرنا اور شاہ یونان کا یہ کہہ کر کہ ہم سے ایسی باتوں کا انسداد ہو نہیں سکتا کوئی تعجب انگیز امر نہیں جو یونانی ہمیشہ سے اپنے ملک کے جان نثار رہے ہیں۔ انھیں جوش آگیا ہی جو مشکل ہے کہ کسی کی دلاری سے ٹھنڈا ہو سکے شاہ یونان پر ہے نہ لڑ کر ملک غرور لڑ گیا اور قوم غرور جنگ کرے گی اور ترکی کو کریش کے مظالم شدید کا

مڑہ چکا کر رہی۔ اور کوئی دن گزرتا ہی کہ ہم اونکے آپس سیکونیکا اور دم بجز ابر پر فافس  
 و متصرف ہو جانے کی خبر سن گئے۔ اب وہی اخباری کہ ۳۰۔ اپریل کے پرچہ میں بجا رہ  
 اپنا سامونہ لیکر لوٹن لکھنے پر مجبور ہوا کہ ”یونان کو شکست تو خواہ مخواہ ہوئی ہی تھی یہ یونانیوں  
 کی فطرتی بات ہے کہ وہ بہادر ہیں لیکن عاقبت اندیش ضرور ہیں اور قواعد جنگ سے اونہیں  
 بہرہ نہیں۔ نہ تو اونہیں اپنے مخالفین کی سی شجاعت ہے نہ استقلال۔ اور انکے افسر سردار  
 ترک کے سامنے لمحا تجربہ فزون جنگ ہنوز طفل کتب ہیں وہ آخر کس برتے پر ترکوں کے نو  
 آئے جنگی نبرد آزمانی کا دم یورپ چھ سو برس سے قایل رہتا آیا ہے۔“

یعنی لڑائی کا بازار گرم ہونا تھا کہ یونانی اس سے اس سے تک بھاگ نکلے انکے  
 فوجی افسر نے اپنے آپ کو محض نالائقی ثابت کیا اور گواڈینی فوجی جوش بے اتہا پائے  
 جانے کی خبریں موصول ہوئیں لیکن کسی موقع پر وہ سیدھے اپنے غنیم پر حملہ نہ کر سکے اور  
 اونکی فوج پر ترکوں کا اس قدر خوف ہراس طاری ہو گیا کہ انکے قواعد دان اور غیر قواعد دان  
 اور مجاہدین اور قومی النیہر ہر قسم کی فوج کی نسبت ثابت ہو گیا کہ وہ کوئی فوج نہیں بلکہ محض  
 عوام کا ایک ہجوم اور بانائی لوگوں کا ایک غول تھا۔ افسران فوج سپہ سالاری نہ کر سکے  
 اور اکثر موقع پر نہایت باقاعدہ طور سے سب سے پہلے بھاگ کھڑے ہوئے۔

ترکوں کی دہل اونکے سینوں میں اس طرح بیٹھی کہ ایک لڑائی میں منجھا گیا رہ ہزار سپاہیوں  
 کے صرف ایک ہزار پر ترکی باڑ پڑتی تھی اور باقی دس ہزار سپاہی ارزاہ دور اندیشی نہایت  
 خوبصورتی سے خطہ کے مقام سے دور ہٹ گئے تھے۔

فوج کی حالت مختصر بھی بیان کیجاوے تو دلچسپی سے خالی نہوگی یعنی یہ کہ بندوقین جو کوہ  
 فرانس سے مدت ہوئی خارج کردی تھیں اونسے اکثر حصہ فوج کا مسلح تھا اور افسروں کی حرکت  
 سے ثابت ہوتا تھا کہ اونکو فوجی کنباؤں کی شاید الف بے بھی پوری نہیں آتی اور آتی تو

کیونکہ نہ ہی لیکن مدبر اور قاعدہ دان ترکی ہمارے کے سامنے فی الحقیقت وہ طفل مکتب ہی تھا  
 جو سب سے مورچہ بندی اور قاعدہ کا سلسلہ اسے قاصر نہ ہو سکا تاکہ اگر ایک مورچہ مصیبت میں غصہ رہا  
 ہو تو دوسرا اس کی دستگیری کر سکے۔ پورپ کی وہ رائے کہ ایک ایک یونانی کئی کئی ترکوں کی راہ پر  
 ہے ایک قابل مسخر اور لائق تعجب بات نکلی۔ اطاعت شعاری جو فوج کے لئے بلا کسب و کار  
 کے لازمی امر ہے یہ جو ہر فوجی اُن یونانوں میں بالکل کم پایا گیا۔ غیر قواعد دان فوج جو برائوٹ  
 اشخاص سے نئی بھرتی کی گئی تھی اُس نے اکثر موقع پر احکام افسران میں دیلیں اور جتنیں کیں اور  
 فوجی کمپن کو قانون کی جو پال بنادیا۔ اور افسر سبھاے اسکے کہ حکمانہ اور خود سرائہ لہجہ میں اونکی  
 دلائل کو قطع کر دین منطقی بحث میں پڑ کر از دوسے علم و عقل اپنے احکام کے کار آمد ہونیکا ثبوت  
 پیش کرتے تھے کہ اتنی بین کشی شخص بول اٹھتا "ترک آے" اور وہ بہادر فوج نوکدم بھاگ کر جب  
 اپنے اطمینان کی جگہ دم لینے کو ٹھہرتے تو بقیہ بحث کو ختم کرنے کی جرأت کرتے جس سے ثابت  
 ہو گیا کہ کوئی ملک بجز اپنے قواعد دان فوج کے ہرگز نئے رنگ و روٹوں یا قومی پرجوش نالایق  
 والنیرین پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اسے وقت میں دشمن سے زیادہ اس کے جوش فرو کرنے میں  
 مستعدی دکھلاوے کیونکہ دانا دشمن وہ نہیں کر سکتا جو یہ نادان دوست کر بیٹھے ہیں۔  
 سلطان اس انیشے سے واقف تھے اور انھوں نے اپنی قومی جانبازوں کو جلا تعداد میں لے کر  
 جنگ میں جانے کے لئے مستعدی ہوئے بجز ایک خاص صورت کے نہایت متان اور دلیری سے  
 شکر یہ کہ ساتھ یہ کمکر خاموش کر دیا کہ فضل الہی سے سرکاری فوج کی تعداد ڈرائی کے لئے کافی  
 سے زیادہ ہے وہ لوگ امن سے جیسا رہتے آئے ہیں ویسے ہی رہیں۔ لیکن یونان نے اس کے  
 خلاف نہایت درجہ کی بداندیشی سے محض اس قسم کی بیرونی اور پرائیوٹ امداد پر بھروسہ کر کے  
 اپنے آپ کو ایک دم بھڑکنی ہوئی آگ میں ڈال دیا۔ جس سے نہ صرف آگ میں گرنے والے ہلاک ہوئے  
 بلکہ اسی گھم و نشان انکی فوجی عزت اور قومی حیثیت بھی برباد ہو گئی جو سڈ میں بھی حاصل ہو سکتی

## بے قاعدہ فوج

باقاعدہ فوج میں کچھ انتظام ضرور رہا لیکن بے قاعدہ کی ہر بونگ نے جو ہر وقت خوف کی وجہ سے اونٹ کے گلے میں ملی ہی رہی اپنے ساتھ اونکو بھی لے ڈوبا لوگوں نے دیکھا کہ سید کارزار میں جب وہ دشمن کی زد سے دور چٹاؤنکی آڑ میں ہوتے تھے تو بڑے اطمینان کے ساتھ سگریٹ پیتے اور پتا کھڑکتے ہی جو چیز اونکی نظر کا نشانہ بن جاتی اور سپر فیکر نے میں فدا بھی لے لیتے اور خدا جلے اس بے سربان نشانہ اندازی نے کتنے ایک اپنی ہی آدمی ہالک کر ڈالے۔

## یونانی اس جنگ کے محرک ذمہ دارین

(دکریٹ)

ترک ایک مدت سے آرمینیا کی بغاوتوں کے فرو کرنے اور یورپ کے اعتراضات اور دیکھائیوں کا چھوٹا سا شایستہ جواب دینے میں مصروف رہے اور شروع سال ۱۹۱۵ء سے نہایت ہی اہم اور عمیق معاملات متعلق بغاوت کریٹ میں اُلجھے ہوئے تھے اور حتی المقدور اس کوشش میں مصروف تھے کہ بطور مناسب پسندیدہ باتفاق جملہ سلاطین یورپ کوئی ایسا من سمجھوتہ ہو جائے جس سے آئے دن کی بغاوتیں بھی فرو ہو جاویں اور سلطان کی شہنشاہی اور اونکا اعزاز بھی اس خیر خیر قرطش یعنی کریٹ پر قائم رہے۔ اونھوں نے یہاں تک گوارا کیا کہ سلاطین حاضی طور پر اپنی جمعیت سے جیسا کہ وہ چاہتے ہیں بغاوت کا اسناد کر کے کشت و خون بند کر آئیں۔ چنانچہ روس۔ فرانس۔ اٹلی۔ آسٹریا۔ اور برطانیہ کے چند جہازات مع بحری سپاہیوں کے آہنچے اور خبریہ کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمانوں سے یہ کہہ کر ہتھیار لے لئے گئے کہ اگر ایسا ہو گیا تو عیسائی کشت و خون سے باز رہیں گے اور انکا اشتعال طبع جاتا رہیگا۔ چنانچہ مسلمانوں نے اسکی تعمیل کی اور نہتے بن بیٹھے۔ چونکہ کریٹ میں آبادی کا ایک چہارم مسلمان ہیں اور باقی یونانی عیسائی ہیں یہ موقع پا کر اونھوں نے وہ کشت و خون کا بازار گرم کیا کہ لالان۔ انکی زیادتی ان مسلمان

مرد عورت بچوں اور ضعیف العمر اشخاص پر اس شرمناک طریقے سے ہتھیں کر ان کا ذکر کرتا ہے۔ ان مظالم کا تصور جو مسلمانوں پر عیسائیوں نے کئے ایسا ہولناک ہے جس کے سنے سے بدن پر رونگٹا کھڑا ہو جاتا ہے۔ دل کانپنے اور آنکھیں آنسو بھرنے لگتی ہیں۔ افسوس! رمضان شریف کے ایام جس میں ہر روزہ دار مسلمان بخیال حصول برکات و وصول حسنات عبادت خداوندی میں مشغول تھا کہ ستم کش اور سفاک باغیوں نے اپنے تعصب اور جوش مذہبی سے نہایت بے دردی اور بے رحمی کو گاہ جرمولی کی طرح ہوا میں اوجھلا کر دیا اور چمکتی ہوئی سنگینوں پر لے لیا۔ رحمت اور انصاف پسند یورپین سلاطین کو کافی فتنہ یعنی غیہ طور پر ادنیٰ ادنیٰ حرکات کی پوری پوری خبریں پہنچتی رہیں اور وہی دریائے ہمدردی جو آرمینیا کے معاملہ میں جوش زن ہوا تھا یہاں اسوقت تک ساکت رہا جب تک کہ ایک پورے بیڑہ جنگی جہازات نے سلاطین یورپ کی طرف سے سواہل کرٹ کو بند کر کے ٹرکی کی سہمی امداد کو بھی بند کر دیا اور اس کی امید سے مسلمانان کرٹ کو غیر مسلح کر دیا جس سے باغیوں کو کشت و خون کا خوب موقع ہاتھ آگیا۔

دنیا بھر کے مسلمان یہ جاننے سے صدمات اور دلگداز حالات سن سن کر بار بار آسمان کو تکتے اور فتنہ حقیقی کے انصاف پر چشم پراہ تھے اور کچھ یقین کامل تھا کہ بے بس عورتوں اور معصوم بچوں کا خون ضرور جلد رنگ لائیکا اپنے بیگناہ بند و نگی واویلا اور فریاد سے دریا سے غیرت الہی ضرور جوش میں آئیگا چنانچہ رعایا اور شاہ یونان کے دل میں سلطان سے عہدہ اور برابری کا خیال سمایا جو ایک زمانہ تک حلقہ گوش اور مطیع فرمان بارگاہ سلطانی رہے۔ یورپ نے کسی مصلحت سے اچھی طرح سمجھا یا اور ایک ایسی مٹم بھی یونان کی گونڈ ٹکڑیا لیکن حیات خدا نے دلیں ڈال دی ہو وہ بند و نگی ٹالے کب ٹل سکتی ہے۔ یونانی گونڈ ٹکڑیاں

عثمانیہ قوت کا بگاڑ کیا نہ الہی میٹیمورپ کی کچھ پرواہ کی حسین بخیدگی اور صفائی کے ساتھ اسکو  
آخری مرتبہ بھجایا گیا تھا کہ کریم سے اپنی فوج واپس بلا لے اور سرحد ترکی پر کوئی فساد  
نکرسے بلکہ برطانوی فضا کے ناجائز قومی جوش سے مشتعل ہو کر اور دیگر حقیقتہ اماں کے وعدوں  
پر بھروسہ کر کے یہ کیا کہ مشلی کی سرحد ترکی پر فوج جمع کرنی شروع کر دی اور خود شاہزادہ محمد  
یعنی بیوک آف اسپارٹا اور شاہزادہ ثانی پرش کوکوس فوج کی کمان اپنے ماتحتان میں لے کر  
سرحد کی طرف بڑھے اور تکرار اور صلیب دونوں کو شامل کر کے جوش کو اس لئے اور ترقی ملی  
کہ وہ مذہبی لڑائی سمجھی جائے۔

## میشدتی کس نے کی؟

تاریخی حقیقت سے اس بات کا طے کرنا مشکل ہے کہ بعد عثمانیہ مخالفت کے پیدا ہو جانے کے  
حملہ کرنے میں میشدتی کس نے کی اور باقاعدہ فوجوں میں کس کی گولی اول فیر ہوئی لیکن اس میں  
کچھ کلام نہیں رہا ہے کہ یونان کی بے قاعدہ فوجوں نے اول میشدتی اور سرحد روم پر حملہ  
کر کے ترکوں میں وہ ہشتغال پیدا کیا جس کا نتیجہ اس کے حق میں تباہی اور بربادی اور سبب  
وائی بد نامی کا ہوا۔ یہ سچ ہے کہ باضابطہ اعلان جنگ ترکی نے اول دیا لیکن جب  
یونانیوں کی شہرارتیں حد سے متجاوز ہو گئیں اور اونگی شور و ہشتی سے افواج عثمانیہ کے  
برہم ہو جانے اور گز بیٹھنے کا پورا اندیشہ ہو گیا تو سلطان روم کو بجز اس کے اور چارہ  
ہی کیا تھا کہ وہ اپنے صاف صاف اعلان جنگ سے یونانیوں کو اپنے دل کو جسے چھوڑنا موقع  
یونانیوں کا جوش اور ان کے خیالات قبل از جنگ

## یونانیوں کا جوش اور ان کے خیالات قبل از جنگ

جنگ سے پیشتر یونانیوں میں عام خیال نہایت جوش و خروش کے ساتھ ہی پس رہا تھا کہ  
جس طرح بن پڑے ترکی سے جنگ کی جائے سہرہ کہ وہ کی زبان پر لڑائی کے تذکرے ہوا

اور کوئی ذکر ہی نہ تھا وہ یونین طاقتوں سے چاہتے تھے کہ اس موقع پر ترکی حمایت سے قطع نظر کے علیحدہ رہیں۔ دعویٰ کیا جاتا تھا کہ یونانی بیڑہ جہازات متعینہ بحر ائجین تمام ترکی حبسہ اتر کو فتح کر لیا اور اسکی فوج باغیان مقدونیمہ کی مدد سے بہر حال متوجہ نہ ہو سکی۔ کوبھی مسخر کر لے گی بلکہ یہ اور سرودیہ دونوں ملکہ سلطانی فوجوں کو ادھر متوجہ رکھینگے۔ ترکی جہازات ناقابل ہونے کی وجہ سے دلی آسنگ کے ساتھ یہ لولہ پیدا ہوتا تھا کہ خراجہ بحر ائجین کے شیخ کے بعد سارا جزیرہ آبنائے ڈارڈنیلز میں اتر پڑے گا اور سواحل کے قطعہ بہا کو خاموش کرتا ہوا بحر مارمورا سے گذر کر شلخ زین کے مقابل سنگر انداز ہوگا اور چھپو سین اسٹیفنرو کی طرح حبطیح یونان چاہیگا سن باشی شرائط صلح پر اکتواے جنگ کرے گا۔ بعض یونانیوں کو جنگ کے باقاعدہ چھپنے کی غرض سے حیلہ وہانہ کی تلاش تھی سو مزید یونان اونکو صلح دیتے کہ یہ کتنی بڑی بات ہے۔ ترکی نے جو بموجب عہد نامہ برلن ۱۸۷۸ حصہ ملک کے دینے سے انکار کر دیا جو دفعہ ۱۳ عہد نامہ مذکور کے ذریعہ سے یونان کو تقصیف کرنا لازم تھا۔ یہ کافی وجہ اعلان جنگ کی ہو سکتی ہے بلکہ اسکی شکایت کل سلطین یورپ سے ہونا ممکن ہے کہ عہد نامہ میں جزیرہ کارفو کے مقابل کا کل علاقہ دمانہ دریائے کلدیمہ لیکر جھیل جانیٹا اور شہر مشروہ و اسے گزرتا ہوا کوہ اولمپس تک پہنچ کر خلیج سلونیکا جاملتا ہے اور بحرین الاسونا جانیٹا پر یونیزا زیٹو وغیرہ کل شہر شامل تھے یونان کو دیا گیا تھا لیکن دل یورپ بھی اس اپنے فیصلہ پر ترکی کو مجبور نہ کر سکے اور اسلئے اسکی تقصیف قسطنطنیہ کے بموجب یونان کو صرف اس قدر حصہ تقصیل پر قانع ہونا پڑا جس پر وہ ۱۷۰۰ اپریل ۱۹۱۳ء تک قابض تھا۔

## ترکوں کا جوش

یونان کی عیجا اور گستاخانہ حالات اور پردہ منظر الم کرٹ سکر ترکوں میں بھی جو جوش

پیدا ہوا وہ بھی تہذیب کی جھلک سے خالی نہ تھا گو اسکا اندازہ کرنا مشکل ہے ایک ترکی فہر اعلیٰ  
 تو بچانہ نے ایک قرابت دار کو جو مصر میں سکونت پذیر تھا ان کے طور پر ایک خط میں یون لکھا کہ :-  
 خرد مسدان یورپ حیران ہیں کہ سلطنت علیہ نے ایک عرصہ قبل میں کیونکر اس قدر سامان حرب  
 اور ذخائر ہجم پہنچائے اور کیونکر ایک کثیر التعداد فوج کی فراہمی میں ہمسفر چاکلہ دستی عمل میں لائی گئی  
 کہ سرحد پر پانچ دن میں تمام چاروں دنیائیں عساکر غمانیہ سے پر ہو گئیں ۔ لوگوں کے فوجی جوش کی  
 کوئی انتہا نہیں ہی صرف اس قدر لکھنا کافی ہے کہ ہر ایک شخص جس کو ہنسنا اور ٹھانسنے کی طاقت  
 ہے ہر وقت موقع کے انتظار میں مسعد اور تیار بیٹھا ہے کہ اُدھر حکم سلطانی پہنچے اور اُدھر  
 میدان رزم میں جامو جو ہو ۔ اور اپنے اُن بھائیوں کا انتقام لے جو بد معاش اور شورہ بشت  
 یونانیوں اور ان کے طرفداروں کے پنجہ ظلم میں گرفتار ہو کر اور سو سو طرح کی عذوبت میں مبتلا کر کے  
 قہر کئے گئے ہیں یہاں کے بوڑھے ۔ جوان ۔ سپتے حتیٰ کہ عورتیں تک ایک زبان ہو کر جنگ  
 کی خواہاں ہیں ۔

” بعض اعلیٰ خاندانوں نے تو یہاں تک کیا کہ اپنی طرف سے کئی کئی والیشیر تیار کئے ہیں وہ  
 فوج جو الاسونا میں داخل ہوئی ہر ایک کے چہرہ وں سے ہلاشت اور مسرت کے آثار نمایاں ہیں  
 اور وہ اس خیال سے بے حد سرور ہیں کہ خلیفہ وقت یعنی اپنے سلطان کی خدمت گزاری کے  
 فرض کو فخر کے ساتھ ادا کرنا چاہتے ہیں ۔ میں بحیثیت جنگی شخص کے اپنی اسے ظاہر کئے بغیر نہیں  
 رہ سکتا کہ سبالت چھڑ جانے جنگ کے فوجیوں میں صرف اس قدر دیر ہوگی جس قدر کہ شاہی  
 افواج کو اپنے حریف کے مقابل کی جگہ پہنچ جانے میں عرصہ لگے گا ۔“

## لڑائی چھڑ جانے کی وجہ اور اعلان جنگ

مارشل ایہم پاشا جو ترکی سرحدی فوج کے اعلیٰ سپہ سالار ہیں نہایت صبر شخص کے ساتھ یونانیوں  
 کی تمام کارروائیوں کو دیکھتے رہے ۔ یہاں تک کہ یونانیوں کے مسلح گروہ درگروہ اپریل ۱۸۷۸ء

کے دوسرے ہفتہ میں سرحد کی طرف بڑھنا شروع ہوئے۔ یہاں تک کہ قسلی اور قندیا کی ترکی سرحد کو عبور کیا اور وہ ایک جنگل میں گھیر لئے گئے چونکہ ان لوگوں کے پاس فوجی یونی فارم اور سرکاری نشان ایسا نہ تھا جس سے وہ گروہ یونان کی رنگ فرج کا دستہ شمار کیا جاسکتا۔ اس لئے ترکوں نے نہایت تخیل کے ساتھ یہ بات لکھ کر مالہ یا کر جب تک کوئی سپاہی یونانی پلیٹن کا کسی گروہ میں شامل نہ دیکھا جاوے گا تب تک ہرگز وہ جنگ کا خیال نہ کریں گے یہ دن جمعہ کا اور تاریخ ۱۶۔ اپریل ۱۹۱۷ء تھی جبکہ یونانی گروہ جو قواعد دان سپاہیوں سے مرتب تھے سرحد پار اور تھے۔ نامہ نگار لندن جو موقع پر موجود تھا لکھتا ہے کہ یونانی غیر قواعد دان سپاہیوں کے جو ریلے کے ریلے پہلے آتے تھے ان کے مقابلہ میں اپنی خطا کے متعلق ترکوں نے بے انتہا تخیل اور بردباری ظاہر کی اور بڑی مستعمل مزاحیہ سے صرف اتنی شرط پر جنگ نہ چھڑ جانے کا اقرار اور وعدہ کیا کہ یونان کے قواعد دان سپاہی انہیں نہ نشان ہوں اگر ایسا ہوا تو جنگ قواعد کی یاد سے لگی لیکن یونانی مذہبی دیوانگی کے باعث آپس سے باہر اور ہوش سے بیہوش ہو رہے تھے انہیں نصیحت کی کب پرعاہ ہو سکتی تھی جنگی ساٹھ ہزار فوج صوبہ تھلی میں سرحد کی برابر مغرب میں آرٹاس سے لیکر مشرق میں ساحل سمندر تک پھیلی ہوئی تھی انھوں نے ایک نہ مانا۔ پہلے حملہ آور گروہ میں سے جو لوگ گرفتار کیے گئے فوجی صدر مقام الاسونا میں لائے گئے تھے انھوں نے اقرار کیا کہ ہم لوگ بسر کردگی یونانی قواعد دان فوج کے حملہ آور ہوئے تھے گویا یہ علم اعلان جنگ کے لئے کافی وجہ تھی لیکن یہاں ترکوں نے اسکو وجہ غصہ نہ ٹھہرایا اور آئندہ واقعات کے منتظر رہے اور بالآخر یونانیوں کی پے درپے پیش قدمی سے مارشل ادھم پاشا کا ڈنٹ افوج ترکی نے ۱۶ اپریل کو ناراوانہ کیا کہ اب سرحد پر محض قبض یعنی محافظت کا سلسلہ قائم نہیں رہ سکتا اور نہ ہی فوراً دیکر الجئی کہ سرحد یونان پر پیش قدمی اور حملہ کی اجازت دجائے تاکہ وہ آگے بڑھ کر آریا میں

مورچہ قائم کریں۔ اس درخواست کو کونسل وذرانے فوراً منظور کر لیا لیکن سلطان المعظم نے اپنی معمولی معمولی سے منظوری جنگ میں کچھ دیر کی اور آخر کار ۱۷- اپریل ۱۹۱۳ء کو وہ فرمان جکا سید انشطا تھا بنیگاہ حضرت ظل الہی سے جاری ہوا جسکی توجہ سے یونان میں باقاعدہ جنگ کا اعلان ہو گیا اور اس کے اعلان کے لئے مقدونیا اور کریٹ میں یونانیوں کی پیش قدمی کی کافی وجہ قرار دی گئی۔

## سفیر روم و یونان کا اپنی اپنی سفارتوں سے واپس آنا اور اعلان جنگ کی کیفیت

عالم بے ترکی سفیر متعینہ ایجنسز واپس طلب کئے گئے اور پرنس میجر و گورڈسے ٹو کے سفیر کو  
کودہ پروانہ راہداری یکو قطنیہ چھوڑ دے۔ تار پونچھے ہی عالم بے نے وزارت دول خارجہ پر  
ایم اسکوزیز وزیر کو رخصتی سلام کے ساتھ فرانسیسی زبان میں مندرجہ ذیل نوٹ پیش کیا۔  
یونانیوں نے جو پیش قدمی کا برتاؤ کیا ہے اسکی وجہ سے سلطنت مذکور اور سلطنت عثمانیہ کے  
بہمی سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے۔ یونانی سفیر متعینہ قطنیہ اور یونانی کونسلوں کو حکم دیا  
گیا ہے کہ وہ سلطنت عثمانیہ سے روانہ ہو جائیں اور اس طرح ترکی سفیران یونان متعینہ  
ایجنسز کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ قطنیہ کو چلے آویں۔ اس اعلان کے بعد یونانی رعایا کو دو ہفتے کے  
اندہ سلطنت عثمانیہ کو چھوڑ دینا چاہی اور اسی طرح سلطنت عثمانیہ کی رعایا جو عہداری یونان  
میں رہتی ہے انکو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی اسی عرصہ میں عہداری یونان سے واپس چلی آئے۔  
۱۷- اپریل ۱۹۱۳ء کو ٹرکی سلطنت کے قائم مقامان بیرونجات کے نام مفصل حالات کے  
ایک سرکلر جاری کیا گیا اور اس میں بیان کیا گیا کہ ایک ہفتہ پیشتر یونانیوں نے کریمیا کے  
قریب ترکی عہداری پر حملہ کیا اور خرید برآن یونانی فوج نے نازہ حملے کو ناشرع کئے ہیں۔  
سرکلر میں ایسید بھی ظاہر کی گئی ہے کہ دول یورپ بنظر اضااف بالاتفاق اس جنگ کی ہمدار

یونانیوں کو قرار دینگے اور یہ کہ بلا خیالِ افتتاح ملک صرف صلح پسندی کا کافی ثبوت  
بہم پہنچانی غرض سے سلطنتِ ترکی یہاں تک تیار ہے کہ اگر یونان اپنی فوج کو سرحدِ خلی اور جزیرہ  
کریٹ سے ہٹائے تو وہ بھی اپنی فوج کو واپس بلا لے۔

## ترکی سفیر کے نام اعلانِ جنگ پر یونانیوں کا جواب

برخلافِ ترکی جنگی قرارداد کے یونانی وزیروں نے حربہ فیہ یادداشت تیار کی کہ ”شاہِ یونان  
کے وزیر خارجہ نے ترکی سفیر متعینہ ایجنسز سے آجکی تاریخ میں ایک یادداشت ملنے کی  
عزت حاصل کی جس میں اطلاع دی گئی کہ بوجہ یونان کے کھلم کھلا ترکی سے مخالفت ظاہر کر دینے  
پر دونوں ملکوں کے ڈپلومیٹک (سفارتی) تعلقات منقطع کر دے گئے ہیں“

اور سچائے کے خیال سے اس کے ساتھ اس قدر اوصاف کیا گیا کہ شاہنشاہی گورنمنٹ نے اس خیال  
سے کہ باہمی سفارتی تعلقات کی شکست کا ذمہ دار یونان ہی اس امر کو نظر انداز کر دیا کہ یونان  
بجائے اسکے کہ ترکی سے مخالفت پیدا کرے چند روز سے وہ متواتر نقصان اٹھاتا رہا ہے جو ترکی  
فوج سرحدی لائن پر اپنی پیش قدمی سے کرتی رہی۔ ۲۸ مارچ ۱۹۱۵ء کو اس جنگی کارروائی پر جو  
الیاس نبی کے تہانہ پر واقع ہوئی۔ شاہی گورنمنٹ نے سہ ماہ کو مناسب سمجھا کہ زبانی یادداشت  
دریہ سے شاہنشاہی گورنمنٹ کو اس زیادتی کی طرف متوجہ کرے جو اس کی فوج کی طرف سے ہوئی اور  
ساتھ ہی یہ عہد ظاہر کی کہ عثمانیہ گورنمنٹ جلد اس طرف توجہ مبذول فرما کر ایسی کارروائیوں کا توڑ  
موقوف کر دیگی۔ لیکن بجائے اسکے کہ شاہنشاہی گورنمنٹ اعتدال کو کام میں لائے اس نے فوری  
کارروائیوں کا اظہار کیا۔ (اس عرصہ کی اپنی زیادتیوں صاف اُڑا دیں) یہاں تک کہ صرف  
پرسونل ہی یہ واقعہ ہے کہ عثمانیہ فوج بغیر اسکے کہ شاہی فوج نے (یونان) بھڑکانے کا کوئی کام  
کیا ہو آگے بڑھی اور اناطولیہ کے سرحدی تہانہ پر قبضہ کرنا چاہا لیکن بوجہ فراہمیت یونانیوں کے

وہ اس مقصد میں ناکام رہی۔ نیز شاہی گورنمنٹ اس واقعہ کو بھی خاموشی سے قلم انداز نہیں کر سکتی کہ بیشتر اسکے کہ شاہی گورنمنٹ کی سفارت نے باہمی دوستانہ سفارتی تعلقات کے منقطع ہو جانے کا باعث اعلان کیا اور جبکہ رات گزرنے پر شاہ یونان کے سفیر متعینہ قسطنطنیہ کو اسکی اطلاع ملی تھی۔  
 پریونس (اپریس) نے اسی صبح کو یونانی مورچہ مقام ایٹمی ام پر پانچ بجے کے وقت گولہ باری کرنا شروع کر دی اور جہاز مقدونیہ کو جو خلیج اسٹریسیا سے روانہ ہو رہا تھا گولی مار کر غرق کر دیا۔ ان واقعات پر غور کر کے معلوم ہوتا ہے کہ باب عالی نے جو ذمہ داری یونانیوں پر رکھی ہے اس کے وجہ کیسے مکرر ہوئی ہیں اور اس نے جو عظیم نتائج موجودہ کارروائیوں سے ہونیوالے ہوں اونکی ذمہ داری شاہ یونان کی گورنمنٹ پر نہیں آسکتی۔ اور ایم اسکونیزر عام بے کی عزت کے اعتراف کرنا کارسہ موقع پاتے ہیں۔

## گورنمنٹ یونان کی یادداشت بیرونی سفارتوں کو

گورنمنٹ یونان نے غیر ملکی سفارتی قائم مقاموں اور کانسٹن کے نام جو یونان میں متعین ہیں بدین مضمون اکاب یادداشت جاری کی کہ چونکہ یونان نے ۲۰ جون ۱۹۰۵ء کو تجاویز برلن کا انگریز صدر ۱۹۰۵ء اپریل السیمنے سے اتفاق کیا تھا لہذا یونانی فوجی افسران بحری و برتی کو حکم دیا جاتا ہے کہ مختلف سلطنتوں کے قانون میں جو دساتیر قرار دئے گئے ہیں اونکے اور بالخصوص ان اصولوں کے جو تجاویز مذکورۃ الصدد میں مندرج ہیں پابندی مدنظر رکھیں۔

یعنی (۱) بذریعہ ہمارا ت گردآوری کی ممانعت رہے گی۔

(۲) بے تعلقی کا نشان غنیم کی تجارت کا محافظ رہیگا الا اس صورت میں کہ جنگ کو کچھ تعلق نہ ہو۔

(۳) وہ مال تجارت جسکو جنگ سے تعلق نہ ہو گرفتار نہ کیا جائیگا گو غنیمت کے حصہ سے اس کے زیر حفاظت کیوں نہ ہو۔

(۴) راستہ روک دینے کی کارروائی اس صورت میں جائز ہوگی جب وہ کارگرا و بریٹر طریقے کی ہوگی۔

ساتھ ہی یونان نے یہ سپہ ظاہر کی کہ سلطنت کی کوشش سے اونکی رعایا بے تعلقی اختیار کرے گی۔ روس نے سلاطین کے نام جو نوٹ بھیجا اس میں زور دیا گیا کہ کرپٹ کے معاملات کی وہی حالت قائم ہے گی جو طے ہو چکی ہے اور یہ کہ اول مشفقہی کرنیوالی سلطنت کو فائدہ حاصل نہ کرنے دیا جائیگا۔ نیز اس سرکار میں یہ بحث بھی تھی کہ پیشط ضرورت سلاطین دست اندازی کی ہو سکتی ہیں اور یہ بہت عالی گئی کہ تا وقتیکہ دونوں جنگ آوروں سے کوئی ایک فریق درخواست کرے اسوقت تک کوئی فرہمت نہوگی اور جو کچھ کارروائی مداخلت کی ہوگی وہ بالاتفاق اور بحیثیت مجموعی ہوگی نہ کہ جداگانہ اور فردا فردا۔

## ترکی اعلان بحق یونانی رعایا کی سلطان

ترکی اخبارات میں یہ اعلان سرکاری شائع کیا گیا کہ یونانیوں کے مقدمات متدایرہ اسوقت تک ملنے ہی رہیں جب تک کہ ڈپلومیٹک تعلقات دوبارہ قائم نہ ہوں۔ جو یونانی مقروض ہیں اور جو ملک چھوڑنے سے پیشتر اپنے قرضوں کی معقول ضمانت داخل کرنی چاہیے۔ جو یونانی ملک میں رہتا ہے وہ صرف قانون ملک کی پابندی اور بعض شرائط کے ساتھ رعایا کے عثمانیہ بنکرہ سکتے ہیں اور اونکی فہرست علیحدہ مرتب ہوگی۔ جو یونانی وفاتر کاؤس۔ بنک۔ حقائق صحت اور ریوسے وغیرہ میں ملازم ہیں وہ بھی ترکی رعایا بنکرہ ہیں یا ملک چھوڑ دیں۔ جو یونانی اپنے وطن کو واپس جانا چاہیں وہ اپنے عیال اطفال کو بھی ساتھ لیں۔ جن جہازوں پر یونانی جہت اسکا وہ ڈارڈینلز اور آبنائے بونول میں ہرگز داخل نہ ہو سکیں گے اور جن یونانی جہازوں نے اس اعلان سے پہلے یورپی بندرگاہ اس آبنائے کے ارادے سے چھوڑے ہیں اونکو میعاد ختم ہونے پر بعد معاہدہ ترکی حکام کے پیشتر کوئی شوموعہ اولین نہوگی سفر کی اجازت دی جائے گی۔ یا ترکی جہازوں کو بھی یونانی سمندر چھوڑ کر اپنے بندرگاہوں میں آ جانا چاہیے اس لحاظ سے کہ قسطنطنیہ میں یونانی باشندے کثرت سے رہتے ہیں اور وہ ہفتہ کی میعاد گزر چکی ہے اونکو ایک ہفتہ کی مہلت اور دی جائی ہے۔ یونانی

اور ان کے تجارتی جہاز وغیرہ اگر اس غرض میں خود نہ لے گئے تو پھر وہ اس ملک سے خارج کر دئے جائینگے وزیر عدالت بحریہ ممالک غیر داخلہ پولیس اور توپخانہ کو اس حکم سے مطلع کیا گیا باب عالی نے بلگیرہ اور مصر کو بحیثیت بانگدار مسوبوں کے فرمان صادر کیا کہ وہ اپنی اپنی ریاست میں متعین یونانی سفیروں اور قواسموں کو پروانجات راہداری دیدین۔ گونٹ مصر نے یونانی سفیر متینہ قاہرہ کو پروانہ راہداری دیدیا مگر چونکہ ایک لاکھ کے قریب یونانی مصر میں تھے میں اس لئے مارڈوگرام وغیرہ کے ذریعہ لگانے سے ان کے نکالنے کے جانیکا انتظام ملتوی کیا گیا اسمعیل پے گورنر کریت نے دستخطی احکام کریت میں مشترکہ ان کا مضمون یہ تھا کہ روم و یونان کے سفارتی تعلقات منقطع ہونے کے باعث تمام یونانیوں کو لازم ہے کہ چند روزہ دن کے اندر جزیرہ سے چلے جائیں۔ یونانی سفارت خانہ پر سے نشان سلطنت اتار دیا گیا۔

اسے بعد سفیران سلطنت نے جمع ہو کر البانی سے سفارش کی کہ یونانی رعایا جو صیفہ خارجیہ اور محکمہ حفظان صحت اور کونسلوں اور کلیساؤں میں ملازم ہیں ان کو سلطنت عثمانیہ میں رہنے کی اجازت دے اور اگر ان کا خارج کرنا ہی مقصود ہے تو ترمیمی اور رحم کو کام فرمایا جائے اس لئے کہ صرف قسطنطنیہ میں چالیس ہزار اور سلطنت میں دو لاکھ یونانی آباد ہیں اس پر حضرت سلطان رحم آگیا اور پرانے منقولہ والکاطین الغضن العاقین عن الناس کے مصداق کو تازہ کر نیکی لئے قسطنطنیہ میں اعلان کر دیا گیا کہ جو یونانی اس پسندی کے ساتھ رہنا چاہتے اس سے مراجعت نہیں کیونکہ جنگ دو فوجوں میں محدود ہے جو سرحد پر کام میں مشغول ہیں۔

## آخر از جنگ

اور یونانی فوج اور عوام الناس کی خواہش جنگ کی کچھ حد و غایت نہ رہی تو ہر ترکوں کی رگِ حمیت ذہن متقابل کا حال کر چوٹ میں آگئی۔ ہدایتیں کو عساکر سلطانی تمام سرحد

السطح کمر بستہ اور مادہ جنگ تھے کہ چشم زدن میں دھاوا کر کے میدان کارزار کو دھوان و بارگڑ  
تا آنکہ ۹۔ اپریل کو بدانی فوجیں سوسائٹی کے سپاہی سرحد پر گھر کے مقدمہ و نیسہ پر حملہ آور ہوئے اور  
ترکی مورچوں لیا سارا پراٹھ پر گوار بھی چل چکی تب اس کے دو سرکردہ یعنی ۱۰۔ اپریل کو مارشل اہم  
پاشا کو دیس پر بڑھنے کے احکام ملے لیکن کسی وجہ سے تین گھنٹے کے بعد یہ انتظام شروع ہو گیا اس کے  
پانچ روز بعد تھیں اس کی سہ قسط مظہرین بہت دیر تک مشورہ کیا اور طریقہ جنگ کی بابت تجاویز

**نوٹ** اس موقع پر جبکہ آتش جنگ شعلہ مہولے کو بھی سلطنت عثمانیہ ترکی اور یونان کی بحری اور  
بری فوج کا مقابلہ نہایت ضروری ہو چکے بغیر اس زمانہ کی بحری کے محاذ سے تاریخین نامکمل سمجھی جاتی ہیں۔  
**عساکر عثمانیہ**۔ بموجب قوانین سلطنت قلم و ترکی میں تمام مسلمان مردوں کی عمر بیس سال سے متجاوز ہو  
فوجی خدمات کے باہر ہیں اور جبکی مدت بیس سال ایک دہائی ہے دیگر اقوام و مل جی مسلمان نہیں فوجی خدمات کے  
برہی ہونے کے لئے ۶ شش سالانہ فی گنس کمیس ادا کرتے ہیں۔ کل فوج کے دو حصہ ہیں بحری اور بری۔  
بری فوج چھ تین حصوں میں منقسم ہے۔ اول نظام یعنی باقیا بطر کا کل قوا عدد ۱۰۰۰۰۰ ہے۔ دوم سرحد یعنی  
مستحقہ تیغ و تلوار کی افواج میں کا پیادہ پلٹوں کی تعداد ۶۲۸۰۰ ہے۔ تیسرے ۵ لاکھ ۸۳ ہزار سپاہی ہیں۔

سواروں کی ۲۰۲۔ اسکا اور جن میں ۵۵ ہزار تین سو سو ہیں۔ تو پچانہ میں ۱۳۵۶ توپیں ۵۰ ہزار تو  
۲۰ سپاہی۔ اخیر فوجی ۲۹ کمپنیاں جن میں سات ہزار ۴ سو آدمی ہیں جملہ تعداد مقدمہ فوج کی ۵ لاکھ  
ہم ہوئے۔ اس میں عساکر حمیدی اور الدخیر انون کرستان شامل نہیں۔ علاوہ سالانہ حرب و ضرب جو  
سائنس جدید سے ہمہ یونچان ہیں ۵ لاکھ اسرافیل سرکاری میگزین میں جمائے گئے ہیں یہ وہ ہندو  
جس میں کارڈیون کا ذخیرہ رہتا ہے اور بے دھوک کی بارود سے جلائی جاتی ہے۔

**بحری طاقت**۔ بحری قوت جبکی اطلاع براہ راست ترکی ذریعے سے نہیں ملتی ہے۔  
جنگی جہاز درجہ اول ایک۔ درجہ دوم دوسرے ۸۔ جنگی جہازات محافظ بنا در ۹۔ درجہ اول کے کردار جہا  
۹ درجہ دوم کے کوزرہ ۱۲۔ درجہ سوم ۲۹۔ درجہ اول تار پید و کشتیاں ۱۹۔ اور درجہ دوم کی ۷۔ یعنی  
میزان تمام جنگی جہازوں اور جنگی شتیجی ۵۹۵ اور بحری سپاہی زائد اربابہ ہزار ہیں۔  
دور جہاں فوج کی کھی گئی ہے وہ مستقل اور دائمی ہے۔ جنگ کے وقت اگر ضرورت پڑے تو ۱۰ لاکھ فوج سن  
کے ایک اشارہ پر میدان جنگ میں کھڑی ہو سکتی ہے۔

**یونان کی بری طاقت**۔ یونان میں تمام تندرست مرد جنگی عمر ۲۰ برس سے زائد ہو فوجی  
خدمات کے پاسداری میں ہیں۔ پابندی ۱۹ برس تک ہر ایک شخص کے ذمہ ہے جس میں دو برس جہی کے ٹھہرتے  
ہیں اس کے وقت یونان کی فوجی قوت حسب ذیل ہے۔

قرار دین اور پرنس میجر کو رومیو سفیر یونان نے قسطنطنیہ سے اپنے حکم بردار دست کو متنبہ کیا کہ بالیالی یونان پر حملہ آوری کے احکام صادر کرنے کے لئے تیار چارو در خواست کی کہ تھلی کے یونانی کمانڈر کو اس خطرہ سے فوراً مطلع کر دینا چاہتے اسکے بعد ایرادشاہنشاہی منظم آغا جنگی حصار ہوا اور یونان نے اسکو قبول کر لیا اور ساتھ ہی یونانی گورنمنٹ نے

سوار ۱۱۵۶ توپخانہ ۲۲۸۷  
انجمن ۱۲۲۳ عام خدمات ۵۰۱  
جنگی سکول ۲۲۲ جنگی پولیس ۳۲۲۹  
میزان کل ۲۲۸۷۷ ہوتی ہے جس میں ۱۹۸۰ فسر شامل ہیں۔ بوقت جنگ یہ تعداد ایک لاکھ تک بڑھ سکتی ہے کیونکہ صرف ریزرو فوج کی شمار ۱۰۷۵۰ رگمنی کی ہے اس کے علاوہ ملکی فوج جدا ہے جس میں ۱۷۶۰۰۰ آدمی شامل ہیں۔  
سے کاغذ یہ تعداد نہایت مبالغہ آمیز معلوم ہوتی تھی ایسے ہی جنگ کے وقت ثابت ہو گیا کہ تمام فوجی ملکی پولیس تک ملاکر ۶۰ ہزار فوج سے زیادہ میدان تھلی میں لشکر یونان جمع ہو سکا۔ حالانکہ خیمہ زن میں ایک لاکھ ۸۰ ہزار گول چرسے۔ سیاہ خیمہ۔ بہاری گردن طالعے ترک سر جھنڈی پر سطح صف بستہ ہو کر بیٹھے گویا کہ وہ ایک ٹیڑھی قلعت کا المپس بہاؤ کے درہ میں سے آئندہ آیا۔  
**یونان کی بحری طاقت**۔ جہازی فوج یونان کی گورنمنٹ سے کم ہے لیکن بھیہ خیالی حسن نظام اس سے کہیں بہتر سمجھی جاتی تھی اس میں حسب ذیل جہاز شامل ہیں۔

محافظہ جہازاتین پوش	۲	درجہ اول کے کروزر	۲
درجہ سوم کے چوبی کروزر	۱۷	درجہ اول کی تارپیڈ کشتیاں	۶
درجہ سوم کی تارپیڈ کشتیاں	۱۱	میزان کل	۳۰۹

بحری فوج میں ۱۸۵۰ فسر ۲۴۷ ملازم ۵۸۷۷ تحت فسر ۱۹۳۳ ملاح اور ۵۰۳ فراہمی اسباب کے سپاہی وغیرہ ہیں حسب ملکر ۳۱۶۵ کی میزان شامل ہیں

بقیہ دو رزرو فوجیں یعنی ۱۵۰۰ اور ۱۰۰۰ کی طلب کریں۔ یہ لوگ مباحث کسریٰ جی  
خدمات سے بری کیے ہوئے تھے جنکی تعداد ۱۰ ہزار بیان کی جاتی ہے۔ ان سب لوگوں کے  
پاس نہ وردی تھی اور نہ بندوقین۔ حکام نے پرائیوٹ کارخانوں سے درخواست کی کہ وہ اپنی  
رائفیلین جو فرانسیسی فوج نے ناکارہ سمجھ کر پھینک دی تھیں اور ۲ لاکھ کے ویبیشنل سوسائٹی یا

(نوٹ)

## سلطان اعظم کا خطرہ جنگ کو محسوس غرا کر تیاری میں مشغول ہوا

حضرت سلطان کے وزیر حرب دہلوی کی پوچھ پچا سے معلوم ہوا کہ ان کی کڑی کی پچھ پچا اور  
خونریزی۔ سلاطین اور پادشاہ کا محاصرہ۔ کڑی۔ اور اس کے آزاد کرنے۔ پورا پورا اور چند قومی سلطانوں  
میں سلطان سے اختلاف۔ بعض کی حکم کھلا عداوت اور چند بادشاہوں کے بظاہر اتحاد و اتفاق نے حضرت  
خلافہ بنامی کو مجبور کیا کہ وہ آئے والے خطرہ کا مقابلہ کرنے کو پہلے سے کما حقہ تیار ہو جاویں جس کے واقع  
ہو سنے کی صورت نہ کوئی پوچھ پچا نہ ہو سکتا تھا اور نہ جبکا وقت کوئی منجم مقرر کر سکتا تھا۔

آصفیاب مقدس باب نے قصر لیدر میں نام عیان دولت اراکین سلطنت کو زمین بحری اور تیری افواج  
کے افسر بھی شامل تھے جمع کر کے دعوت دی اور بعد الفرائض وزیر حرمیہ نے سب سے مخاطب ہو کر ایک پر اثر تقریر کی  
جبکہ خلاصہ یہ تھا کہ ”اے ایمان دولت اسلامیہ اسے اراکان سلطنت عثمانیہ کو معلوم ہے کہ لوگوں نے  
اندون کیسا کچھ فتنہ و فساد برپا کر رکھا ہے اور علم غناوت ہمارے مقدس ملک میں بلند کیا ہے اس نے حضرت  
مولانا السلطان العظیم نے اس کے ذہن کو خوار کرنے کی غرض سے وہ وہ وسائل ہم پہنچائے ہیں جس سے  
معلوم ہو جاوے کہ سلطنت عثمانیہ ہمیشہ ابداً آباد تک زندہ رہے گی اور ہندوگان حضور اقدس کو اس میں شک نہیں  
کہ تم اپنے ایک حقوق کی تائید کے لئے اس کے احکام کو قبول کر بیٹھے اور اپنے دین ملت اور بادشاہ اور  
وطن اور سلطنت کے لئے بہادران کی طرح لڑو گے اور جان و مال کے قربان کرنے میں ہرگز دریغ نہ کرو گے  
یہ سیکرٹم افسر فرط حمیت سے کانپنے لگے اور حضور اقدس کے بہاء و جلال اور ازاد اقبال کی  
دعائانگی اور بے حد جوش و خروش کے ساتھ نہایت ادب سے قوت اسلام اور بھروسے حثمت  
شوکت سلطنت کے لئے ہاتھ اٹھائے +

ص۔ ورا حکام۔ ونجی عاکر۔ آخر ہفتہ ماہ فروری ۱۹۱۵ء میں باب عالی کی جانب سے

نے سحاب، پل شنگ فی عدد کے خرید کی تھیں اور کئے ہاتھ بیچ دیں۔ دروی کے لئے براہ  
سے قرض کثیر طلب کیا لیکن ایتھنز میں کثیر موجود نہ تھا۔

ایتھنز میں غدر۔ اس خبر کے گوشہ نشین یونان زنگروٹوں کو اسلحہ بھی ہمہ زمین پہنچا  
ایک شورش برپا ہوئی۔ زنگروٹ کا رفاہ ہے اسلحہ اور دکاناں اسلحہ میں جا چکے اور جو تھیاد

اسلام صادر ہوئے کہ فوج روڈ کی ۱۰ پلٹین سرحد یونان پر جانے کے لئے تیار یونان اور ایشیا کے درمیان  
براہ روڈ وٹو اور شارلو سلونیکا (سلانیکا) کی طرف روانہ ہوں۔ انتظام کر لیا کہ شارلو سے ایک سو فوٹ  
ان افواج کو سلانیکا پہنچا دیں۔ ۲۵۔ دروی کی شب کو دو پلٹین سرحد لکیر سے جکر براہ سلانیکا  
کیرنیا کو روانہ ہوئیں کہ پانچم کی ۱۰ توپیں بذریعہ اسٹیشن ٹرین بھیجیں۔ انڈولیا سے فوج روڈ کو پہنچنے  
میں ۱۸ ٹرینیں مامور کی گئیں جن میں ۵ ہر ایک میں ۳۵ گاڑیاں تھیں۔ چھاری کو پانچاں سے فوج اور سامان  
سیکڑیں براہ روڈ وٹو اور سلانیکا سرحد کی طرف بڑھا۔ مارچ کے چھٹے میں قسطنطنیہ اور دیگر ایشیائی افواج  
کی نقل و حرکت نہایت رفتہ شور سے ہوتی ہی کوئی ریل ایسی تھی جو فوج سے خالی ہونے صرف ریل بلکہ بناد قسطن  
سے جہاز پر جہاز افواج قاہرہ لے لے کر سلونیکا میں اتار رہا۔ ادھر سرحد یونان پر لجاؤ دو ایٹلی  
کا دروانی کی گئی۔ ادھر سرحد بلکیر اور سرحد سے بھی یہ روایا نہیں کی گئی بلکہ اس سرحد سے اس سرحد  
تک شکر بیکرا اطمینان کر لیا گیا کہ اگر کبھی سرواٹھانے کا اطمینان سے کوئی۔ اس خیال کو خود میں عمل  
دی جائے۔

اس سرحد الانتظامی سے سلطان نے ثابت کر دیا کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے ہاتھ کی پلٹینیا اور ایشیا سے  
تمام فوجیں ایک ہفتہ میں جنگ پر ملا سکتے ہیں۔ سرحد رسانی کا انتظام اس سے بھی عجیب تر تھا یعنی  
ٹرینوں کی ٹرینیں اور جہاز کے جہاز لے پھیندے سرحد کی طرف چلے جاتے تھے۔ بحری فوج میں تری سے  
زیادہ تیاری کی ہوم شہر تمام جنگی جہازوں کی آزمائش افواج پر کیا اور میں کی مرمت ہوتے لگی۔

یکم اپریل ۱۹۱۵ تک ۱۹ پلٹین پیش ٹرینوں کے ذریعہ سے سلونیکا پہنچ گئیں۔ بلڈ گڈ اور گیبو  
رسائل جنوبی بحر مارمورا کی پلٹین بھی سلونیکا کی طرف روانہ ہوئیں اور بذریعہ پاراسیٹرون کے فوج کا ایک  
حصہ مسلمان جنگ اسمہ (ساحل جنوبی بحر مارمورا) روڈ وٹو (ساحل شمالی مارمورا) کو گیا۔

کیشین پلٹین کو بھی جو اسمہ میں فروغ ہوئی، روڈ وٹو کی راہ سے سلونیکا جانیکا حکم ملا۔ میں جہاز وٹو  
موسوم بدینہ۔ طاقت اور سعادت محفوظ فوج کے پلٹن لیکر روڈ وٹو پہنچے جہاں سے دیگر سپاہ

جسکے ہاتھ لگا لوٹ لیا۔ یہاں تک کہ تیراس کے مقام پر فرانسیسی کشتی کو جس میں ہتھیار رکھے ہوئے تھے پکڑا دے سکے ہتھیار تقسیم کر لئے گئے اس روز بغاوت کا پورا سامان تھا شہر کے تمام کاروباری حصہ بند ہو گئے اور جاکجا لوٹ مار مچی ہوئی تھی۔ مبہوت لوگوں کا بڑا مجمع شاہی ایوان کے سامنے جمع ہو کر دیوانہ وار چلاتے اور شور مچانے لگا۔ شاہی خاندان اور خاص بادشاہ کی تعدادیر جہان جسے ملین اونکی بے حرمتی کی اور علی رؤس الاشہاء اور لوگوں کو چیرھا کر پانوں میں مسلک لیا۔ اور دو کانات کے سامنے جو جو شاہی نشانات آویزاں تھے ان کو آگ لگا کر بھاڑ ڈالا اور خالی بند دین سہ کرنا شروع کیں اور عام بغاوت قریب تھی کہ پھوٹ پڑے

براہِ مہرادی سلونیکا روانہ ہوئے۔ شاہی باربرداری کے جہازات۔ کلبان اور آباں ایتولی سے محفوظ قلعہ بیکو سلونیکا میں منتقل انداز ہوئے۔ سیٹھ تریات کرغمانیہ کو سلونیکا سے کٹر دنیا میں بھاگ کر تارے میں مصروف ہوا۔ برگیدہ ریخزل سلیمان ٹکری پاشا سپاہ کو سرحد پہنچنے کے انتظام کے لئے پرلپ (سلونیکا سے شمال میں براہ ریل) سے سلونیکا پہنچنے بیان سے کئی تو بخانہ الاسونا بھیجے گئے جو سرحد مقام جنگی کارروائیوں کا مقرر ہوا۔ سلونیکا کے اطراف بحری کی حفاظت کا بندوبست کیا گیا۔ چار رجمنٹ سواروں کی مشہور سلونیکا کے شمال مغرب براہ ریل الاسونا کو روانہ ہوئے۔ محض مئی کمپنی کا اسٹیمر موسوم۔ علی صاحب پاشا ہرچیکلیہ راسل براہِ سوسے ۱۰۵۲۔ اسپی سامان گولہ بارود کے دو صندوق اور ۳۳۶ گولہ بے لیکر روڈوسٹوکی جا۔ روانہ ہوا اور سیفہ جنگ سے دس ہزار آٹھ سو ساٹھ سرفاض روانہ کئے۔ جنگی کارخانہ میں نہایت سرگرمی سے خام شروع ہوا۔ خصوصاً آہن پوش جہاز آترتوفیق اور آہن پوش جہاز ہائے باربرداری موسوم بہ مقدم خیر جلالی اور تارپیڈ جہاز شاہین دریا کے واسطے نئے بالکر راجن کا وہ حصہ جس میں پانی پکڑ کر بجایا جاتی ہے) تیار ہوئے۔ حمید یہ۔ ذرہ پوش جو درجہ اول کا جہاز بحری کاموں کے لئے تیار ہوا۔ کریٹ کو جانچا لا بحری ڈورین جس میں آہن پوش جہاز مسعودیہ بھی شامل تھا سامان جنگ سے بالکل نکل ہو گیا۔ شروع ہفتہ اپریل میں مارشل اہم پاشا کا ڈرٹچیف افواج متعینہ سرحد یونان مقرر ہو کر سلاوی کی طرف روانہ ہوئے۔

ان کے ہمراہ ایجوٹنٹ میجر ڈاکٹر احمد بے اور برگیدہ ریخزل طلعت پاشا ایڈیٹانگ امپریل جینی سلطنت اور ایڈیٹانگ بے رکیٹ نوری بے۔ اور احمد بے اون کے ہمراہ کئے گئے۔

۵۔ اپریل کو اسٹیمر طائف کسٹین پلٹن کے علاوہ مکیو نیسہ۔ آسمد کی فوج روڈین لیکر۔ ڈوڈوسٹوچو

کہ ایم رالی سرخہ فریق مخالف کے سمجھنے پر خاموشی پیدا ہوئی جسے وعدہ کیا کہ میں بھی  
 بادشاہ سے لکھرا سکا انتظام کرنا ہوں اور اسی کے کہنے پر مجلس وزرا دوسرے روز  
 صبح کو جمع ہوئی۔ غرض ایک ہر دو ہنگ کے عالم میں اور تمام والنیر ملکی اور غیر ملکی امدادی فوج  
 اور ایک حصہ ایجنسز کے مقامی سپاہ کا جنگی تعداد تین ہزار سے زیادہ تھی تو اب بندہ بگاہ دوڑ  
 کو روانہ ہو گیا تاکہ وقت پر سرحد پر پڑے۔ اونچی رونگی کے وقت ایک پرجوش جماعت جمع  
 ہو گئی۔ نعرہ ہائے تحسین بلند کئے گئے۔ تالیاں جھبائی گئیں۔ اور پیچھے اور بندہ  
 سر ہو تین۔

اور دوسرے تین شیر میگزین کے ۳۰ سندوق ہم اگھو سے اسی مقام کو لائے۔ دوسرے دستہ فوج  
 کے واسطے ۲ ہزار ماسٹر فلز (ذخیرہ دار سندوق) پانچ توپخانے کے افروغ کے ساتھ بھیجی گئی تاکہ اجماع علی اکبر  
 بابا غفری، ڈیوٹیکا، فریجاک، (یہ سب مقام روہیلہ میں دکھیں) میں تقسیم کیا جائیں۔  
 محضو تیسکینی کا سپرٹھر سا مان خور لے کر روڈ و سٹو کی جانب رواں ہوا۔ بھارہ مول کے ساحل شمالی  
 روڈ و سٹو اور بغدورت آیل فوجی بندر گاہ مقرر ہوئے۔

قرادی اور آٹونیکا کے ۱۰ میلان روزانہ پانچ ٹرینوں کے بھیجنے کا انتظام کیا گیا۔ جہاز جدیدہ آسمان کی  
 لیکر روڈ و سٹو کو روانہ ہوا۔ حکم ہوا کہ چونکہ دوسرا ڈوین فوج کا ماسٹر بند و فوج سے مل گیا اس  
 اونچی بنری ماٹنی بند و فوجی فوج روٹھ کے لئے سیلونیکا بھیجا جائے۔ کارشل ادھم پاشا اپریل کے  
 ہوسٹے سلامی کا بندہ بجا اور ایک پلٹن سے فوجی اعزاز کے ساتھ اونچا اسٹیشن پر آٹا۔ بعد چیتہ تھت  
 فرار سلونیکا مونا مسٹر ل کے ذریعہ سے قریب ترین اسٹیشن پر اتر کر آلا سونا کو روانہ ہوئے اور اپریل  
 کو اپنے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ کر تمام سپاہ کا معائنہ کیا۔ سمت یونان کی تمام شہروں کی مرمت ہونیکا  
 سلاونیکا کو حکم ہوا۔ بھر دھم جانے والی پہلی ڈوین کی تارپیو کی کشتیوں کی آزمائش کا سیلابی کے  
 ساتھ شاخ زمین میں کی گئی۔ اسٹیمر بابی بھرا سود سے سات سو فوجی۔ دلیف لیکر مارمدا کی طرف روانہ ہوا  
 زہرہ پون جنگی جہاز مسعودیہ مرمت کے لئے کارخانہ میں داخل ہوا اور آٹھ جدید جہاز سے روڈ و سٹو  
 ایک پلٹن ۴ لکھوٹیس اور تھت سا جلی سامان آٹا۔ ماسٹر فلز کے کارٹوسون کی دو گاڑیاں ایڈر پار  
 بھیجی گئیں۔ کرنل جمال بے ایک محنت کا اور جنرل عمر شادی پاشا چوٹی ڈوین سرحد یونان کے کنارے  
 مقرر ہوئے۔ آفٹنڈر شوق و فدی ولس ایڈمرل حسن رومی پاشا امیر اجداد شہر جہانات کے

## بندر گاہ وولو اور نیروزا

نقشہ پر نظر کرنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ممالک یونان میں خلیج وولو ایک نہایت ہی عظیم الشان فوجی بندر گاہ اور شرقی بیڑہ جہازات کا نہایت زبردست بحری منکر گاہ ہے اسکے جواب میں ’خبریں‘ جہازات کیلئے نیروزا اور اسکے قلعہ جات سلطانی مملداری میں آئیں سکیں یہ باعث موجودی جہازات یونان سمندر پر اسی کچ قبضہ و دخل حاصل ہے۔

بندر گاہ وولو نہایت کما رتبی کہ متوسط درجہ کے جہازات خلیج کے اندر آسانی آجائے ہیں۔ یہ خلیج ایک چھوٹی سی کھاڑی ہے جو خلیج بن دور تک چلی گئی ہے اور ہر ایک سمت کے بحر طوقہ سمندر سے ملتی ہے باقی ہر سہ اطراف قدرتی چٹانوں سے محصور ہیں اسی کے کنارے پر شہر وولو آباد ہے جسکے ہر سمت سایہ دار سرسبز گنجان درخت اور دہنی جاہ

ایڈیالگ مقرر ہوتے۔ کپتان انڈر بے بحری فوج کے فسر اور کپتان خمی بے بھی بحری فوج کے فسر اور کپتان جنرل خمی پاشا سرحدی فوج کے ایک ڈویژن کے کمانڈر مقرر ہوئے۔

آخر جدید - تعاون - طاقت - اور ادا اہماز صوری حصار - اور کچر اسود وغیرہ کی سپاہ کورڈو ووسٹیوچا میں مصروف ہے۔ مارٹینفل کے کارٹوس کے چار ہزار تین سو صندوق دوسری ڈویژن فوج کے واسطے براہ - یل علی برنس احمد ڈیموٹیکا روانہ کئے گئے۔ آئینجر جن پاشا مع دو تار پید و کشتیوں کے بغرض موت کارخانہ میں داخل ہوا۔ سفر میناکی، کنبیان سلونیکہ سے الاسونا کوروانہ ہوئیں۔ ۹ - اپریل تک دوسرے ویشہ گئے ہیں ۲۲ ہزار انشی ماسہ بندہ قین پہنچ گئیں اور سرحد یونان پر ہر ذریعہ سے استفادہ فوج روانہ کر دی گئی کہ جبکہ کئی روز تک قسطنطنیہ سے لیکر الاسونا تک تانٹا لگارا اور غلبی یہ کہ جن ضلعوں میں یہ رشتہ کرکے گذرے اور کچر خیر تک نہ ہوتی۔

جنرل احمد علی پاشا فوجی محکمہ حفظان صحت کے انسپکٹر جنرل بہت سے ڈاکٹر فون اور دوا سازوں کے ساتھ الاسونا کوروانہ ہوئے۔ کنتان بے - جودی بے - ایدہ این بے بلون اور سرکون کی تعمیرات کے انجنیئر کو موٹا سر - سلونیکا اور چائینا جہتہ کا حکم ملا کہ بحاری جنگی سامان بھیجنے کا انتظام کریں - فقط

شهباز خان غازی عثمان پاشا شیرین



(از ترکی اخبار قشورت خون) نذر ایام میباید خمار را دور

کوہ الپس کی تیغ بستہ چوٹیاں وہ بہار دیتی ہیں جس سے اس شہر کے منظر کو خوش سوا اور  
پر کیفیت کہنا واجب ہوتا ہے۔ یہاں سے کوہ پنڈوس جو گھنٹہ گھر کی طرح ۶ ہزار فٹ بلند ہے  
گیاہی اور جیسر شہر ٹرناؤ واقع ہو نظر آتا ہے۔

## قریہ اور انالپس کے گرد لڑائی کی شروعات

۱۶۔ اپریل کی شام کو ترکوں نے انالپس کو قبضہ کر مورچہ کرنے کی غرض سے حملہ کی ابتدا کی۔ لیکن  
یونان کے اس سٹیجی سے جو نیزیروس سے پہونچی اس ارادہ کو روکا اور دونوں میں  
نہایت سخت معرکہ برپا ہوا۔ ترکوں نے پھاڑی پر سے دشمن کے حملوں کو بخوبی روکیا۔  
لیکن یونانیوں کے زبردست دھامے کو علی التواتر نہ روک سکے اور تھوڑی دیر کے نشہ  
جارج کے سپاہی۔ کانسٹونٹی۔ قوادیدہ ہجیاس۔ ایٹھنے یاس۔ اور الیاس پر متصرف  
ہو گئے۔ یہ تمام مقامات نیزیروس کے گرد واقع ہیں۔ تھوڑی دیر لڑائی بند رہ کر صبح کو  
پھر شروع ہو گئی۔

۱۷۔ اپریل ۱۹۱۶ء روز شنبہ کو صبح ہوتے ہی مارشل ادھم پاشا نے سلطان کو بذریعہ  
اطلاع دی کہ کوہ انالپس جو نیزیروس کے مغرب میں واقع ہے افولج مقابل میں سخت لڑائی ہوئی  
اس کے بعد ہی پرنار اور دلیسکو کی بلندیوں پر ترکی فوج نے سیرین اور الاسونا کے گرد گرد  
دور تک مخالف سپاہ میں معرکہ آرا میان ہیں گویہ ہنگامے دس میل سرحد پر برابر پھیلے ہوئے  
تھے اور ہر ایک کی اگلی طرح برابر پھیلتے جاتے تھے لیکن زیادہ زور اس لڑائی کا قریہ رہا  
حمادی پاشا کا نیز چھٹی ڈویژن اپنے اسٹاف کے ساتھ موقع مناسب سے فوج کی نقل و  
حرکت کا انتظام کرتے تھے اور نہایت خوش اسلوبی سے دشمن کی چالوں کا جواب دیتے تھے  
دونوں حریف مقابل دو پہاڑیوں کی ڈھال پر آمنے سامنے ایک میل کے فاصلہ پر پھر

بیکار تھے۔ منہ صبح کے یونانی رگول فوج نے سرحد سے گذر کر گھائی میں بڑھنا شروع کیا  
 کہ ترکوں کی صرف چار پلٹنوں نے چشم زدن میں ان کو اسطرح لیا کہ جیسے شیر بکریوں پر گرتا ہے  
 حمیدی پاشا کا تو بچا نہ ایک چھوٹی سی بھاری سے یونانی توپوں پر دو ہزار گرنے کا صلہ سے  
 غضبناک گولہ باری کرتا رہا حتیٰ کہ یونانی تاب مقاومت نہ لاسکے اور کائی سے پھٹ کر جھڑجھڑ  
 بن پڑا سرحد پار بھاگ کر جان بچاتی اور اسطرح اس مہر کہ عظیم میں یونانی فوج کے حق میں  
 پہلی بسم اللہ تھی جو سراسر غلط ہوتی۔ بھگڑوں نے پہاڑیوں کی پشت پر پناہ لی اور دو گھنٹہ  
 دم لے کر پھر از سر نو ترکی مورچہ پر حملہ کیا۔ ترکوں نے باوجودیکہ اس محاربہ میں نقصان اٹھا  
 لیکن اپنی بہادر توپوں نے اس موقع پر جو استقلال ظاہر کیا وہ مستحق داد اور قابل یاد ہے۔  
 گولہ باری اس شدت کے ساتھ کچھ عرصہ تک قائم رہی اور یونانیوں نے اپنا مورچہ ایسے بہت  
 موقع پر قائم کیا کہ ترک اسوقت آگے بڑھنا خلاف مصلحت سمجھے۔ لڑائی بڑھتے بڑھتے  
 نیز بروس کے مغرب میں دور تک پہلے گئی یہاں تک کہ مورچہ جات ریفلوری ریچوسی۔  
 انجی بیس اس حسن میلونہ۔ گریز دیولی اور بونارزی نے ایک دوسری فوج مقابل کو تباہی  
 سے جواب دینا شروع کر دیا لیکن دو ہی دور سے یہ تمام کارروائی جاری رہی تا آنکہ درہ بونارزی  
 کے دہانہ سے وہ انجی جانب کے ایک بلند چٹان کے دہسہ کو یونانی گولہ باری نے صدمہ  
 پہونچایا۔ اسی طرح ہنگامہ کارزار زوہ شور سے گرم تھا اور صدائے توپ تفتنگ سے  
 زمین زلزلہ کی صورت کا نہ رہی تھی کہ دوہم پاشا نے عام اعلان کر کے اپنی فوجوں کو  
 مطلع کیا کہ کل صبح یونانیوں پر عام طور سے حملہ کیا جاوے گا۔ اس حکم کا اس جوش و خروش  
 کے ساتھ سپاہیوں نے خیر مقدم کیا اور یکدم لغو ہائے جنگ اس شدت سے لگائے  
 کہ قریب تھا آسمان ٹوٹ پڑے۔ ہر سپاہی دوسرے سپاہی سے دور دور کر یہ خوشخبری پہنچا  
 رہا تھا کہ اب آگے بڑھنے کا حکم ہو گیا ہے۔ گو موسم صاف اور گرد و غبار سے پاک تھا

لیکن جاڑے کی بے انتہا شدت تھی۔ رات چونکہ شبِ ماہ تھی اسکی صاف روشنی میں جہاں  
 ہو سکا خوب آگ برساتی گئی جسکا پتہ ازور آدھی رات کے وقت کمال پر تھا۔ دونوں فوجوں  
 کے درمیان ایک دریا حاصل تھا اور تمام رات میانِ کارزار معمول سے زیادہ گرم تھا  
 رات ہی رات میں آتشاکیاں پھٹا کر نیرڈوزین دوم نے کوہِ پارنا پر قبضہ کر لیا اور منیر پاشا  
 کما نیرڈوزین دیگر نے درہ تہ حصارین داخلہ کی تیاریاں کیں۔ حیدر پاشا کما نیرڈوزین  
 چہارم نے ملونا کو قریب قریب مسخر کر لیا اور اناطیس کے گرد ترک اور یونانیوں کے متواتر  
 حملے نہایت ہی تیزی اور چابکدستی سے ہوئے لیکن صورت حال سے کسی قدر یہ ترشح ہو چکا  
 کہ یونانی ترکوں سے اچھے رہیں گے۔

قریہ کے عارضی ہسپتال عارضی ترکی ہسپتال اس موقع پر ایسا عمدہ کام کر رہے تھے اور ادھکا  
 ایسا احسن انتظام تھا کہ بیان نہیں ہو سکتا انہیں تمام کام نہایت ہی سنجیدگی سے  
 انجام پذیر ہوتے تھے ڈاکٹر لوگ ہمہ تن مصروف۔ پلنگ موجود۔ بستر صاف اور بکثرت تھے۔

## معرکہ درہ ملونا

سینچر کی چاندنی رات قیامت خیز گولہ باری میں بسر ہو کر ۱۰ اپریل یعنی اتوار کی صبح نمودار  
 ہوئی اور آفتاب عالمتاب نے خونِ شفق سے ابھی آسمان نہ رنگا تھا کہ مارشل اوہم پاشا گھوڑے  
 پر سوار ہو کر لڑائی کا حکم عالمینے کے لئے اپنی فوجوں سے گزرے اور دسکے دس نہ بچے پائے  
 تھے کہ حیرتناک تیزی سے پاشا نے موصوفے اپنی محفوظ فوج کا ایک ستہ درہ ملونا کے دامن  
 میں جا جمایا جسکے کمانیر حفیظ پاشا پر گئیے یہ تھے جنکو جنگ کر لیا اور جنگ روم و روس ۱۸۷۷ء  
 سچ رہی تھی۔ مقام اکیپا میں جو مغرب کی طرف واقع ہے بڑی سخت معرکہ آرائی رہی۔ تو پہلے  
 اس موقع پر ایک منٹ میں چھ فیکر کرتے تھے لیکن سپاہی لوگ گولے بارود نہایت افراط سے

اڑاتے رہے جیسا کہ ان بھی تھا تاہم مقتولین کی تعداد نہایت کم ہی تھی یعنی جانبین کے قتل  
ڈیڑھ سو آدمی کا کم ہے۔

یونانی فوج کی بہادری کے صلہ میں شہر کے پیسے لٹھہرائے جاتے تھے اور فوج  
میں گلاس پر گلاس پل رہا تھا بڑے بڑے افسر بڑا دوسرے کے گھر لگا کر سپاہیوں کا  
دل بڑھا رہے تھے کہ اسی جوش و خروش میں شیردن کا شیر مارشل ادھم پاشا پانچ  
رہنمون کو آگے رکھ کر اور اپنے دونوں طرف سواروں کا رسالہ لے کر سے زور زور سے اگے  
کاغذ لگاتے ہوئے دھن کوہ میں جا پہنچا جس کے مقابل یونانیوں کی ٹھینٹا پندرہ ہزار ویر فوج  
اپنے سردار کی ماتمی میں صف بستہ ڈٹی ہوئی کھڑی تھی۔ ادھم پاشا اس جگہ اپنے  
گھوڑے سے اتر کر مارشل معمول سپاہی کے زمین پر بیٹھ گئے اور ان کا اسٹاف اپنی اپنی جگہ  
چار طرف اسٹادہ رہا۔ سپہ سالار موصوف کے بشہ سے آثار استظلال و احوال غری صفا  
نمایاں تھی ان کے چہرے بے نداشت اور فتحندی کی سید ٹپکی پڑتی تھی۔

ہلالی نشان فتح و نصرت کی خبر دے رہا تھا۔ یونانیوں کے لئے یہ موقع جان لڑا دینے کا  
تھا کیونکہ اس دم سے گذر کر پھر ترکوں کی روک تھام کرنا ناممکن بات تھی اور یونانیوں نے  
کیا بھی سپاہی اور فوج نے موت کی مطلق پرواہ نکی اپنے ساتھیوں کے گرنے پر ذرا  
دھیان نہ دیا اور اس گھمان لڑائی میں وہ دل کھول کر مقابلہ کیا کہ اس سے زیادہ اس  
بہنیں ہو سکتی۔ تو چونکہ فیر اور بند و فوجی باڑھ پر باڑھ دھن سے تمام جنگل میں ایک  
شوق قیامت برپا تھا جو سپاہیوں سے ٹکرا کر اور بھی ہولناک ہو گیا تھا آواز باز گشت کے  
باعث ایک فیر کے چار فیر اور ایک فیر کے چار فیر سنائی دیتے تھے۔ سارا میدان کا زرا  
دھواں دھار ہو رہا تھا۔ اسی آئنا میں کیا ایک رضا پاشا سپہ سالار تو پانچا نہ جنگی جو نہایت  
شکیل اور قوی الجستہ میں کچھ توپیں لیکر عین وقت پر آ پہنچے۔ رضا پاشا نے اہل سے

آخر تک تو سچانہ کے سر انجام میں وہ کہاں دکھایا جس سے زیادہ کسی یونین جنگی تو سچانہ سے امید نہیں ہو سکتی۔ اوتھوں نے موقع پر ثابت کر دیا کہ تو سچانہ کے کام میں ایک ترک یوکر فائین ہیں۔ اگرچہ میدان ہتھیار ہتھیاروں کی جہ سے نہایت ہی ناجور اور ناقابل گذر تھا تاہم چھٹج ممکن ہوا تو یون کو کھینچ کر موقع مناسب پر چڑھایا اور ڈھائی میں سکے فاصلہ سے وہ وہ نشانے لگانے شروع کئے کہ ایک گولہ بھی بیکار نہ جاتا تھا اور ٹھیکاً صدیوں میں جا کر گرنا تھا حتیٰ کہ یونانی تو سچانے سر دھڑ گئے اور تمام فوج منتشر اور پریشان ہو گئی۔ چار یونین ترکوں کی جو اس ڈویژن سے متعلق نہیں جنگی کمانیر مجموعہ پشائے سرحدی تھانوں پر برہین جو اسی وقت چھین لئے گئے۔ گولہ باری نے وہ زور دکھایا کہ یونانی فوج کو ایک لمحہ کے لئے ٹھہرنا مشکل ہو گیا اور چند منٹ نہ گذرے پائے تھے کہ تمام میدان سپاہیوں سے خالی نظر آئے لگا جو بھاگ گئے وہ نہ گئے جو ٹھہرے وہ کٹ گئے۔

ادیم ہائٹ نے فوراً وہ پر قبضہ کر کے ان مفورین کا تعاقب کیا جو وہ کے اس طرف ایک چھوٹی سی بھاری کی آڑ میں پناہ گزین ہوئے اور پورے وہ پر تسلط کر کے دہ بجے شام کو فتح و نصرت کا پر رعب ہلالی پرچم بھاڑی کے سب سے اونچی چوٹی پر اڑا دیا جس کے عظمت سایہ میں تمام لشکر کو دیکھا دشمنان ترک ایک دوسرے کا مونہ باس ہر اس سے نکلتے لگے اودا باوجود اس شرمناک ہزیمت کے حریان نصیب یونانی پھر چند ترک مورچوں پر حملہ آور ہوئے لیکن ترکوں کے بنیظیر نشان اندازوں نے پھر ان کو پسپا کیا اور کھل خرابا آفتان و خزان جہان جب کاسینگ سما یا جان بچانے کی خاطر جاگھا۔

ترک باوجود اس کے کہ کامل ۶۳ گھنٹے سے بھوکے تھے اور مارنے مارتے اونکے ہاتھ اور چلتے چلتے اونکے پاؤں شل ہو گئے تھے مگر ممکن نہ تھا کہ خرن و طلال کے آثار اونکے دلیر چہرہ سے ذرا بھی ظاہر ہو سکیں۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کی برات ہو اور خوشی خوشی سپاہ

براتی دو ٹھن کے بیاہنے کو جارہے ہیں مگر اس دوبارہ چھپر خانی نے اونکو اور بھی آریز فر  
 تازہ کر دیا اور شل شیرخان نشہ جنگ میں مست اور جوش مذہب اور شوق جہاد میں  
 محو ہو کر دھدا اور جذبہ کی حالت میں بیباختہ اللہ اکبر کے نعرے مار کر دشمنوں پر حملہ پرحملہ  
 کرتے اور انکے حملوں کا جواب دیتے رہے جب تک کہ یونانیوں کو قطعی نہریت نہ دیکھ سکے  
 نقصان جہلین کا زیادہ ہوا۔ غیر سرکاری رپورٹ سے صرف اس قدر ظاہر ہوا کہ ترک فوجیں  
 ہوسے اور پچاس تھی۔ لیکن یونانیوں میں ایک سولاشین صرف ایک پہاڑی پر پڑی ہوئی  
 تھیں۔ ترکی رپورٹ کے بموجب یونانی ایک ہزار اور ترک دوسو کاظم تھے۔ زمینوں کی تعداد  
 ٹھیک نہیں معلوم ہوئی۔ شام کے وقت الاسوٹا سے تازہ جمیعت سوار اور پیدل اور ہتھیار  
 کی کمک کے لئے آ پہنچی اور آخری مرتبہ پھر یونانی ترکوں سے اس قدر قریب آکر مقابل ہوئے  
 کہ دونوں فوجیں دست و گریبان ہو گئیں۔ یونانیوں کے سرو نہ قضا کیلئے لگی اور بہادر  
 نے اونکو سنگینو پر رکھا اس سرے سے اُس سرے تک درہ خالی کرالیا۔ درہ کے علاوہ جہنم  
 چھوٹی چھوٹی گھاٹیاں جنہیں دشمن ہناہ گیر مجھے ابھی فتح کرنا باقی تھیں۔ اور ۶ گھنٹہ کی  
 پیہم لڑائی سے فتح بے انتہا تھک گئی تھی لیکن دباوا کرتے وقت دیکھنے والوں کو کسی قسم کا  
 اضطراب مطلقاً محسوس نہ ہوا تھا وہ علی التواتر اپنے کمانڈروں کے احکام کی نہایت خوشی اور  
 جوش کے ساتھ تعمیل کرتے تھے ان گھاٹیوں کو بھی لگے ہاتھ لیلنے کی غرض سے تین ترکی  
 توپخانے میدان میں لائے گئے چونکہ پہاڑیوں اور شیبہ فرانکی جسے زمین نہایت ہی اچھا  
 اور پتھریلی تھی تو میں سپاہیوں نے اپنے ہاتھوں سے کھینچیں اور بلند سے بلند مقامات پر  
 چڑھا کر فوراً گولہ باری شروع کر دی گئی ہم کے گولوں نے جو یونانی فوج پر پھٹ پھٹ کر قیامت ڈھا  
 رہے تھے باوجود انکے صبر و استقلال کے اپنی جگہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور اگلے دن نقصان کے  
 ساتھ اونکو نہریت ہوئی۔ اس وقت ایک عجیب و غریب واقعہ ہوا جس سے ترکوں کی لاشانی بہاؤی اور

جنگ آوری اور اونکی متانت اور قواعد دانی کا عین گرمی ہنگامہ کارزار کے وقت قابل یاد ثبوت ملتا ہے یعنی یہ کہ اسی معرکہ میں کس طرح چار ترک پیدل پیٹن کے دھاوے کے وقت اپنی فائل سے جدا ہو گئے اور انھوں نے اپنی تہائی اور علیحدگی کا مطلق ہراس نہ کیا اور برابر اپنی معمولی حیرتناک مستقل فراہمی اور دلیری سے ہولناک گونیوکی بوجھار میں بقاعدہ ہکر مشن لکھتے چلے گئے یہاں تک کہ ایک سپاہی گولی کھا کر گرائیوں کی پیش قدمی میں فرق نہ آیا۔ پھر ایک اور موت کا نشانہ بنا دونوں اسی طرح دشمن کی طرف بڑھتے رہے یہاں تک کہ تیسرا بہادر بھی ان کے سامنے ڈھیر ہو گیا۔ چوتھے باقی ماندہ نے جسپر متواتر تین ہولناک صدے گزر چکے تھے ان واقعات کی مطلق پرواہ نہ کی اور برابر اپنے جنگی جوش میں بڑے استقلال و تحمل کے ساتھ دشمن پر زور سے فیر کرتا ہوا بڑھتا رہا گویا وہ خود سب کو ہلاک کر دیگا۔ حتیٰ کہ ترکی فوج نے دشمن کو زیر کیا اور فاتحان میں یہ جنگی بہادر بھی جا شریک ہوا۔ اس لڑائی میں ترکی بہادروں نے بے انتہا گولہ بارود صرف کیا جسکی مہد نہ تھی۔

## یونس آفندی کا حملہ

مغرب کے وقت یونس آفندی کی دو لپٹوں کو حکم ہوا کہ یونانیوں سے دست و گریبان ہجائیں اور کلہ بکلہ لڑ کر انکو مقابل سے ہٹا دیں اور حال یہ تھا کہ لپٹیں بہیم بے غور و نوش لڑنے اور لگھوٹوں نہ سونے سے مضمحل۔ زخمیوں سے چور اور گرد و غبار سے خستہ ہو رہی تھیں۔ یونس آفندی جو ترکوں میں نہایت ہی ہر دل عزیز افسر میں اس جنگی سے ناواقف نہ تھے کیونکہ وہ خود اسی حال میں مبتلا تھے مفضلے وقت سمجھ کر اپنے خود پیش قدمی کی اور باوازا بلب لغز مار کر فریج سے مخاطب ہوئے کہ ”اے اولا العزم بہا وطن ترک میں تم کو حکم نہیں دیتا کہ دشمن پر حملہ کرو مگر ان جسکو دل میں خدا کی محبت ہو وہ خود ان کفار کے مقابلہ میں آکر ٹھہرے“

یہ آواز تھی یا بجلی کا کڑکا تھا سنتے ہی ایک عظیم حرکت دلوں میں پیدا ہوئی اور اس شور اور شہ شجاعت سے چور ہو کر جھومتے اور جھالنے لگے گیت گاتے ہوئے تگے بڑھے کہ کوئی اس بھاؤ کے کو نہ روک سکتا تھا۔ حملہ نہ تھا بلکہ برقی بلا تھی جو یونانیوں پر گری۔ وہاں نہ تھا بلکہ ایک طوفان خیز سمندر تھا جو زور شور کے ساتھ دشمن پر پڑا۔ نہ صرف سپاہی بیکار ہوئے بلکہ حمیت و غیرت اسلام اور اس سچی حمیت نے جو ان نیک بندوں کو اپنی مالک جو ش میں آگئے بلکہ حمیت و غیرت اسلام اور اس سچی حمیت نے جو ان نیک بندوں کو اپنی مالک برحق کے ساتھ ہر مسلمان ساربان گاریبان اور مزدور و نوک و جو ش و ملائی کی مسرت کر دیا اور سب اس زمین بڑھے کہ اگر پہاڑ بھی ہوتا تو ٹکڑے نہ بٹھال سکتا۔ یونانیوں نے مٹی اور پتھر کے ڈیفنس بنائے تھے جب کاغذ کرنا نہایت ہی دشوار تھا۔ لیکن ترک بقاعدہ اسکرش آگے بڑھے اور ان کے پیچھے تو پچانہ نہ رہ سکا۔ بہادر حملہ آور گرد کے تیرہ و تار بادل اور تیرہ دھوپ میں برابر بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ مورچوں کے قریب پہنچ کر دست پست لڑائی شروع کر دی اور یونانی فوج ہرگز بھی نہ بٹھنے پائی تھی کہ ترکی لوہارین اس کے سرو پر شرفستانی کرنے لگیں۔ ایک ایک فائرین پیدل دو اور عمار چار ٹکڑے ہو ہو کر گر گئے لگا۔ ترک نہایت عمدہ سیل سے مسلح تھے اور دھوپ پر لغزہ فوج مار کر گاتے ہوئے اور جھومتے ہوئے چڑھتے تھے۔ اب ترکی تو سہلے بند ہو گئے لیکن انگلیں نے اپنا خطرناک کام انجام دیکر یونانیوں کو تباہ کر ڈالا اس اونچی فوج کے پیر اٹھ گئے یونانی الامان و الحفیظ بچار کر چین بول گئے گوا و فحون نے چندے اس حملہ کے روکنے میں بہت کچھ استقلال اور ثابت قدمی دکھائی اور تمام دن اس کے پاس برابر لڑتے رہے مگر یہ اس کے اور ان کے مددگاروں کے بدلے روگ نہ تھا جو دفع ہو سکتا۔ انا فانا سال میدان اونچی منتشر فوج سے بھر گیا اور جہان تہاں ہر یونانی سپاہی اپنی جان بچانے کی فکر میں بھاگتا نظر آیا۔ رہی سہی گھائیاں قبضہ میں آگئیں اور تمام مورچہ پر ترکی پرچم لہرائے لگا۔ ترکی تو پچانہ نے اس موقع پر نمایاں کام کیا۔ دشمن کی توہین سرور کی گئیں۔

بیان یہ اختیار حاصل تھا کہ شل کا گولہ جہان چاہتے آتا رہے اور دشمنوں کے پرنچے اڑاتے تھے  
تین مہرے بزدل گولہ باری لے لے گئے اور دو خاک سیاہ کر دے گئے۔ اس محاربہ عظیم میں گولہ  
ترک شہید اور زخمی ہوئے۔ دشمنوں کے مردوں اور زخمیوں کی شمار نہ تھی تمام پہاڑیاں اور گھاٹیاں  
خون سے لبریز تھیں جا بجا لاشوں کا بچھو نا تھا۔ یونانی اس گھبرائے سے بھاگے کہ اپنے بہتے  
مردے بھی زمین چھوڑ گئے جنکے ساتھ ترکوں نے اپنی دریا دلی سے قابل تحسین برتاؤ کیا۔

## دشمن کے مقتولین کے ساتھ رحمت ترکوں کا سلوک

سامنے یونانی لوگ شہداء ترک کے ساتھ بد سلوکی کرتے تھے اور دہری آتا کر  
برہنہ چھوڑ دیتے تھے لیکن ترکوں نے عیسائیوں کو دکھایا کہ اسلام میں باوجود فحاشی عظیم  
انسانی ہمدردی قائم رہتی ہے وہ کبھی ایسی کارروائی جو فطرت انسانی کے خلاف ہو کر نہیں گئے  
انہوں نے ان دشمنوں کی لاشوں کو جنگ و خود اس کے ہندوب حرمت طمع کی وجہ سے برہنہ کر  
تھے اور سوائے ایک تپلون اور کرتہ کے سب دہری آتا لی گئی تھی خود اس میں جمع کیا اور پھاڑ  
سے ڈھک کر بے حرمت نہ کرنے دیا اور جیسا سلوک اپنے شہیدوں کی لاشوں سے کرتے تھے  
وہی برتاؤ ان مقتولوں کے ساتھ کرتے تھے۔

## برگیدہ ریختہ پاشا کی شہادت

اس لڑائی میں ترکوں کا عظیم نقصان یہ ہوا کہ ان کے پراسے تھوڑے کار افسر نے جنے ہرگز  
کر لیا۔ اور روم روس کی لڑائیوں میں بڑی ناموری حاصل کی تھی شہادت نوش  
فرمایا۔ یہ اپنے جوش میں ننگے سر پہنوں کے آگے جا رہے تھے اور باوجودیکہ ان کا سن دو  
اسی برس کا تھا مگر اونچی گرجوئی اور سستی میں ذرا بھر بھی فرق نہ آیا تھا۔ ان کے اعلیٰ  
آگے بڑھ کر عرض کیا کہ گولیاں برس رہی ہیں اور دشمن اپنی ہندو فوج کو ان کی طرف چھیناتے

ہوئے ہی حضور کھڑے سے اتریں پاشا مدوح نے جواب دیا کہ میں : جب میں رسولِ مہدی  
 لڑائی میں کھڑے سے نہیں اُترا تو اب بھلا کیونکر اُتر سکتا ہوں۔ بڑھو میرے بچو آگے  
 بڑھو اور یہ کہو کہ آگے بڑھے یہاں تک کہ انوکلی بایں بازو پر گولی لگی۔ پھر اسٹاف نے عرض کیا  
 کہ اب کھڑے سے اتر لیں اور فوج کے عقب میں چلے جائیں اتنے میں ایک دوسری گولی نے  
 شاز کو تڑا۔ بزرگ بہادر اب بھی نہ رکا اور اپنے آدمیوں کو جوش دلاتا اور بڑھتا ہوا چلا گیا  
 یہاں تک کہ تیسری گولی جو پیامِ اجل تھی آپکا حلقہ میں توڑ کر نرغہ کے پار ہو گئی اور اس دلیری  
 سے کھڑے سے گر کر یہ کہ اتر کر وہیں بحق ہوئے کہ ساری فوج بلکہ تمام مسلمانانِ دنیا کے ربہ کی  
 درجہ بڑھا دیا۔

مصر کہ کارزار میں ادھم پاشا اور ان کے

اسٹاف کا چشمہِ بحال

ایک نامہ نگار جو ترکی فوج کے ساتھ تھا ادھم پاشا کا لڑائی کے وقت یوں حال بیان کرتا ہے کہ  
 جس جگہ میں اپنے اسٹاف کے پاشاے بوصوف کھڑے تھے وہ جگہ تیشیر کا سفرہ دے ہی  
 تھی مختصر یہ کہ پاشاے بوصوف مع اپنے اسٹاف کے ایک حیرت انگیز اور لطف خیز موقع بنے ہو  
 تھے۔ اسٹاف افسرین کی زرق برق دیباچہ اسلحوں مختلفہ سے آراستہ و پیراستہ وہ نطفہ کھا  
 رہی تھیں کہ دیکھنے سے متعلق تھا۔ بہادر ترک سپاہ ننگی تلواروں کا حلقہ باندھے ہوئے  
 اسٹاف کے ارد گرد جان نثاری کے لئے مودب ایستادہ تھے۔ ڈولی بردار آدمی کام میں مشغول  
 اور اردولی کے سپاہی برابر میدانِ جنگ سے خبریں لالا کر دے رہے تھے اور اپنے سپہ سالار کے  
 احکام لڑائی میں فہم سرون تک پہنچاتے تھے۔ اس متواتر آمد و رفت نے اس میں کو ادوبھی  
 دلکش نہاد یا تھا ادھر رخیوں کی مددگار فوج اور محال نہایت انتظام اور خاموشی کے ساتھ

زخمیوں کے لانے میں مصروف تھے جبکہ چہرے گرو غبار اور بارود کے دھوئیں سے یا تو سیاہ ہو گئے تھے یا خن آلودہ تھے۔ ادھم پاشا نہایت صبر و استقلال کو پہنچا تھا اور جنگی ساتھ دُورین سے میدان جنگ کی کیفیت ملاحظہ کرتے اور باقاعدہ احکام صادر فرماتے جاتے تھے جنہیں آخر تک ایک ہی عیب و قسم ثابت نہوا اور جنگی بہادرارادوں اور باقاعدہ تنظیم نے یورپ کے جنگی حلقوں میں ایک نئے سرے عثمان کی موجودگی کی دلیل بٹھادی۔

حکم جاری کرنے میں جو تیزی اور ذہانت اور جنگی قابلیت کا اظہار کرتے تھے حالانکہ ہر ایک نقشہ جنگ اور ہر مجوزہ نقل و حرکت کی منظوری قسطنطنیہ سے منگانی پڑتی تھی وہ غیر ملکی نامہ نگاروں کو جنھوں نے صد ہا اڑبایان دیکھی ہیں حیرت میں ڈالتا تھا۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ میں نے بہت سے کاغذوں کی ایسی چھپان دیکھیں جنکو اردلی کارزار کے افسر کے پاس سے لاتے تھے کہ جنہیں جنگ دہستے پڑے ہوتے تھے نہ صرف سپاہی بلکہ تمام فسر بھی دودن سے برابر جاگ رہے تھے انکو کپڑا بدلنا اور منہ تک دھونا نصیب نہوا تھا اسلئے انکے گوشت چپے سیاہ پڑ گئے تھے۔

## درہ لونہ کے معرکہ کا اختتام

غرض شام کا حملہ یونس آغہ دی کا کامیابی کے ساتھ ختم ہو کر سپاہیوں کو آرام کرنے کے حکم دیا گیا جو دو روز سے برابر میدان میں کام رہے رہے تھے۔ تھکے ماندوں نے نشہ فتوہات سے مست ہو کر رات بھر بڑے سردر کے ساتھ آرام کیا۔ باقی لشکر نے خوشی میں رات بھر صدامی کے پرچوں سے اڈراے اداس انتظار میں کہ کس وقت حکم آگے بڑھنے کا ملتا ہی گاتے بجاتے رہے۔ نہ بچے رات کے ترک درہ کے علاوہ ان تمام راس نو پیر قابض تھی جولاریہ اور ٹرناؤ کو جاتے ہیں تمام سپاہ اور خصوصاً تو پچاند تمام سامان سے اسقدیس تھا کہ حقوق حکم طے فوگولہ باری شروع ہو جائے۔ یونانیوں نے اپنے دیہات چھوڑ دئے اور ترک انکے ڈیروں میں مقیم ہوئے صبح کو

زہ کوں پر حملہ کرینکا ارادہ کیا گیا۔ مغرورین یونانیوں میں ہو گیا۔ یہ گرفتار ہوئے جن میں ایک اٹلی کا باشندہ تھا جو یونانی زبان تک نہ جانتا تھا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ اس سرکرین ایک ہزار یونانی قتل ہوئے۔ زخمی بھی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔ ترکوں کا بھی کسی قدر نقصان ہوا لیکن دشمن کے مقابل وہ پیچ رہا۔ یونانی آرمیا کی جانب سے سپاہیانہ جنگ اس خونریز لڑائی کے بعد نہایت کریمہ نظر ہو گیا تھا۔ جہاں تک نظر مافیہ جہاں قتال کے مدد سے زمین بھری ہوئی تھی۔ خالی اور بھرسے ہوئے کارتوں۔ در دیو بھی دہجیان اور ہم کے گولوں کے ٹکڑے جا بجا پڑے ہوئے تھے۔ زمین کوں کے پھٹنے سے خراب ہو گئی تھی۔ ترکی تو پچانہ نہ جتھرا۔ نقصان پہنچا یا وہ اندازہ میں نہیں آ سکتا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ایک غار اشکاف طوفان تھا یا کوئی موج بلا تھی جو یونانیوں پر سے گزری اور سب کو ان کی آن میں زیر و زبر کر دیا۔ میدان جنگ میں جہاں تک نگاہ کام کرتی تھی یونانی پٹنیں (خوشنما طوقیہ) آرمیا کی طرف بدحواس بھاگتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ ہم کے گولے یونانی سپاہیوں کے اندر گرتے تھے اور گرتے ہی دھوئیں کا ایک خفیف بادل اٹھ پڑتا تھا۔ وہ مغرورین میں سے افسر اور سپاہیوں کے اعضا کٹ کٹ کر اسطرح گرے تھے جیسے مینہ کی جھڑی لگتی ہے۔ اس سرکرہ میں ۴۴ ہزار ترکی اور ۳۵ ہزار یونانی فوج شریک تھی۔

## دولتوغازی عثمان شاہ کا میدان حرب کا جانا

سردی فوج کی روانگی اور دو ایک لڑائیاں سر ہوئے کے بعد امین ہمایون شاہانہ کے مشیر دولتوغازی عثمان پاشا حضرت ظل الہی اور جناب خلافت پناہی کی طرف سے مغرور متعین ہو کر اور ۱۶ اپریل کی شام کو سرکچی انیشین سے سوار ہو کر سلونیکا روانہ ہوئے۔ اپنی مددگی کے متعلق طرح طرح کی افواہیں شہور میں اور محو ہوا۔ اپنی اجنادین کے نامہ نگاروں نے بالقصد شہر کرین جنہیں سب سے زیادہ متحرک و تیز خیر جو غیر ترکی ذرائع سے ملک ہلاک پہنچائی گئی تھی کہ چونکہ

دو روز متواتر بعد افتتاح جنگ ترکون کا قصد اُپا ہونا۔ اور یونانیوں کو دو بھاری چو  
اور دو ایک فوجی تہاؤں پر قابض ہو جانے دینا مارشل ادھم پاشا کی نسبت شک ڈالنے  
والا تھا اس لئے غازی عثمان پاشا کو بذات خود کمان لینے کا حکم ہوا۔ کسی نے لکھا کہ وہ  
اس شب کو رفع کرنے گئے تھے کہ آیا ادھم پاشا ایمانداری سے کام کرے ہن یا نہیں۔ حالانکہ اس  
قسم کی جملہ افواہیں محض خیالی ڈھکوسلے تھیں بلکہ دراصل بات یہی کہ ادھم پاشا شریف لیجانا فوج معینہ  
سرحد یونان کی عام حالت سے اطمینان حاصل کرنے اور ذخیرہ رسد کی کافی مقدار کو بچانے  
اور کمانڈر انچیف مارشل ادھم پاشا اور انکی فوج اور انکی تمام جان نثار ماتحت کمانڈر  
اونکے شہنشاہ کا سلام پہنچانے کی غرض سے تھا ان افواہوں سے بھی عجیب تر وہیں سے  
کے متعلق مجنونانہ تعلیلات تھے جو ریوٹر انجینی کے ذریعے سے شہر بشہر شائع کئے اور انکے  
محقق اور مستباز نامہ نگار صاحب نہایت وثوق کے ساتھ خبر سے بیٹھے کہ عثمان پاشا  
کی فوری وہابی اور سپہ سالار مقرر کئے جانے کی حکم کی تسبیح اسوجہ سے عمل میں لائی گئی کہ سلو  
مین غازی موصوف کا نہایت تپاک اور جوش خروش سے استقبال ہوا اور انکی آؤ گیت  
مین اسقدر گرمجوشی کا اظہار سلطان المعظم کو دل سے ناگوار گذرا اور فوراً بذریعہ فرمان ماربر  
وہیں بلائے گئے۔ اسکے یہ معنی کہ اگر غازی عثمان پاشا پر بروقت پہنچنے سلونیکا کے  
نعرہ ہائے تحقیر مارے جاتے یا اہل سلونیکا سر و مہری سے انکے ساتھ برتاؤ کرتے تو یہ  
باعث تفریح و مسرت حضرت سلطان کے ہوتے۔ کیا اس سے بھی زیادہ نامعقول اور  
قابل تضحیک دلیل کبھی تراشی گئی ہوگی۔ گو غازی ممدوح رہستہ میں سے لوٹ آئے تاہم  
اونکے فوجی اقبال نے ایپارس کی ایک لڑائی صرف اس خوف سے سرگردی کہ یونان  
کو اونکے سپہ سالار ہونے کی خبر پہنچی تو بہادر فوج ادھم نام مستی ہی نظروں سے اسی  
غائب ہوئی جبے کسی تھیسٹر کا طلسمی پردہ۔

# مارشل ادھم اپنٹاکی طرہ سے ابتدائی فتح کی رپورٹ بحالت حضرت سلطان العظیم

۱۹ اپریل کے ہیڈ کوارٹر آلاسونا سے مارشل غازی ادھم پاشا سپہ سالار افواج عثمانیہ متعینہ سرحد یونان نے اپنی آفیس نامہ دار کی خدمت میں حسب ذیل تاریخ روانہ کیا۔ خدا کے فضل و کرم اور خلیفہ العظیم کے اقبال سے افواج قاہرہ نے یونانیوں پر نمایاں فتح حاصل کی ہے اور ٹرناؤ کے مقابل جن جن بہادر یونانیوں نے مورچہ بندی کی تھی وہ سب تہ تیغ کر کے گئے ہیں اور فوج عثمانیہ بے دھڑک آگے بڑھ رہی ہے۔ میں مغرب فتح مرید کی خبر ارسال خدمت کروں گا۔ افواج قاہرہ کی شجاعت اور اونچی بے بدل ہر دزانی سے دشمن کے چھٹکے چھوٹ گئے اور اونھوں نے اپنے اپنے ٹاؤن کو خالی چھوڑ کر پاپا ہونا شروع کر دیا ہے۔ بدقوام پاپو ایک یونانی سپاہی گرفتار کیا گیا اور دو ہندو قسین معہ نگین اور تیس صندوق سامان حرب ہمارے ہاتھ آئے۔ کوہ اراکولی چوٹی جس پر دشمن قابض ہو گیا تھا دوبارہ فتح کی گئی اور مجھے کامل یقین ہے کہ کل کے روزوار بھی نمایاں فتوحات حاصل ہونگی۔ درہ لوننا اور گریز وولی کی لڑائی میں ۲۴ ہزار ترک اور ۵۳ ہزار یونانی شریک تھے۔

## شکست گریز وولی کیوں ہوئی؟ یونانیوں کی سرکاری رپورٹ بحالت (عند گنگاہ بدتر از گنگاہ)

اس غیر متوقع شکست میں سب سے پہلا ہرادرہ ولعیدہ وولیک آف اسپارٹا نے سرکاری طور پر حسب ذیل محضت کی (دکڑیں مشربا) جو گریز وولی کے مورچہ یونانی پر تو پختہ کی ملک کرتا تھا ولعیدہ ہادر کے ایک حکم کا محال اٹھا سمجھا اور اس نے بڑی غلط فہمی سے سپاہیوں کو جانیکا اور دیکھا

\* فیض - گریز وولی درہ لوننا کے دوری جانب مقام کانام جس پر یونانی مورچہ بندی نہایت مستحکم تھی اس کے فتح ہو جانے کو گویا ترکوں کے لئے فحش کی تمام سڑکوں پر قابو حاصل ہو گیا ۱۲

اور ایسا کرنے کے بعد یونانی (باغی) سمجھے ہوئے گئے اور ترکوں نے اس حکم کو اپنی کچھ  
قبضہ کر لیا اور مخالفوں کا اتفاق بھی کیا۔ جمہوریت اور دین کے مارے گئے اور دوسری  
ہوئے کرنل مشرپ نے پھر ایک مرتبہ جو افروزی دکھائی اور دشمن کا سامنا کیا۔ ساتھ ہی شہزادہ  
ادبی فرج روانہ کی اور کرنل اسمولسکی غنیمت حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ ہزاروں ایس  
شہزادہ ولیعہد نے کرنل مشرپ کو سپریم ٹائی کر دیا ہے۔

## فتوحات درہ لوناسے ترکوں کو کیا فائدہ پہنچا؟

علاوہ اس غیر معمولی پرجوش اور فائزہ خیالات کے جو ایک فتنہ فوج کے دلیمن اُٹھاتے ہیں  
اس ابتدائی فتوحات سے ترکوں کو ہمیشہ مارا خلاقی اور تمدنی اور جنگی فوائد حاصل ہوئے۔ اول عام طور  
پر فوج کا اعتبار اور اونکا اعزاز سلطنت بھر میں تازہ ہو گیا۔ دوسرے ہر سپاہی کے دل میں خواہ  
میدان جنگ میں ہو یا اس سے دور ایک سیاہ پول اور جوش جنگ پیدا ہو گیا جو کسی دوسرے درجہ  
سے ممکن نہیں۔ تیسرے اندرونی فساد کے باخیاہ خیالات اور شیطانی حرکات جو وہ دوسری  
صورت میں کرنے کو تیار تھے یکسر دب گئے اور اونکو ذرا بھی سر ہلانے کا موقع نہ ملا۔ چوتھے  
سردی رہن (سروہ بلیک یا وغیرہ) گو وہ بظاہر روس کے اشارہ سے غیر خطرناک ہیں لیکن  
اونکی خاموشی کی دراصل وجہ ترکوں کی ہی غیر معمولی قوت اور جنگی لیاقت ثابت ہوئی۔

ممکن تھا کہ بحالت شکست وہ یوں خاموش بیٹھے رہتے۔ پانچویں غیر ملکی والیڈین کے ارادوں  
میں لغزش آگئی جنھوں نے مسیحی جہاد کے لئے اپنی پیادری بیدیوں اور (شاید) مان باپوں  
سے اجازت روٹنی حاصل کر لی تھی لیکن ابھی گھر سے روانہ نہ ہوئے تھے اور دشمن دین خدا  
یعنی پوپ نے جو ایک لاکھ جانوں کی امداد کا وعدہ شاہ یونان سے کیا تھا اس میں بڑی کٹھن  
ہو گئی اور وہ غالباً ہزار سے زیادہ پہنچ سکا۔ چھ ترکوں کے لئے تمام تھیلی کی شاہراہوں اور

سُرکون کا رستہ کھل گیا ساتین تمام کو ہستانی مورچوں پر قابو حاصل ہو گیا اور بائیں دھبہ  
 تمام گرد و نواح کے میدان یونانیوں کو خود بخود خالی کر دینا پڑے۔ جہانناک ترکی توپوں کی زد  
 پہنچ سکتی تھی۔ آٹھویں۔ افسران فوج کو بلا خوف و خطر کافی موقع ملا کہ وہ دن بھر پوری پوری کھڑکی  
 اور ٹھیک ٹھیک انتظام کرنا و کے حملے کا کر لین اور اسی فرصت ہمیشہ فوج کو از حد مفید پڑا کرتی ہے  
 یونان قریب کی شکست سے یونانیوں کو اب بھی موقع نہ ملا کہ وہ دیو یا گھاٹی کے ذریعہ سے آلاسونا  
 پر کسی قوت میں چڑھائی کر سکیں۔ دسویں۔ افسران ترکی کو یونانی سرور و نگی قابلمتیوں کا پورا  
 اندازہ ہو گیا اور یونانی فوج کے دل میں سُرکون کی شجاعت اور دلیری کی ایسی بے سنجی کہ وہ دلوں  
 بھرنا پوری تاک ضرورت سے زیادہ کام آتی رہی اور یونان کے صدر مقام ایتھنز میں عام رعایا کے  
 خیالات برہم ہونا شروع ہو گئے۔

## معاربہ سُرناؤ

دردہ ملونا اور اس کے اندرونی جانب کے تمام مورچہ بند چوٹیوں پر قابض ہو جانے کے بعد  
 ترکوں کا ایسا خوبصورت نقشہ جما ہوا تھا جیسے اجینہ اس شطرنج کا ہوتا ہے جسکی ایک فریق شاہ  
 مات کی۔ صرف تین چار عاقلانہ چالیں چل کر شہ بولدی ہو اور بادشاہ سلامت کو بجز ایک کھڑ  
 پیچھے ہٹ کر ٹکچانے کے اور کوئی صورت نہ بنے کی نہو حالانکہ اس کے پیادوں۔ فیل۔ اسپ۔ رخ  
 اور وزیر نے بساط کے تمام خانوں کو گھیر رکھا ہو۔ اسپٹھ ایک ایسا تصویرنا لطف اور عجب  
 مگر پر کیفیت سمان میدان جنگ اور اس کے اطراف جوانب میں بند ہا ہوا تھا جسکی نظیر صرف  
 اسی حالت میں ملنا ممکن ہے جب ترک پھر سے ہی کوہستانی دشوار گذار درون کو فتح کریں اور  
 دشمن کی فوج پھر اسی طرح سنگینوں کے زور سے نوکیم بھگائی جاوے اور مایا مور و مخ کی طرح  
 فاتح کے خوف سے گھر چھوڑ چھوڑ کر تمام جنگل میں منتشر ہو اور ترکی ہلال بلندی ہو این  
 ہر چوٹی پر اڑ رہا ہو اور ترکی طویل اقامت اور قوی الجبہ افسر زرق برق فوجی لباس میں

اپنے اپنے مورچہ پر دوڑیں، ہاتھ میں لئے ہوئے صد و احکام اور عامر تظاہر انھل رہے  
مصرف ہوں اور اونکی دلیر فوج اپنے اپنے نشان کے گرد جان نثاری کے لئے صف  
بستہ تیار ہو اور توپوں کے موند دشمن کے ملک کی طرف بھڑے ہوئے ہوں اور ان کے  
خوف سے اسکی فوج اور عام باشندے بدحواسی کے عالم میں ہوں چونکہ نشان کشان کے  
ہوئے چہرے طرف بھل گئے ہوتے نظر آتے ہوں۔ یہ ایک معمولی سین نہیں ہے جو ہر شخص  
ہر لڑائی لینے کے بعد دیکھ سکے اگر مقابل کی ایک چارے پر پٹی دشمن کا قوسی سوچہ باقی ہوتا  
تو اس منظر کا نقشہ بالکل ہی مختلف نظر آتا۔

خاصکر ٹرناؤ پر حملہ کرنا اور جو سے زیادہ ضروری سمجھا گیا۔ اول یہ کہ اس کے فتح ہونے  
سے یونانی سپاہ کو خواہ مخواہ ڈھائی اور نیز و دس کا چھوڑنا ایک امر لازمی ہو جاوے گا  
اور دوسرے یہ کہ ٹرناؤ خود ایک ایسا ضروری اور سرسبز چھ ہزار مختلف الاقوام باشندے کا قصبہ  
جس میں باغات انگور بکثرت اور شجاریہ دار با فراط موجود تھے۔ دیہاتے یوڈس اسکی سرسبز  
کا باعث ہے اور طبع طرح کے تجارتی کارخانجات اس میں ہیں۔ یہ تھے۔ یکا یک ترک حکام نے  
سرکاری ٹھہری شائع کی کہ ٹرناؤ لے لیا گیا۔ لیکن یونانی ہمد کو اڑنے اسکی تردید کی کہ ابھی  
وہ مقام یونانیوں کے قبضہ میں ہے اور ان معتاد خبروں سے یورپ بھر میں نہایت اضطراب  
کے ساتھ تشویش پھیل گئی۔ لیکن جلد اس امر کی تصدیق ہو گئی کہ یونانی جھوٹے اور فریبی ہیں  
اور ترکوں کی روپوش فتح حرفاً واضح ہے۔ ٹرناؤ حقیقتاً فتح کر لیا گیا۔ مارش ادھم اپنے  
حریفوں ایک مہاراجہ سلطان کی خدمت میں پہنچا جسکی خبر انگلستان میں ۲۳۔ اپریل  
جمعہ کے روز صبح کے وقت پہنچی اور وہاں اس خیال سے کہ ترک لڑیا کو لینے والے  
بڑے سخت تشویش اور بھینپی پھیل گئی۔ تارکامضنون یہ تھا۔

”اب ہم لڑیا سے صرف ایک گھنٹہ کی راہ پر ہیں۔ ہمنے ایک نہایت خونخوار جنگ“

کی ہے۔ ۳۵ ہزار جرار ترک چلیں ہزار یونانیوں کے مقابل صف بستہ ہیں۔ سپاہی نہایت تعجب خیز بہادری کے ساتھ لڑائی لڑتے ہیں۔ اور ہماری تمام موقع ہمارے حق میں نہایت سودمند اور کامیاب ہیں۔ مجھے خدا کے فضل و کرم کی امید ہے کہ بہت جلد کسی ناقصہ عظیم کی اطلاع و حدیث عالی بن بھیجے گی عزت حاصل کرے گا۔

## افواج قاہرہ کا میدانِ محسلی میں ٹھہرنا

۲۰۔ اپریل ۱۸۰۵ء کو درہ لوناک کے کامل تسخیر نے ادھم پاشا کو بہت جلد موقع اس بات کا دیا کہ وہ اپنی فوجوں کو ٹرناؤ کی طرف بڑھنے اور اس میدانِ محسلی کے فتح کرنے کا حکم دین جو لونا اور ٹرناؤ کی شرک سے مشرق کی طرف واقع ہے۔ چنانچہ فوج کے چند دستوں نے مقام لگیریا اور کاراسولی پر جو شرک سے دور مشرق کی طرف واقع ہیں قبضہ کر لیا اور افواج عثمانیہ بحرِ مواج کی طرح اطرافِ الاسونا سے درہ لونا میں گزر کر محسلی میں بلا فراحت داخل ہونا شروع ہو گئیں۔ درہ سے گزیر کر ایک ٹیلہ پر صرف ایک ترکی توپخانہ نصب تھا اور اس کے مقابل یونانیوں کے چار توپخانے دو میل اور ۵ سو گز کے فاصلہ پر قائم تھے جنہیں برابر زناد ہوتی رہی۔ ترکی توپخانہ کا چار توپخانوں سے مقابلہ کرنا اس مصلحت سے تھا کہ یونانی مجبور ہو کر اپنی پوری قوت کو کام میں لاویں اور ترک اس قوت کا اندازہ کر لیں۔ گو ٹرناؤ ابھی دستھا لیکن البانیا کی جمہنیوں نے یونان کے ان زبردست مورچوں کو جو ٹرناؤ کے سامنے بلند محفوظ پہاڑوں پر قائم تھے گولہ باری کر کے اوکھاڑ دیا۔ مارشل ادھم پاشا ہر موقع پر تجربہ و عجیب و غریب جنگی احتیاط اور قابلیت کا اظہار کرتے تھے۔ اونچی کوئی گولہ باری قابلِ اعتراض تھی۔ انھوں نے ایک بھی ایسا موقع نہ دیا جس پر حفظِ مآل فہم کا پورا پورا بندوبست اور خیال نہ کر لیا گیا ہو۔ غرض ان کی کار دایمانِ قلعہ سہوا اور قلعہ سے مبرا

حقین۔ وہ ہرگز حملہ کا حکم اسوقت تک نہ دیتے تھے جب تک یہ نہ سمجھ لیتے تھے کہ فوج کا ہر پاس  
اور ہر مرکب سامانِ حرب سے بخوبی پیس ہو گیا ہے۔

## ۲۱۔ اپریل ۱۹۱۹ء شیع جنگ کرٹیری اور میجر جنرل جلال پاشا کی شہادت

۲۰۔ تاریخ کو یونانیوں نے کوئی سخت مقابلہ نہیں کیا وہ برابر صبح سے شام اور شام سے  
صبح تک قلعہ کرٹیری کی قلع بندی میں مصروف رہے۔ لیکن دن بکھٹے ہی میدانِ جدال  
قتال گرم ہونا شروع ہوا۔ ہر دو مقابل افواج میں حملہ کے کچل بچنے لگے اور آگ سے سانسے  
پھاڑیں پر سے گونجی بھر مار ہونے لگی۔

ان پھاڑیوں کے درمیان ایک فراخ درہ واقع تھا اور اس لئے پیادہ افواج کا  
ایک دم مقابل ہونا ذرا مشکل بات تھی۔ تاہم توپوں کی وہ سخت اور غصناک لڑائی رہی کہ  
الغرض لہ۔ رنجاک پر رنجاک اڑنے اور کئی توپوں کی آوازیں ایک ساتھ ہونے سے پورے  
طوفانِ رعد و برق کا خوفناک سمان بند ہا ہوا تھا۔ آخر کار یونانیوں نے محل محل کر پونچھا  
کی پوری قوت صرف کرنا شروع کر دی اور ترکی مورچہ بندیوں کے اوڑا دینے کا قصد  
کر لیا لیکن وہ ترکی گولوں کی تاب لا سکے اور نقصانِ کثیر کے ساتھ جکی ٹھیک تعداد  
و شمار نہ ہو سکی اور کچھ سپاہ ہونا پڑا۔ ترکی ریزرو فوج کی امداد کی اس ہز کوئی ضرورت  
نہ پڑی۔ بلکہ موجودہ متعینہ سپاہ نے مردی اور مردانگی کے طے کھو لکر جو ہر دکھلائے جو کچھ  
روز تک زبان زدِ غلاباق رہیں گے تاہم منظر احتیاط چند دسے فوج کے ہر وقت ملک  
ہونچانے کے منتظر رہے۔ یہ ڈویژن نشاط پاشا کی مکان میں تھا اسوقت تک  
اس حصہ فوج نے با سختی کمانڈر نشاط پاشا سب سے زیادہ کام دیا۔



Bugader General Kaptis  
Pasha the Martyr.

برگیدیر خلیفہ پاشا شہید اسی ڈوین کے ایک دستہ کے کمانڈر تھے جو ٹری بہادری کے  
ساتھ دہ لونا کی جنگ میں شہید ہوئے اور اسی جنگ میں جو کوسٹیری کے نام سے مشہور  
ہے گی میجر جنرل جلال پاشا جو دوسرے دستہ کے برگیدیر تھے شہید ہوئے اور اس لئے  
ان دوزبرہوت ہمارے دونوں سے ثابت ہو گیا کہ جنرل نشاط پاشا کی فوج نے کس اہم الفری اور  
سخت ترین ثابت قدمی کے ساتھ اہل سے آخر تک جنگ دوم یونان میں کام دیا۔

## لرسیا میں غیر ملکی امدادی جموں کا خاتمہ

۲۰۔ اپریل ۱۹۱۵ء کو لرسیا میں ایک خاص قسم کا جوش و خروش پھیلا ہوا تھا وہ اس لئے کہ چار  
غیر ملکی والیئر مجاہد جن میں یوکرین کی اور قوموں کے علاوہ ۲۶۔ انگریز بھی شامل تھے بار بار

استعانت واداد افواج یونانی لریامین آہونچی۔ انکا استقبال نہایت دہوم دہام سے  
ہوا اور اُس سے بڑبڑ پر جوش سین وہ تھا جب وہ مجاہدین ہڈی کو اُڑے اجازت  
باکر سرحد کی طرف روانہ ہوتے۔ انگریز وائسیر اپنے جنگی گیت گاتے ہوئے چلے جاتے  
تھے اور ایسے ہی دوسری قومیں بھی اظہار جوش کرتی تھیں۔

## گر نیر و والی کا ترکون کے ہاتھ سے کھجانا ۲۰۔ اپریل

جبکہ ترک اسطرف مشغول تھے یونانیوں نے کوی موقع پا کر ان پہاڑیوں پر جو سیٹ جالچ نامی  
سے جانب شرق واقع ہیں چڑھ کر ترکوں کے مہمنہ پر حملہ کر دیا۔ ترکون نے بعد کسی گھنٹے کے  
سخت مقابلہ اور مقاتلہ کے ہڈی کو اُڑا لیا سونا سے ۳۸۰ کیرشین سوار اپنی کما کے ٹو  
ٹے۔ یہ بہادر سوار میدانِ فیل کی طرف کو اُڑ کر بڑھنا چاہتے تھے کہ یونانی کرنیل  
مسٹر ایما کے خونخوار توپخانہ نے انکا آگے قدم بڑھانے سے روک دیا اور کیرشین سوار نقصان  
عظیم اٹھا کر لگیں یا کی طرف پسپا ہوئے اور دمان سے الٹا سونا لوٹ گئے۔ اسطرح سے  
مقبوضہ مقام گر نیر و والی عارضی طور سے ترکون کے قبضہ سے نکل گیا۔ یہ محرکہ تمام دن  
جاری رہا اور یونانی فوج پیدل نے جو ٹرناؤ سے براہی تک براہینیم دائرہ کی ٹھل میں  
پہیلی ہوئی تھی اپنی توپخانہ کے سہارے ترکون کے پسپا کرنے میں بہت بڑا کام دیا۔

(ایک ہولناک سہین)

## ترکون کی دہل اور یونانی عیامین بھاگڑ

دہرہ طونا اور اس کے گرد و نواح کے محرکہ جات میں ترکون کے خلاف توقع جنگی قابلیت  
وہ دہوم عیامین کہ تمام سرحدی رعایا میں باوجود اونکی فوج کے بالاستقلال موجود ہونے کے  
ایک عام بل چل چکی اور ہر سرحدی باشندہ نے جعفر جلد ممکن ہوا لریا کی طرف بھاگ

جانیکا بند دہست کر لیا۔ جھگوڑوں اور اوروں کے عیال اطفال اور اوروں کے اسباب خانہ داری  
 مویشیوں کی کثرت سے تمام سرکسین کھیا کچھ بھری چلی جاتی تھیں نہایت ترساک نظر تھا  
 بھڑوں کے گلے بکریوں کے ریوڑ جلد جلد چلنے کے لئے کھڈیڑے جاتے تھے۔ بکریاں گدھوں میں  
 اور گدھے گھوڑوں میں پھنسے جاتے تھے اور ہر ایک اپنے مرکب ہی چاہتا تھا کہ  
 ان کی آن میں لربا میں جا کر ڈال دے اور ہر ایک اپنے مملوک اسباب بکریوں کے  
 ریوڑ کو بھی چاہتا تھا کہ کسی کسی طرح غول یا بانی بن کر چشم زدن میں دشمن کی نظروں سے  
 غائب ہو جائے۔ اس کشمکش میں عام گدھا ہن اسی بھر پور چلی جاتی تھیں کہ نکلنے کو جگہ بھی  
 اس سے زیادہ قابل رحم ان عقیفہ اور ضعیفہ عورات اور کم سن بچوں اور بیمار مرد و عورتوں کا حال  
 جنگو سواری نہ ملنے کی وجہ سے پاپا دہ بھاگنا پڑا تھا۔ کسی کی پشت پر پلنگ کے پٹی پائے  
 کسی پر گھڑی بچی۔ کسی کے کندھوں پر دو بچے اور گلے میں اسباب منقولہ کا بوجھ۔ بیماروں کا  
 اونٹے نیٹھے گھسٹنا۔ حب الوطنی کے فطری دلولہ میں بار بار گروں پہیر کر اپنے مکانات  
 سرسبز باغوں اور لعلہا نے تیار کھیتوں کی طرف مایوسانہ نظر ڈالتے جانا اور بہت سے  
 دنیا داروں کا تمام اسباب خانگی باہر لا کر رکھنا اور بے قابو پا کر آنسو بھر لانا۔ بلکہ فصیح  
 عورات کے صدمہ مفارقت نہ اٹھانے پر بے اختیار جیج کا نکلیا اور سب چیز کو چھوڑ کر  
 بقدر امکان اضطراب پریشانی میں تھوڑے تھوڑے اسباب کا سر اور سر پر لا کر لے چلنا  
 بکریوں کا مہیا نا۔ کتوں کا ہونکنا۔ گدھوں کا رنکنا۔ مردوں کا اچک اچک کر پیادوں کی طرف  
 دشمن کے خوف سے نظر ڈالنا۔ عورتوں کا رونا۔ بیماروں کا رونا۔ بچوں کا پھینا۔ پناہ بخدا۔  
 وہ پردہشت اور سخت ہولناک اضطراب اور پریشانی کا سماں تھا کہ خدا کسی ملک کو نصیب  
 کرے۔ برائے ملک کے نوجوان لوگ جھونے آغوش مادری میں چپ چاپ راحت و آرام  
 سے زندگی بسر کی ہو اور جو جنگ سے صرف اسی قدر خوف ہیں کہ وہ صرف بن حروف۔ ج۔

ن۔ اور گ سے مرکب ایک لفظی جو گاہے گاہے میدان قرطاس پر نظر آجاتا ہے وہ  
 لڑائی کی تمنا کیا کرتے ہیں لیکن اگر وہ کسی ملک کے انقلاب حکومت یا زمانہ جنگ میں مقیم  
 صوبجات کی تباہی اور بربادی کے و محاسن اسباب خطرناک حالات کو بچشم خود دیکھنے کا  
 ایک مرتبہ بھی موقع پاویں تو ضروری کہ قیام امن کو خدا کی سب سے بڑی دی ہوئی نعمت اور بڑی  
 برکت سمجھ کر حاکم حقیقی کا لاکھ لاکھ شکر بجالا دیں۔ غرض کہ تمام سرحدی دیہات اور قصبہ کے  
 عام دفاتر باشندے گاڑیوں اور گھوڑوں پر اندھیل حبشوں سے بن پڑا لڑیا کی طرف  
 چلے جاتے تھے۔ اسوقت کاسین بالکل اس نمونہ کے موافق تھا جو پلینی نے پامپلیائی  
 کے شہر کے کوہ وسوولیس کی بربادی بخش آتش فشاں سے برباد ہونیکا دکھلایا ہے۔  
 لڑیا گو شہر ہی لیکن وہ بھی آدمیوں اور جانوروں کی کثرت سے دبل پڑا۔  
 چارہ ناپیدا اور خوراک نہایت کمیاب ہو گئی۔ شفا خانے زخمیوں کی تعداد سے بھر گئے اور  
 زخمیوں کا ہر ہر گھنٹہ میں تانتا بندھ گیا۔ حکام نے دارالسلطنت آئینہ کو سخت تاکید  
 عزمداشت روانہ کی کہ فوراً قابیہ عورت اور جرحی کے سامان اور ڈاکٹر روانہ کئے جائیں۔  
 آلات اور ادویات کی کوتاہی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت مل سکتا ہے کہ غریب خنی سپاہیوں  
 کے خستہ جسمیں بلا کلور فام سلگھائے نشتر بھونک بھونک کر اندازہ زخموں میں اوٹکیں  
 اور چپٹیاں ڈال ڈال کر گولیوں اور گولوں کے ٹکڑے نکالے جاتے تھے اور اونکی فراہم دوزاری  
 کے کم کرنیکا کوئی ذریعہ نہ تھا۔

ترکی فوج کی پیش قدمی کا منظر اورنگا

چال چلن

یون فوج ایک ہی رنگ کے یونی فام مینی وردی اور ایک ہی شکل کی بندوق تلواریں

اور پھر یہ داریوں سے مسلح فوج جہان بھی صاف بستہ ہو نہایت پُر رونق اور خوشنما معلوم ہوا کرتی ہے۔ لیکن ترکی فوج کا بالکل نئی دردی بیٹی اور نئے نئے چمکدار نیزوں اور تلواروں اور ماسٹر ایفل سے مسلح ہو کر نہایت ضابطہ استقلال اور پوری فرمانبرداری کے ساتھ سرخ ٹوپیان اور ٹھے ہوئے کوہستانی درون سے گذرنا اور میدان میں منتشر ہو کر پھر رگستانی سڑکوں پر ایڈوانس مارچ کرنا دوسرے ایک بڑے بھاری لہرے ہوتے سانپ کی صورت پیدا کرنا تھا۔

سپاہی قومی اور وطنی جوش میں بھر کر اشعار رزمیہ پڑھتے ہوئے پہاڑوں سے اُتاتے تھے اور وقتاً فوقتاً فحش دی کے گیت گاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے تھے۔ اونکی صورت اور وضع سے دلیری اور جنگجویی کے آثار ٹپکتے تھے اور وہ اپنے سرسبزوں کے احکام بجالانے میں ایسی چستی اور تیزی دکھلاتے تھے جسے یورپ کے تمام شاہی فوجوں کو حیران کر دیا۔ کچھ ہی نہیں کہ صرف حملہ آور فوج کے دستے میں جوش جنگ پیدا ہو جاتا تھا۔ بلکہ ہر درجے اور ہر طبقے کے افسروں۔ سپاہیوں۔ اردوہوں اور قلیوں تک میں ایک طرح کا ولولہ اور زندہ دلی صاف صاف محسوس ہوتی تھی۔ کیا معنی کہ اردلی کے سوار جنگ کا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر سے کمانڈر کے احکام فوج کے بریگیڈیروں اور کمانڈروں تک پہنچا دیں۔ اور ان کے جواب یا استفساری چھ بیان ہیڈ کوارٹر پہنچا دیں۔ جب اپنا لغو افسروں کو دے کر ان کے جواب کے انتظام میں کھڑے ہوتے تھے تو بجائے اس کے کہ وہ گویوں اور ہتھیاروں کی زور سے بچکے کھڑے ہوں تو اپنے اپنے ریفیل سیدھے کر کے دشمن پر فیر کرنے لگے جب جواب مل جاتا تھا تب ہیڈ کوارٹر کو واپس جاتے تھے +

## ایک عجیب واقعہ

۲۰۔ تاریخ کی جنگ جہل میں یونانی توپخانہ نے بہت اچھی مشق دکھائی جس کی شانہ باری میں ایک عجیب اتفاق یہ ہوا کہ جو قوت البانیہ رجنٹ کا کمان افسر اپنے سپاہیوں کو ایک یونانی مورچہ پر حملہ کرنے کو لئے جاتا تھا تو ایک گولہ جو یونانی توپخانہ سے اوجھڑا گیا تھا ٹھیک گھوڑے کے سر پر پڑا۔ گھوڑا فوراً ہلاک ہوا۔ اور افسر بلا کسی ضرر کے بچ گیا ایسا اتفاق کب ہو سکتا ہے۔

## جنگ مانی اور کرٹیری کے تفصیلی حالات

مانی۔ یونانی حدود میں اس رستہ پر جو درہ ملنا سے ترناؤ کو جاتا ہے ایک جگہ کا نام ہے اور کرٹیری ایک چھوٹی پھاڑی ہے جو قریب ۵۰ فٹ کے بلند اور سو فیٹ کے طویل ہے اس پہاڑی کے پس پشت یونانی سپیل فوج علی الصبح آکر چھپ ہی جو حملہ آوروں کو نظر نہ آتی تھی۔ یہ جمعرات کا روز اور تاریخ ۲۳۔ اپریل تھی۔ صبح نکلے ہی ایک عظیم الشان لڑائی شروع ہو گئی۔ صبح کے وقت ترک ۱۲ ہزار اور یونانی ۷ ہزار تھے۔ شام کے وقت مزید لکڑی فوج بقدر پانچ ہزار یونانیوں کی امداد کو پہنچ گئی لیکن وقت ضرورت پر نہ پہنچے اسکا آنا اس تاریخ بیکار رہا۔ پہاڑی کے مقابل یونانی سپاہ سپاہ نے قریب پانچ سو فاصلہ پر خندقیں کھودی تھیں۔ اور ان کے توپخانے پہاڑی کے دونوں دباؤ اطراف قائم تھے۔ ترکوں نے اہل سواروں اور پیدل فوجی جمعیت سے چھار گئی حملہ کیا لیکن آسانی سے پسپا کر دیے گئے۔ اسکے بعد توپخانوں نے آگ برسانی شروع کر دی جو پختہ ہوئے تھوڑے وقفوں کے برابر ہر بجے صبح سے لے کر پانچ بجے شام تک جاری رہی ترکی توپخانوں نے

اس قدر بھر کے گولوں کا مینہ برسا یا کہ جس سے تمام کھیت اس طرح کھد گئے کہ شاید اس سال  
اُن چلانے کی ضرورت نہ رہی۔

یونانی توپخانوں میں تین میدانی اور ایک پیچدار کو ہی توپخانہ تھا اور انکی خوش قسمتی سے  
لمبندی دوسال کی سے یونانی لمکی فوج سے جس میں ڈھائی ہزار آدمی اور دو کوئی نوپن میں  
اتر کر ترکوں کے مہم نہ پر گولہ بادی میں شرکت کی۔ ٹھنڈوں تک ہوا میں شاہیں گولوں کے  
پھٹنے کی مہیب آہیں گونجتی ہیں۔ اور جن اتفاق سے ترکی گولہ اندازوں کے نشانوں نے  
ایسی ہیچم خطا کی کہ ایک ہزار گولوں نے صرف میں پچیس آدمیوں سے زیادہ نہ ہلاک کئے۔  
جنہیں ایک فسر ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

نیں جو ترکی توپخانہ درہ لیکریہ میں پسپا ہوتا ہوا معلوم ہوا لیکن یونانی پیچدار کو ہی توپخانہ  
جو گریرو والی کی طرف آگ برسا رہا تھا ترکی توپچیوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور باوجودیکہ  
ترکوں نے اس جماعت پر گولوں کا مینہ برسا دالا لیکن یونانیوں نے حیرتناک استقلال اور  
ثابت قدمی سے اپنا کام جاری رکھا اور حالانکہ گولے ان کے گرد اور ان کے بیچ میں گر کر پھٹتے  
تھے لیکن ان کو یسپاہی چونکا نظر آتا تھا اور نہ کوئی ٹھوڑا اچھلتا کودتا دکھائی دیتا تھا۔  
میں بے بہرہ کے وقت چونکہ ترکی توپچی آواز سوائے لیکریہ کے اور کسی طرف سے نہ آتی  
تھی۔ اس لئے تمام یونانی توپخانوں کے منہ بھی اسی سمت کو پھیر دئے گئے اور اس خیال  
سے کہ دشمن بہتیت مجموعی ہونا پہاڑ کے اُس ٹھلاؤ پر مجتمع ہوگا توپوں کی بارہیں مارتا رہے  
کہ زین۔ لیکن دشمن کوئی نادان دشمن نہ تھا اور اسکی چالوں کا اثر اسکی جائے قیام سے ظہور نہ  
بادشاہ کے اقبال کی طرح سو سو کوس آگے بڑھتا تھا۔ گویا ہر یونان کے اس دشمن جاننے  
پے توپخانہ کو محفوظ مقام میں پسپا کر دیا لیکن صرف اسی چال نے تیراؤ اور لربا کی فوج کی  
بنیاد ڈال دی۔ کہا جی کہ جب یونانی توپخانوں نے پہاڑ کے ڈھلوان پر فوج کی موجودگی سمجھ کر اونچی

بارہین مارنا شروع کیں تو فوراً پیادہ ٹپن جھپٹ کر بہاڑ سے بچا اور بڑی اور درہ مسمیٰ  
 گہر کر ڈیلیر یا گاؤں پر پھٹک اسوقت قبضہ کر لیا جبکہ ایک یونانی کرنل دو کاہلہ پیادوں  
 اور ۱۳ سکو اور ان رسالوں کے ساتھ اُس جگہ داخل ہونا چاہتا تھا۔ کرنل موصوف ترکوں کی  
 صورت دیکھتے ہی یہ جاوہ جا : اور بغیر ایک گولی چلائے کر ٹھیری پہاڑی کی طرف بھا  
 گا۔ اتفاق سے اسی وقت کمانیر لوسفا کی نے بذریعہ ہیلو گراف آریا کو مار بھیجا کہ ترک  
 حلقہ باندہ کر آگے بڑھنے کا بندوبست کر چوہین اور اس نے فوراً عقب سے امداد و فرج  
 نہ آئی تو راہ فرار میں دو ہو کر کل فوج یونانی محصور ہو جائے گی۔ پس ترکوں کی اس ادنیٰ  
 حرکت نے مائی کے ہر دو مہینہ اور مہینہ افواج کو دھمکا ڈالا۔ اور ہسٹ کو اڑھارے افسر نے  
 عام طور پر یقین کر لیا کہ ترک و دونوں جانب سے گھوم کر مائی کی کُل سپاہ کو ضرور محاصرہ میں  
 کر لیں گے۔ اس لئے صدر مقام آریا سے جان شہزادہ ولیم ہدایت یعنی ڈیوک آف  
 اسپارٹا مقیم تھے حکم نازل ہوا کہ تمام لشکر یونان مائی کو چھوڑ کر واپس آجائے اور باوجودیکہ  
 چمکیلی بیٹن اور مین میدانی تو پختے محاصرے تو پختہ نہ کی جاسکے لیکن براہ رست پر نس نکوس  
 کے ہاتھ میں تھی مغرب سے پیشتر سڑناؤ کی طرف مائی کی جانب آتے نظر پڑتے تھے۔  
 لیکن حکم فرار کے آنے کے بعد کون کسی کی سستا کر۔ کیونکہ جس سپاہ کو فتح مندی کا یقین تھا  
 اگر ظن غالب ہی ہو گیا ہوا اور وہ صدر مقام سے کسی نامعلوم وجہ کے ساتھ فوری واپسی کا  
 حکم پاوے تو خیال میں نہیں اسکا کہ اُس پر دشمن کا کس قدر خوف اور ہراس طاری ہو سکتا ہے  
 اور سپر طرہ یہ کہ شام کا چھٹا وقت۔ تاریکی بڑھی ہوئی اور سیکا یہ مشہور کر دیا کہ ترک  
 درہ بوغاری سے داخل ہو کر عقب سے راہ فرار میں دو کرنے والے ہیں : اس قدر خوف  
 اور دہشت کا باعث ہو گیا کہ بیان سے باہر ہے۔ یونانیوں کی صفیں ٹوٹ گئیں کاہلہ چھٹ گئے  
 تمام میدان میں فوج منتشر ہو کر آریا کی طرف لو کہم بھاگنا شروع ہو گئی نفسی نفسی کا

عالم تھا۔ کسی کو کسی کی خبر نہ تھی معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خوش پوشاک باگلیانہ ٹوٹ گیا ہو۔ حکم ہو سکنے کے وقت مختلف رنگ کی جمشٹیں کمپنیوں میں تقسیم ہو کر تمام میدان جنگ میں پہنچی ہوئی تھیں اور چونکہ حکم نہایت سخت اور پر عملت واجب التعمیل تھا اس لیے گھبراہٹ میں بجائے اسکے کہ ہر رنگ کی کمپنیاں اپنی اپنی جمشٹوں میں شامل ہو کر راہ گزیر اختیار کریں۔ ایک عام ہتھار کی حالت میں جہاں جسکا سینک سما یا اسی طرف کو ہولیا اور سپر طرہ یہ ہوا کہ جب تمام پیادہ فوج اور سوار اور باد بردار ای کی گاڑیاں اور خچر اور رستے چھوڑے ٹرناؤ سے لڑیا کو پلے جارہے تھے کہ یکایک شور برپا ہوا کہ ترک سوار قریب آہوئے !! اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اندھیرے میں ایک کمپنی خوف میں دوسرے کی طرف پھری اور بیشتر اس سے کہ افسر لوگ اونکو اس حرکت سے باز رکھیں اور فوج نے بیستہ اپنے عقب کی جانب بند و فوج کے فیر کرنا شروع کر دے جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ دوسرا ہی قتل اور لاٹھی ہوئے اور اس شغریال طریقے سے تمام یونانی فوج مقامات مائی۔ رستفاکی۔ اور کوہ الیاس سے اپنا اپنا مورچہ اور میدان چھوڑ چھوڑ کر ٹرناؤ کی طرف پسا ہو گئے اور ایک کثیر تعداد زمین کی ٹرناؤ سے بھی گدڑ کر براہ رست لڑیا کی جانب پیچھڑتی چلی گئی۔ لہذا بوجہ اس خوف کے کہ ٹرناؤ بہت جلد ترکوں کے نیچے آتی ہیں انیوالا ہے جمعہ (۲۴۔ اپریل) کی رات کو تمام سپاہ اور باشندے اس جگہ کو چھوڑ کر لڑیا کی طرف چلتے ہوئے اور یہ کارروائی اس تیزی کے ساتھ عمل میں لائی گئی کہ سینچر (۲۴۔ اپریل) کے وقت تمام سرکمن گرد و فوج کی بالکل سنان چڑی تھیں اور ایک متنفس بھی ادنیٰ چلتا ہوا نظر نہ آتا تھا۔

جیت سے باشندے جن کو ترکوں کی قوت کا صحیح اندازہ تھا ہفتوں پہلے سے ٹرناؤ چھوڑ کر جمعہ اپنے اسباب منقولہ کے لڑیا چلے گئے تھے اور بقیہ اس فوجی بھاگنے کے

ساتھ ایک رات تیرن کا فوراً ہو گئے۔ اور اس دہشت اور خوف کی وجہ یہ تھی کہ عام یونانیوں اور نیز غیر ملکی باشندوں کا پختہ خیال اس طرف تھا کہ ترک جن جن شہرین اور دیہات کو فتح کر لیں گے انکو بغیر حلابے اور تباہ کئے نہ چھوڑیں گے۔ حالانکہ سیب کیمختون کا خیال اور وہم ہی وہم تھا۔ ترکوں نے جو کچھ اسے برتاؤ کیا اسکی نظیر تاریخ عالم میں کم سے گی۔

## لریسا میں قبل از مرگ داویلا

حالانکہ لریسا مرنائوسے دُور ایسا محفوظ مقام تھا کہ وہاں یونانی فوج سستدی کے ساتھ اپنے دشمن سے مقابلہ کے لئے تیار رہا کرتی تھی لیکن کمانڈروں کی کسی بے موقع دُور اندیشی نے لریسا کے جنوب میں ایک دوسرے زبردست مقام فارسالہ ترکوں کا حملہ روکنے کے لئے جوڑ لیا اور اس لئے لریسا کے باشندے دن اور فوج مقیم ہیں وہاں پریشانی اور مایوسی پہلی جو ایک بادشاہت کے لئے نہایت ہی شرمناک اور ناخیرت ہے۔

فوجیں ہر جہتی مورچوں سے پہلے در پہ چلی آتی تھیں۔ سامان بار برداری اور سامان حرب یعنی میگزین کی گاریوں سے تمام شکرین اور گلی کوچے بھرے ہوئے تھے تاکہ فارسالہ کی طرف روانہ ہوں۔

باشندے بڑے بڑے گرد و ہونکے ساتھ یکجا ہو کر شہر سے بھاگتے تھے اور اس کے ساتھ گاریوں اور ٹوڈوں پر اسباب خانہ داری لدا ہوا چلا جاتا تھا۔ تندرست اور جوان لوگ اور نیز سرن مرد اور بیچارے عورتیں نہایت غمگین اور افسردگی کی حالت میں باؤ دو دو یا فارسالہ کی طرف اڑتے بیٹھتے اور گھسٹتے ہوئے چلے جاتے تھے۔

یہ منظر ایسا خوفناک تھا کہ سخت سے سخت تماشاخی کا دل بھی اُن غریب الوطن حرمانِ نصیب  
یونانیوں کو اس خستگی بیماری اور سرسبکی کے عالم میں اپنے وطن مالوف سے جدا  
ہوتے ہوئے دیکھ کر بھرا تھا۔ خصوصاً انگلستان کے اُن اخباروں کے نامہ نگار تھے  
ہمدردی کا کچھ ٹھکانا ہی نہ تھا جو واقعات قلمبند کرنے کی غرض سے ترکون کو چھوڑ کر  
یونانی فوج کے ساتھ مرگ ابوہ میں جا کر شامل ہوئے تھے اور انکا انصاف پسند  
دل اس خیال سے اور بھی بیٹھا جاتا تھا کہ افسوس یہ بچا ہے یونانی ترک کی جابرانہ حکومت  
سے خلاص ہو کر آج پھر سترہ برس کے بعد اُن کے شکنجے میں دبے والے ہیں۔  
در اصل یہ سارا تصور افسانہ فوج کا تھا جنکی ناقابست اندیشی۔ ناتجربہ کاری اور بزدلی  
فوج اور رعایا میں اس قدر بد امنی اور شوش پھیلا دی۔

## بھاگنے کے متعلق ایک انگریز والیئر کی نہایت دلچسپ داستان اور ۲۲-۲۳ کے معرکے تفصیل

ایک مضروب انگریز والیئر نے اخبار نامہ نگار کو شفا خانہ ایجنٹ سے رُناؤ  
کی جمعہ والی بھاگنے کی نسبت نہایت دلچسپ طریقے سے جو تفصیل بھیجی تھی اسکا اس  
تاریخ میں نقل کر دینا خالی از لطف نہوگا۔ اس والیئر نے اسی شکست اور دوڑ بھاگت  
ایک بھاگے ہوئے کوئل گھوڑے کی لات کھائی تھی۔ جس سے اسکی ایک ٹانگ  
سخت مارا ہو گئی اور وہ بچارہ مشکل تمام لڑیا پہونچا اور وہاں سے بدقت تمام  
براہ دوو پہونچ کر وہاں سے براہ کشی ایجنٹ سے داخل ہو کر شفا خانہ میں جا پڑا۔  
اُس نے لکھا کہ :-

”غیر ملکی امدادی جماعت ریسمن انگریز دانشور بھی شامل تھے (مقام پر) ۲۱۔ اپریل کی رات تک بارگن مین تقسیم تھے۔ اور چونکہ اونکو آریسا مین خالی چرسے چرسے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اس لئے طبیعت میں بے صبری اور اضطراب پیدا ہو گیا تھا کہ کب حکم ہو اور کب سرحد کی طرف بڑھیں۔ چنانچہ خدا خدا کر کے ۱۱۔ اپریل کی رات کو نصف شب گزرنے وقت اونکو کوچ کرنے کا حکم ملا اور وہ نہایت شادان اور فرمان بلا کسی خیال کے کہ کمان جاری ہیں برابر بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ یونانی سپاہی میسر پر مانی کے قریب صبح ہوتے ہی جا پہنچے۔ سرک آریسا سے سرحد تک برابر اس قدر ناکارہ اور ناہوار تھی کہ چھوٹے چھوٹے پتھر اور سنگ بڑوں پر چلتے چلتے ایک بھی ایسا نہ تھا جسکے پاؤں چھانوں سے بھر نہ گئے ہوں بلکہ بہت سے لوگ تو ایسے بہت ہو گئے تھے کہ دوسرا قدم بھی نہیں اڑھاسکتے تھے اور اس لئے ریسمن کچھ بیان اور کچھ وہاں سرک کے ادھر ادھر پر ہے۔

۱۲۔ اپریل روز پنجشنبہ کو دن نکلنے وقت وہ لوگ ایک مقام پر پہنچے جو یونانی مورچہ مالی کے بائیں طرف واقع تھا اس کے پہنچنے کے تھوڑی سی دیر کے بعد ترکی نوپچانوں سے آگ برنا شروع ہو گئی۔ غیر ملکی امدادی جماعت خوش فہمی سے چند پہاڑیوں کے پس پشت ہٹا مخدوم مقام میں متعین کی گئی تھی۔ ترکی ہم کے گولے اوپر سے برابر گزر رہے تھے اور عقب میں گر کر بیٹھتے تھے۔ ۲۲۔ اپریل کو تک تمام دن برابر گولوں کی لڑائی میں گزرا۔ ایک بھی فرسند و ق کا نہوا۔ ہم کو تعجب ہوا

تھا کہ افسر اس قدر کیوں مارے جاتے ہیں یعنی یہ امر لازمی طور پر واقع ہوتا تھا کہ ہر چھ یا سات مقتولین میں ایک یا دو افسر ضرور شامل ہوتے تھے شام کے وقت پیادہ پلٹنوں کی جھنڈ نہایت مضبوط اور محفوظ مقامات میں معین کی گئی اس لئے کہ رات کے وقت ترکوں کی جانب حملہ کا لگنا تھا۔ اندھیرا پڑتے ہی گولہ باری بند ہو گئی۔ اور ہم کیمپ میں واپس آئے۔ کیمپ میں سنگریز کا قدرتی فرش اور نیلے مریخ آسمان کا بہت بڑا خیمہ نصب تھا۔ سب اسی ایک فرش پر کھیل بچھا اور اسی ایک بچل خیمہ اطلسی کے سایہ میں ایسے آرام سے آکر لیٹے کہ صبح کے وقت سردی اور آٹھن کے مارے اٹھنا چاہا تو بیٹھنا تک محال ہو گیا۔ بدن تھک چکی زمین پر اکر ڈگیا اور سارا جسم سردی کے اثر سے کانپنے اور تھرانے لگا۔ رات میں دو دفعہ الارم دیا گیا کہ ترک پیادہ فوج پر حملہ آور ہوئے۔ پہلے حملہ کے جواب میں بڑی تیزی سے کام لیا گیا یعنی درادیر میں بیس ہزار کارتوس خالی کر دے گئے اور دوسری مرتبہ بھی ترکوں کو پسپا ہونا پڑا۔

جمعہ کی صبح تک ہماری مورچہ بندیوں اور عام حالت میں مطلق فرق یا تبدیلی کسی طرح کی واقع نہ ہوئی تھی لیکن بقول پُرانوں کے ”حبوقت شاہ خاور شعا عوج کا تاج سر افروز پر رکھ کر تخت مشرق پر بصد آب تاب جلوہ گر ہوا“ وہی محل والی توپوں کی لڑائی شروع ہو گئی لیکن اس مرتبہ کی گولہ باری یونانیوں کا زیادہ نقصان نہ کر سکی اور سپہ سالار نے برابر اپنی اپنی جگہوں کو بدستور قائم رکھا۔ البتہ سہ پہر کے بعد ترکوں نے

استقدار کامیابی جس کمر لی کر چارے مقابل جو ہار یان واقع تھیں اور کسی  
نیکو طرح قابض ہو گئے۔ ہم دیکھتے تھے کہ سواروں کے رسالے برابر چل رہے  
ہیں اور پیچھے ہٹ جاتے ہیں لیکن بوجہ فاصلہ البید کے صاف معلوم ہوتا تھا  
کہ ان کے بڑھنے اور بٹھنے سے کیا نتیجہ پیش آتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ان  
کو مقابل کی پہاڑیاں چھانا ہمارے حق میں بہت بڑا اثر رکھتا تھا اور اس لئے  
ہم نے اپنے دلیمن ملے کر دیا کہ آج رات کو یا تو میدان دینگے یا لین گے۔

چنانچہ شام کے قریب ترکوں نے ہماری پیدل سپاہ پر ہم پھینکا شروع کئے  
اور اس لئے مجبوراً اسکو اپنی جگہ چھوڑنا پڑی۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ہمارے  
جو ارپا ہونے کی ابتدا دس ہزار تھی لیکن ترک مقابل میں ۲۵ ہزار سے کم رہے  
رات ہونے سے پہلے ہم لوگ گویہ جانتے تھے کہ بغیر سخت ترین نقصان  
حیات ملال اٹھائے اپنے مورچے تو ہم نہیں رکھ سکتے لیکن تب بھی نہایت  
اصدیان سختی کی امیدوں میں پہونے ہوئے ہوئے غم سے ایکسکیل  
رہے تھے کہ ذرا اندھیرے ڈیپ کیج کا حکم ملا۔

ہم سمجھے کہ ترکی مورچوں پر ہاں لیکن کسی غلطی تھی : وہ حکم آگے کی طرف  
باج کرنے کا تھا بلکہ پیچھے ہٹنے کی طرف لیکن اسی طرف تو کدوم بھاگ جانے کا  
اسکے معنی یہ ہوئے کہ بلا ایک گولی چلائے نہایت بزدلی کے ساتھ دشمن کے  
سامنے سے بھاگ جانے کی ہدایت تھی۔ تاریکی ہونے پر سپاہ ہونا شروع کیا  
گیا اور کل فوج دشمن کی طرف پشت کر کے تریاکی جانب چل پڑی۔ دن  
بارہ میں تک یہ بازگشت نہایت باقاعدہ اور امن امان سے ہی لیکن  
بہت سے لوگ دن رات کام کرتے کرتے آرام کے وقت بھاگنے سے نہایت

خستہ اور کمزور ہو گئے تھے۔ اہل برطانیہ کے دل اس واقعہ سے قریب قریب  
 ٹوٹ گئے وہ رات کے وقت بھاگنے سے لڑنا بہتر سمجھتے تھے۔ لڑیاں  
 چند میل باقی تھیں کہ کسی نے یہ شور مچایا کہ ”ترک آ پونجے“ یہ سننا تھا کہ  
 سپاہیوں نے ٹوٹ ٹوٹ کر بلا خیال اس امر کے کہ ان کے پیچھے اڑھین کے  
 ہونٹ سپاہی ہیں غیر کرنا شروع کر دیے۔“

غیر ہوتے ہی شہر شخص نے اپنے آپ کو وحشتناک ترک کے بچوں میں گرفتار سمجھا اور اس خیالی  
 خوف سے کانپ کر تمام دنیا میں اپنی اور اپنی قوم کی مہضیت کی کہ توبہ ہی توبہ۔ مارے  
 ڈر کے سوار اور تو بچانہ ولے پیدل سپاہی۔ گھوڑے۔ گاڑیاں خچر اور ٹٹو۔ ایک پر ایک  
 ٹوٹ پڑے اور وہ گھسٹ پھسٹ مچی کہ توبہ ہی بھلی۔ سوار پیدل پر اور پیدل پیون میں  
 اور پیٹے گدھوں میں۔ ادھر سے گھوڑا بھاگا اور دھڑے ٹوٹ پڑے۔ پیچھے سے دھڑے  
 غیر ہوا۔ اور سواروں کے گھوڑے بگڑ کر اوجھلے کودنے لائیں پھینکتے کچھ پیادوں کو کھپتے  
 ہوئے گارٹین میں جا ملے۔ کچھ کستیوں کی طرف دوڑتے پھرے۔ اندھیری رات۔  
 زبردست کی شناخت نہ دشمن کی پہچان۔ ادھر سے ترک آگے آگے کا شور اور دھڑے  
 جانور دھڑے بیاختہ دوڑنے کی پکار وہ دنیا میں خیر نہ تھاجا پور خاکہ نفطوں میں کنج  
 نہیں سکتا۔

کپتان برج نے (جو انگریزی دانشور دن پر سوار تھے) انگریزوں کو حکم دیا کہ وہ ایک لائن  
 باغ ہر چلین اور انہیں سے ایک دوجن شخصوں نے جنہوں نے یہ حکم نافذ نہیں حکم کی  
 لیکن مجبور!

”جب ہی کہ سننے ایک صف بنا کر آگے بڑھنا چاہا کہ فراریوں کے ایک مشتعل  
 مجمع نے دیکھ کر فوراً پھر ہم سب کو تتر بتر کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ شخص

نفسی نفسی کے حال میں مبتلا تھا ہر تنفس اپنے بچاؤ کی تدبیر میں کسی کوشش کی  
 کمی نہ کرتا تھا (خوف اس قدر غالب تھا گویا موت کا سچہ ہر ذہنیات کو جسم و  
 میں سے نظر آتا تھا) یہ پُر آشوب حالت دیکھ کر میں نے بھی دُور اندیشی سے  
 کام لینا شروع کر دیا اور بلکا ہونے کی غرض سے اپنے کتے - واٹر پروف -  
 تلوار اور کارتوس ان سب کو ہینک دیا اور صرف ایک ریفل اور کارتوس کی مٹی  
 جہین ساتھ عدد کارتوس بھرے ہوئے تھے اپنے قبضہ میں رکھے یہ غور میں  
 دیکھا کہ اس سے ہم سڑک سے اس قدر دُور جا پڑے کہ + + + + +  
 + + چکر چلی سڑک کا ملنا ممکن نہوا اور برابر کو ہستانی قطعات  
 اور پتھر پٹی نامہوار زمین پر پائل سے جتنے ہوئے کستیوں پر سے گزرا پڑا۔  
 اس کشمکش میں میں بھی ہزار خرابی چند جاگہ گزرا پڑتا ہوا چلا گیا یہاں تک کہ  
 لڑیسا صرف ایک میل رہ گیا۔ اس مقام پر ایک آفت ناگہانی نازل ہوئی مٹی  
 ایک ہلکے ہوئے گھوڑے نے جو بے سرو دیا عام شور و شری سے جاگتا پھر اٹھا  
 میرے اس زور سے لاتا ماری کہ میں ایک خشک نالے میں جا کر گر جا ہوتا  
 اور چوت محسوس ہوئی لیکن دھان پڑے رہنے کے یہ معنی تھے کہ یا تو نوکے  
 گولہ کا غرہ چکھا جاوے یا سوار دن اور کوئل گھوڑوں کی ٹاپلن میں اپنے آپ کو  
 روندنا جائے۔ اس لئے میں بہت یاد رکھ دیا اور چونکہ چوٹ ابھی گرم تھی  
 گھسٹا ہوا لڑیسا جا ہونچا۔ دھان دیکھا تو وہ عالم شہر آشوب تھا کہ دیکھا نہ سنا  
 آدمیوں اور سپاہیوں کی کثرت نے مجھے بے قابو کر دیا اور بالآخر بہت سے  
 فوجی آدمیوں کی رُود میں محض بے اختیارانہ طور پر ایک شراب فروش کی دکان  
 پر جا پڑا۔ موقع اچھا ملا کہ تھوڑی سی ریفریٹو شراب خرید لیگا۔ بعد اوس

اس دکان کو چھوڑ کر پھر سڑک پر ہولیا اور ایک دروازہ کھلا دیکھ کر اندر داخل  
 ہوا۔ وہ ایک گلی سی بھی چونکہ چوٹ اور دوڑ دھوپ کی وجہ سے بالکل ہی بیچا  
 ہو گیا تھا اس لئے وہیں گر کر سو گیا۔ بعد چپ بے آنکھ کھٹکتی تو دیکھا کہ اب  
 پیر کا ہلانا ناممکن ہے۔ حسن اتفاق سے میں نے دیکھا کہ ایک انگریز نامہ نگار دروازہ  
 میں کھڑا ہے وہ میرے حال سے واقف ہو کر فوراً ایک سرجن کو بلانے گیا لیکن  
 ذرا ہی میں وہ گھوڑا جھگڑے آہونچا اور کہا کہ ترک قریب آہونچے۔ اب زیادہ  
 بیان قیام کرنا محال ہے میں اوکو گھوڑے کی گردن سے لٹک کر روانہ ہوا اور  
 میں ایک اور انگریز نامہ نگار بائیکل پر سوار ملا اس نے فوراً اپنی شین پر مجھے  
 سوار کر دیا اور اس طرح صرف ایک پاؤں سے بائیکل چلا کر ایک سٹیشن تک  
 جانا ممکن ہوا۔ اسٹیشن سے میرے ہمراہی انگریز دن نے مجھ کو چھوڑ کر خیر باد کہی اور  
 واقعی اونکی دعا میرے حق میں مفید پڑی اس لئے کہ یہ بڑی بھاری خوش بختی  
 تھی کہ مجھ لاچار اور بے بس شخص کیل گاڑی میں بیٹھ سکے اس لئے کہ اسٹیشن جیسا کہ  
 وقت محنت اور پریشانی کا منظر ہے۔ ہاتھ اوکی نظیر ملتی مشکل ہو۔ سپاہی اور  
 عہد داران فوجی اور ملکی عورتیں اور بچے از حد شور مچا رہے تھے اور ٹرین میں  
 بیٹھ جانے کی غرض سے اپنا سروے دیتے تھے۔ مرد نہایت بزدلانہ طریق سے  
 برتاؤ کر رہے تھے۔ میں نے بخشم خود دیکھا کہ افسر نے کہنے کے لئے جگہ کرنے کی غرض سے  
 عورتوں اور بچوں کو کینچ کینچ کر گاڑیوں سے باہر پھینک دیا گیا۔ بہت سے فوجی  
 عہد دار جنگو اسٹیشن کی حفاظت کے لئے مامور کیا گیا تھا۔ اچانک اس کے کہ ٹھپ ٹھپ  
 پر رہیں اور اس عام شور و شغب کے فرد کرنے میں کچھ مدد کریں گا ڈیونکی جینٹوں پر  
 کو دو دو کر جابٹھے اور غضب یہ ہوا کہ اس کے ہمراہیوں نے جو گاڑی پر نہ چڑھ سکے

اپنے دوستوں اور ہم پیشہ سپاہیوں کو جو اوپر چڑھ گئے تھے گولیوں سے ہلاک یا زخمی کیا۔ اسکے جواب میں اوپر والوں نے پیچھے ہٹنے کی بجائے گولیاں مارنے اور کسی کشت و خون کی گرم بازاری میں ٹہرنے کی جانب روانہ ہو گئی۔ اس وقت ان لوگوں کی آہ و زاری اور ایسا نہ اٹھنا کہ جب کسی شہر پر پہنچے تو دیکھ کر دبا تھا۔ اور خصوصاً ان کے اہل خانہ کا وہ وقت جبکہ شہر کے ایک سمت گولیوں کے چلنے کی آوازیں سنائی دین جس سے ثابت ہوا کہ ترک شہر چاہو پئے۔ گھر معرض بیان میں نہیں آسکتا۔ بہت سے افسر اور سپاہی قتل ہو گئے۔ کی غرض سے ویسٹمن اوپر ہے۔ جب ہم تو لوہو پہنچے تو دیکھا کہ ایک بڑے آدمی جمع ہیں کہ اپنے دوستوں اور عزیزین کے مرنے یا زخمی ہونے کے حالات دریافت کر سکیں۔ میں دیکھ کر اس ناشپل کو روانہ کیا گیا اور فقط مجھ کو ملنے جتنے ذلیلے سین اس مہربانی اور آرام کا شکر ادا کر دینا چاہتا تھا۔

## یونان اور اپنے ہاتھوں اپنا نقصان

بوجب حالات مذکورہ بالا اس نقصان کا صحیح اندازہ کرنا جو اس تاریک رات کے خوفناک گھڑیوں میں واقع ہوا نہایت مشکل ہی تھا ہم ایک دوسرے پر اس میں فیر کرنے اور گولیوں اور آدمیوں کے جھوم سے بچنے کے لئے سے جب قدر لاشیں دستیاب ہو سکیں ان کی تعداد پانچ سو اور چھ سو کے درمیان تھی۔ یہ چونکہ گاریوں کے گرنے اور ایک دوسرے میں پھنس جانے اور اس میں سے اسباب غارتگری سامان۔ خوراک اور ذخیرہ ہائے سردی کے ٹکڑے سے رک گیا تھا اس لئے تاریکی میں کچھ نہ سوچ سکتا تھا اور جانوران بار برداری اور نہیں چونکہ ایک تھے اور بھڑکے ہوئے گھوڑے چارہ طرف بھاگتے تھے۔ اور جو کچھ

فیرونگی آواز سنکر اور فیر کر سنے والوں کو ترک سمجھ کر سپاہی اپنے ہی آدمیوں کو گولیاں  
بارتے تھے اس لئے اس عام ہل چل اور آشوب کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اور  
چونکہ نامہ نگار خود اس بلا میں مبتلا تھے اس لئے وہ سب حال نگہ سے اور جو کچھ اونٹوں  
نے لکھا وہ قابل تحسین اور انگریزی قوم کی ہمت و جرات کا اچھا ثبوت ہے۔

اس عام گڑبڑ میں افسر نکا برتاؤ بالکل بزدلانہ اور سپاہیوں کی مانند اودھ انتظام کرنا بالکل  
گئے اونکے مسوئیر عیشہ پڑ گیا۔ اونکے دماغ ترکونکی آمد کی پکار سنکر بالکل اپنی جگہ سے  
ہل گئے۔ انکو سوائے اپنی جان بچانے کے اور کوئی چارہ نہ پڑا۔ اور غالباً باضابطہ  
بھاگ کر سب سے پہلے لریا میں وہی داخل ہوئے۔ ان میں ایک کرنل جسکا نام  
سیرومی کیس *Maromichalis* تھا اس نے ضرور کچھ ہمت کی یعنی وہ ٹھوڑی  
دور تک ٹوٹ کر آیا اور ان کا قیام کرنے کی غرض سے بہت کچھ چنچا چلایا۔ لیکن نقار  
میں غلطی کی آواز کون سنتا تھا اور سکی ایک نہ چلی اور مجبور ہو کر آریا کی طرف آخر کار  
وہ بیچارہ بھی بھاگتا نظر آیا۔ اس معرکہ میں یہ بات قابل نوٹ کرنے کے ہے کہ غیر ملکوں کے  
والٹیرین نے غالباً کوئی فیر نہیں کیا اور نہ وہ اس قدر مضطرب و معجوط ہوئے اس جو حقدار کہ یونانی

## خاتمہ محاصرہ ٹرناؤ اور ادھم پاشا کا

### برتاؤ

تفصیلاً ذکر ہو چکا کہ یونانی فوج اور رعایا ترکوں کے خوف سے ٹرناؤ چھوڑ کر بحیدر پاشائی  
اور ٹیوکلاہٹ کے عالم میں آریا کو بھاگی۔ وہ ۲۳۔ اپریل ۱۹۱۷ء روز جمعہ وقت شب کا  
واقعہ ہے اور اس لئے ۲۴۔ اپریل کی صبح کو سنیچر کے روز عاکر عثمانیہ بلا کسی خراجعت اور  
روک ٹوک کے ٹرناؤ میں داخل ہو گئی۔ مارشل ادھم پاشا نے نصیب میں داخل ہوتے ہی

اولیٰ کام کیا وہ ایک اجزار حکم تھا جسکی رد سے ممانعت کی گئی کہ کوئی شہر گزرنہ جلالی عبا  
 اور نہ ضلع کیجاتے۔ اونھوں نے ایک گورنر مقرر کیا اور تمام گورنر بھرون۔ کھلی ہوئی دوکانوں  
 کشادہ دروازوں کے دوپرو جنگو باشندے ویسے ہی چھوڑ کر ہٹ گئے تھے سنتری مقرر کئے  
 تاکہ ایک جگہ کسی کا نقصان نہ ہوئے پاوے۔ اسی روز ادھم پاشا کو خبر ملی کہ یونانی جنگی جہاز  
 سے جھون نے کٹر تیا پر گورنر باری کی تھی۔ یونانی سپاہی اور ترانا چاہتے تھے لیکن وہ ایسا  
 کرنے سے باز رکھے گئے اور چند چھوٹی کشتیاں اونکی غن کر دی گئیں۔ ۲۴۔ اپریل کو ایک  
 یونانی ہی ترکی سرحد پر باقی نہیں رہا اور مطلع بالکل صاف ہو گیا۔

## سوقیدیونکی گرفتاری اور انکو ساتھ ترکی افسر کا سکو

صبح کے وقت سوقیدی گرفتار ہو کر آئے اونہیں سے ایک شخص ترکی افسر کی خدمت میں لایا  
 گیا وہ اسقدر خوف زدہ ہوا کہ برابر پھر پھر کانپ رہا تھا اور دہشت سے ایک بات بھی  
 اوسکی زبان سے نہ نکل سکتی تھی پہلی بات جو وہ کر دیا کہ اسکا یہ تھی کہ :-  
 ”اوسکی جان امان میں رہی“ اور اسکو قتل سے محفوظ رکھا جائے۔ ترکی افسر نے جواب دیا  
 کہ اسے شخص تو کیوں اسطرح ایسی منت دلتا کرتا ہے تو تو جنگی قیدی ہے۔ ہم لوگ جنگی  
 قیدیوں کو جان سے نہیں مارتے ہیں۔“

اسپر قیدی ذرا ہوش میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ یونانی فوج میں تو یہ بات زبان  
 عام ہے کہ ترک قیدی کو فوراً ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں۔ یہ سنکر افسر عصف نے دوبارہ  
 اسکی کمین کی اور اس بیچارہ نے نہایت ممنونی اور قابلِ رحم شکر گزاری کے ساتھ اونکی پٹیا  
 و کرم کا شکریہ ادا کیا۔ سردار محمد نے اسکو سگریٹ دے اور قہوہ پلایا اور حکم دیا کہ فوراً اسکو  
 لیجا کر کہنا نا کھلایا جاوے۔

## ریوٹر کے نامہ نگار کی ادھم پاشا سی ملاقات

نامہ نگار ریوٹر نے ۲۵۔ اپریل ۱۹۷۱ء کو قراقرم سے ادھم پاشا کی ملاقات کا یوں حال لکھا کہ  
 ”ترکی کمانڈر مارشل ادھم پاشا ایک یونانی جنرل کے محکمے میں رجسٹر یونانی چھوڑ کر  
 بھاگے تھے (فوکس تھے) اور یہ خیمہ ایک نہایت پُر فضا مقام پر نصب تھا جس کے  
 قریب ایک نہایت صاف و شفاف پانی کا چشمہ جاری تھا۔ وہ میرے ساتھ  
 نہایت اخلاق اور آدمیت کے ساتھ پیش آئے اور انہوں نے گزشتہ فوجی  
 کارروائیوں کا ہنس کر حال بیان کرتے ہوئے یوں کہا کہ ”میں یونانی کمانڈر کا  
 بدلہ لینے میں شکوہ ہوں کہ اس نے ایسا سہرا اور پُر فضا مقام میرے قیام کے لئے  
 چھوڑ دیا“ اس کے بعد یونانی فوج کی باقاعدہ واپسی کی بابت یوں فرمایا کہ وہ کسی  
 نہ تھی بلکہ عام بھارتی تھی۔ انہوں نے ہر چیز سچے چھوڑ دی جس میں تو پختہ کا  
 بڑا سیکڑن جو ہماری توپوں کے کام میں بخوبی آسکتا ہے بکھڑا ملا۔ علاوہ اس کے  
 بہت بڑا ذخیرہ بسکٹن۔ ساڑھین۔ شراب، نگوری۔ پلوٹھی اور دیگر مختلف  
 اشیاء غرض کہ کچھ بڑا ہے۔“

ادھم پاشا کی جو تحریریں نہیں آیا کہ بار ایک فیر کے ہوئے ہیں بے سرو پا لگا  
 کی کیا ضرورت رہی ہو تھی۔ تاہم انہوں نے یقین کے ساتھ کہا کہ یہ سب کچھ  
 اس فوجی گروہ امی اور کار سازی کا نتیجہ ہے جو بعد فتح ڈبیلر ( )  
 کے عمل میں آیا تھا یعنی اس بات کا فیصلہ کر لیا گیا تھا کہ دوسرے مقرر یونانی سپاہ کے  
 بمبار کو مسموم کر لیا جاوے اور اسی بنا پر رات کے وقت کو شروع کر دیا گیا لیکن  
 سو اتنا ہی ہے چند البانی جیشیں وہی فوج میں شامل تھیں جنکی خلقی عادت ہو کہ

کوچ کرنے وقت گاتے ہوئے چلتے ہیں اور یہی لئے ناممکن تھا کہ اونکو خاموش کیا جا  
 یونانی اس عمارت سے ناواقف تھے ایک گھنٹے کے اندر یونانی صفین اولٹ  
 دیں تین لیکن اوفیون نے اونکے کیتوں کی آواز سن لی اور اس لئے یونانی  
 کے مرکز تاک میں ہل چل پڑ گئی اور عام طور پر محل فوج کو دہی کا حکم دیا گیا اور یہ  
 کارروائی اس سرعت سے عمل میں لائی گئی کہ صبح کے وقت جب ہم کپٹن داخل ہو  
 تو ایک یونانی بھی ہمارے سامنے نظر نہ آیا البتہ کوہ شیمانہ کے سنگین مورچہ کو یونانی  
 دستہ فوج نے ابھی تک قبضہ میں کر رکھا تھا جسکا اثر وہ ملونا پر پڑتا ہے۔

اس مورچہ پر صبح ہونے وقت حملہ کیا گیا اور چونکہ ان سپاہیوں کو یونانی فوج کی فرائی  
 کی خبر ابھی ملی اس لئے انہوں نے بہت کم مقابلہ کیا اور نہایت تھجین کے ساتھ  
 اُس جگہ کو چھوڑ کر اپنے ہمراہیوں سے ملائی ہونے کی غرض سے آریہ کی طرف  
 بھاگ گئے اور اسطرح ٹرناؤ کے لینے میں بھی اب کوئی روک نہیں رہی اور ہم  
 بلا مروت فوراً قبضہ میں داخل ہو گئے۔ آریہ ترناؤ سے دو گھنٹہ کی فاصلہ پر تھے۔

## یونانی نہایت کی دلچسپیت زبانی دوسرے کار سپاہیوں کے

(لندن ٹائمز اور ریوٹر کے نامہ نگاروں کا بال بال بیان)

ٹرناؤ اور کک لائی مشینوں کے اتصال پر فراری فوج کے دونوں ڈویژن بشمار صفین میں  
 منتشر ہو کر کھیتوں اور راستوں پر ہر دو جانب جمع ہو گئے شدید غل چٹنے لگا۔ مایوس  
 بہت باختہ سپاہی اپنے افسروں کے من طعن اور بد شگون میں اپنا اپنا کس راہ بھول گئے اور  
 نہایت گویا ایک طرح کی شکست ہو گئی۔

”نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہماری گاڑی اُن مایوس مردوں اور بچنے والی عورتوں اور

روئے ہوئے بچوں اور گھوڑوں اور خچروں میں جو بھاری بھاری بوجھ سے لدا ہوئے آہستہ آہستہ چل رہے تھے یا کسی اچانک شور و غل سے کود کود پڑتے تھے راستہ نکال رہی تھی کہ بیکار اس بدحواس ہجوم شکر میں عقب سے ایک بڑا شور مچا کہ ”ترک ہمپر آہو پئے“ ”ترک ہمپر آہو پئے“ اور کسی شخص کو اتنا موقع نہ ملا کہ حقیقت حال دریافت کرنے کی کوشش کرے تاکہ اس نے مزید سوار بائیں طرف نظر آئے جو سرپٹ گھوڑے دوڑاے ہوئے بھاگو بھاگو اور ”ترک آئے“ کا مجنونانہ نعرہ مارتے ہوئے بڑی تیزی سے گزر گئے۔

رات کی تاریک اور خاموش فضا میں خوف زدہ دونوں پر یہ نعرے ایسے محسوس ہوئے جو ہمیشہ قوت حافظہ میں برقرار رہیں گے۔ اس آواز کے ساتھ ہی بڑی ہل چل مچ گئی۔ جانوروں پر کڑے پڑنے لگے۔ سپاہی عورتیں اور بچے ہر طرف کو بھاگنے لگے۔ یہاں تک کہ پیشوا آدمی اس بھاگڑ میں کھلکھل کر مر گئے۔ تمام گاڑیاں اولٹ گئیں۔ بعض کا ٹوٹ کر چور ہو گیا۔ اور اس عالم انتشار میں خچر بیل۔ بھینسے۔ اور گولے بارود کی گاڑیاں اور ہر قسم کا سامان اس اندھیری رات میں گم ہو گیا۔

وہ لکھتا کہ ہماری گاڑی کے قریب دو پیدل سپاہی منوڑا ہوئے جنکے چہرے پر خوف کے آثار نمایاں تھے وہ بیباک گاڑی کے پائیلان پر کودے ہمارے روکنے کی کوشش کی جس پر ایک شخص نے اپنی بندوق چھٹائی۔ لیکن یہ بے فائدہ تھا۔ بوجھ زیادہ ہو جانے سے گاڑی ٹوٹ گئی اور اوکے پڑے پڑے ہو گئے۔ ہر سب سے آگے اور میری ناگ ٹوٹی ہوئی ہم میں اوکھ لگی جس سے منہل شام میں نے غلامی پائی۔ اتفاقاً نامہ نگار لگیا اور ہم سب تاریکی

کے سمندر میں غرق ہو کر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور اسوقت ایک عالم  
 کھلبلی پڑ گئی۔ خوف زدہ سپاہیوں اور مسلح کسانوں نے فیر کرنا شروع کر دیا۔  
 آگے چھپے دہسنے پائیں گولیاں چلنے لگیں اور اسقدر شور و شغب اور ضل غما  
 ہوا کہ کان پڑی آواز نہ آتی تھی۔ وڑھ شہکالی لڑائی میں اور عین معرکہ ہونا کی  
 گراگرچی میں میں موجود نہ تھا لیکن میں نے کبھی ایسی وحشیانہ تصفنگ اندازی میں  
 دیکھی کہ تمام میدان شعلوں سے بھر گیا۔ بیسیوں آدمی ہم کو روندنے ہوئے  
 گدے سے اور جیپ میں اوٹھا تو دفعۃً ایک آرگولر سپاہی نے دوڑ کر محکوبہ اپنی بندو  
 کا نشانہ بنایا اور تین انچہ کے فاصلہ سے میرے سر میں گولی اسی گز میں بٹا  
 زمین پر لٹ گیا اور اسطرح اپنی جان بچائی۔ وہاں سے فرووں۔ قریب  
 جانوروں اور غور توئی لاشوں کو کھوندتا ہوا سٹک پرواں آیا۔ منظر نہایت  
 ہولناک تھا۔ راستہ میں گولی بارود کے صندوق منتشر پڑے ہوئے تھے۔  
 جا بجا ٹوٹی ہوئی گاڑیاں۔ اسباب فربچ۔ بچھونے اور کٹکٹوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا  
 اور گھوڑوں کی ٹاپوں سے اونچی دمچیاں اڑ رہی تھیں۔ خالی گھوڑے اٹھ اٹھتی  
 ہوتی جامع میں بے تحاشہ دوڑتے تھے اور توپوں اور اوکی میگزین اور کارٹریج  
 اور چھکڑوں سے رہتہ بند ہو جانے کی وجہ سے جگہ انک کر اؤڑ بھرتے تھے۔  
 سوار اور پیادے تیز چلنا چاہتے تھے لیکن وہی رکاوٹیں ان کے سدا رہا ہوتی  
 تھیں۔ جن لوگوں کے گھوڑے گم ہو گئے تھے وہ اونچی گھوڑوں کی فکریں  
 جنبہ دوسرے لوگ سوار تھے اور بعض وقت زبردستی چھین کر غائب ہو جاتے  
 بعض یونانی فسر تری سبقتی سے اس ہنگامہ کے فرو کرنے کی کوشش کرتے  
 تھے۔ اور اکثر خوف زدہ سپاہیوں کی طرح جھلگتے پھرتے تھے۔ افسر کی تھیر و

ٹھہرو کا کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا تھا۔  
 جانیں جو اس باغی کے باعث ناحق ضائع ہوئیں اور کا تختہ پانچ اوٹھنے  
 کے درمیان ہوں۔ اسی ہی جاکڑ اس وقت طبع ہوئی جبکہ آریسا کو خالی کر دینا  
 حکم دیا گیا۔ اس کا مفصل فکر اور اہم بات میں لکھا گیا۔ (مولف)  
 جگہ روں نے فرسارہ اور دلو جاکڑ پناہ لی۔ ترکوں کو خود چھرت ہوئی کہ دنا  
 بغیر مقابلہ کے کیوں فرار ہو گیا۔

## یونانی کرنل اسمولسکی

اگر یونانی ان معرکوں میں گھبرا سجاتے تو نتیجہ جنگ کیا ہوتا؟  
 اس کا جواب گو سہل نہیں ہی تاہم صورت معاملات پر اور نقشہ مقامات جنگ اور چشمہ حلاوت  
 سے جوڑے ماہرانہ فن جنگ کے قایم کی ہو وہ یہ چوک اگرچہ ادھم پاشا نے اعلیٰ ترین سہا  
 اُسو نو پر نقشہ جنگ جمایا تھا اور وہ بے انتہا خبرداری اور خبرگیری کے ساتھ اپنا نازک  
 کام انجام دیتے تھے۔ مگر یونانیوں کے پاس بھی لشکر اور فسطیحی تھی نہ غشی اگر غشی تو دیکھ  
 اور بہت مردانہ کی کوتاہی تھی بلکہ وہ نہایت محفوظ کوہستانی مورچوں اور ناقابل گزار  
 دروں میں سگی اور آہنی ارگروں اور پشتوں کے پیچھے پناہ گزین تھے اور اس کا ایک  
 گولہ ترکوں کے سپاس گوہوں کا جواب رکھتا تھا۔ مگر محض قدرتی پشتے اور مصنوعی ارگروں  
 غنیمت حاصل اور کی پیش قدمی کو نہیں روک سکتے تھے۔

مائی سے ڈبیلر تک ترکوں کی ہائیں توہین دو ہزار پیادے اور تین ہزار سوار تھے اور  
 اس کے مقابل میں یونانیوں کی ۳۶ توہین ۸ ہزار پیادے اور پانچ ہزار سوار موجود  
 اگر اوپر ترکوں کا اس قدر عب نہ چھا گیا ہوتا تو شکست کھانے کی بجائے اس قدر جلد کہ چاروں

میں درہ لوناسے نکال باہر کر دے گئے۔ رٹاؤ میں اگر دم نہ لینے پائے تھے کہ مایوسی نے  
 وہاں بھی نہ ٹھہرنے دیا اور لو کہ دم لے لیا کی طرف بھاگے پر مجبور کر دیا۔ پھر ایک ایک رٹا  
 زبردست اور مضبوط قلعہ بند مقام تھا کہ ایک ہفت کے سخت محاصرے کے بعد ادھم پاشنہ کے قابو  
 آسکتا لیکن بغیر اس کے کہ ممانعت اور مقاومت کی غرض سے ایک گولی بھی چلائی جاتی  
 کل یونانی فوج منتشر اور پریشان ہو کر عالم دوانگی میں لے لیا اسے محفوظ مقام بھی چھوڑ کر بھاگ  
 کھڑی ہوئی اور ترک آسانی آدمی تھیلی کے تاک ہو گئے۔ یہ بھاگ کر کل فوج کے حق میں مہلک  
 ثابت ہوئی اس لئے کہ اسکا ڈویرن کرنل اسمولنسکی کے ماتحت جو جانب چپ حصہ تھا  
 اب تک درہ ریوئسی میں نمایاں کارروائیاں کر رہا تھا اگر قلب شکر جو لے لیا کو بھاگ گیا اور  
 بھی ترکوں کے مقابل میں استقامت کرتا تو وہ ڈویرن درہ لوناس کی طرف بن کہاتا ہوا  
 جا پہنچتا۔ اور ترکوں کی پیش قدمی کو نہ صرف عارضی طور پر روک ہی دیتا بلکہ اُنکو خطرہ  
 میں ڈال سکتا۔ اور کم سے کم اگر اس ڈویرن کو اپنی جگہ ٹھہرنے کی مصلحت تھی تو بھی اسکی  
 فوج کے لئے کچھ کم دقت نہ تھی لیکن جب ہی کہ گویوں اور گویوں کی بارود سے یونانی  
 قلب شکر پیچھے ہٹنے لگا تو اُنکے نقشہ جنگ کی صورت ہی بد لگئی اور اس اسمولنسکی والے  
 ڈویرن کو لامحالہ اُن بھگوڑوں سے بچکر اپنے بچاؤ کی فکر پڑ گئی۔

کرنل اسمولنسکی بظاہر ایک بہادر اور لائق جنرل معلوم ہوا تھا۔ اعلیٰ مرتبہ جب اونکو  
 حکم بازگشت دیا گیا اونھوں نے اسکی کچھ پروا نہ کی لیکن دوسری مرتبہ کے تاکیدی حکم  
 روگردانی نہ کر سکے اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ ایک عمدہ موقع تک اپنا لشکر بٹھالا  
 چونکہ بھاگنے والا قلب شکر خود شاہزادہ ولیعہد کے زیرِ کمان تھا اس لئے ظاہر ہے کہ اسکی  
 دیکھا دیکھی اُنکے ڈویرن کے بھی پاؤں اوکھڑا کوئی تعجب نہ تھا لیکن کرنل نے مذکورہ  
 بڑی دانتائی سے اسکو بھاگنے سے روک لیا۔

## فتح ٹرناؤ۔ کپتان عثمان بے کا تار اور مال غنیمت

۲۴۔ اپریل ۱۹۱۵ء کو سرکاری طور پر کپتان عثمان بے ایڈیگانگ مارشل پاشا نے اس مضمون کا تار دیا۔

” دشمن کو نشاط پاشا کے ڈویرن نے سخت تھکدہ میں ڈال دیا جو لیسواہاڑی سے حقوڑا مقابلہ کر کے بھاگے۔ اور جبوقت بھڑی مذکورہ برتری کھینڈا لہرائے لگا تو ان کے پاؤں ٹرناؤ سے بھی اوکھڑ گئے۔ کچھ نے چھی صدار اور کچھ نے لارسیہ جا کر دم لیا۔

پانچ بجے نشاط پاشا نے ایڈوانس مارچ (آگے کی طرف کوچ) شروع کیا اور حمادی پاشا کا ڈویرن اور فتح کا مہینہ بلا کسی مزاحمت کے شہر میں داخل ہوا۔ قصبہ کو بالکل ویران پایا۔ بجز چند بوڑھے انھیں کے اور کوئی باقی نہ تھا۔ اشیائے تجارتی۔ سامان فرنیچر (لمباگ۔ میز۔ کرسی۔ وغیرہ) کے علاوہ کچھ توپیں۔ ریفیل۔ بندوقین اور بہت سا سامان جنگ خوراک اشیاء۔ اور کچھ شکر سلطانی کے پاتے آتے۔ بعض یونانی بھی گرفتار ہوئے جنکو لاسونا بھیج دیا گیا۔ ایک ایک سپاہی میں کچھ سا غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی جان کو فرق سلطان پر سے قدق کرنے کو تیار ہوا ہے۔

سوار و خاددہ لارسیہ کے گرد و فواح میں پہنچ گیا ہے۔ ممالک اجنبیہ کے لوگ (نامہ نگار) جو ترکی حکمران کے ہمراہ ہیں وہ ترکوں کی فوجی قابلیت اور تعلیم تربیت کے بلبل تلاح ہیں بغرض حفظ ان ٹرناؤ کے اطراف میں

کچھ فوج پیدا دی گئی تھی۔ اور بازاروں میں فوجی سواروں کی گشت پٹی تھی۔  
 تاہم اللہ سے کامل ہمدردی کہ کل صبح ہم کو اس سے بھی زیادہ  
 کاسیائی نصیب ہوگی۔“

## فتح ٹرناؤ۔ جنرل احمد حفظی پاشا کا تار

۲۴۔ اپریل کو جنرل موصوف نے اسطرح تار دیا کہ :-

”جنگ دیروزہ (۲۴۔ اپریل) کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوبارہ قلعہ بشپوزر قبضہ  
 ہو گیا۔ یونانی فوج نے راہ گوزرا اختیار کی اور ان کے تین سو مقتول اور  
 مجروح ہوئے۔ ۱۲۔ یونانی گرفتار کئے گئے۔ ہمارے لشکر کے اہل  
 مارے گئے اور ۳۷ زخمی ہوئے۔ دو گھوڑے مجروح اور دو کاٹے  
 یونانی سپہ سالار کا گھوڑا۔ کثیر الغدا و گراس رافض۔ بہت کچھ سامان جنگ  
 اور دیگر اشیاء ہمارے ہاتھ آئیں۔“

## دومہ دار افسران یونانی متعینہ سرحد

کمانڈر اعلیٰ ڈیوک آف اسپارٹا ولیمد تخت یونان و کمانڈر خاص فلش کر متعینہ  
 درہ ملونا۔ کرنیل اسموئسکی کمانڈر ڈویژن متعینہ ڈاماسی۔  
 کرنیل ڈیموویو۔ متعینہ بوزغازی اور ٹرناؤ۔ کرنیل ماسٹرف متعینہ آلی۔  
 کرنیل میناس کمانڈر افواج یونان متعینہ آرماسرحد آلیا برس۔  
 کرنیل وساس کمانڈر افواج متعینہ کرپٹ۔

## دومہ دار افسران ترکی متعینہ سرحد جنگ یونان کے لئے ترکی فوج کی تقسیم

عساکر عثمانیہ کی تقسیم قبل از جنگ نہایت دُورانی تھی اس طرح کی گئی تھی۔

(۱) افواج متعینہ صوبہ ایپائرس کی قوت چالیس رجمنٹ۔ پیادہ و سوار و توپخانہ۔  
فرض منصبی صرف مدافعت دشمن رکھا گیا۔ اور یونان میں مداخلت کا اختیار  
ہنیں دیا گیا تھا۔

(۲) دوسرا حصہ صوبہ قسطنطنیہ میں سرگرم ہیکار ہونے کے لئے متعین ہوا۔ زیرِ کمان  
سید سالار رائیل ادم پاشا میر سکر۔ اس حصہ کی تقسیم چھ ڈویژنوں میں کی گئی۔  
(۱) اول ڈویژن۔ ہیڈ کوارٹر دوسمک جو الاسونہ سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر پنجاب  
جنوب مغرب واقع ہے۔ کمانڈر جنرل حاجی خیری پاشا۔ اس ڈویژن کے دو بریگیڈ  
کئے گئے۔ بین بامحتی طاہر پاشا۔ اور یسار زیر کمان جلالی پاشا تعداد لشکر  
پیادہ ۱۲ ہزار۔ سوار سولہ سو۔ توپ میدان ۱۶ ضرب۔ توپ کویا ضرب۔

جانوران بار برداری۔ ۲۶۲۸۔

(۲) دوسرا ڈویژن ہیڈ کوارٹر ایکبا۔ کمانڈر جنرل شاہ پاشا ماتحت کمانیر۔  
۱۔ محمد پاشا ۲۔ عبدالغفر پاشا۔ میجر جنرل جلال پاشا۔ ایجوٹنٹ جنرل  
علی فونی پاشا۔ ایک دستہ فوج کے کمانیر بریگیڈیر حفیظ پاشا (جو جنگ کریمیا  
میں شہید ہوئے) شمار لشکر میں بریگیڈیر نمبر ۱۔

(۳) تیسرا ڈویژن ہیڈ کوارٹر۔ الاسونا کمانڈر جنرل مسیح پاشا ماتحت کمانیر۔

شهباز کرامت حسن خیری پاشا حضرت تری



(مستقل از تری امین)

برگید نمبر۔ طاہر پاشا نمبر۔ میرعلائی اسحاق بے قوت برابر برگید نمبر۔  
 (۴) یوٹھا ڈویرن۔ ہیڈ کوارٹر لاسونا۔ کمانڈر۔ جنرل حمید پاشا ماتحت کمانیر  
 برگید نمبر۔ نعیم پاشا۔ بار۔ میرعلائی رستم بیگ۔ شمارشگرش برگید نمبر۔  
 (۵) پانچوان ڈویرن۔ ہیڈ کوارٹر۔ ویش فاطمہ کمانڈر جنرل ختمی پاشا۔ ماتحت کمانیر  
 کمانیر حصہ نمبر۔ جنرل شکر پاشا حصہ بار۔ اسلام بیگ۔ طاقت۔ پیدل باہ  
 ہزار سوم۔ سوار ۶۷۔ سیدانی اتواب ۴۴ ضرب۔ کوہی اتواب ضرب۔ اس برگید  
 میں پوری تعداد نقشہ نویسن اور انجینئرنگی شامل ہے۔

(۶) چھٹا برگید۔ ہیڈ کوارٹر۔ لاققاریہ۔ کمانڈر جنرل حمی پاشا ماتحت کمانیر ان بڑ  
 اول۔ حسن تخمین پاشا برگید دوم۔ حسنی پاشا۔ شمارشگر برابر برگید نمبر۔  
 علاوہ برن چار رسالے سوار دہائی فی رسالہ ۱۲ سوار۔ آٹھ باٹری نوخانہ۔ فی باٹری ۱۰ توپ  
 امداد کے لئے ہر ماہ تین۔ اسکے کمانڈر میرعلائی شوکت بے مقرر کئے گئے۔  
 توپخانہ جنگی کے سپہ سالار ایک مڈیکل قوی ہیکل رضا پاشا بے جو نہایت پختہ کار شخص  
 مشہور ہیں۔ امیر البحر حسن پاشا وزیر حربہ۔

## اسٹاف مارشل جنرل ادھم پاشا

مارشل مدح کے اسٹاف میں عمر شیدی پاشا۔ میرعلائی سب اللہ بے۔ ناور بے۔  
 ثابت بے۔ انور بے۔ کاظم بے۔ حسن حمیدی بے۔ شوکت بے تھے اور علاوہ انکے چند  
 نامہ نگاران اخبار افسران تار برقی و کمرسٹ و ناظران ڈکمانہ وغیرہ شامل تھے۔

## افسان افواج

جبلہ افسر اتو قسطنطنیہ کے کالج حربیہ کی تعلیم پائے ہوئے ہیں یا برلن کے کالجوں میں انجمن

امتحانات جنگی پاس کیا جو۔ انہیں سے اکثر وہ ہیں جنہوں نے جرمنی فوج پر افسری کی ہے اور ہر  
کلمہ از کلمہ پنج زبانیں جانتا ہے۔ یا تو عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ جرمنی اور فرانسیسی۔ یا عربی۔  
فارسی۔ ترکی۔ جرمنی اور روسی۔ یا عربی۔ ترکی۔ فرانسیسی۔ اور روسی اور فارسی۔

## فتح آریا اور ولیعہد بہادر کی فراری

۲۵۔ اپریل ۱۹۱۵ء شیعہ روز یکشنبہ

پچھلی جنگ کے بعد یونانیوں نے ترکوں کے اقبال سے آریا شہر کو بھی جو نہایت محفوظ اور  
قلعہ بند مورچہ تھا چھوڑ دیا۔ میدان میں برابر اپنی سنگین اور آہنی پناہیں اور آرڈر گے بنے  
تھے اونکو بھی چھوڑ گئے۔ درحقیقت ترکوں کے بڑھتے ہی اونکی تمام لائنیں واپس ہٹیں  
پسپا ہو کر بھاگ کھڑی ہوئیں اور انہیں تاب مقاومت باقی نہ رہی۔ ترک بلا فراحت بڑھے  
چلے گئے۔ بندوقین۔ تلوارین۔ سنگین۔ پیٹیان۔ گولے۔ کارتوس اور ہر قسم کا سامان  
جنگ آریا کی سڑک پر جابجا پھیلا ہوا تھا۔ بہانہ کہ بعض سپاہیوں نے اپنے بوٹا تک  
پہنیکہ سے تھے اس لئے کہ اونچی وجہ سے بھاگنے میں دقت ہوتی تھی۔ علاوہ برین بعض  
لاشین نہایت ڈیس اور زبون حالت میں پڑی تھیں جنکے دیکھنے سے عبرت ہوتی تھی۔

غرض تین روز ٹھکان لڑائی کے بعد ترکی فوج آریا کی طرف بڑھی اور داخلہ سے پیشتر  
شہر کے قلعوں رگولہ باری کی گئی تاکہ دشمن کی موجودگی اور غیر موجودگی کا علم ہو سکے۔ لیکن  
اوسکا کچھ جواب نہ ملا۔ تو منظر اور منصور شہر میں داخل ہوئے۔ دوا سکوا اور ان کے بڑے  
اور ایک برابر گولے چلاتا رہا تا آنکہ داخلہ نکلیں کو پہونچ گیا اور ادمہ بانٹنے اپنی اور پڑا  
الو العزم فوج کی قابلیت اور ثابت قدمی کی دہل یورپ بھر میں بٹھادی۔ شہر آریا پر انگریزی  
فراحت کے قبضہ ہونا ترکی جنرل کے خرم اور احتیاط اور تعجب انگیز خاموش انتظام کامل ہے

دلالت کرتا ہے۔ کل کارروائی من اولہ تا آخرہ اس قدر عجبت و صفائی۔ اور خوبصورتی سے کی گئی کہ یونان کو سخت ہزیمت ہوئی اور مقابلہ فائدہ کے اپنا نہایت خفیف نقصان ہوا اور جو نقشے مقامات جنگ کے تیار کئے گئے اور جن اصولوں اور جنگی قاعدوں اور مشری ضابطوں کا برتاؤ کیا گیا وہ تمام یورپی ماہرین فن جنگ کے پسند آیا اور ایک بھی اولین کا ادنیٰ سے ادنیٰ نقص اور ہم پاشا کی عافیت تدا بیر میں نہ نکال سکا۔

جب ایک ساتھ یہ خیال کیا جاوے کہ حملہ آور فوج کے ہتھیارے ڈویژنوں کے حلون اور سڈ انتظام۔ سامان جنگ کی فراہمی کا انصرام۔ مدافعت اور فرار حمت کا بندوبست۔ سب کچھ ایک ہی شخص کے ہاتھ میں تھا اور وہ کسی دورانیہ اور خوش لیاقتی سے ایسی بڑی ڈیڑھری کے ہارگران کو کامیابی سے حل میں لایا تو معلوم ہوتا ہے کہ شاہیر محمد بن ادھم پاشا کس بڑے عروج کا آدمی ہے اور اس کے ہم عصر کمانڈران افواج یورپ کس عرت کی نگاہ سے اونکو دیکھتے ہوئے۔

بھاگنے کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے کہ یونانیوں نے فوج کے داخلے سے پیشتر ہی شہر کو چھوڑ دیا اور وحشت زدہ ہو کر نہایت اتیری اور بے ترتیبی کے ساتھ پہلے ہی بھاگ چکے تھے اور اب انکا گھیر لینا اور باغی قب کرنا ترکی اُلو الغری سے بالکل جدید تھا اس لئے کہ انکی حدود صبر کی بزدلی نے ترکوں کو انپر رحم کرنے پر مجبور کیا۔ توہین۔ بند و قین کو لہرے چھوڑے۔ میگرمین۔ اسکٹ۔ بسکٹ۔ سازدین اور برانڈی کے بڑے بڑے ذخائر تھے آئے۔ اور برانڈی تو اس کثرت سے پائی گئی کہ ایک ترکی افسر نے ازراہ مسخر کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یونانیوں کی زندگی کے لئے برانڈی کا استعمال پانی سے بھی زیادہ لاپرواہی ہے

ہزاروں ماہیس و لیچہ بہادر دیوک آف اسپاٹا سم کی دوپہر کو (دونہے دنگے) فوج کے داخلے سے ایک روز پہلے ہی سخت خوف زدہ ہو کر ایسے بھاگے کہ خبر و خبر کا حتیٰ کہ

پارچہ اسے پوشیدہ اور شاید بوٹ کے جوڑے بھی چھوڑ گئے۔ لیکن سامانِ عشرت سب ہمراہ لیا۔ ریل گاڑیوں میں سے عورتیں اور بچے نکالے گئے اور زندہ بچا اور مرغابیان کباب بنانے کے لئے بھری گئیں (جنگلے بغیر شراب کا کچھ بٹف نہیں) خوف یہ تھا کہ ترکی رسالہ انکو نہ گرفتار کر لے اور واقعی اگر وہ آدھ گھنٹہ کی بھی دیر کرتے تو رسالہ اون کے سر پر پہنچ ہی چکا ہوتا۔ اور یہی بڑا مدعا تھا جسکے نہ حاصل ہونیکا اوصہم اپنا کوفوس رہا۔

ریل گاڑی تمام متحرک سامان یعنی انجن اور گاڑیاں اور ٹیلے سب و وولو کو معتبر تمام روتا کر دے گئے اور ترکی رسالہ انکو نہ روک سکا۔

یونانیوں نے ترکیہ کے مسلمان یعنی ترک باشندوں سے ایسا سخت بڑا وکڑنا شروع کیا کہ وہ بچا پس ہفتوں پہلے سے گھر سے باہر نہ نکلتے تھے۔ اور اکثر دن کو جان تک کا خطرہ ہو گیا ہوتا۔ افسوس جو کہ ترکوں کا اپنے مغلوب دشمن سے یہ سلوک اور یونانیوں کا اپنی مسلمان رعایا سے یہ برتاؤ ہو۔ بھاگنے سے پہلے انھوں نے دوکانوں کو لوٹ لیا اور دوسو سوچرم جو قید خانہ میں مقید تھے آزاد کر دے گئے اور دو ہزار بدعاشوں کو ہتھیار و جہتوں شہر کو آگ لگا دینا چاہا اور بے ترتیبی سے گولیاں چلائیں اور طرح طرح کے فتنہ و فساد برپا کرنے کی دہمکی دی۔

یونانی سپاہیوں نے شہر کی مسلمان رعایا پر گولی چلائی جو اونکو بھاگنا ہوا دیکھنے کی عرض سے ایک جگہ جمع ہو گئی تھی لیکن ترکوں کے پہونچنے ہی یہ تمام بد نظمی کا فوراً معافی اور ان بھادرسپاہیوں نے شہر کے بقیہ باشندوں سے وہ انسائیت کا برتاؤ کیا جس سے ثابت کر دیا کہ ترک فوج لبریا میں دوستوں کے لباس میں داخل ہوئی نہ کہ فتحندی کے نشین جیسا کہ عالم قاعدہ کے محافل سے ہونا چاہئے تھا۔

ترکی سپاہی ہر ایک بازار کی موڑ پر ہر بڑی دوکان اور مکان کے سامنے ہر گرجا گھر

اور دیگر معاہدے کے رد پر مصین کو دس گئے تاکہ بھاگنے والے جیسے اپنی چیزیں جہان چھوڑ گئے ہیں اسی طرح محفوظ رہیں۔ عام یونانیوں سے جو جنگ میں شریک نہ تھے کسی قسم کا تعارض نہیں کیا گیا اور جب ٹھہر گھر یہ خبر پھیل گئی تو اسی روز بازاروں میں جلت پھرت شروع ہو گئی۔

## ترکی فوج کا داخلہ شہر میں اور اس کا حیرت آمیز مقدم

دو پہر تک صرف ترکی ہراول۔ رسالہ شہر میں داخل ہوا تھا لیکن اسی کی حد تک ہی شہر کو پیدل فوج بھی شہر کے دروازوں پر آپہنچی اس وقت کا نظارہ قابل دید تھا۔ مسلمان باشندے سلطانی فوج اور سلطان کو دیکھتے دیتے ہوئے سیاہ سے ملنے کے باہر نکل آئے اور اس قدر ڈنباہرست کیا کہ اس جوش کی نظیر شاؤنادر ہی مل سکیگی۔

ایک دوسرے کا بڑھ بڑھ کر سلام کرنا اور بڑے سے تپاک سے اٹھ ملانا۔ محبت سے گلے لگانا۔ گریہ شادی برپا ہونا۔ ایک دوسرے کے چہرہ پر ہنس دینا اس شہر بڑے سے جاری تھا کہ دیکھنے والوں کے دل میں اس کا گہرا اثر بیٹھتا تھا۔ باشندوں نے کسی کی ٹوپی والے کو بلا پیار کے نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ ایک لایق نامہ نگار انگریزی کے جی ڈیوین ریضا رچم لے گئے کیونکہ اس کے سر پر ترکی ٹوپی تھی اور ابتدا سے حالات جنگ قلمبند کرنے کے لئے اس نے ترکی ہی فوج میں رہنا پسند کیا تھا۔ اسکے بعد قہوہ خانوں میں بلا قیمت کافی پلائی گئی۔

اس خوشی کے ساتھ ہی ان جنگجو بہادروں میں حیرت آمیز خصہ اور کسی قدر مایوسی بھی نظر آتی تھی اس لئے کہ یونانیوں کے جاگ جلنے سے ان کو ایک بڑی لڑائی کا موقع نہ ملا جس کے لئے وہ مستعد اور طیار ہو کر آئے تھے پس لڑائی نہ ہونے پر مایوسی چھانے سے فوج میں اعلیٰ درجہ کا حوصلہ اور بہت موجود ہونے کا ثبوت ملتا تھا۔ ادھر پہنچا

لے کر ایک ادنیٰ سپاہی تک یہی کہتا تھا کہ یونانیوں نے رُائی کچھ بھاگ جانے ہی کے واسطے چھڑی تھی۔

## شہرین داخل ہونیکے بعد ترکوں کا حسن نظام

کوئی امر اس سے زیادہ حیرت انگیز نہیں ہو سکتا کہ ایک فتنہ فوج کے درمیان باوجود اہل غنیمت کے جابجا نظر آنے کے تمام وصال جنگ میں کیونکر کامل طور پر انتظام راہ اور کیونکر مفقودہ مالک اور مغلوب دشمن کے ساتھ اس قدر ضبط اور تحمل کا برتاؤ ہو سکا اور کتنے بڑے دل ان لوگوں کے ہیں جنہیں فتح و ظفر کا کوئی شہ نہ پیدا ہو سکا۔ مخالف اور موافق طرح سے یہ امر مسلمہ الثبوت ہو چکا ہے کہ ترکوں کی طرف اول سے آخر تک کتنی نفس پر ہرگز ہرگز کسی قسم کی زیادتی نہیں ہوتی۔ ولایت کے نامہ نگار جابجا شہرین گشت لگاتے پھرے اونکو ایک نظیر بھی جبر و تعدی کی نہ ملے۔

مقرر نامہ نگار ڈی ملی میل مقرر ہے کہ دنیا کی کوئی فوج انتظام و اعتدال میں ترکوں

برتری نہیں حاصل کر سکتی حتیٰ کہ ڈربی میں ایک انگریزی جمع کسین زیادہ تیز اور ناقابل انتظام ہوتا ہے۔

اگر کمین کسی ترکی سپاہی سے کوئی نامناسب حرکت ظہور میں آتی تھی تو افسر نہایت سختی سے اسکو روکتے۔ چنانچہ دو سپاہی جو ایک مکان میں آگ لگاتے ہوئے پکڑے گئے تھے کورٹ مارشل نے اونکو گولی سے آڑ دینے کا حکم دیا۔ مگر بعد کو فتویٰ موت دوسری منزل سے تبدیل ہوا۔ پس سپاہی چھوٹے چھوٹے جرموں کی وجہ سے کوڑوں سے پٹوئے گئے۔ شہر بھر میں طرح سے امن رہی۔ ذخائر رسد بھر پور تھے اور کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔ لوگ جلد اپنی دکانیں کھولنے لگے۔ یونانیوں میں ترکی ٹوپی

کی بڑی مانگ ہو گئی اور کسی سپاہی کی طرف سے کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کمین نہ سنی گئی۔  
جقدر روپہ سرکاری بنک غیہ کا ترکون کے ہاتھ لگا وہ مقفل مسند و قونین سترہہ  
کر کے پہرہ میں دیدیا گیا۔

## ترکون کے داخلہ لریا سے پہلے یونانیوں کی نالایق حرکات اپنی رعایا سے

خدا نے اپنی مخلوق کو کقدر جہاں عطا فرمائی ہیں کسی کو بھی وہ حوصلہ دیا ہے کہ وہ بد  
کے عوض نیکی اور ظلم کے پہلے رحم کرنا ہی اور کسی بن کمینہ بن موجود ہی۔ کہ وہ نیکی کا حوصلہ  
بدی کر کے نکالتا ہو اور خود اپنے ہی دوستوں پر ظلم و زیادتی کر کے بھی ٹھنڈا کرنا ہے۔ جو کام کہ  
ترک (اگر وہ اسنے عالی ظرف اور حوصلہ و نہوئے) کرتے وہ خود یونانیوں نے اپنی رعایا  
اپنی خیر خواہ قوم کے ساتھ کر دکھایا۔ فتح لریا سے تین روز پہلے سے بازار دن اور  
مکانات کی ٹوٹ مار شروع کر دی۔ اور بعض نے یہاں تک پامچی بن کیا کہ عورت کی عصمت  
و عصمت تک خطرہ میں پڑ گئی۔ بلا خیال ہم مذہبی و ہم مشربی وہ آپس میں کئے مرتے تھے  
جب اپنے عیسائی بھائیوں سے یہ برتاؤ تھا تو ہر شخص غصہ کر سکتا ہے کہ مسلمان رعایا سے  
جو اکثر ترک تھے کیا سلوک کرتے ہو گئے جنہوں نے سلطان کے قبضہ سے فصلی نکل جاتے  
کے بعد وہیں سکونت اختیار کر لی تھی اسکی کیفیت خود عیسائی اخباروں کے بعض منصفانہ نمونوں  
نے لکھی کہ ان بیچاروں کا بازار دن اور شہر کے استوں پر چلنا پھرنا بند کر دیا گیا جسکے  
سر پر ترکی ٹوپی دیکھنے فوراً مار لیتے اور شہر دکرنا شروع کر دیتے اور جو بیون کو جو بیون  
میں ملتے اعداؤ کا اپنا باہمی برتاؤ مشرعی طور پر حالات مابین میں اس جگہ لکھا جا چکا  
جہاں یونانی لریا کے افشین سے دو کو کو بھاگے ہیں اور اپنی اپنی خاطر مروا دیئے

چھتی ہوئی عورتوں اور بچوں کو ٹانگیں کینچ کینچ کر گاڑیوں میں سے نکال بیٹھا ہے۔  
سنسٹروں سنسٹروئیں گولی چلی ہے۔ اور اس جگہ اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

## ترک سپاہی

ولایت کے ازنگ پوسٹ کے نامہ نگار نے خاص ایک نار ترک سپاہی کی صرف سحر لئی  
میں روانہ کیا اس نے لکھا کہ :-

”وہ ایک شخص عالی ظرف اور عالیشان ہے۔ حکم لجا سنے پر بغیر چون چڑھ  
کئے اور بغیر ایک ذرہ بھرفوں دہرائس کے وہ آگے بڑھتا ہے۔ رفتار میں  
تیزی نہیں ہوتی لیکن عزم باخوم ہر ہر قدم سے ”کتاب“ وہ لکھتا ہے کہ میں  
میدان میں زخمی اور قرب الملک سپاہی دیکھے مگر کسی کے مدینہ سے آتے تک  
کی آواز نہ سنی۔ تربیت کا سوال کرنا حماقت ہے۔ کوئی قوم بے تربیدی کے  
ساتھ فحش نہیں ہو سکتی انہوں نے اپنے قیدیوں کو (جو بچ سوڑا دے تھے)  
چھو آگ نہیں۔ بلکہ نہایت حفاظت سے ہیڈ کو ارڈر کو بھیجے گئے اور  
ہے کہ بوجہ مصاحت صحیح و سلامت چھوڑ دئے جائینگے۔

دہلی میں کے لایق نامہ نگار مسٹر جی۔ ڈبلیو اسٹیونز کا اوجھ پاشا

## کومبا رکباد دینا

۲۵- اپریل نو دہشتہ کی صبح کو مسٹر موصوف اوجھ پاشا سے ملاقات کرنے گئے انہوں نے  
پاشا کو ایک بونانی خیمہ میں مقیم پایا۔ قریب پہونچکر انہوں نے مخاطب ہو کر کہا کہ :-  
”کارروائی تمام شد“ اور کسی طرح سے اس لاثانی کامیابی پر انہوں نے فخر و مباہات

انفاظ استعمال نہیں کئے۔ اور فرانسیسی زبان میں کہا کہ میری سمجھ میں یونانیوں کا اس طرح بولنا کسی طرح آتا نہیں۔ منہ دھوا اس سے پہلے سے جو قدر فی طور پر محفوظ اور مامون تھا اور جس کے مضبوط کرنے میں اونھوں نے بہت سادقت اور لائق اور وہ صرف کیا تھا۔

ادھر پائپا نے کہا کہ ہم ٹرنا چاہتے ہیں اور اسی کے لئے تیار ہوئے تھے سمجھ میں نہیں آتا کہ اونھوں نے راہ گزیر کیوں اختیار کی۔ مجھے اس بات سے شغ ہو تا ہوا کاش وہ چھ گھنٹے اور رکے تاکہ میں اونکو کامل طور پر تباہ اور برباد کر دیتا۔

پانچویں صوفی لکھے ہیں کہ ادھم پاشا کے لواء سے یہ ایک جبری لمبی چوڑی تقریبی کیونکہ وہ کام کرنا بالآخر ہر نہ کہ بائیں بنائے والا۔ آسمانوں نے یونانیوں کے چنلے کے لئے جو جان بچایا تھا اوس سے اونکا بچک بچکنا اوس کے دل پر نشان گذار اور اونھوں نے نہایت متانت اور سہولت سے اپنی الہانیا والوں کی جھنجھوٹ کی شکایت کی کہ وہ کوچ کرتے وقت گلے کی بدعات کے مشتاق ہوتے ہیں۔ پس جب جب حکم آئے چھ پٹنوں نے ایک گانویں طرف کوچ کیا جس سے یہ منظور تھا کہ وہ یونانی فوج کے حتب میں پہونچا اور بیچھے سے اونکو گمراہ فرار مند و در دین تو وہ جب العادت زور سے گاتے ہوئے گذرے۔ اور ایک یونانی پادری نے اونکی آواز سن لی اور افسرین کو عین وقت پر خبر دی۔ ورنہ ولعیہ صاحب (ڈیوگ آف اسپارٹا) اس وقت ہمارے ساتھ کہاں تھا کہ فرماتے ہوئے (یعنی ہمارے قیدی ہوتے) یہ لکھ پاشاے معدوم نے ماسفس سے ملایا اور ہم چلے آئے۔“

۲۶۔ اپریل کی کارروائی اور ضرید سلطانی فوج

اور یونچانہ کا دخلہ لیسین

گزینہ سیف اللہ بے کے تار سے معلوم ہوا کہ سپر کے روز صبح کو دو باٹری توپخانہ کی  
 گڑناؤ سے لڑیا کو روانہ ہوئیں۔ جسوقت یہ فوج لازمیہ پہنچی اونپر برابر ۴۵ منٹ تک  
 کچھ فاصلہ سے اُن قیدیوں نے جنگو یونانی فرار ہونے سے پہلے رہا کر گئے تھے فیکے۔  
 باوجود اسکے سپاہ شہر میں داخل ہو گئی۔ قصبہ کے مسلمان اور تھوڑے باشندہ دن سے  
 خیر مقدم کیا اور مبارکباد دینے ہوئے مارے خوشی کے ادنی آنکھوں میں سے آنسو جاری  
 ہو گئے۔ اسکے بعد مسلمان۔ نصاریٰ۔ اور یہودیوں نے ملکر محل کناک کے چوک میں سلطان  
 کی درازی عوداقبال کی دعائیں اور مجمع نے تین مرتبہ زور سے لغزہ لگا کر کہا کہ  
 ”خدا ہزار امپریل مجبئی سلطان کج وزیر تک زندہ وسلامت رکھو“

حق پاشا کا ڈویژن فوج ہراول میں شامل ہو گیا اور نشاط پاشا کا ڈویژن گرد و نواح گڑناؤ  
 پر قبضہ کرنے میں مصروف ہے۔

### مارشل ادھم پاشا کا تار

روز یکشنبہ ۲۵۔ اپریل کو مارشل موصوف نے آباب عالی کو تار دیا کہ فوج ہراول نے باھنلا  
 الی باقال سلطانی لڑیا میں قبضہ کر لیا۔

### مارشل ادھم پاشا اور ان کے مصاحبین پر عا سلطانی

۲۵۔ اپریل کے نشانات ذیل سپہ سالار اور ان کے اٹاف کو ادنی سرکار عالی تبار سے بایں  
 الفاظ عطا فرمائے گئے۔ آلاسونیہ شکر ہایوں کے کمانڈر انچیف۔ مارشل ادھم  
 پاشا کو بوجہ ادنی بہادری۔ غیرت مندی۔ عاقلانہ خدمات اور صداقت شعاری کے  
 نشان امتیاز۔ اور بوجہ غیرت و شجاعت اور عاقلانہ خدمات کے آلاسونیہ شکر ہایوں کے  
 پہلے ڈویژن کے کمانڈر جنرل خیری پاشا اور دوسرے ڈویژن کے جنرل

نشاط پاشا اور تیسرے ڈویرن کے کمانڈر جنرل محمود پاشا اور چوتھے  
ڈویرن کے کمانڈر جنرل حیدر پاشا اور پانچویں ڈویرن کے کمانڈر جنرل تھی پاشا  
اور چھٹے ڈویرن کے کمانڈر جنرل محمد علی پاشا کو موضع نشان عثمانی عطا فرماؤ گئے۔

## سپہ سالار ادھم پاشا کا داخلہ الریائین

۲۷۔ اپریل ۱۸۴۷ء بروز شنبہ کو غزیدہ ترکی فوج سعد اپنے ہر دلعزیز سپہ سالار کے باہم  
الریائین داخل ہوئی۔ خاموشی اور غل غل نہ بھانسنے کی اس قدر تاکید تھی کہ ایسے پرست  
داخلہ کے وقت بھی کسی قسم کا اظہارِ جوش و خروش نہیں کیا گیا۔ نہ ہرے کے نعرے بلند  
ہوئے اور نہ چیر دے گئے۔ سیف التمدبے اور گرمپ کاٹ پاشا جو اسکو اڈن  
در سالار کے آگے آگے تھے۔ جو وقت شہر کے نزدیک پہلے پر سے گزرنے لگے تو مسلمان  
باشندوں نے غل مچایا کہ خبردار پہلے کے نیچے سرنگ ہو۔ لیکن ان پر جوش بہا و دون کی وجہ  
ایسے کمزور اندیشہ بچی طرف کب مبذول ہو سکتی تھی۔ گھوڑے بڑا کر خطرناک تیزی سے  
ان کی آن میں شہر میں داخل ہو گئے۔

گرمپ کاٹ پاشا نے پہلے عثمانی سپہ سالار کو مبارکباد دی۔ مسلمان رعایا نے بڑے  
تپاک سے شہر کے باہر خیف ہم کیا اور جو وقت ترکی سپاہ شہر کے بازاروں میں سے  
گزری تو سب نے نہایت ادب و آداب سے سلام کے لئے ہاتھ اٹھائے لیکن کسی طرح غل  
شور نہ ہونے پایا اور ہر ایک طرف پرجہ و خاموشی طاری ہو گئی۔

ادھم پاشا محل کناک کے چوک میں گھوڑے پر سے اترے اور نرم آواز سے تمام سردار  
فوج اور سپاہ کو اونچی کامیابی پر مبارکباد دی۔ محل کناک وہ محل تھا جس میں کراؤن پرنس نے  
دیوک آف اسپارٹا قیام پذیر تھے اور اس لئے محل کے تمام کمرے شاہانہ طریقے سے

آہستہ اور سامان ضروری سے مکمل تھے۔ میزون اور الماریوں میں عیش و عشرت کے سامان  
 مہیا اور موجود پائے گئے۔ برانڈی اور دیگر اقسام کی شرابیں بکثرت بھری ہوئی تھیں۔  
 جس سے معلوم ہوا کہ یونانی ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ تک بڑے شرابی اور میخوار عیاش  
 ہیں۔ میخانوں میں شراب پینا اور شیخ جھگانا افسر کا شواہد ہے اور اس لئے سپاہی کے  
 اقوال انصاف پر اعتبار نہیں کرتے۔ بخلات کے ترکی سپاہ اور افسروں میں باب بیٹے کا  
 ملحوظ ہے۔

سیف اللہ بے اسی روز پاشا بنائے گئے جس عہدہ کے وہ طرح مستحق تھے اس  
 کہ جن جن مصر کا راعیوں میں ادھون نے حصہ لیا اس میں نہایت بدو جہد اور سرگرمی کے ساتھ  
 شرکت کی اور جانبازی پر ہمیشہ تھے رہے اور اعلیٰ درجہ کے فوجی جو بہر دکھائے رہے۔  
 ۲۸۔ اپریل کو وہ لاریہ کے گورنر مقرر کئے گئے۔

شہنشاہ جرمن نے ادھم پاشا کو مبارکباد کا تار دیا کہ ادھون نے نہایت مہذب  
 سے جنگ کی۔ فرار شدہ لوگ اس آئے شروع ہو گئے اور کاروبار بازاری میں جو کئی دن  
 سے سرد پڑا تھا گرمی آئی شروع ہو گئی۔

شہر کے خاص ہوش لہیس نامی پیر زبردست پہرہ مقرر تھا۔ چند قہودہ خانے پر سوار  
 سابق قائم ہو گئے۔ ترک سپاہیوں نے جو نہایت سادہ فرام اور خوش خلق ہیں سپاہیانہ  
 زندگی کا معنی طور پر چھوڑ کر شہر کو بھی طرح بھرے چلنے لگے۔ سرکشیل کے سوار تبدیل لباس کرکے  
 باشندوں کے نظروں میں ایک تماشا بن گئے جنکی درویشان میدان جنگ میں پہلی یا شکست  
 ہو گئی تھیں ادھون نے یونانی کارخانہ کی پڑی ہوئی درویشان ہیں لیکن ڈبوئی پر  
 وہ اپنے ہی آلات حرب سے مسلح ہو جاتے تھے۔

## مال غنیمت اور رعایا کے اسباب انتظام

قلعہ کے (اہم سٹیٹس) سارے پانچ انجی توپوں کے علاوہ ایک بجے دوپہر کے گیارہ توپیں شہر پر ملین اور قہر کم کا عظیم القہار سامان جنگ اس کے ساتھ لایا گیا۔ لارنس کے سول گورنر نے انتظام کر دیا کہ عام لوگوں کا مال جسکو وہ جبراً ہٹ مین چھوڑ گئے تھے بخاطرات تمام بچا کر کے اونکی واپسی کے وقت واپس دیا جائے۔

ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر صد ہا من اسباب ساز و سامان اور دو آؤٹ ڈو خائیر پُرسے پائے پلٹین اسٹیشن کی حفاظت پر متعین کی گئیں تار کا سلسلہ دوبارہ قائم ہوا۔ ترکوں نے یونانی تار کو نقصان پہنچا ہوا تھا۔ لوٹ لکھوٹ کی رک کا سخت بھٹا انتظام تھا۔ بہانہ کہ خوراک اور اسلحہ بڑھی سپاہی قسریں نہیں کر سکتے تھے جس کو یورپی نامہ نگاروں نے بھی کہا کہ یہ سختی نامناسب تھی لیکن وہ شاید اس سے لاعلم تھے کہ مشرقی فرمانروا اس شہر پر عمل کھتے ہیں یہ سہرہ شہر شاید گرفتیں ہیں ۴ چور شد نہ شاید گرفتیں ہیں۔ (سیدی) ادھر پائے منادی کرادی کہ رعایا بلا تکلف اپنے گھروں کو واپس آوے۔ اونکو فوج یونان سے تعزیر ہے۔ رعایا سے کوئی مخالفت نہیں اور اس پر اتنا اعتبار کیا گیا کہ گاڑیوں پر گاڑیاں عورتوں۔ بچوں اور اسباب سے بھری ہوئی آنا شروع ہو گئیں۔ بازار کھل گئے۔ میخانے بند ہو گئے۔ بیشمار سید کے ذخائر گہیوں۔ مکی۔ ساروین اور برائڈی کی بوتلیں کی بوتلیں دستیاب ہوئیں۔

## یونانیوں کی توپوں کو بیکار کر جانے کی غلطی

ولایت کے تاروں نے خبر پھیلا دی کہ یونانی جہوقت لارنس سے بھاگے تمام توپوں کو

آہنی یون سے بند کر کے بیکار کر گئے لیکن یہ محض بنادٹھی اونکو اپنی جان بچانے کا تو وقت ہی نہ تھا وہ تو یون میں کس وقت بیٹھے یہ معین جڑا کئے۔ یہ وہ خبریں ہیں جو یونانی ذرائع سے یورپ میں پہنچتی تھیں اور جواہل سے آخوگ سراسر جھوٹی اور کذب فقرے پر نکلیں اور جسطح یونانی بہادری کا خیال یورپ کے دل سے ناپید ہو گیا اچل چل ادنیٰ کی اور راست بازی کا وثوق بھی جاتا رہا۔ ان چند تو یون کو گدہ یون میں ضرور آدھا دیا پایا۔ شاید اسی کے معنی سنہ بند کر دینے کے سمجھے گئے ہونگے۔

## شہر لریسا

شہر لریسا جیسا کہ نقشہ مقابل صفحہ ۶۸ سے ظاہر ہو چکی ہے۔ یہ شہر لریسا کے قریب دیا سے پچیس سنی سلا میر یا ہتھاکر جو تھلی کا سب سے بڑا دریا ہو۔ یہ دریا ترکی سے اس شہر کا فاصلہ دس میل اور ٹراؤ سے بھی دس میل سے کچھ زیادہ ہے۔ یہ تھلی کی ریلوں کا صدر مقام ہے۔ یہاں سے تین طرف کورینین جاتی ہیں۔ جانب شمال مشرق دھانہ دریا پش تک جو سمندر سے ملتی ہے۔ دوسری لین جانب جنوب مغرب ولسٹون اور وولوتنگ تیسری جانب جنوب مغرب جاتی ہے جو فارس سالہ تریقال ریلوے کو قطع کرتی ہوئی ڈوموکو۔ لاسیہ غرہ میں گذرتی ہوئی خاص یونان کے شہروں کو چلی جاتی ہے۔ شہر قلعہ بند مقام ہے اور قریب جبار کے میدان سرسبز اور نہایت زرخیز ہیں۔ آبادی شہر کی پچیس ہزار کے قریب ہے شاہی محل کا نام کناک ہے۔ جس میں شاہزادہ ولیعهد یونان اکثر مقیم ہوا کرتے تھے۔ شہر میں ۶۶ مسجدیں۔ ۴ کلیسا اور ۱۰۰ یہودیوں کے مسجد ہیں۔ باشندوں میں سے آدھے سے کچھ زیادہ مسلمان اور باقی میں یونانی اور یہودی اور دوسرے کلیساؤں کے پیرومیاں ہیں۔ رومی وغیرہ کے بشمار کارخانے شہر میں جاری ہیں۔ قسطنطنیہ میں فتح آربا کی تاریخ

والد خیر الناصرین اور امداد پیغمبری یادگار کے لئے نکالی گئی۔  
۱۲ ص ۱۳ ۱۲ ص ۱۳

## فیلڈ مارشل ادھم پاشا سیالار افواج قاہرہ سلطانیت متعینہ ادھم یونان کی مختصر سوانح عمری

اس موقع پر جبکہ مارشل ادھم پاشا کے کارناموں نے تمام یورپ میں ہل چل مچا دی ہے  
نامناسب ہے کہ اس کا مختصر حال ناظرین و لائیکین کے گوش زد کیا جائے۔

افریقہ کی اندرونی وحشی اقسام اور اسٹریٹیشیا کے مردم خوار باشندوں کے علاوہ شاید کبھی  
قوم اور کوئی ملت ایسی ہوگی جسکی زبان پر ادھم پاشا کا نام دن میں دو چار مرتبہ نہ آتا ہو۔  
اور خصوصاً اخباری دنیا میں تو ایسی شہرت کسی شخص کو بوجہ ہیرت انگیز فوجی خدمات کے آج  
زمانہ میں نہیں ہوئی۔ ابھی تو ذرا عرصہ گزرا ہے کہ صبح جاپان کی لڑائی بہت بڑے  
پیمانہ پر ہوئی تھی لیکن کسی ایک جنرل کی بھی اس درجہ تک شہرت نہ پہنچی تھی جسکا نام آج  
کسی شخص کو بخوبی یاد رہا ہو۔ ہم ہے کہ انسان خواہ کیسا ہی لالچ و فانیق شخص کیوں نہ ہو  
جب تک کہ اسکو اظہار لیاقت کا موقع نہ ملے تب تک اسکی شہرت ہونا ناممکن ہے۔ معلوم  
کتنے ہیرے کوہ نور سے کہیں بڑے بڑے خاک میں دبے پڑے ہونگے۔ لیکن جب تک  
وہ آغوش ماورے باہر نہ آویسے وہ اس کوڑی سے بھی زیادہ بیچارہ ہیں جسکے عوض چار  
جوار کے دانے خریدے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح ادھم پاشا جنہوں نے اپنی عمر کے پورے کاموں  
محکمہ جنگی میں گزار دیے اور معمولی موقع پر فوج کی سرکردگی کی لیکن کوئی ایسی شہرت حاصل  
نہ کر سکے جو انکو ہم عصر پاشاؤنشین ممتاز کردیتی اور ممالک و قور کنار خود اس کے مقوم کر دے  
کو علم نہ تھا کہ ادھم سا فرزانہ روزگار جنرل اوئینس موجود ہے۔ حالانکہ اوئینس قابلیتیں ہر طرح

موجود تھیں لیکن پورا موقع نہ ملنے سے وہ سب اونچی ذات ہی میں مخفی رہیں تا آنکہ یونان سے لڑائی شروع ہوئی جو اس زمانہ میں جبکہ سلاطین کے ڈپلومیٹک کارروائی اور انٹرنیشنل (قانون بین الاقوام) نہایت خوفناک اور سخت گیر خیرین میں بہت بڑی لڑائی سمجھی جاسکتی ہے اور اس لئے کم سے کم ترکوں کو اس جنگ سے اس قدر فائدہ ضرور حاصل ہوا۔ کہ ایک شیرملونا (عثمان غازی) کے ہمپلہ۔ دوسرا شیرملونا اور فاتح یونان اونچی قوم میں پیدا ہو کر ساری قوم اور تمام مہذب قوم کے لئے باعث فخر و مبارکات کا ہو گیا اور ہم پاشا اور ان کے ماتحت ترک افسرین نے وہ وردی اور مردانگی کا کام کیا ہے اور ایسی دستبازی دیانت داری اور وفا شعاری کا بڑا اور بڑا نمونہ جس سے میں برس گزشتہ کے سخت کریمہ منظر دہیوں کو جو عبدالکریم سے نکلے، افسرین نے عام ترک افسر بھی قیدی ناموری پر لگا دئے تھے مگر وہی نہیں کر دیا بلکہ ان کو نمکین کی پاجیانہ حرکات محض ذاتی ناقابلیت اور قطعی عیب ثابت ہوئے اور یہ کہ جیسے ولیہ اور ایماندار ترک سپاہی ہیں ویسے ان کے افسرین، محض خیالی ڈکوسلا نکلا اور ان کا عیش پسند اور مغرور اور طامع ہونا دشمنوں کے من گھڑت الزام تھے جو صرف ادھم پاشا کی عاقلماندہ سیر سے نقش بر آب کی طرح صفحہ تاریخ سے محو ہو گئے۔

ادھم پاشا ۱۵۷۵ء میں پیدا ہوئے اس لئے جنگ یونان کے زمانہ میں اونچی عمر ۴۵ برس کی تھی۔ غازی عثمان پاشا اون سے بیس برس بڑے ہیں گویا جس عمر میں غازی ممدوح نے روم و روس کی جنگ میں لازوال شہرت حاصل کی ہے اسی سن و سال میں ادھم پاشا نے جنگ یونان سے ناموری پائی اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ ترکی افسرین کی شہرت کے لئے ۵۵ برس کی عمر نہایت ہی موافق اور مبارک وقت ہوتا ہے۔

ادھم پاشا معرکہ پلکان میں لڑی عثمان پاشا کے شریک حال تھے اور چکا اور کلاوینا  
 آغا شہ بابا کا چچا اس لئے ایسے دیر اور دیر افسر کی مانتی تھی کہ ان کو کہتے  
 اور ان کی بہادری اور استقلال سے سین والی کر کے نون جنگ میں اور  
 نے برابر معافوں ترقی کی پس جو کچھ اس ایک شاگرد و شاگرد ہو چکی ہو  
 جو ایسے لڑائی اور ستاد کے زیر تعلیم رہا وہ اسید ادھم پاشا کی خوش نصیب  
 کاروائیوں سے پوری ہوئی۔

ادھم پاشا ۱۷۷۷ء میں ایک برٹش کے جنرل تھے۔

۸ ستمبر ۱۷۷۷ء کو ایک دستہ فوج زیر کمان پاشا نے موصوف مقام کنسی  
 سے بغرض کمک پلکان کی طرف بڑھا۔ ۲۱۔ اور ۲۲ تاریخ کو اس دستہ فوج  
 اور روسی سپاہ سے سخت ترین معرکہ لڑی ہوئی جس میں ادھم پاشا غائب قرار دے  
 گئے۔ اس کارروائی کے صلہ میں حضرت سلطان المعظم سے انکو فوج بریگاد  
 کا فہرہ و تاجہ کما ڈی عطا ہوا۔ اسی ۲۲ ستمبر کو روسی جنرل کریوز کے سامنے  
 پاشا نے سورج کو ناک میں سخت مقابلہ ہوا جس میں وہ شدید طور پر زخمی ہوئے  
 ادھم اس زخمیہ تک معرکہ اور حالت زخم میں انہوں نے وہ بہادری لی جو ہر دھڑکا  
 جس کو وہی شہرت سابقہ میں نہرا گئی زیادتی ہو گئی۔ ۲۴ ستمبر کو ادنیٰ فوج  
 نہایت خوبی سے پلکان میں داخل ہوئی اور اس پلکان کی مشہور غور و خیز لڑائی میں  
 ادھم پاشا چھٹے ریگیڈ کے کمانڈر تھے۔ اس لڑائی میں عثمان پاشا و سیرنگی  
 مدھی دل فوج سے معذور ہو کر اور سب کھل ختم ہو جانے پر اپنی دستہ ترقی  
 کو فیصل قلعہ سے باہر کر کے شیشا خوارہ ریسیموں کے گھنے لشکر کی مدد کو  
 چیرنے ہوئے نکل آئے تھے۔ اور مجروح ہو جانے کے باعث روسی افسروں

کے ہاتھ آگئے تھے۔ چنانچہ جیوت یہ لڑائی نہایت شدومہ سے مہربی تھی اور اس ہنگامہ رستی ترین جبکہ ”سروین برس رہے تھے کہ جیسے چھڑی لگے“ اور ادھم پاشا اپنی جان پر کھیل کر بخوبی داد شجاعت دے رہے تھے کہ یکا یک یاتین نے جو ادھم پاشا سے مقابلہ کر رہے تھے اطلاع دی کہ لڑائی موقوف ہو اس لئے کہ عثمان پاشا نے صلح کا سفیر بھیج دیا اور اڑا دیا۔

اس بیان پر انہوں نے ہاتھ روک لیا۔ لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ یہ اکبر ایک بڑا دھوکہ دیا گیا حسین وہ نادانستہ اگر قابل اعتراض ہو گئے۔ اس وقت عثمان پاشا ایسے ہنگامہ آفتی میں مگھٹے کے بھوکے پیاسے مضر و مشغول تھے کہ انہیں بجائے علم صلح بلند کرنے کے یہ بھی اطلاع تھی کہ ماتحت کمانڈر کئی فوج کے ساتھ کہاں کہاں مقیم ہیں اور کس کس سے لڑ رہے ہیں۔ روسیرو کی کٹر فوج سے یہ حال تھا کہ ایک ایک ترک کے مقابلہ میں دس دس دس سیون کا حساب تھا۔ لیکن غامی عثمان اس قلت کے ساتھ اپنی کثیر التعداد دشمنوں سے برابر کھیل رہا تھا۔ اور اس لئے انکی طرف سے کسی سخت افسر کو حکام پہنچنے کی کوئی سبیل نہ تھی لہذا ادھم پاشا کو اس آسانی سے دھوکہ میں آجانی اور عثمان پاشا سے پیشتر لڑائی بس کر دینے کا سخت افسوس اور نہایت قلق ہوا۔

حرکہ لمونا کے بعد ادھم پاشا فوجی عہدوں میں برابر ترقی کرتے رہے۔ لیکن یہ ترقیاں ایسی آہستہ آہستہ اور خاموشی کے ساتھ عمل میں آتی رہیں۔ بہانہ کہ فیلڈ مارشل کے معزز عہد سے ممتاز ہونے کے اس وقت سے لیکر ۲ برس تک جب تک کہ یہ جنگ یونان شروع نہ ہوئی۔ کوئی خاص نیک نامی

شہرت اٹھو حاصل نہ ہو سکی۔ حتیٰ کہ یہ خیر گوش زو عوام ہوئی کہ سلطان العظم  
نے اُنکے معتد بہ جماعت ترکی افواج کی سرحد یونان کو روانہ کر دی۔ علاوہ اُنکے  
اور شیر المتحد اور لشکر برابر روانہ ہو رہا ہے اور یہ کہ اُس کی سپاہ کے سپہ سالار  
فیاض مارشل اور تیم پاشا مقرر کئے گئے ہیں۔ پس اس تقرر کے بعد جو کچھ انہوں  
نے صرف ایک ماہ کے فاصل میں مصروف ہو کر کر دیا۔ مائی۔ حناؤ۔ لریا۔ تاریا  
ایسٹو۔ وروکو۔ شریکیا۔ اور وروکو سے دنیا کو تماشہ دکھایا اور اسکا  
سیکھار عار کرنا تحصیل حاصل ہو۔ اصل یونان ہو کہ یہ تیاری تمام و کمال نہیں  
اور ہم پاشا کی اس طرح عمری ہو۔ اور اب نئی حالات پڑ چکے ہیں اور مذکور ہوئے اُن  
کلی صفحات کا پڑھنا جو تیاری جنگ شمع و یونان کے نام سے موسوم ہے اور انکی سلوٹ  
عمری کی تکمیل کے لئے لازمی ہو۔

اور ان فتوحات میں یقین ہو کہ اس کے متعصب اخباروں کو برا معلوم ہوا کہ ایک مسلمان جنرل کی  
کارگزاریاں اس طرح دنیا میں پھرنے لگی ہیں۔ لہذا انہوں نے مشہور کیا کہ اوہم پاشا یونانی قوتیں  
ہیں اُن کے باپ داوید عیسائی تھے وہ صغیر شیخین بطور غلام کے ایک ترکی پاشا کے پاس ہو  
اور رفتہ رفتہ فنون جنگ کی تعلیم حاصل کر کے اس مرتبہ کو پہونچے گویا اُن اخبارات نے ثابت کر دیا  
ہے جو فتوحات اُنہوں نے کیں۔ اور جو گویا قہقہے آمین موجود ہیں وہاں جو اس عیسوی خون  
میں جو عیسائی نسل میں ہوئے اسے اُنکی رنگین روڑ رہا ہو۔ لیکن یہ سب فقرہ بنی تھی۔  
اور ایک پتہ ان عظیم قہقہہ اور ہم پاشا کی ذات پر لگایا گیا تھا۔

اور ہم پاشا سال بعد سال ترکی اُسل میں۔ اُنکے مورثان اعلیٰ کو یونانیت اور  
عیسویت سے کسی طرح کا تعلق نہیں رہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نام کوئی  
اور ہمارے مسلم ترکی نوجو میں ہوگا۔ اسکی سوانح عمری میں یونانیت کا ذکر تھا تاہم

پیشتر اس سو کہ دگون کو اس امر کا یقین ہو معاملہ طشت از بام ہو گیا اور کوسر کی  
 تردید بن ٹیل ہو گئی۔ آپ فاضل حضرتین پیرا ہوئی اور شہادت لکھیں۔ یہاں تک  
 جنگی رسم سے تغیر پار فاع ہوئے چل بقیہ بن باغبان اسے برقع خالی  
 آدم پاشا اور کشت۔ نو شہر۔ خوش نزع اور قوی جوان بن ان کے  
 پیشتر سے وہ برس کا رسن ظاہر نہیں ہوتا چہرہ و لباس پرتانت ہو کہ  
 کوئی شخص اسے نہ تارک موقع پرچی آتا ہے شہادت اور وہ کے اس کا ظاہر  
 نہیں ہوتے۔ نہایت بشاشت سے کام چاہی کہ اسے اور فرغ کا دلایا  
 اس کے لئے نہایت پہل کام ہو تجسیر اور دورانی مفعول اور احتیاط کی یہ  
 کیفیت ہو کہ ساری لڑائی میں کسی موقع پر کوئی حکم انہوں نے ایسا نہیں  
 دیا چہرہ سامین یورپ کے تجربہ کار جنرل کسی قسم کی کٹھن بنی کر سکتے یا اس سے  
 بہتر طریقہ بلا سکتے جس طریقہ سے انہوں نے جنگی کارروائیوں میں پیش قدمی کی۔

## جمہ کی لڑائی کی کیفیت زبانی سٹرجی ڈبلیو اسٹون نامہ نگار اخبار ڈبلیو میل

سٹرجی۔ ڈبلیو۔ اسٹون ڈبلیو میل کے لائق مشہور نامہ نگار ہیں جو انہو اخبار کی طرف سے  
 جنگ کے حالات قلمبند کرنے کی غرض سے موقع پر پہنچے۔ اور حسب مصلحت بن ہو انہوں  
 نے آدم پاشا کے لشکر کے ساتھ رہنا بہ نسبت ڈلوک آت اسپارٹا کے ہمراہی کے بہتر سمجھا  
 انہوں نے بذات خود اس لڑائی کی چشم دید کیفیت کو جو فتح اس سے پیشتر ۲۰ اپریل کو  
 جمہ کے دن ہوئی تھی اسے پر اثر الفاظ میں لکھا تھا کہ بحسنہ اعلیٰ عبادت کو تاریخ میں جگہ دینا  
 نہایت لطف خیر معلوم ہوا۔ یہ کیفیت انہوں نے رمانداری کے ساتھ اور صوقت شایع کی جبکہ ترکی



ابر کی طرح اٹھا۔ اور پھر وہی نادان کی مہیب آواز سنی اور وہ لوہے کا غٹ نمودار ہوا  
 اوسہیں چھوٹی چھوٹی شکلیں توپوں کے بڑے بڑے سیاہ نشانوں کے گرد گزرتی  
 متحرک نظر آئیں۔ ہر ایک دن کی آواز کے ساتھ سن کی آواز آتی تھی۔ اور بھی  
 اس گرج کی گونج کی آواز ختم نہ ہو چکی تھی کہ یونانی صفوں میں ہم کے گولے پھینکا  
 کر کا گوش زد ہوتا تھا پھر وہ ہی سلسل نادان کی آواز آتی رہتی تھی مہیب  
 صد کا نازک گنگا کے دیتی تھی۔ توپوں کے غٹ کے غٹ نے ابر کی طرح گھٹیا ہوا  
 تھا۔ دور سے کبھی کبھی ایک نقطہ سیاہ کی طرح کوئی شخص آہستہ آہستہ ہماری طرف  
 آتا ہوا دکھائی دیتا تھا یہ کوئی تو خپا نہ کا خفی سپاہی ہوتا تھا۔

یونانی ہماری طرف کی گولہ باری کا جواب دے رہے تھے۔ اور دونوں توپوں  
 کی آواز کا بلکہ ہوا ایک پہلناک برق کے طوفان سے مشابہ تھا۔ یونانی توپچی  
 اچھی طرح گولہ نہیں پھینکتے تھے۔ ان کے ہم کے گولے یا تو ہماری توپوں کے  
 اوپر سے گزر جاتے تھے یا ایک طرف تھوڑے فاصلہ پر گر کر پھٹ جاتے تھے  
 ایک گولہ نہایت ناپسندیدہ طریق سے ہماری قرب پھٹا جب وہ گرا تو  
 چند لمحہ تک زمین میں پڑا رہا۔ لیکن ہم پر سے طور پر کہنے بھی نہ پائے تھے کہ اس گولہ  
 کی بارود کس قدر خراب ہو کہ وہ ایسی بڑی مہیب آواز نہ پھینکا کہ تھوڑی دیر کے  
 لئے میری جنگ کی دلچسپی کر لری ہو گئی۔ سامنے توپوں کو چلتے چلتے بہت صبر  
 گزر گیا اور چھوٹی چھوٹی شکلیں خاک اور دھوئیں میں جھپی رہیں۔ گولوں کے چلتے  
 اور ہم کے گولے پھٹنے کی برابر آواز آتی تھی۔ مگر رفتہ رفتہ یونانی تو خپا نہ کی آواز  
 فشانہ کم ہوتی گئی۔ اور ہماری پیادہ فوج ایک آخری حمایہ کرنے کے لئے تیار  
 ہو گئی۔ ہماری توپوں کی آواز میں لچلچھ ترقی کرتی گئی۔ ترکی گولے یونانی

فوج کی صفوں پر سنیچھ کی طرح برسرِ ہمت تھے اور اون دو گالوں پر جا کر گرتے تھے  
 جو دو فاصلہ پر واقع تھے چھوٹی چھوٹی شکلیں جو گالوں کے سپاہیوں کی طرح  
 معلوم ہوتی تھیں دو برہمن کے درمیان سے تلبا بانیان کھاتے ہوئے نظر چڑھتے تھے  
 استسین حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ ترک فوج میں گل بجھنے لگے۔ اور ہم سوار ہو کر نچو  
 تو پناہ کے نزدیک ایک مقام پر جا کر ٹھہرتے ہوئے۔ وہاں سے ہم نے چھک  
 طرف دیکھا کہ پیادہ فوج کی صفیں اپنی ترکی ٹوہیان اچھال رہی ہیں۔ بندہ تین  
 چمک رہی ہیں اور سرگرم سپاہی جو فوج خروش کے نعرے بلند کر رہے ہیں  
 یہ نظارہ نہایت عالیشان معلوم ہوتا تھا۔ یہاں سے سامنے پشت کی طرف ہلو  
 جھل واقع تھا اور اس کی داہنی طرف وہ دیہات بچھیلے ہوئے تھے جنہر حملہ کی  
 نیایان لگی تھیں سرسبز جل کے تختہ تھوڑے پر جا بجا نیلے دھوئیں کے ٹکڑے  
 لگو ہائے ابر کی طرح پھیلے ہوئے تھے۔ یہ دھوئیں اُن بندو قون کی بارگھی پڑتی  
 تھا جو یونانی پیدل فوج مار رہی تھی۔ سی غرہ میں ایک گالوں کے کسی کانین  
 شعلے بلند ہوتے نظر آئے۔ یونانی فوج کے قاسب میں ایک سیع میں مکان چوترا  
 دھوپ میں بخوبی چمک رہا تھا۔ اور منبر گھاس کے مقابل میں نہایت خوش منظر بن گیا  
 اس کے متصل ایک سفید میز صاف نظر آتا تھا۔ اس مکان اور دنیا کے گرد  
 یونانی سپاہی جو بیٹھوں کی طرح رہتے معلوم ہوتے تھے۔ اور ہماری ہشیدہ  
 کرنے والی سپاہ (ترک) نہایت تیزی سے بندو قون مار رہی تھے۔ ہمارے گاور  
 انداز نشا پچی کھلے میدان میں پھیل گئے تھے۔ اور اون کے عقب میں باقاعدہ فوجیں  
 بستہ بڑھ رہی تھیں اور اسی خوبصورتی سے ایڈوائس پانچ کر رہی تھیں جس  
 سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مشین ہی جو انکو ایسے باقاعدہ قدم تھما رہی ہے جو فوج

ہیں اور کسی قسم کا اندیشہ ان سپاہیوں کے نزدیک تک پہنچتا تھا وہ چپے چپے  
 اور باہر ہونے کا دھواں ابر غلیظ کی طرح اُنکے اُنکے آگے چلتا جاتا تھا۔ اور گردا گرد  
 پاؤں کی روند سے خاک اُڑ رہی تھی اُنکے چپے کو ذرا آدھیوں کا سلسلہ تھا جو کبھی  
 علو و حد ہو جاتے تھے اور کبھی دو تین اکٹھے ہو کر چلنے لگتے تھے بعض وقت ہم  
 کا گولہ پھٹ جانے سے بعض شکلیں آگے بڑھنے سے رک جاتی تھیں بلکہ آگے سے  
 چپے آ جاتی تھیں یہ ہونا تک معرکہ تھا جسے جنگ کہتے ہیں۔ اور یہ دھواں کے قتل  
 خونریزی کا کھیل تھا جو میری پیش نظر تھا۔ ہم آگے بڑھنے سے نہیں کہتے تھے اور ہم  
 بڑھتے چلے جاتے تھے وہ جیونیاں جو مذکورہ بالا لکھ کے گرجیں تھیں آگے چپے  
 کے طرف حرکت کرتی تھیں لیکن نظر آتے تھے مگر حقیقتاً ان کے پاؤں بچھے ہوئے تھے  
 بندہ تو ان کی آواز میدان میں نہ سنی کرتی جاتی تھی۔ اور وہ سی شعلے ہی دہان  
 وہی خاک اور وہی چھوٹی چھوٹی ٹانواں شکلیں چپے کی طرح دکھائی دیتی تھیں  
 رفتہ رفتہ ہمارے سر کی سپاہی بڑھتے ہوئے اوس سرسبز چھوٹی پہاڑی کو  
 دامن تکا جا پہنچے تھے جس پر یہ مکان واقع تھا۔ اور اب وہ اس مکان سے بہت  
 متصل ہو گئے اسی خوبصورتی کے ساتھ جیسے کوئی کوئلہ پہاڑی پر چڑھا رہی ہے  
 اور ان جیونیاں (یونانیوں) میں اب پھل اور پھولوں کے آواز پائے جاتے ہیں  
 کبھی ادھر ادھر بھاگتے ہیں اور کبھی چپے کو ہٹتے ہوئے نظر آتے اور آخر کار وہ  
 گریز اختیار کی۔ اب ہمارا قبضہ یونانی مرکز پر ہو چکا تھا۔ اور سنگینوں کی لڑائی شروع  
 کر تین کوئی تامل کرنے کی وجہ نہ تھی پس سر فولا دکا کام آغاز ہوا۔ دلیان خوسون  
 کو اٹھائیکے غرض سے آگے بڑھیں اور ادھر پہاڑی کی فوج کو چپے بڑھا لیا  
 میں ایک ترک سپاہی کے پاس سے ہو کر گزرا۔ جسکی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں تھیں اور وہ

درد سے سسک رہا تھا مجھے اس وقت جنگ سے بالطبع نفرت معلوم ہوئی  
 ہمارا نقصان غیر معمولی طور پر بہت تھوڑا ہوا یعنی صرف ۱۰۔ آدمی ہلاک  
 اور ۳۸ زخمی ہوئے جن میں سے بہت ہی کم ایسے تھے جنکے زخم کچھ زیادہ  
 تھے یونانیوں کی صفوں میں مقتول اور مجروح سپاہیوں کی تعداد زیادہ تھی۔  
 بعض جگہ ہمارے توپخانے کے فیرون کے نتائج نہایت مہیبت ناک نظر  
 آتے تھے خمیوں کے پرزے پرزے اوڑھ گئے تھے۔ ہاتھ پاؤں کٹ کٹ کر اٹھ  
 پڑے تھے۔ وریان جلی ہوئی اور ٹکرے ٹکرے ہو گئی تھیں۔ بندوق کا ہم  
 نہایت صفائی اور تیز دستی کار کیا۔ ہمیں پچاس یونانی قیدی گرفتار کئے جو ہاتھ  
 ذیل اور پیدلی کی حالت میں پائے گئے لیکن ہمارے آدمیوں کو ان کے  
 ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔ ۶

## ایٹھن میں نازک پولیسکال حالت

وزیر اعظم ایم۔ ڈیلیانی کی معزولی اور وزارت کی بھڑائی

۲۶۔ اپریل کے دوپہر سے ایٹھن دار الحکومت یونان میں نہایت مضطربانہ کیفیت تھی۔ یہ وجہ  
 پے درپے اُن شکستوں کے ہوئی جو لونا۔ ٹرناؤ۔ مانی۔ اور لریسا پر حاصل ہوئے راولین  
 ذمہ دار اور غیر ذمہ دار کے خلاف جو شورش و فتنہ مچ رہا تھا وہ اس وقت تک پہنچ گیا تھا جب کا نتیجہ قائم کر کے  
 نے کوئی طے قائم کرنا ناممکن تھی کہ کب کیا حادثہ پیش آجائے۔ چنانچہ ۲۷۔ اپریل کو مخالفوں کو  
 کے تعلقات بہت ہی زیادہ شدید اور آئیر ہو گئے تھے۔ عوام الناس کا خیال حیران کیا تھا کہ فوج یونان  
 کا شکست پانا محال ہے نہین بلکہ غیر ممکن ہے۔ اور اس لئے شکستوں کی خبروں کو ان کو یقین ہو گیا

کہ ضرور کہہ ہو کہ بازی کو کام میں لایا گیا ہے۔ اور اس پرچہ خیا ل کو یہاں تک ترقی ہوئی کہ لیا سے جو فوجیں بھاگئیں ان کی نسبت یقین کر لیا گیا کہ یہ ناموزون اور تباہ کن کارروائی حکام کی سازش کا نتیجہ ہے اسکو مقتولین کی فہرست ناکافی اور بہت ہی قلیل تھی۔ اور ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اسی لڑائی میں حسین اسقدر کم آدمی مارے جا دیں جہاں کہیں تو مکر ممکن ہو۔ ان خیالات پر موجودہ وزارت اور موجودہ حکام کے خلاف ایک بہت بڑی جماعت پیدا ہو گئی۔ حسین بن علی کے بڑے بڑے لوگ شریک تھے انہوں نے یہاں تک شور و غل کیا کہ شاہ یونان کو فیصلہ کرنا پڑا کہ موجودہ وزارت جسکے صدر اعظم ایم ڈیلیانی ہیں معزول کر دیا جائے۔ یہ فیصلہ نامناسب نہیں تھا اسلئے کہ اگر اس وزارت اور اس کے مخالفوں کی موجودگی میں وہ تباہی اور بربادی یونان کو نصیب ہوتی جو نئی وزارت کے بعد بھی ان کی قدر میں لکھی تھی تو سخت ترین بد نتیجے اندرون ملک میں پیدا ہو جاتے اور مخالفیہ فرقہ یہ سمجھ کر (جیسا کہ اسکو پہلے سے خیال تھا) کہ ان لوگوں کی سازش نے ملک کا استیصال کر دیا ہو خدا جلنے کیا آفتیں برپا کرتا۔ اور کس درجہ تک قتل عام اور خونریزی آتھنہ اور اور شہر دکنی گلی کوچوں میں ہوتی۔ چنانچہ شاہ نے ۲۶ کی دوپہر کو جو شنبہ کا دن تھا ایم ڈیلیانی صدر اعظم کو مجلس اسے شاہی مین طلب کیا۔ اور انکو اطلاع دی کہ بصواب و دیالات موجودہ بمقتضائے مصلحت معزول انکے جلسہ وزارت کو مستعفی ہونا لازم ہو۔ نہر محبتی شاہ نے اس وجوہات بیان کیں جنکی بنا پر انکو جلسہ وزارت کے استعفا لینے کی خواہش ہوئی اور کہا کہ اس بارہ میں مجھ کو زیادہ بحث اور مباحثہ کی ضرورت نہیں۔

ایم ڈیلیانی نے استعفا دینے سے انکار کیا اور درخواست کی کہ مجھ کو شاہی فرمان کے ذریعہ سے برخواست کر دیا جائے۔ اور اس فرمان میں کوئی نقطہ ایسا نہ ہو جس سے کچھ شائبہ اس امر کا مترشح ہو کہ مین عہدہ وزارت سے بخوشی خاطر کنارہ کش ہوتا ہوں اور یہ کہ جو کارروائی شاہ نے کی چودہ سوائے طوعا کرہا کے مین نے کسی اور طریق سے منظور کی ہو۔ شاہ انکو یقین

دلایا کہ کوئی بات اوسین ایسی نہوگی جس سے عوام یہ باور کر سکیں کہ تاج اور وزارت میں سائل  
حکمت عملی پر کوئی نقیض واقع ہے۔

ایم ڈیلیا نے اپنا خیال عام طور پر ظاہر کیا کہ آئندہ گورنمنٹ یونان کے ساتھ بوجہ متوازن  
کئے جانے پسند کی وزارت ہو، میرا تعلق ہرگز مخالفانہ نہوگا۔ بلکہ معہ اپنے ہمسرین اور رفیقین  
کے جسکی تعداد جلسہ وزراء میں کثیر ہے۔ اپنا اثر و اقتدار کام میں لاکر جدید گورنمنٹ اور نئے جلسہ  
وزراء کی حتی المقدور معاونت کرونگا۔ اور سب کو ترغیب دینگ کہ وہ کسی طرح کی مخالفت  
نہ کریں۔ اور جدید وزارت کے کاموں میں کوئی وقت نہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالت  
یونان کی اس قابل ہرگز نہیں کہ کسی قسم کا نزاع پیدا کر کے نازک حالت کو اب بھی نازک تر  
کر دیا جائے۔ بلکہ ایسی خطرناک حالت میں جو یونان کی قومی تاریخ میں پیش آئی ہے ہر متفلس کا فرض  
ہے کہ اس جلسہ وزارت کے جسکو شاہ اختیار دینا پسند کریں ہر طرح کی استعانت کی جائے جب  
ان سے دریافت کیا گیا کہ تنے شاہ کی خواہش پر استعفا دیتے سے کیوں انکار کیا۔ تو انہوں  
نے جواب دیا کہ مجھے ایسا کرنے سے یہ خیال ہوا کہ ایسی حرکت گورنمنٹ کی جانب سے ہر دولانہ اور  
مالا لاقی شمار کیو ادگی۔ کیا معنی کہ ایسی نازک حالت میں استظام امور سلطنت کو چھوڑ کر علیحدہ جانا  
میری دانست میں ایک بڑی بیجا اور ناموزون حرکت معلوم ہوئی۔ گورنمنٹ نے چاہا کہ میں  
برستور عہدہ وزارت عظمیٰ پر قائم رہوں اور اس کے افعال کے نتائج کو برداشت کروں  
اور اسکی حکمت عملیوں کا حتی الوسع تحفظ کروں لیکن یہ نہیں کہ سکنا کہ شاہ نے کن وجوہ  
سے مجھ پر ہو کر میرے جلسہ وزراء کو برخاست کرنا مناسب سمجھا۔ شاید ہر محبشی پر ملک  
نے زور ڈالا ہو۔ ایم ڈیلیا نے کا خیال آئندہ تعلقات کے لحاظ سے بنظر اس واقعہ کو کلیم  
مارچ ۱۸۹۷ء کو پیش آیا تھا نہایت دلچسپ ہے۔ یہ اوس زمانہ میں وزیر جنگ تھے۔  
اُس دن شاہ نے اسے انکو اختیارات چھین لئے تھے لیکن اوکی مغرولی اس بات پر منحصر تھی کہ آیا یونان کی

فوج شاہ کے احکام کی تعمیل کرتی ہو یا ایم ڈیلیائی کا حکم بجالاتی ہو۔ فوج نے شاہ کا اتباع حکم کیا اور تاج محفوظ کر لیا۔

(ایم ڈیلیائی کی معزولی کی ایک وجہ)

اگرچہ ایم ڈیلیائی نے ایک نامہ نگار سے بیان کیا کہ اُن کے اور شاہ کے مابین مسائل حکمت علی کے سبب کوئی اختلاف نہیں ہو مگر بعض اور لوگوں سے انہوں نے ذکر کیا کہ انہوں نے سے ایک تجویز مصالحت کی ٹرکی کے ساتھ کی تھی جسکی رو سے یونان ددل یورپ کی اُن خواہش کی تعمیل کرتا جو کرنیل واساس اور یونانی افواج کریٹ کی واپسی پر مجبور تھیں۔ برخلاف اُنکو شاہ کا مصمم قصید تھا کہ کرنیل دلس کو کریٹ سے ہرگز طلب نہ کرے اور اس اختلاف کے باعث شاہ نے وزیراعظم سے فوراً استعفا طلب کر لیا۔

۲۷۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو مخالف جماعت کے سرغنایان ایوان شاہی میں طلب کئے گئے اور شاہ نے اُنکو اپنے ارادہ کی اطلاع دی اور حکم دیا کہ وہ ایک جدید جلسہ وزراء میں ایم رالی جو یونانیوں میں ایک ہر وزیر شخص میں عہدہ وزیراعظمی کے لئے تجویز کئے گئے۔ شام کے وقت شاہ نے ایم ڈیلیائی کو بلایا۔ اور اُن سے درخواست کی کہ جدید وزارت کے فرمان تقریر پر دستخط کریں

### جدید جلسہ وزراء

جدید جلسہ وزراء کے تعین سے پیشتر لوگوں میں نہایت بیقراری اور اضطراب پایا جاتا تھا جمیع بسے کثیر شہر کی گلیوں میں پھرتے تھے۔ اور مضطرب الحالی انکی حرکات سے نمایان تھی جمیع ایوان کے روبرو جمع ہوا۔ اور اس سے دن لوگوں کو جو اسی جماعت مخالف کے سرغنہ تھے بلکہ حالات دریافت کرنا چاہیے اور اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ایم بہر خاصہ طلب کئے گئے لیکن جیسے اُنکو امل جو شخص نمودار ہوا وہ ایم ڈیلیا۔ تھے

اُس نے ایک اوسچے زینہ پر چڑھ کر چار لمینٹ کے مکان کو جانا تھا یہ بیان کیا کہ گورنمنٹ کی تباہی کے لحاظ سے سابق جلسہ وزرا اور پبلک نے شاہ سے چاہا کہ وہ اپنا فرض ادا کریں اور عام امن و امان کے برقرار رکھنے کی کوشش کریں اور ہدایت کی کہ جماعت نفی کے ممبروں پر بھروسہ رکھنا لادبی ہو جو اعلیٰ ترین پولیٹیکل حقوق کی نگرانی میں مصروف ہو ان الفاظ پر دوسرے غرہ ہائی خوشی بلند ہوئے، اور جب تھوڑی دیر بعد ایم رالی نمودار ہو کر تو پھر ان غرہ ہائی خوشی کی زد سے تجدید کی گئی اور اس مجمع نے ان امور سے فرقہ مخالف کی تمہندی خیال کی چنانچہ برجوش لوگوں میں سوچھہ ہزار اشخاص نے ایم دیلیا اور ایم رالی کے مکان تک انکی مشالیت کی۔ اور یہاں پہونچ کر ایم رالی پھر نمودار ہوئے اور مجمع کو مخاطب کر کے کہا کہ گورنمنٹ نے خود کشی کر لی ہے۔ اور ہمارا فرض ہو کہ امن و امان کو قائم کریں اور اپنی وطن کے لئے لڑیں۔ مجمع نے اس حق نہایت برجوش غرہ لگے اور اس کے بندہ منتشر ہو گئے دوسرے روز شاہ نے سرغنایان فرقہ مخالف کو جدید جلسہ زر کے تشکیل کے اختیار عطا فرمائے۔ چنانچہ یہ لوگ براہ راست پارلیمنٹ ہوس کو گئے۔ اور وہاں فوراً ایک جلسہ منعقد کیا جو حسین بحث و مباحثہ کے بعد یہ امر قرار پایا کہ ایک ذراہ کی فہرست تیار ہوئی اور تین سربراہان ممبر اسکو شاہ کی خدمت میں پیش کرنے کی غرض سے لے گئے۔ شاہ نے انتخاب پسند کیا اور صدر اسقدر ریم کی کہ ایم تھیوٹائی جو عنقریب ایتھنٹرین آئو لے تھے جلسہ وزرا میں شامل کیے جانے بعد منظوری شاہ مندرجہ فہرست ذراہ جدید کی شہر کی گئی ایم رالی وزیر اعظم و وزیر بحری کرنیل سجاد و وزیر جنگ ایم سیمو پلو و وزیر مال ایم کراپلو و وزیر سرشتہ تعلیم ایم تھیوٹائی کی وزیر میغہ داخلہ۔ ایم ڈیلی جاری نے جدید جلسہ ذراہ میں داخل ہونے سے انکار کیا اور اعتراض کیا کہ اس میں صرف وہی لوگ شریک ہونا چاہئیں جو پولیٹیکل جماعتوں سے علیحدہ ہیں۔ امیرالجو کناری اور ایم سوٹو روپو لوٹے بھی وزارت کے بستے قبول کر دی

سے اٹھا کر کیا اور اس طرح اس جلسہ وزرا میں صرف ٹرے کو پٹ اور اسٹ لوگ شریک ہوئے۔ وزیر اعظم اور وزیر جنگ فوراً ایک جلسہ میں نشست کر کے فرسالاہ کو روٹا ہو گئے تاکہ میدان جنگ کے نقصان کا ملاحظہ کر کے اسکی اصلاح کریں۔

یکم مئی کو جیڈیہ جمیئر لین مسٹر ہائی وزیر اعظم نے بیان کیا کہ ہماری پہلی کوشش یہ ہوگی کہ فوجی طاقت کو سنبھالا جاوے۔ اور از سر نو اسکی آراشگی ہو جسکے بغیر جنگ جاری رکھنا یا آخر کے ساتھ صلح کرنا غیر ممکن ہو گا۔

## جنگ ایپائرس

نوٹ۔ چونکہ جنگ ایپائرس برابر ابتدائے جاری ہو اور بوجہ سلسلہ معرکے میدان متصل اسوقت کہ تاریخ کے ۱۰ صفر چھپ چکے اسکا کوئی تذکرہ احاطہ تحریر میں نہیں آیا۔ اور زیادہ التوانا مناسب ہے۔ بدینوجہ مزید فتوحات میدان تھسلی کو برے چندے چھوڑ کر ہم صوبہ ایپائرس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

## صوبہ ایپائرس

یہ صوبہ یورپی روم کے مغرب میں سرحد یونان سے ملحق واقع ہے اسکا قدیمی نام ایپائرس ہے لیکن فی زمانہ ٹرکش صوبیات میں جلیقنا کے نام سے موسوم ہے جو دراصل ملک البانیہ کا جنوبی حصہ ہے اس کے شمال میں ردیکیا۔ مشرق میں مقدونیا اور تھسلی۔ جنوب میں غلج آٹا۔ اور مغرب میں بحر روم واقع ہے۔ پورے صوبہ کا طول شمالاً جنوباً ڈیڑھ سو میل۔ اور عرض شرقاً غرباً زیادہ ہو زیادہ ۵۰ میل ہے۔ بڑا دریا آٹا ہے جو جنگ ہیپتیسر تھسلی اور ایپائرس کے درمیان جدا فصل تھا۔ اس کے جنوبی کنارہ پر شہر آٹا واقع ہے جو یونانی عملداری میں شامل ہے۔ دوسرے بڑے دریا ڈیو سا اور چرو شاہین جو مشرق سے مغرب کی طرف بہ کر بحر آئیا ٹگ میں گرتے ہیں۔ صوبہ کے عین وسط میں شرقاً غرباً ایک مکمل سلسلہ پہاڑوں کا حامل ہے جو شمالی اور

شرقی حصہ ملک سے افواج کے داخل ہونے میں سدا رہا ہوتا ہو۔ اس پہاڑ کے مشرقی حصہ کے جنوب میں چند میل کے فاصلہ سے ایک بڑی جھیل شروع ہوئی ہے جو شمالاً جنوباً ۸ میل کے قریب طولانی ہے۔ جسکا نام چلینا ہے۔

اس جھیل کے جنوب و مغرب کے کنارہ پر بڑا شہر چلینا واقع ہے۔ جو صوبہ کا صدر مقام ہے اور شہر آٹا سے جو دوران جنگ میں یونانی فوج کا ہیڈ کوارٹر رہا اسکا فاصلہ بچھ مستقیم ۴۰ میل ہے مغربی ساحل کے قریب ایک بڑا جزیرہ کارفو واقع ہے جو صوبہ تھسلی کے ساتھ یونانی سلطنت سے ملحق کر دیا گیا ہے۔ صوبہ کے جنوبی نقطہ اختتام پر اور خلیج آٹا کے دہانہ پر سلطان المعظم کا ایک زبردست فوجی قلعہ بند مقام پر پوزا ہے جو پوری پوری طرح یونانی فوجی بندگاہ واقع خلیج آٹا کی نگہداشت رکھتا ہے آٹا اور چینینا کے درمیان راستہ پر دو چار چھوٹے چھوٹے قصبے واقع ہیں جس میں فلیپا ڈیس اور قلعہ پنٹی گپیڈیا کا ذکر جنگ ایپائرس میں اکثر آویگا فلیپا ڈیس آٹا سے ۴۰ میل اور پنٹی گپیڈیا ۲۰ میل ہے۔

## ایپائرس میں جنگ

اول سے آخر تک گومر کر جنگ میدان میں رہا جسکو درہ ملونا سے گذر کر ترکوں نے فتح کیا تاہم مغربی اضلاع میں ایپائرس کی لڑائیاں بھی جن میں ابتداً یونانیوں کو کسیدہ کامیابی رہی نظر انداز کرنے کے لائق نہیں بلکہ ایک لحاظ سے وہ سب سے زیادہ ضروری حصہ جنگ کا ہے اس لئے کہ جس طرح ترکوں نے ملونا کے راستہ سے تھسلی پر قدم بڑھائے اسی طرح یونانیوں نے آٹا کی راہ سے ایپائرس میں پیش قدمی کی اور اگر اسکو مستقل کامیابی ان اضلاع میں اسی طرح آخر تک ہی جس طرح کہ اول میں ہوئی تو وہ تھسلی کے بڑا قطع زمین پر ترکی عملداری ایپائرس میں قابض ہو کر تھسلی کا نعم البدل حاصل کر لیتا لیکن یہ نمایاں جنگی قوت اور تباہی راحی معقول سے جو ترکی افسروں نے میلان جنگ میں تین تین

یونانی ایپائرس کو خالی کر کے بھاگے بلکہ اونکا نقصان جان مال بھی بہت زیادہ ہوا صوبہ  
ایپائرس میں آٹا کی طرف سے بڑھنے کی وجہ یہ تھی کہ یونانیوں کو اس طرف کوئی روک نہ تھی  
اونکی فوجیں تیس ہزار خود آٹا میں جمع تھیں اور اودکا سفر بی بیڑہ جہازات ہر وقت تازہ افواج  
کے لانے اور ترکی قلعجات ساحل سمندر کے اوڑا دینے کے لئے بہتہ وجوہ استعداد و تیار  
تھا۔ برخلاف اسکے ترکی ہیڈ کوارٹر فوجی جس مقام پر تھا اس کے اور ایپائرس کے درمیان  
میں نہایت دشوار گزار پہاڑوں کے سلسلے اور نامہوا قطعات زمین اور جنگل اور ندیان  
واقع تھیں مزید برآں فاصلہ بھی اس قدر تھا کہ فوجی امداد ہفتوں کے اندر شکل سے آسکتی تھی  
یہ ترکوں کے سرداروں کی نہایت ہی عالمانہ اور کامل تدبیریں تھیں جنکی قدرت انتظام سے  
کافی تعداد افواج قاہرہ کے موصمان حرب و رسد میں وقت پر پہونچ گئے اور اوس وقت کو  
یونانیوں کو شکست پر شکست اور نہریت پر نہریت ملتی گئی۔

۱۷ اپریل کی صبح کو ترکوں کی طرف سے نہایت تیزی کے ساتھ جنگ شروع ہوئی۔ بجے  
صبح کے قلعہ پر یونان سے بیڑہ جہازات پر گولہ باری شروع ہوئی اور یونانی جہاز مقدونیہ  
نام جبکہ وہ خلیج ادریشا کے تنگ دہانہ سے گذر رہا تھا گولوں نے اوسکو غرق کر دیا۔ کپتان  
رغنی ہوا اور ملحق پیر کر بچ گئے قلعہ سے یونانی جنگی مقام انٹیم پر بھی گولے برسائے گئے۔ لیکن بیڑہ  
کے یونانیوں نے بھی تیزی کے ساتھ کام دیا جس سے ترکوں کا کسیدہ نقصان ہوا۔  
یخبر شکر ایتھنز سے شاہی رد بکار جاری ہوئی جسکی رو سے مغربی ڈویژن کے بیڑہ جہازات  
یونان کو قلعہ پر یونان پر گولہ باری کا حکم ملا اور جہاز مقدونیہ کے ڈوب جانے سے جو راستہ بند ہو  
گیا تھا اوسکو ڈائنامیٹ سے اڑا کر صاف کر نیکی تجویر ہوئی۔ نیز جنگی جہاز اسپٹ مٹی کو  
حکم ملا کہ وہ بھی پٹروس سے پر یونان کو جائے۔

غرض آغا جنگ پر ہی تمام سرحد اس سرے سے اس سرے تک مغرب میں پر یونان

وسط میں گریونیا اور مشرق میں کرآتیا تک میدان کا زائر بن گئی۔ اور حیطہ ترکوں نے اپنی تمام قوت کرآتیا کے متصل درہ ملونا پر جمع کی اسی طرح مقامی فوائد کے لحاظ اور ایپارس پر پائے آسانی مستصرف ہونے کے خوش آئند خیال سے یونان نے اپنی پوری پوری طاقت کا اجتماع آرتا پر کیا یہ مقابلہ بڑی کسے یونان کو ایپائرس میں کامیابی نہایت آسان تھی۔ اگر آخر ان کے قوم میں کچھ بھی جنگی قوت ہوتی اسلئے کہ مابین ایپائرس اور یونان کے کوئی کومستانی سرحد جو قلعہ بندی میں سدا رہا ہوتی حال نہ تھی۔ بحر ایک دریا کے جو ایک ندی ہو اور کوئی حد فاصل نہیں۔ یونانی فوج یا نہایت جانتیا تک جاسکتی تھی اسلئے کہ ترکی فوج متبادل میں سے کوئی دستہ اس صوبہ میں مصروف کار نہ تھا۔ زیادہ تر روین فوج کا کچھ حصہ بھی لیا تھا۔ دوسرے یہ کہ بوجہ بعد مسافت اور نہ ہونے ریل اور حائل ہونے نہایت پیچیدہ اور دشوار گزار پہاڑی سلسلوں کی ترکی فوجی صدر مقاموں کی ایک نہ فوج اور سدا آنا آسان نہ تھا اور انہیں چو بات پر نظر کر کے وزارت یونان نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر ترکوں نے متصلی میں سے کوئی حصہ لیا تو ہم اس سے دو چندان آپائرس میں لے لیں گے تیسرے یونانیوں کے سفید طلبہ اور بھی تھا کہ ترکی افواج متعین ایپائرس کو صرف حفاظتی جنگ کا حکم تھا اور پیش قدمی کی اجازت نہ دے گی تھی نیز کوئی شاہانہ رمز اور حکمت ہوگی۔ غالباً اس لئے ایسا حکم دیا گیا ہو گا کہ یونانی فوج جو بعد میں ہزار گز آرتا پر جمع ہوئی تھی بوجہ موجود ہونے ترکی افواج مقابل کی اپنی جگہ سے نہ ہل سکے اور ایک کس کے لئے بھی وہ آرتا کو نہ چھو سکے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہوا جبکہ ترکی فوج برابر آرتا کے مقابل ڈٹی ہوئی رہی۔ اور نہ آگے بڑھی اور نہ اس فوج یونانی کو بڑھنے دیا۔

**یونانی بحری طاقت کے بھروسہ پر مخالفین ترکی کی  
دل خوش کن امیدیں**

یونان کی بحری قوت جسکی اس قدر تعریف و توصیف ہوتی تھی بالآخر اس شعر کے مصداق ہوئی

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرہ تو ایک قطرہ خون تھا

جنگ سے پیشتر اور اس کے مابعد یونانی جہازوں کی طاقت اور اوس کے کہتا تو انکی جنگی لیاقت کی وہ بکا تھی کہ جسکی کچھ انتہا نہیں۔ کوئی صاحب الرائے تجویز کرتا تھا کہ ادھر خشکی میں ترکی فوج بڑھی ادھر تو بخور یونانی بیڑہ پر اسنے کرم خوردہ عثمانی جہازات کو تباہ کر کے دل کا بخار نکال دیا۔ کوئی اس خیال سے خوش تھا کہ اب کوئی دم میں خبر آتی ہو کہ ساحل لیوانٹ سے لیکر ساحل بحر اسود تک کے تمام بنادر اور ساحلی قلعجات سمار ہوئے جارہے ہیں۔ کوئی حضرت یہ صلاح بتاتا تھے کہ سب سے اول اس غضبناک بیڑہ سے دہانہ ڈارڈنیلز کو عبور کر کے قسطنطنیہ پر گولہ باری کرنا لازم ہے تاکہ سلطان دیاوکھا کر سین اسٹیفنو کی طبع فوراً صلح پر آمادہ ہو جائیں اور یونان مانتی اپنی خواہشات کی تکمیل کراوے۔ اور اگر اس میں کچھ دقت ہو تو کم سے کم اتنا تو کرسے کہ بندرگاہ ڈیڈی علیج کو جہان سے بجانب مشرق قسطنطنیہ کو اور بجانب مغرب ایڈریا نوبل کے راستہ اور سیلونی کا کوریلوی لائن جاری ہین گولہ باری سے تباہ کر دیا جاوے اسلئے کہ ڈیڈی علیج وہ ضروری مقام ہے جہاں ہر کرہم سے زیادہ فوجیں گزری ہین۔ اور جہاں پانچ غیر ملکی جہاز دقت مقرر پراتے اور جلتے ہین۔ پس اس بندرگاہ کے ضیاع ہو جائیسے ترکی فوج متعینہ بھتسل بھی تباہ ہو سکتی ہو۔ اس لئے کہ اوس کے لئے رسد قسطنطنیہ سے صرف اسی راستہ ہو کر آتی ہو اور یونانی بیڑہ کے خوف کو براہ تری نہیں بھیجی جاتی۔ غرض تمام یورپ اور مخالفین تک کے لئے جو امر تسکین بخش تھا وہ زیادہ ہی بھری قوت تھی۔ اور یونان نے ان اصول پر کار بند ہونکی کوشش بھی کی۔ لیکن اسکے چند جہاں کیونکہ انساو ڈارڈنیلز میں گزرنے کی جرأت کر سکتے تھے جسکے کناروں پر مالیشان قلعہ کلی البحر قلعہ سیدہ قلعہ حمیدیہ قلعہ سقارہ قلعہ سلطانیہ قوم قلعہ۔ سید البحر۔ ارخانہ۔ اور قلعہ طغرل۔ وغیرہ ہوں جنکی قلعہ شکن اور قیامت خیز توپوں کے نالوں کے قطر دس دس۔ اور چودہ چودہ

انچھ کے ہوں جنکا ایک گولہ سوا گز کے محیط کا ایک تہنی جہاز کو غرق کر سکتا ہو۔ بچارہ یونانی

پڑہ تو منجملہ صد ہا توپوں کے دس توپوں کے فیر کا بھی متعل نہ ہو سکتا تھا اور جب وہ دروایاں  
 میں بھی گذرنے کا خیال نہ کر سکتا تھا تو ظاہر ہے کہ محفوظ قسطنطنیہ تو وہاں سے فاصلہ بعید تر  
 واقع ہے۔ علیٰ ہذا القیاس ڈیڑھی غاج گو سمندر کے کنارہ واقع ہو لیکن وہ بلے ریل فوجی پٹ  
 کو اٹراڈیریا توپل سے صرف ۹۲ میل کے فاصلہ پر ہے جہاں اسی ہزار رگلر فوج ہمیشہ تیار رہتی ہے  
 علاوہ برین ڈیڑھی غاج سے سلونیکا یا قسطنطنیہ کو سمندر کے کنارہ کنارہ ریل نہیں جاتی ہے  
 بلکہ ترکی دور اندیش عاملوں نے ڈیڑھی غاج سے شمال کی طرف فاصلہ دیکر ساحل سمندر سے  
 دور لیجا کر لین نکالی ہے۔ پس بندر مذکور پر یونان کا قابو حاصل کرنا اور پھر ملک کے اندرونی  
 جانب فوج اوتار کر لیجانا اس کے حق میں کامل بربادی بخش تھا۔ چنانچہ ۲۰ اپریل سے پیشتر  
 جو ایک گروہ یونانیوں کا جہاز سے اتر کر قسطنطنیہ سلونیکا ریلوی کی پٹری اوکھاڑنے میں مشغول  
 تھا بے انتہا زک پا کر سپاہی ہوا اور پھر اس حرکت کی تجدید کی گئی۔ یہ گروہ جزیرہ تھیا س کے مقابل  
 ساحل پر اتر تھا۔

نوٹ : ایک فرانسیسی اخبار کے ذریعہ سے جو افواج ممالک دنیا کی تعداد سے کامل واقفیت رکھتا ہے  
 حسب ذیل شمار دیا جاتا ہے۔

انتظام فوجی کے لئے سلطنت عثمانیہ سات حصوں پر تقسیم کی گئی ہے اور ان کے ہیڈ کوارٹر قسطنطنیہ۔  
 آذربائیجان۔ ارمینیا۔ بغداد۔ مواسط۔ ادصغایین۔ اردو کی علیٰ قین قسم کی فوجی  
 مرکب ہے۔ نظام ردیف۔ سخط اور اسین ۱۲ سے لیکر ۱۸ سال تک جوان ہیں۔ گویا ہر آدمی کو بیس سال تک  
 فوجی ملازمت بھگٹنا پڑتی ہے۔ رنگوٹ دوم قسم کے ہوتے ہیں قسم اول چھ برس (چار برس زیر حکم اور دو برس  
 ریزرو) نظام آٹھ سال (چار برس دل زیر حکم اور چار برس دوم ردیف) اور چھ سال سخط میں اسطرح  
 کل بیس سال بہنا پڑتا ہے۔ قسم دوم میں وہ جوان بھرتی ہیں۔ جو قسم اول کے لئے نہیں لئے گئے اور اس  
 بھرتی کو ترتیب ثانی کہتے ہیں یہ لوگ ملازمت کے پہلے سال چھ سے نو مہینے تک بارگون میں رہ کر فوج  
 سیکھتے ہیں۔ اور پھر ہر برس صرف ایک مہینے اپنی گھروں میں ہی قوا کیا کرتے ہیں۔ فوج نظام  
 حسب ستور۔ فرانستان۔ کمپنیوں۔ رجمنٹوں۔ بٹالین۔ بریگیڈ۔ اور ڈویژنوں پر تقسیم ہے لیکن

بقسطنطنیہ  
 اور ایسٹریک  
 بلقان  
 منکرہ خط

یونانی بیڑہ کی ناقابلیت محض اسٹیج سے صاف روشن ہے کہ ڈارڈنیلز اور ڈیڈی خلیج کو چھوڑ کر ان صد ہا چھوٹے بڑے ترکی جزیروں میں سے بھی ایک پر ہاتھ نہ ڈال سکا۔ جو بحر اربعین میں بھرتے پڑے ہیں اور پھر اس کے مشرقی ساحل پر بیڑہ نیا کے مقابل جہاز لا کر کچھ سامان رسد ضائع کر دیا۔ اور پلاٹا مونا۔ اور لغتوری خوری قصبہ پر حملہ کیا۔ قلعہ پر یوزا پھر مفید گولہ باری کچھ اور کرتار ایک مصری آگہوٹ کو گرفتار کیا۔ اور سرایشمید یا ملیٹ کو پکڑ لیا۔ جو سلطان کی جانب دارمانے جاتے ہیں۔ اور کوئی کارروائی بحری اس سے ایسی ظہور میں نہیں آئی جو قابل بیان ہو۔ البتہ مہری حکم لیکر یہ بیڑہ دار السلطنت ایتھنز سے ضرور روانہ ہوا تھا لیکن اس پر

۲۶ رجسٹ میں کہ ایک بین الیونین۔ لیکن کچھ ایسے ہی ہیں جس میں صرف تین الیونین ہیں بظاہر میں ۳۹ لپٹیان انجیروں کی ہیں جنہیں ۴۰۰۔ آدمی ہیں۔ ایک جہت اگل بھانے والوں کی اور پندرہ الیونین رافٹل کے بھی ہیں۔ طائیس میں ۱۲ الیونین ہیں کہ جو قوج محاذ کرٹ کی طرح ہیں۔ اول دوم وچم یعنی تسطنطیہ اور یا پول وغیرہ سے بھرتی ہوتی ہیں۔

پر الیونین میں برتوہ جنگ ۹۲۳ جوان اور ۵ کھوڑے ہوتے ہیں۔ گویا ہر جہت میں ۴۷۹ آدمی اور ۲۰ کھوڑے دو چوٹو کچل ایک بریگیڈ ہوتا ہو۔ دو بریگیڈ سے ایک الیونین رافٹل کے دو تین کہلاتا ہے۔ اور دو ڈوین ملل ایک اردو جتا ہے۔ پیدل قوج تھری بی باڈی بندوق سے مسلح ہے بعض رجسٹوں کو ماسکمالی والی بھی دی گئی ہے۔ علاوہ اس کے دولکھ میں ہزار کشادہ پوٹ مسلحانہ میں موجود ہیں (داد بھی کسی کو نہیں دی گئی) قوج رویت ۸۸ رجسٹوں پر تقسیم ہے۔ اور اس کی ترتیب نظام ہی کی طرح ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ نظام میں ہر الیونین میں ۹۲۲۔ اور رویت میں ۱۲۰۰۔ آدمی ہوتے ہیں۔ رسالہ میں ۲۰۲۔ اسکو ڈوین ہیں۔ علاوہ اس کے ایک قوج سواطیان کردوں کی کھڑی کی گئی ہے۔ اور جدید کہلاتی ہے۔ وہ اپنے کھوڑے لائے ہیں۔ اور انکو سردار بھی اپنی ہی ہیں۔ سرکار عالی کو صرف ہتھیار مہیا کرنے پڑتے ہیں۔ تو پختاند میں انتظام ۹۱۸۴۲ کے موافق ۵۸۴۲۰ آدمی۔ اور ۱۲۵۹۹۱۲ قومن میں یہ سب ۱۴۱۴ سیدائی ۲۲ پارٹی پوچھا میں تقسیم ہیں۔ کل قوج قاہرہ کی تعداد اسطرح سمجھ میں آسکتی۔

تفصیلات صفحہ ۱۱۵

۱۰ قوج	کامل قواعد دان	کم قواعد دان	کم دیش قواعد دان	میزان نقل
تظام	۲۵۰۰۰۰	۱۳۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰	۵۳۰۰۰۰
رویت	۲۸۰۰۰۰	۳۲۰۰۰۰	۰	۶۰۰۰۰۰
مستحق	۱۸۰۰۰۰	۱۶۰۰۰۰	۰	۳۶۰۰۰۰

تفصیلات صفحہ ۱۱۵

شاہی حکم کا اس وقت تک کچھ حال نہ کھلا کہ آیا اٹمین قسطنطنیہ نے لینے کا حکم تھا یا سلونیکا پر قابض ہو جانے کی ہدایت تھی۔ چنانچہ اول لذر تو ہر طرح ناقابل فتح اور دشوار گزار راستہ پر واقع ہے اور سلونیکا آزاد بندرگاہ ہے۔ جیسا تجارتی تعلق تمام دول یورپ سے ہے اور چونکہ اس کے نقصان پہنچانے سے غیر ملک کی تجارت کا ہون کو بھی نقصان پہنچتا تھا اسلئے سلونیکا پر بھی گولہ باری نہ ہو سکی۔ غرض مولے مذکورہ بالا کارناموں کے اور دو تین گاؤں اڑا دینے کے دوران جنگ میں سارا بیڑہ بے نیل و مرام چاروں طرف گھومتا پھرا اور ایک موقع بھی اس کو اپنے نام اوچھالنے کا نہ ملا۔

## سلطانی بیڑہ ہزار کی کاروائی

گو یورپ بھر میں سلطانی جہازوں کو یہ نظر حقارت دیکھا جاتا تھا۔ اس کے متعلق طرح طرح کے تمسخر آمیز من گھڑت خبریں شایع ہوتی تھیں لیکن بالآخر معلوم ہوا کہ وہ ترکی کے حق میں بہت کچھ کارآمد ثابت ہوا۔ حالانکہ یورپ میں ٹھٹھہ باز اسی بھروسہ پر رہے کہ سارا عثمانی بیڑہ بحر ماہی اور ابلے ڈارڈنیلز میں محفوظ پڑا ہے اور اس کے کپتانوں نے نوٹس دیدیا ہے کہ جہاز سمندر میں چلانے کے قابل نہیں ہیں۔ گو درحقیقت ایسے ناکارہ چند جہاز ضرور تھے کہ قلعجات ڈارڈنیلز کی پناہ میں لنگر زن رہے۔ تاہم باقی بیڑہ کے ایک بہت بڑے حصہ نے وہ کام کیا کہ ہر سلطنت ایسی سرعت سے ایسا اہم کام سرانجام نہیں دے سکتی یعنی تمام ردیف فوج کو شیر تھوڑے میں ایشیائے کوچک اور اناطولیا سے طلب کی گئی تھی انہیں جہازوں نے ایک بندرگاہ پر دوسرے بندرگاہ کو منتقل کیا۔ اور پھر ان کے لئے لاکھوں من سامان رسد اور سامان حرب سلونیکا کے ایشیائی بیڑہ جہازوں سے لے جا کر ڈھو ڈالا۔ اور اس آمدورفت میں وہ وہ

احتیاطین اور حفاظتی کام عمل میں لائے گئے کہ یونانی بیڑہ جہاز تو درکنار کسی کشتی کو بھی محض  
 خطرہ میں نہ ڈال سکا۔ عثمانی بیڑہ کے سب جہاز پرانے ہتھکڑے تھے۔ اور جو قابل مرمت ہتھکڑے  
 درستی نہایت چابکدستی سے عمل میں لائی گئی۔ چنانچہ آہن پوش جہاز حمیدیہ بھی ۱۸۷۵ء  
 میں تیار ہو کر قسطنطنیہ میں داخل ہوا۔ اسکا وزن ۶۷۰۰ ٹن یعنی ۱۸۷۰۰ من ہے۔ اس پر علاوہ چند  
 جلد چلنے والی مشینیں تو پلوں کے دو توپوں میں سے ایک قطر کی اور دو کرب توپیں ۱۶۔۱۶۔۱۶ قطر  
 کی چڑھی ہیں۔ انجنوں کی طاقت چھ ہزار سو گھوڑوں کی ہے اور رفتار سے گھنٹہ ۱۲ ناٹ یعنی ۱۵  
 میل ہے۔ ناٹ = ۱۵ میل، دو بیڑہ بھی جنگی جہاز حسین عثمانی امیر البحر جو فی الحال حرمی  
 پاشا ہیں، مقیم رہتے ہیں مسعودیہ ۱۸۷۵ء میں مکمل ہو چکا۔ اسکا وزن ۹۱۲۰ ٹن یعنی ۱۸۲۴۰  
 سے بڑا ہے جس پر ۱۲ توپیں دس سے انجنوں کے قطر کے موہنے کی چڑھی رہتی ہیں۔ تیسرا آہن پوش عثمانیہ  
 اور چوتھا غازیہ ہر ایک وزن میں ۶۷۰۰ ٹن ہیں ۱۸۷۵ء میں آمارے گئے۔ لیکن بعد میں  
 تھوڑا عرصہ گزرا انکی تجدید کی گئی۔ نجم شکوت دزدی ۲۰۸۵ ٹن ۱۸۷۵ء میں اوتارا گیا۔  
 ہتر ہزار آہن پوش اگن بوت دزدی ۴ سو ٹن ۱۸۷۵ء میں آمارا گیا۔ تھایاواک کا جہاز ۱۸۷۵ء میں  
 اوتارا گیا۔ از میسلیم جہاز یار برداری۔ پلنگ دریا۔ تار پیڈ و توپدار جہاز دزدی ۹۰۰ ٹن ۱۸۷۵ء  
 میں آمارا گیا۔ اجیر تار پیڈ دشتی دزدی ۱۵۰ ٹن ۱۸۷۹ء میں جارتار پیڈ و کشتیان ہر ایک  
 دزدی ۸۵۔۸۵ ٹن ہیں۔ علاوہ ان کے دیگر تار پیڈ و کشتیان ہر وقت تیار رہتی ہیں کہ  
 جہاں ضرورت ہو تو یہی بخش متایج پیدا کرنے کو موجود ہیں۔ تجارتی اور ڈاک کے جہاز اتنی  
 علاوہ ہیں۔ بیڑہ کمرانکی آخری ہفتہ پانچ میں جب یہ بیڑہ گولڈن ہارن سے روانہ ہوتا  
 اس وقت لاکھوں تماشاخی کنارہ دریا چھوٹوں اور پلوں پر جمع تھے۔ روسی سفیر ایم نیلیڈوف  
 اور فرانسیسی سفیر ایم کمپسن۔ حسن پاشا وزیر بحریہ کے ہمراہ روانگی ملاحظہ کرنے گئے۔  
 اور اعلیٰ حضرت امیر المومنین نے قصر لیز کو شک کے بالاخانہ سے اس نظارہ کو

معائنہ فرمایا۔ کریم کے سمندرون میں ایک ترکی آہن پوش نے شروع باج میں ایک یونانی جہاز آذوقیا کو گرفتار کیا جو بعد کو نصوحی پاشا والی بیروت کی تحویل میں رہا۔ باج کے تیسرے ہفتے میں ترکی جہاز عوالدین نے ایک دوسرے یونانی جہاز موسومہ ہیرام کو سخت معرکہ آرائی کے بعد حسین ۴۵ یونانی اور ترک قتل ہوئے گرفتار کر کے جرمنی جہاز کو حوالہ کر دیا۔

اس جہاز پر یونانی پارلیمنٹ کا نائب میر مجلس ایک ممبر اور ساتھ یونانی مجاہدین علاوہ سامان حرب کے سوار تھے۔

دوران جنگ میں بحری جنگ کے ہنویس البتہ اس قدر ضرور ثابت ہوا کہ عثمانی بیڑہ اذوقیا اسلئے تیار نہ تھا کہ وہ یونانی جہاز گاہوں اور ساحلوں کو حملہ کر کے تباہ کر ڈالتا۔

اور خود پیش قدمی کر کے یونانی بیڑہ کو دار الفنا کا راستہ دکھلاتا۔ تاہم یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آئین اپنی اور اپنے ملک کی حفاظت کرنے کی طاقت ضرور ہر اور چونکہ بیڑہ کے حملہ آور ہنویس چند امور مانع تھے۔

مثلاً ترکی بڑی فرج کی پوری کامیابی کا نظہور اور اس کے بحری حملہ کی ضرورت کا مفقود ہونا اور دول یورپ کے متحدہ بیڑہ جہازات کا سوا حل کریمٹ پر موجود ہونا، اس لئے یہ بھی کہا نہیں جاسکتا کہ ترکی جہازات حملہ کی طاقت رکھتے تھے یا نہ رکھتے تھے۔

حضرت سلطان المعظم کو یونانیوں کا تباہ برباد کرنا اگر منظور ہوتا تو وہ ایسا کرتے کہ اور ہر بڑی فوجیں انگوئیست و نابود کرتی ہوتیں۔ ۱۔ دہر جہازوں کی آتشباری سے ساحلی قلعہ اور بندرگاہ پائرس۔ اور ایتھنز کو ڈھیر کیا جاتا۔ لیکن منشا سلطانی ہرگز یہ نہ تھا اسلئے کہ جو کچھ ترحم ادیم پادشاہ نے نہایت درجہ کی انسانیت و دشمن بڑا ہر کیا وہ منشا سلطانی کا وحقیقت پر لوہا تھا۔ ورنہ ان کو کون امر مانع تھا کہ مفتوحہ شہروں میں ایک رعیت کا بھی

قتل نہونے دیا۔ اور بھاگتی ہوئی فوجوں کا ایک جگہ بھی تعاقب نہ کیا۔ اور اگر وہ ایسا کرتا تو یہ یقینی تھا کہ یونانی فوج آرمینا اور لرتیا کے میدانوں میں چل کوؤن کا شکار بنی ہوتی اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ترکی بیڑہ بعد جنگ روم دروس کے اگر کسی یورپ کی بڑی سلطنت کا مد مقابل نہ بن رہا تو وہ ایسا لگتا گویا کسی نہین کہ یونانی بیڑہ بھی اگلی نسل

## حسپاٹرس کی طرفین کی فوج کا شمار

شروع ہفتہ جنگ میں ترکی اور یونانی افواج کی شمار حسب ذیل تھی۔ جو بعد کو زیادہ کم ہو

گئی۔  
ترکی فوج انقشہ فی فوج یعنی پیدل پلٹن ۲ ہٹالین۔ میدان توپخانہ کی ۴ بیڑیاں کبھی توپخانہ کی ایک بیڑی سواریا دونکی جھنڈ میں شامل ہیں جیسا کہ نوٹ صفحہ ۱۱۵ میں مفصل طور پر درج کیا گیا۔ یہ تمام مجبیت دو ڈوٹرین یعنی حصہ بہر منقسم تھی۔ ایک کا ہیڈ کوارٹر جانتنا۔ اور دوسرے کا لوروس میں تھا۔ کمانڈر جنرل حمید افواج ایپاٹرس کے جنرل احمد حفطی پاشا اور جنرل صوبہ جانتنا ہے۔ اول ڈوٹرین کے کمانڈر سعد الدین پاشا اور دوسرے ڈوٹرین کے سپہ سالار عثمان پاشا شیر لونا نہین، اور جانتنا کی جنڈا ہری (فوجی دوسرے کے سالار اسد پاشا تھے

جنرل احمد حفطی پاشا والی صوبہ جانتنا اور کمانڈر انچیف افواج ایپاٹرس کا سن جنگ جال کے زمانہ میں ۶۴ سال کا تھا۔ یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی قابلیت اور لیاقت کو ہند۔ بے تجربہ کار عہدہ دار ہیں۔ کارگردگی اور استقلال و متانت و مستعدی و ذکاوت میں مشہور ہیں۔ راستی در استبازی آپکی ضرب النسل ہے۔ مونا سطرین پیدا ہوئی اور

چترل مدوح پاشا۔



(منقول از تہذیبہ اخبار لاہور)

*By M. J. Talbot.*

اس لئے الباقی قوم میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ۱۷۷۷ء کی خونریزی بوٹینیا میں پاشا احمد علی  
سرودیہ۔ بلگیریا۔ اور آٹمی نگر و۔ کی افواج کے سپہ سالار تھے۔ جس موقع پر انہوں نے  
فنون جنگ میں اعلیٰ درجہ کا اظہار لیاقت کیا۔ ۱۷۷۸ء میں گوبلی ڈرگ پر روسی افواج کا  
سخت نقصان کیا۔ مخالفین سلطان کا قول ہو کہ حضرت سلطان کو احمد علی پاشا کی قیادت  
کا کچھ رشک ہے۔ اور اس لئے انکو ڈوثرن کی جرنیلی (مشیئر اردو) سے فائز کر دیا۔  
نہیں دیا ہے۔

سعد الدین پاشا کمانڈر اول ڈوثرن متعین کیا ۱۷۷۸ء میں سال کی عمر کہتے ہیں۔ قدیم  
نمائندہ کے بنیاد اعلیٰ اور منظم ترک سمجھے جاتے ہیں۔ مدرسہ عربیہ سلطانیہ میں تعلیم پائی ہے  
اور فوج اسٹاف میں کام کر چکے ہیں۔

۱۷۷۸ء میں بمقام سیلٹریہ کمانڈنگ انجینئر چکے ہیں اور جنگ سرودیہ کی لڑائی میں شرکت  
کئے ہوئے ہیں ۱۷۷۹ء میں عہدہ تواما اور ۱۷۸۰ء سے عہدہ جلید فوق سے ممتاز رہے  
جائینا پہونچنے سے قبل انکی نسبت بے پناہ ذخیرہ مشہور ہوئی تھی کہ وہ احمد علی پاشا  
کی جگہ جائینل کے گورنر اور فوج کے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے۔

عثمان پاشا۔ کمانڈر ڈوثرن دوم عساکر انپائرس۔ ولایت سیواس میں ۱۷۸۵ء میں پیدا  
ہوئے (یہ شیر پلوز نہیں ہیں) ۱۷۸۷ء میں حصول تعلیم کی غرض سے سینٹ پٹرسبرگ بھیجے  
گئے اور ایک روسی پٹرن میں دو برس تک کام کیا۔ ۱۷۹۰ء میں علی پاشا کے لشکر میں  
آٹمی نگر و جبل سودا کے ایک سستہ پیدل و لشکر پر اول کے بحیثیت کرنل کے کمان کی  
جولائی میں بہراہی لشکر سلیمان پاشا اورہ لشکر میں اپنی فوج کو لئے ہوئے روسیوں سے مقابلہ  
کیا اور ان کے حملہ کو درہ شیک پر کامیابی سے روکا جو ایک بہادری کا کام تھا۔

جب محمد علی پاشا کا تقریباً افواج متعین جنوب کوہ بلقان کی کمانڈر انچیفی پر ہوا تو

عثمان پاشا محمد علی پاشا کے اسٹاف کے چیف مقرر ہوئے۔ اور ساتھ ہی برگیدیہ جنرل کے معزز عہدہ سے سرفراز کئے گئے۔ بعدہ روسیوں سے مصالحت کی گفتگو میں نامہ پیام کرنے پر متعین ہوئے۔ اور بعد اختتام جنگ درجہ اول کے اسٹاف میں چیف یعنی صدر اعلیٰ مقرر کئے گئے۔

۱۸۸۵ء میں عثمان پاشا صوبہ ایپائرس کی افواج کے کمانڈر مقرر ہوئے اور ۱۸۸۹ء میں تمام فوج طرابلس (ٹرپولی) کے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے۔ جہاں سے ۱۸۹۲ء میں انکو واپس طلب کر لیا گیا۔ پاشا سے موصوف روسی اور فرانسیسی زبان بولتے ہیں اور جنگ کے زمانہ میں جیٹل اسٹاف افسری کے کام میں نہایت مشاق اور تجربہ کار ہیں۔ وہ بڑی پر اور راست باز افسر ہیں۔ انکی طبیعت اور خیر خواہی قوم و ملت زبان زد عام ہے۔

## یونانی فوج متعینہ ایپائرس کی تعداد

تھام ایپائرس میں یونانی فوج ابتدا جنگیں اس قدر تھی۔ پیادہ فوج (۱۲۰۰) تین ہتھیارین (۳۰۰۰) انجینیر (۱۶۰۰) رسالہ سوار (۶۰۰) افسری (۵۰۰۰) امدادی فوج (۴۰۰۰) توپخانہ (۲۵۰۰) اور فالٹیر (۲۰۰۰) حملہ ۲۲ ہزار اس میں ۸ ہزار سپاہی اور آٹھ لاکھ کا حکم ہوا۔ تاکہ پوری تعداد تیس ہزار ہو جاوے۔ گرنیل میناس کل فوج کا کمانڈر انچیف تھا۔

نوٹ یونان کی حفاظت۔ یونانی فوج کا شمار صحیحہ کے نوٹ میں درج ہو چکا ہے۔ اس میں فوج نظام یعنی ریگولر یونپ کی تعداد دی گئی۔ بعد ازاں مزید تفصیل مندرجہ اخبار ڈیلی نوز سے معلوم ہوا کہ یونانی فوج کی کئی طاقت مدد فوج محفوظ حساب میں ہے۔

پیدل فوج ۵۵ جیٹل جہین ۶۱۶۲۰ سپاہی ہیں۔ بار برداری کے گھوڑے ۱۵۵۵ رسالے تعداد میں دس ہزار جہین دو ہزار آٹھ سو اسی سوار ہیں۔ بائری توپخانہ ۲۹ جہین سپاہی ۲۲ ۱۸۹۱ اور ۱۸۹۲ توپ ہین توپخانہ کے گھوڑے ۵۲۸۹۔ اور فوج پانیہ کے سپاہی ۲۶۸۰۳ اور گھوڑے ۲۰۸۵ کل فوج کے ہمراہی دو ہزار دس سو گھوڑے لشکری پولیس چار ہزار و تین سو کاغذ پر کل فوج نظام اور محفوظ کی ۲۴۱۱۵ سپاہی اور کل گھوڑے ۲۴۱۱۵ ہیں۔ بخلاف ان کے توپخانہ کے حصے میں ۱۸۹۱ اور ۲۰۸۵ ہزار ان میں اکثر اوقات بیکار رہتی رہی۔

# پہلے کرٹ میں یونان کی چہرہ کی چوکی حفظ ملاحظہ

نوٹ چونکہ مغربی صوبہ ایپائرس کی جنگ کے حالات قلمبند کرنے میں جو ابتدا سے بیان ہونے چاہئیں جنگ کے اصلی وجوہ اور ترکی انتظام پیشبندی کے اسباب لکھنے لازمی ہیں اس لئے ہمیں کچھ دیر کے لئے مختصر طور پر وجوہ خاصیت فیما بین کا تحریر کرنا ہو گا جو اس تاریخ کے ابتدائی حصہ میں چھوڑ دئے گئے تھے۔ اور اس موقع کے لئے محفوظ رکھے تھے محض اس خوف سے کہ شاید اہمیتی مضامین کا حصہ شروع کتاب میں زیادہ بڑھ جاوے اور اصل حالات جنگ دیر سے ملاحظہ ہونا ناظرین والا تکلیف کو گران گذرے مگر وجوہ و اسباب جنگ تحریر کئے کوئی جنگی کارنامہ مکمل نہیں ہو سکتا اس لئے اوتکا نظر انداز کرنا ایک ناگزیر امر تھا اور یہ موقع اذکی تفصیل کے لئے مختص سمجھا گیا اور چونکہ جنگ ایپائرس جنگ بھلی تھی جدا ہوتی رہی ہے اس لئے شروع سے اس کے حالات بیان ہوتے ہیں۔

یونان کی مختصر تاریخ اور ترکی سے اس کے تعلقات یونان کی تاریخ ۸۹۰ قبل

عیسیٰ علیہ السلام سے شروع ہوتی ہے۔ ۸۹۰ ق م میں یونان کا بڑا شرعی حصہ آئیکا

جس میں شہر ایتھینز واقع ہے ایک بڑے طوفان سے جو مثل طوفان لوح کے تھا ایسا

تباہ و برباد ہوا کہ دو برس سے قبل اس کی حالت تبدیل نہ ہو سکی ۸۵۰ ق م میں پارسیوں نے

یعنی قدیمی قسطنطنیہ تعمیر ہوا۔ ۵۴۴ ق م سے ایرانیوں کے حملے شروع ہو گئے۔

اگست ۳۵۰ ق م میں زکریا نے یونان پر حملہ کیا لیکن اسی وادی تھراپی میں جہاں

۱۸۹۰ ق م کی جنگ میں مغربی یونانی سپاہ نے پناہ لی ہے اس کا حملہ روک دیا گیا۔

۳۵۰ ق م فیلقوس پیرا سکندر اعظم ۳۳۰ ق م اسکندر اعظم کا آغاز حکومت ۳۲۵ ق م

۳۲۵ ق م اسکندر اعظم برائے ان ۳۲۵ ق م سلی کے باشندگان یونان میں تباہ کاری

۱۲۵۶ء یسٹن لوگون نے (اٹلی کے باشندے) فتح کر کے چھوٹے چھوٹے صوبوں میں  
یونان کو تقسیم کیا ۱۲۵۷ء میں اسلامی حکومت ترکی نے وزیر حکم سلطان محمد ثانی ایکھضیر اور  
دیگر حصص یونان فتح کئے ۱۲۵۶ء میں ۔

۶۶۴  
۶۱۵۲

صوبہ سمیریا و نیس والوں کے تصرف میں رہا۔ ... ... مابین ۱۶۸۵ء تا ۱۶۹۰ء  
روسیوں کی امداد سے ترکی کے برخلاف آزادی یونان کی سخت کوششیں ۱۶۹۰ء تا ۱۶۹۵ء  
مالدیویا اور یلیشیا کی بغاوت بمقابلہ ترکی فرو کی گئی جس میں یونانی معاون تھے ۱۶۹۵ء  
شہزادہ الکزیٹر کا اعلان آزادی - مارچ ۱۶۹۵ء اوسکا بلانی پر چم کے مفت

یونانی پیٹریارک کا قسطنطنیہ میں مارا جانا۔ ..... ۲۳ اپریل ۱۹۶۴ء

آزادی یونان کا اعلان۔ . . . . ۲۷۔ جنوری ۱۸۳۲ء  
موریہ اور مسلونگی کو یونانیوں کا فتح کر لینا۔ . . . . جون نومبر ۱۸۳۱ء  
ترکوں کا محاصرو کا رتھ۔ . . . . جنوری ۱۸۳۲ء

جزیرہ سیو (قریب ساحل اناطولیا) کا محاصرہ اس پر گولہ باری اور باشندہ دنیا  
 قتل عام جو زمانہ حال کی تاریخ میں سب سے بڑا گناہ تھا ہو یعنی حسین ترکوں کے  
 ہاتھ سے ۴۰ ہزار کس قتل ہوئے۔ . . . . ۱۱ اپریل ۱۹۲۲ء

جزیرہ صنوبر میں قتل عام ..... جولائی ۱۹۲۲ء  
کارٹھگین یونانی قبضہ ..... ستمبر ۱۹۲۲ء  
ابراہیم پاشا کا داخلہ اور فتح کرنا نیویر نیوا اور ٹریپولزاکا ..... فروری تا جون ۱۹۲۵ء

- یونان انگلند کو کمک کے لئے طلب کرتا ہے ..... جولائی ۱۸۲۵ء
- براہیم پاشا ہسلوٹکی کو بزور شمشیر فتح کرتے ہیں ..... ۲۳ - اپریل ۱۸۲۶ء
- شہزادہ یوڈاسٹانت یونان کے لئے یوپیڈین چنہ ہوئے ..... ایضاً
- ریشید پاشا ایفنینز کو دوبارہ فتح کرتے ہیں ..... ۲ جون ۱۸۲۶ء
- یوہانیتوین ترکی مصری شیرہ کی تباہی ..... ۲۰ - اکتوبر ۱۸۲۶ء
- عہد نامہ لندن بمقامت یونان جیسپر روس - فرانس اور انگلند کے دستخط ہوئے ۶ جولائی ۱۸۲۷ء
- ٹرکون کاموریا کو خالی کر دینا ..... اکتوبر ۱۸۲۷ء
- سکونگھی کا یونان کو دیا جانا - ..... ۱۶ مئی ۱۸۲۹ء
- یونانی جلسہ قومی کا اجتماع اور آغاز جلسہ ..... ۲۳ جولائی ۱۸۲۹ء
- بابعالی یونان کی آزادی کو بموجب عہد نامہ ایڈریا نوپل کے قبول کرتا ہے ۱۴ ستمبر ۱۸۲۹ء
- بموجب ایک کنونشن کے اوٹھوآن یوہا شاہ یونان مقرر ہوتا ہے ..... ۷ مئی ۱۸۳۲ء
- تھسلی اور ایپائرس میں برخلاف ترکی عذر کا ہونا اور دربار یونان کا اس سے
- موافقت کرنا اور بالآخر ترکی اور یونان میں تعلقات کی کشیدگی ..... ۲۸ - مارچ ۱۸۵۰ء
- انگلند اور فرانس کا بحری سپاہ بھیج کر بندرگاہ پائرس کا محاصرہ کر دینا اور شاہ کا
- تجربہ رابے تعلقی رکھنے کا وعدہ کرنا اور تبدیل وزارت ..... ۲۵ دسمبر ۱۸۵۴ء
- شاہ یونان کا کنارہ کش ہو کر اپنے وطن یوہا کو واپس چلا جانا - ..... جولائی ۱۸۶۱ء
- شاہ ڈنمارک جڈھے ایڈمرل کناری سے تاج یونان کو شہزادہ ولیم کے لئے
- قبول کرتا ہے ..... ۶ جون ۱۸۶۲ء
- یونانی افواج جزیرہ کارفو پر دخل کرتے ہیں ..... ۲ - جون ۱۸۶۴ء
- خدر کرٹ کے بڑمانے کے لئے نہایت جوش و خروش کا ہونا - ..... اگست تا دسمبر ۱۸۶۶ء

ایضاً۔ بار دیگر معہ محاصرہ بحری ... .. ۱۶۶۷ء  
 قسطنطین یعنی ڈیوک آف اسپارٹا۔ وسیعہ یونان کی پیدائش ... .. ۱۶۶۸ء  
 یونانی جہاز اونیس ترکی جہاز وینر گولہ باری کرتا ہے اور بندر گاہ سیرین داخل ہوتا ہے ۱۶۶۸ء  
 ترکی اور یونان میں قطع تعلقی ہو جاس کے کہ یونان نے ہتھیار بند ہو کر کرپٹین مداخلت کی دسمبر ۱۶۶۸ء  
 بعد کو ایک کانفرس کا منعقد ہونا جس میں سلطان یورپ کے وکیل جنوری ۱۶۶۹ء  
 میں بمقام پیرس جمع ہوئے۔ انکی اصلاح منظور کی گئی۔ اور ڈپلومیٹک تعلقات  
 باہمی از سر نو تازہ کر دئے گئے ... .. ۲۶ فروری ۱۶۶۹ء  
 بجانب دول عظام بہ شرکت انگلستان یونان کو تھسلی کا تقریباً کل صوبہ اور  
 صوبہ ایپائرس کا کچھ حصہ ترکی سے چیرا دلوا یا گیا۔ ... .. ۱۶۸۱ء  
 مزید حرص و ہوس سے بغاوت مشرقی روسیلیا کا فائدہ اٹھا کر لشکر یونان کا ترکی  
 سرحد کو عبور کرنا اور ترکوں کے ہاتھ سے سبکا صفایا ہو جانا۔ ... .. ۱۷۵۵ء

مندرجہ بالا واقعات کی فہرست سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک یونان پندرہویں صدی عیسوی  
 وسط میں سلطنت عثمانیہ کی حدود میں داخل کیا گیا۔ اس وقت سے لیکر ۱۸۳۰ء تک کوئی  
 عظیم الشان واقعہ ترکوں کے خلاف وقوع میں نہیں آیا۔ سب سے پہلی تاریخ جس میں یونانیوں  
 نے آزاد ہونے کے لئے بغاوت کی وہ ۱۸۲۱ء ہے جسکی دوبارہ ۱۸۲۹ء میں تجدید کی گئی  
 اور آخر تیسری بغاوت میں جو ۱۸۳۰ء سے شروع ہو کر ۱۸۳۹ء میں ختم ہوئی۔ روس  
 فرانس۔ اور انگلستان کی مدد سے یونان آزاد ہو گیا۔ اور ۱۸۳۰ء میں ایک علیحدہ بادشاہ  
 بنادیا گیا۔ ۱۸۳۰ء میں پہلے بادشاہ کو جس نے ۲۹ برس حکومت کی تھی خارج کر کے دول  
 ثلاثہ نے ۱۸۳۰ء میں شاہ علی کے والد کو جواب شاہ ڈنمارک سے یونان کا بادشاہ بنایا

جس نے اپنی جگہ اپنی دوسرے بیٹے جارج (شاہ حال) کو یونان کا تخت سپرد کر دیا۔ اسکو خزانہ یونان سے ۱۱ لاکھ پونڈ ہزار فرینک صرف خاص کے لئے ملتے ہیں اور فرانس و روس اور ایک تیسری سلطنت کی طرف سے بھی چار چار ہزار پونڈ سالانہ ملتا ہے۔

یونانیوں کو حسب تقاضائے فطرت انسانی آزاد ہونے کے وقت سے ہی اپنی ریاست کی توسیع کی خواہش رہی۔ چنانچہ ۱۸۳۰ء میں دول عظام نے بشرکت انگلستان یونان کو بحالی کا تقریباً اگل صوبہ اور صوبہ ایپائرس کا کچھ حصہ ترکی سے جبراً دلوادیا۔ اس سے یونان کی آتش طمع و حرص اور بھی زیادہ مشتعل ہو گئی۔ اور ۱۸۳۰ء میں جب صوبہ مشرقی روسلیا بغاوت کر کے بلگیا سے ملحق ہو گیا تو یونان کو توسیع حدود کا پھر خط سوچھا اور ترکی کو بلگیا کے معاملات میں مصروف اور پہلا ہی سا کمر توڑ سمجھ کر حملہ کرنے کی طایران شروع کر دیں اور یورپ بھی چپکا بیٹھا تماشہ دیکھتا رہا۔ مگر باعالی نے پندرہ دن کے اندر لاکھوں فوج سرحد یونان پر جمع کر دی اور اس نے تھوڑے ہی دنوں میں یونانی فوج کے اس حصہ کا جو سرحد کو عبور کر آیا تھا قلع قمع کر دیا۔ لیکن دول عظام نے پیچ بچاؤ کر کے مصالحت کرادی اس کے بعد یونان کو سوائے حال کے برسرِ فساد ہونے کی جرأت نہ پڑی۔ چنانچہ جب ان لوگوں نے جنہوں نے اپنی ذاتی اغراض کے پورا کرنے کے لئے آرمینیا کے یوقوف باشندوں سے محسن کشی اور نکاحی کرائی تھی یہ دیکھ کر اس شورش سے مطلب برآری نہیں ہوئی تو ۱۸۳۰ء میں کریٹ کے عیسائیوں نے بغاوت کرادی۔ یہ کئی مہینے رہی اور یونان کی گورنمنٹ نے خود بالکل خاموشی اختیار کی۔ اور ملکہ اپنے ملک کے مجاہدین کے روک تھام کی بھی یہی لیکن شروع ۱۸۳۰ء کی بغاوت کریٹ پر یونان کا باوجود اس بے بساطی اور کم مائیگی کہ جو نتیجہ جنگ سے ظاہر ہوئی یکایک مقابلہ کے لئے آمادہ ہو جانا اور چند سلطنتوں کے سمجھانے پر انکو ٹکاسا جواب دیدینا کہ ہم مثل تمہارے عیسائیوں کریٹ کی مظلومی پر مہر سکوت

لگائے نہین بیٹھو رہ سکتے اور خود اپنی بھری فوج باغی کر نیل و ساس کے کریٹ یعنی سرحد  
گورنمنٹ عثمانیہ میں اتارنا صاف ثابت کر رہا ہے کہ اُس کو ماسوائے اپنی جمیعت کے  
دو تین دیگر عیسائی گورنمنٹوں کے مالی اور فوجی امداد کا بھروسہ ضرور تھا۔ جنہوں نے بظاہر  
بمخبر چند واثیر آج اپنے کی اجارت دیدینے کی اور کسی طرح کا سلوک اور ملک یونان کی  
تہ کی اور ترکی فوجی عظمت دیکھ کر دوہی دور سے تماشا دیکھنا پڑا۔ اور ہر چند کہ شاہ یونان  
کے تربی عزیز و اقارب میں سے چند بادشاہ اور شہزادے موجود تھے لیکن خلاف دور  
اندیشی ان کو سلطنت عثمانیہ سے اپنے اپنے ڈپلومیٹک تعلقات توڑ دینے کی کوئی وجہ  
نہ تھی اور اس لئے نہایت سنجیدگی اور ہوشیاری کے ساتھ تمام غیر ملکی اُمراء بادشاہ اور  
شہزادے جب کہ گورنمنٹ کا جزو سمجھنا تھا ہر صاف علیحدہ رہے۔ اور پھر اس کے کہ حالات  
صلح اور شرائط صلح میں ترمی کی خواہشات پیش کی گئیں کوئی ظاہری طور پر امداد دینا کما کسی کوئی پہلو  
اختیار نہ کیا جس رویہ سے تمام دنیا کے مسلمان اُنکے مشکور ہیں۔

## جزیرہ کریٹ کا مختصر تاریخی حال و اصلانی جنگ

یہ بڑا ترکی جزیرہ بحر روم میں یونان کے جنوبی ساحل کے متصل اور اس میں ایسا ہے جہاں  
جنوب و مشرق کا طے میل کے فاصلہ پر واقع ہوا و سکا قیامی نام کریٹ ہے جو زمانہ قدیم میں اپنی  
سوشہروں - کوہ اڈا اور ایک بھول بھلیان کی وجہ سے نہایت شہور رہ چکا ہے جس زمانہ  
وہ کینڈیا کے نام سے موسوم ہو جس نام کا شہر اس کا صدر مقام بھی ہے۔ عربی میں  
سکو جزرہ قریطہ یا قریطش کہتے ہیں۔ رومیوں نے اول مرتبہ ۱۶۶۷ء کو فتح  
کیا تھا۔ جسے اہل عرب نے ۱۷۷۴ء میں چھین لیا۔ ۱۸۹۷ء میں وہ پھر یونانوں کے قبضہ

میں گیا۔ اور اگست ۱۸۷۸ء میں وٹس کی جمہوری سلطنت کے فروخت کیا گیا ۱۸۷۵ء  
 میں بہت بڑا عذر فرو کیا گیا ۱۸۷۸ء میں ترکوں نے اسکا محاصرہ کیا اور بعد ۲۴ برس کی محنت  
 شاقہ اور متواتر محاصروں کے جس میں ۲ لاکھ سے زیادہ آدمی تباہ ہوئے ۱۸۷۹ء میں پورا  
 جزیرہ فتح کیا۔ ۱۸۷۸ء سے ۱۸۷۹ء تک وہ نہایت نازک حالت میں رہا اور پے درپے  
 لڑائیوں سے تباہ و برباد ہوا ۱۸۷۸ء میں مصری پاشا کے حوالہ کیا گیا۔ لیکن ۱۰ برس بعد وہ  
 پھر براہ راست ترکی سلطنت میں لے لیا گیا اسی سال بغاوتیں ہوئیں جو ۱۸۷۸ء میں فرو کی  
 گئیں۔ ۲۱ جولائی ۱۸۷۸ء کو عیسائیوں کا قتل عام ہوا جس نقصان کا معاوضہ جون ۱۸۷۸ء  
 میں چاہا گیا۔ ۱۱۔ اگست ۱۸۷۶ء کو کریٹ کے عیسائیوں نے ایک بلٹن بنام ہذا "مقدس لڑائی  
 قائم کی ۳۔ ستمبر ۱۸۷۶ء کو قریطی لوگوں نے عام جلسہ کر کے ترکی حکومت سے انکار کیا اور  
 کریٹ کی یونانی بادشاہت سے الحاق کا اعلان کیا۔ اسپر جناب کی نوبت پہنچی اور اکتوبر  
 ۱۸۷۶ء کو افواج ترکی مصطفیٰ پاشا کے زیرِ کمان کی گئی۔ ستمبر اور اکتوبر ۱۸۷۶ء میں  
 لڑائیوں میں یونانی فوجیں نظر آئے۔ اکتوبر کے مہینے میں یونانی سلطنت کا ایک جہاز والٹیر  
 اور سامان حرب کو کینیڈیا پہنچا تا رہا۔ ۲۶ نومبر ۱۸۷۶ء کو خانقاہ ارقدی محصور کر لی گئی  
 لیکن خود محصورین کے اسکو اڑا دینے سے طرفین کا نقصان عظیم ہوا۔ ۲۸ مارچ ۱۸۷۶ء  
 کو۔ اسٹریا۔ جرمنی۔ اٹلی۔ اور سوئزرلینڈ کی سلطنتوں کی طرف سے کینیڈیا چھوڑ دینے کے  
 لئے سلطان کی خدمت میں متفقہ یادداشت بھیجی گئی جو ۳ مارچ کو راست طور کی گئی۔ ۲۱ جون ۱۸۷۶ء  
 کو روس کی سرکردگی سے پھر ایک متفقہ یادداشت لڑائی بند کر دینے کے لئے باعالی میں پیش  
 کی گئی۔ جولائی میں برابر غیر منفصلہ لڑائیاں جاری رہیں اور ۱۹۔ اگست ۱۸۷۶ء کو ترکی  
 جہاز عمر الدین نے یونانی جہاز ارقدی کو جو یونانی والٹیر لئے اور جزیرہ سے عورتوں  
 اور بچوں کو لیجانے میں مصروف تھا۔ بالکل تباہ کر دیا۔ ۲۲ ستمبر کو ڈیلیکیٹون نے

وزیر اعظم سے ملاقات کی اور اسی مہینہ کی ۲۸۔ کو وزیر اعظم کے پہونچنے سے عذر فرما دیا  
اس کا اعلان اور ترمیم قوانین کا وعدہ کیا گیا۔ نومبر میں کامیابی کے ساتھ یونانی لوگ  
جزیرہ کا محاصرہ کرنے لگے۔ اور ترکی جنرل عمر پاشا جزیرہ کے کمانڈر نے اپنے عہدہ سے  
استعفا دیا۔ چنانچہ فروری ۱۹۱۴ء میں جنگ از سر نو تازہ ہو گئی۔ ۱۰ دسمبر کو ۲ ہزار پانچ سو یونانی  
جزیرہ کے مقابل اترے لیکن بعد چند دست بدست محاربوں کے جن میں دن کے ۵۰ آدمی  
ماری گئے سب نے اطاعت قبول کر لی۔ اور یہ سب ۲۶ دسمبر کو یونان واپس بھیج دیے گئے۔  
۸۔ اپریل ۱۹۱۹ء کو نیا ترکی گورنر عمر آفندی داخل جزیرہ ہوا اور محاصرہ موقوف ہو کر امن قائم ہوا۔  
اس مختصر تاریخ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آرمینیوں کی طرح یہاں کے باشندے بھی جو ایک  
چہارم مسلمانوں کو چھوڑ کر باقی تین چوتھائی یونانی عیسائی ہیں ہمیشہ اپنی شہنشاہی سلطنت سے  
بغاوت پر آمادہ رہتے ہیں اور مشکل سے کوئی سال خالی جاتا ہے جس میں کوئی نہ کوئی حیلہ  
کر کے علم بغاوت بلند نہ کرنے ہوں اور اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے کوئی دن ایسا نہیں  
آتا کہ اپنے ہم وطن مسلمان باشندوں کے اس عافیت میں خلل انداز ہوتے ہوں چنانچہ  
اس صدی میں آٹھویں مرتبہ شروع سال ۱۹۱۴ء سے پھر وہی پچیدہ جھگڑوں اور کبھی  
نہ تمام ہونے والی مفسدہ پردازیوں اور بغاوت کا زور شور سے آغاز ہو گیا۔ ان فسادوں سے  
اونکی غرض ہمیشہ یہ رہی ہے کہ سلطنت ترکی کو مجبور کر کے اور سلطانین یورپ سے زور ڈال کر جزیرہ  
کریٹ کا الحاق کسی طرح یونان سے ہو جاوے جو اونکی قومی سلطنت ہے۔

جزیرہ کریٹ کا جغرافیائی تذکرہ۔ یہ جزیرہ ۳۵ درجے اور ۲۵ درجہ ۴۵ دقیقہ عرض البلد  
شمالی کے درمیان اور ۲۳ درجہ ۲۰ دقیقہ طول البلد شرقی سے لیکر ۲۶ درجہ ۲۲ دقیقہ تک  
پھیلا ہوا ہے۔ اور اس لئے حول کل جزیرہ کا ۱۶۰ میل اور عرض زیادہ سے زیادہ چوڑے مقام  
پر ۴۵ میل اور تنگ سے تنگ جگہ ۱۵ یا ۱۶ میل ہے۔ رقبہ ۳۴۰ میل مربع کے قریب ہے۔ قریب ترین

ساحل ایشیائے کوچک سے جزیرہ کے صدر مقام کینڈیا کا فاصلہ ۱۶ میل اور تختیہ دروازہ  
یونان سے، اس کے ایک بندرگاہ کینڈیا کا فاصلہ ۷۰ میل ہے۔ قسطنطنیہ سے سمندر کے  
راستہ ٹھیک پانچ سو میل اور اسکندریہ بندرگاہ مصر سے ۲۵۰ میل کی دوری پر ہے اور بحر  
روم کا انگریزی فوجی میٹشن یعنی جزیرہ مالٹا کو کریٹ کے غربی ساحل سے بخط مستقیم چار سو میل کا  
فاصلہ ہے۔ صدر مقام جزیرہ کا شہر کینڈیا ہے جو شمالی ساحل پر واقع ہے۔ دوسرے شہر شہر اور  
قصبے کینڈیا۔ ریٹی۔ مور۔ قطریہ۔ سیلینیہ۔ اسپینا۔ لوگا۔ سیشیا۔ کسموس۔ اسپیکلیا۔ اڈیٹریس  
ہیں۔ کل جزیرہ میں شرفاغرا ایک کوہستانی سلسلہ پھیلا ہوا ہے جس کے سب سے اونچی چوٹی وسط  
جزیرہ کے قریب کوہ اٹھا کے نام سے مشہور چلی آتی ہے۔ زمین زرخیز اور چھوٹی ندیوں کی کثرت  
سے خوب شاداب ہے۔ نارنگی۔ انگور۔ بیٹون کے درختوں کی کثرت سے تمام جزیرہ نہایت  
خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

جزیرہ میں صوبہ بنین منقسم ہے یعنی غربی حصہ کینڈیا اور سیانی ریٹی مو اور مشرقی  
کینڈیا کا صوبہ ہے۔ ان سب پر ایک ترکی گورنر اور ایک فوجی کمانڈر باب عالی کی طرف سے  
متعین رہتا ہے۔ معمولی تعداد فوج کی جو یہاں مقیم رہا کرتی ہے ۵ ہزار ہے۔ اس جزیرہ کو  
پہاڑوں میں بہت سے دے اور گھاٹیاں اور گوبھائیں ایسی ہیں جو قدیمی واقعات کو زمانہ کی  
یاد میں اب تک تازہ رکھتے ہیں۔ خاص خاص پیداوار اور تجارتی اشیاء یہاں کی روغن و تخم  
نیل۔ ریشم۔ شراب۔ صغیات۔ آدن۔ نارنگی۔ لیمون۔ شہد۔ اور موسم اسی۔  
بادام ہیں۔ باقی تمام یونانی مجمع الجزائر کے باشندوں سے کریٹ کے باشندے زیادہ  
تنومند اور طاقتور ہوتے ہیں۔ لیکن زمین و کادوت میں یونانیوں کے ہم پلہ کہاں ملے  
بہت ہی کم ہیں۔

آبادی جزیرہ کی ۲ لاکھ کے قریب ہے جس میں ایک حصہ سے زائد مسلمان اور

کم یونانی عیسائی ہیں۔

## فروری ۱۸۹۷ء میں مقدہ پر داری کا

### زور شور اور یونانی مداخلت

اہل کریٹ جب شروع سال میں بجد دست اندازبان کرتے کرتے مسلمانوں کی جان مال کا سخت نقصان کرنے لگے تو عمان صبر و تحمل اونکے ہاتھ سے بھی چھوٹ گئی اور اپنی دشمن پروٹو کو وہ بھی ترکی یہ ترکی جواب دینے لگے۔ سلاطین عظام کے جنگی جہازات نے اسن قائم کرنے کی غرض سے سواحل کریٹ کو محصور کر لیا۔ چنانچہ فروری کے شروع میں باہمی خانہ جنگیوں میں ایک عیسائی حج اور چار مسلمان ہلاک ہوئے اسپر مسلح مسلمانوں کی جماعت نے کثیر القعداد عیسائیوں کو ہلاک کیا کہ وہ غیر طاقتوں کے جہازوں پر جا کر پناہ لینے لگے۔ اور انہیں محاربتیں جب مکانات کے منہدم ہونے اور تین عیسائیوں کے قتل ہلاکت کی خبر مشہور ہوئی تو یونانی گورنمنٹ نے جنگی جہازوں کی روانگی کا حکم جاری کیا۔ اور بدامنی دکھپہ کر انگریزی فرانسیسی۔ اور اطالین جنگی جہازوں کی سپاہیوں نے کیمیا کے بازروں میں پہرہ دینا شروع کر دیا۔ اسپر بھی عیسائی برابر غیر ملکی جنگی جہازوں پر جا کے پھتے رہے تمام جزیرہ میں آتش عدا مشتعل ہونا شروع ہو گئی۔ یونان میں بیلک جلسے منعقد ہو کر گورنمنٹ پر زور ڈالنے لگے کہ وہ فی الفور جزیرہ کو اپنی سلطنت سے ملحق کر لے۔

۱۲۔ فروری کو یونانی گورنمنٹ نے لارڈ سالسبری وزیر اعظم انگلستان کو ایک یادداشت روانہ کی جس میں یہ درخواست تھی کہ کریٹ میں ترکی سپاہ کو داخل ہونے سے روکا جاوے ورنہ خود یونان اس کے روکنے میں اس قدر کوشش کریگا جہاں تک اس کا مقدور

چلے گا

یہ یادداشت نہایت ہی قرد آئینہ حق ہے۔ لہذا اور سلاطین نے قصد کر لیا کہ یونان کو کریٹ میں فساد برپا کرنے سے باز رکھیں گے۔ اور باغیوں کو بھی خاموش کرنے کی کوشش کریں گے۔ یونانی امیر البحر نے اطلاع دی کہ کینیا پر گولہ باری کرنے سے ۸ مہینہ پیشتر غیر ملکی جنگی جہازوں کو مطلع کیا جاویگا۔

انہیں تاریخوں میں ایک معمولی ترکی جہاز کو جو کیٹیڈیا سے روانہ ہوا تھا یونانی جنگی جہاز نے گھیر کر ادھر سے گزرتے مارنے شروع کئے جس سے مجبور ہو کر وہ پھر کیٹیڈیا کو واپس آ گیا۔ عیسائیوں نے قلعہ کینیا پر گولہ باری کی جس پر قسطنطنیہ کے سفراء دول نے سلاطین کو شہدہ دیا کہ مسلمانوں کے حفاظت کی غرض سے کینیا۔ ریڈیمو۔ اور کیٹیڈیا پر قبضہ کرنا لازم ہے انگریزی جنگی جہاز ڈسریڈ۔ ہاربرادر بلینیر۔ اور ایک تاریہ ویکٹر نے والی کشتی مسمیٰ یہ آفریٹ مائٹا سے کریٹ کو روانہ ہوئی۔

۱۴۔ فروری کو یونان کے تین جہاز فرج سے بھرتے ہوئے کریٹ کو روانہ ہوئے۔ اور اسی تاریخ کو نپرسنگو لس شاہزادہ ولیعہد کے چھوٹے بھائی نے جو تو پخانہ کے سپہ سالار ہیں محسلی کی طرف کوچ کیا۔ سلاطین کے جواب طلب کرنے پر گورنمنٹ یونان نے جواب دیا کہ جو کارروائی وہ کریٹ کے معاملہ میں کر رہی ہو وہ اسکی خود ذمہ دار ہے۔ کینیا پر عیسوی گولہ باری ہونے سے تمام سفیر معطل و حیاں جنگی جہازوں پر پناہ گزین ہو گئے۔ ۱۹ فروری کو تارآمدہ لندن سے ظاہر ہوا کہ سلیمانیہ کے قریب ۱۰۲ مسلمان جن میں عورتیں اور ۶۴ بچے تھے عیسائیوں کے ہاتھ سے قتل کئے گئے۔ اسی عرصہ میں یونانی فرج نے ۱۵ فروری کو پیشقدمی کر کے ایک ترکی قلعہ کو چھین کر ۲۵ ترک قید کر لئے اور ترکی فرج کو مجبوراً کینیا کو واپس آنا پڑا۔ ۱۴ فروری کو تمام دن شہنشاہ ولیم جرمن نے سفارت خانوں

اور مجلس وزراء میں معاملہ کریٹ کے مشورہ میں گزارا اور اسی طرح ایم ہنونا وزیر فرانس نے فریخ مقدّمہ کریٹ کے مشورہ میں سفر اردول کے ساتھ گزاری۔

شاہ یونان کا ایڈیٹنگ کرنیل واساس فریخ یونانی متعینہ کریٹ کا سپہ سالار کیا گیا اس نے کیشیا کے قبضہ کی اہل کریٹ کو اطلاع دی۔ اور گورنمنٹ یونان نے دوسرے سلاطین کی صلاح کی مطلق پرواہ نہ کی۔ بلکہ اونکی دیکھو کن بھی اس کان سنا اور اس کان اوڑا دیا۔ آغاز مارچ میں۔ سلاطین نے ایک متفقہ یادداشت دولت عثمانیہ میں پیش کی اور اسکی ایک نقل گورنمنٹ یونان کو بھی روانہ کی گئی اوسین برج تھا کہ کریٹ آئندہ سے سلطان ترکی کے زیر نگرانی ایک خود مختار دولت تصور کی جائے۔ اور یونانی سپاہ چھ دن کے اندر کریٹ کو غالی کر دے۔ ورنہ یونان سے نہایت سختی کا برتاؤ ہوگا۔

## معاملہ کریٹ یونان کا جوش و خروش اور دیگر طاقتوں کی دست اندازی

تمام یونانی اخبار گورنمنٹ کو اسے دیکھ گئے کہ کریٹ کے معاملہ میں ہرگز دوسرے سلاطین کی تجویز نہ منظور ہو اور اوتی سپاہی سے لیکر اعلیٰ درجہ کے عہدہ دار تک کو یہ جوش تھا کہ یونان سے مزید لمبی فوج کے نہ بھیجے جانے پر وزیر جنگ نے اپنی خدمت سے استعفا دیدیا اور ایتھینز کے پیر بادہی نے ارک بشپ آف کنسٹنٹنوپل کو لکھا کہ عیسیٰ مسیح کے نام پر کریٹ کے عیسائیوں کے لئے ہر ملک سے امداد طلب کی جائے۔ دیکن ارک بشپ موصوف نے اوپر توجہ نغمائی اور سیکرٹری بیٹو اطالین جمہور کا ایک ڈپٹی اپنے ملک کے والیٹر لیکر کریٹ جانے کے لئے ایتھینز میں وارد ہو گیا۔ مارچ کو ایتھینز میں

جوش و خروش کی کچھ انتہا نہ رہی۔ اور اسی تاریخ کی شام کو ایک مجمع کثیر جنگ جنگ کو  
 نعرے مارتا ہوا ایوان شاہی کے احاطہ میں گھس آیا۔ ولیعہد صاحب نے بالاخانہ کی کھڑکی  
 سے اونکی طرف مخاطب ہو کر بادشاہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور نصیحت کی کہ ہر کام خاموشی اور  
 استسگی سے کرنا لازم ہے۔ بجائے مستعفی وزیر جنگ کے دوسرے شخص وزیر مقرر ہوا جس نے  
 فوج کے تمام افسروں کو ہمہ وجہ مستعد اور تیار رہنے کی ہدایت کی اور نہایت سرگرمی  
 سے تو بخانہ کی بیڑیاں سرحد ترک کی طرف روانہ کرنے میں مصروف ہوا۔ اور لندن کے مہ پاج  
 کے تار سے واضح ہوا کہ ہاؤس آف کامنز کے چند ممبروں نے جنین سرچارسٹ کی  
 اور سسر ہر برٹ گلیدسٹون شریک تھے شاہ یونان کو ایک تار روانہ کیا جس میں اونکی بجد  
 تعریف کی گئی۔ کیونکہ انھوں نے کریٹ کو مہذب بنانے اور وہاں امن قائم کرنے میں  
 بہت سعی کی۔ یہ تار محض برائیوٹ رعایا کی بحیثیت سے تھا کہ بحیثیت سرکاری ممبر پارلیمنٹ  
 ؎۔ مہ پاج کو یونان نے گورنمنٹ عثمانیہ کو یادداشت بھیجی کہ اگر وہ ترکی فوج کو مقدونیا  
 سے ہٹائے تو یونان بھی اپنی فوج وہاں سے واپس بلانے کے لئے تیار ہو۔ اسی تاریخ  
 کو باب عالی نے سلاطین کی یادداشت کا جواب دیا کہ اسکو اکثر تجاویز اصلاح قبول ہیں  
 لیکن آزادی کریٹ کے معاملہ میں بحث کی ضرورت ہے۔ اس کے دوسرے روز معلوم ہوا  
 کہ سلاطین عظام کے امیر البحرین نے تجویز کیا جو کہ برپاداش کھ درازی یونان کو سپر  
 سختی واجب ہے اور اس لئے بندرگاہ پائرس (یعنی مقیتر کا بندرگاہ ہے) اور کریٹ  
 کی آمدورفت جہازات بند کر دی جاوے۔ اور جو یونانی جہاز تعمیل حکم نہ کریں اونکو گرفتار  
 کیا جاوے لیکن ایہ ہتھوڑا وزیر فرانس نے اس سے اختلاف کیا۔  
 اور کہا کہ جب تک حمیر آف ڈیوٹیز میں مشورہ ذکر لیا جاوے گا تب تک یونان پر  
 کوئی سختی روانہ رکھی جاوے گی۔

# سلاطین کی یادداشت پر یونانی گورنمنٹ کا جواب اور سلاطین کی عملی دست اندازی

۹۔ پارچ کا تاثر منظر ہوا کہ یونانی گورنمنٹ نے جو جواب سلاطین کو دیا وہ یہ تھا کہ فقط کریٹ کے خود مختار بنائے جانے سے موجودہ مشکلات کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے سبب بیجا جوش اور بغاوت ہرگز کم نہو گی۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ جزیرہ گورنمنٹ یونان کو دیدیا جاوے اور فوج کے واپس بلانے کی نسبت یہ جواب ہے کہ یونان ایسا کر کے وہاں کے عیسائیوں کو مسئلہ کے اختیار میں دیدینا ہرگز نہیں چاہتا۔ مان بحری فوج اور بیڑہ جہاز کا حصہ کسی قدر واپس لیا جاسکتا ہے اور یہ امر کہ کریٹ میں کس طرح کی گورنمنٹ قائم ہو وہاں کے باشندوں پر چھوڑ دینا چاہئے اس تہہ در تہہ جواب سے کریٹ برٹن کو تشفی حاصل نہوئی اس لئے کہ یونانی فوج کے کریٹ میں رہنے سے برابر عیسائی اور مسلمانوں میں کشت و خون جاری رہے گا احتمال تھا۔

۱۲۔ پارچ کو خبر ملی کہ روس کی گورنمنٹ نے ایک سرکار سلاطین عظام کے نام جاری کیا جس میں تجویز کی گئی کہ چھ بڑی سلطنتوں میں سے ہر ایک فوراً دو دو ہزار آدمی کریٹ میں اتار کر جزیرہ کا قبضہ حاصل کریں تاکہ یونان اپنی فوجیں طلب کرنے پر مجبور ہو۔ جرمن اور آسٹریائیے جزیرہ فوج کے بھیجنے سے اختلاف کیا اور جملہ سلاطین کے مشورہ سے یہ امر طے پایا کہ یونانی یادداشت کا کوئی جواب نہیں۔ بلکہ یونان و کریٹ کا بھری راستہ فوراً بند کر دیں تاکہ آمد و رفت یونانی جہازات کی مسدود ہو جاوے۔ یونان نے ایک اور یادداشت نافذ کی جس میں تحریک کی گئی تھی کہ کریٹ میں امن پھیلانے کا کام یونانی فوجوں سے لیا جاوے اور یورپی طاقتیں امن

اسکا ہاتھ بٹائیں اور یہ بھی تجویز کیا کہ امن قائم ہونے کے بعد جب تک اہل کریٹ کی رائے صحیح نہ معلوم ہو کہ آئندہ انتظام حکومت کی بابتہ اونکی کیا مرضی ہے اسوقت تک ترکی بطور اسطے حکومت کے جزیرہ کی سرپرست ہو۔

## آخر ہفتہ پارچ میں عیسائیوں کی مسلمانوں پر سخت زیادتی اور قسطنطنیہ میں ترکوں کی جو شکوہ ترقی

۲۴ - اور ۲۵ - پارچ کو دن بھر کینٹیا کے گرد و نواح میں نہایت خونریزی ہوتی رہی اور مسلمان مرد بچے اور عورتیں گاجر مولیٰ کی طرح کاٹے گئے۔ اکثر مقامات پر باغیوں کا قبضہ ہو گیا یہاں تک کہ قلعہ ملاک کو بھی چھین کر خاک سیاہ کر ڈالا گیا حالانکہ دس منٹ تک جنگی جہازوں کو لہ باری ہوتی رہی مگر اعمیٰ لوگ کیسی طرح ظلم و ستم سے باز نہ آئے۔ انہوں نے موجودہ قلیل استعداد رکھنے والے کا تعاقب کے خوب شکار کیا اور یہاں سے بھی بڑے مقامات ملے بغیر دوسرے ترکوں کو چاروں طرف سے گھیر کر انہوں نے میں مشغول ہوئے جبہ دو باجہ جنگی جہازوں سے گولہ باری کی ضرورت درپیش ہوئی تو یہ دو سو مفسدین قریب ہلاک ہوئے۔ اب ان مسلمانوں کے پیچھے کشت و خون نے تمام ایشیائی کوچاک اور یورپی روم کے ترکوں کو بھر کا دیا۔ اونکی لگ محبت جوش میں آگئی اور یہ جوش اونکا کچھ نہ بچا تھا انھوں نے ایک عرصہ مدید تک دنیا کو اپنا صبر و تحمل خوب نمایاں طور پر دکھلایا۔ چنانچہ ان ریحو میں یونانیوں کے خلاف قسطنطنیہ میں ایک آتش غضب و غضب مشتعل ہوئی۔ لندن سے ۲۶ مئی کی رات کے وقت اطلاعی تار برقیان روانہ کر کے ضرورت پڑی کہ قسطنطنیہ میں ترکوں کو بھڑکایا اور وہاں کی حالت نہایت نازک ہو رہی ہے۔ یونانی بوجہ خون قتل ہتھیار بند ہوئے ہیں اس تاریخ کو غیر ملکی جہازوں نے پھر باغیوں پر گولہ اندازی کی جو خلیج سوڈا کے سامنے قلعہ ملاک کے نیچے کو مورہ بندی میں مصروف تھے۔ اسی اور جزیرہ غازی میں جو

کریٹ کے جنوب میں واقع ہے یونانیوں نے ترکوں پر دھاوا کر کے انکے بہت سے آوی  
قتل دھاوا کر ڈالے۔ اور بعض مفسدین نے ایک انگریزی دوغالی کشتی پر بھی گولے بر  
۴۔ پارچ کو مالک اجنبیہ کے امیر البحرین نے سلاطین سے درخواست کی کہ ہر ایک سلطنت  
فوراً ایک ایک زاید ملٹن کریٹ کو بھیجے تاکہ جدید مقبوضہ شہر مفسدین کی حملہ آوری سے  
محفوظ رکھا جاوے۔ ۳ کو مفسدون نے دروز کی جنگ کے بعد قلعہ اسپنا نوکا فتح کر لیا  
اور ایک ترکی جہاز جس میں سامان حرب تھا غرق کر دیا اور قلعہ نیریدین واقع خلیج سوڈا پر حملہ  
کیا جسکے فرو کرنے اور قلعہ پر قبضہ رکھنے کے لئے بڑے جہازات نے باغیوں پر گولہ باری  
کی اور کچھ مجموعی فوج قلعہ کی طرف بھیجی گئی۔

## اپریل کی کارروائی متعلق بہ کریٹ

- ۲۔ اپریل کو سرکار برطانیہ نے ایک خرید پہاڑی نوچناۓ اوز ۱۸ توپچی کریٹ کو روانہ کئے۔
- ۳۔ اپریل کو دوسرا باشی مزدقون نے کینیا سے نکل کر ایک وڈوٹری میں باغیوں سے مقابلہ  
کیا مگر شکست کھائی اور نقصان عظیم اٹھایا۔ ترکی گوزر اور اطالین افسروں  
نے جنگ بند کرائی۔ اور باشی یا ذوق کو کینیا میں واپس لیجا کر اوتسی تیار  
کھلاوے۔ ۵ اپریل کو کینیا کے امیر البحرین کو حکم ہوا کہ یونان کی جابرانہ زیادتی ہول  
وجہ سے وہ سب ملکر بندرگاہ پانوس (ایضاً بندرگاہ) کو بند کر دیں۔
- اسی عرصہ میں سرحد شمالی ترکی فوجوں سے لبریز ہو گئی اور جنگ کے لئے ترکی عساکر  
میں اس قدر جوش پھیل گیا کہ لوگ اشارہ ہوتے ہی وہ یونان کو دھون دھا کر دیں
- ۶۔ گو تباہ و شہرہ ٹورنٹ روس کے تمامی سلاطین نے دولت عثمانیہ اور  
شاہ یونان کو اطلاع دی کہ زیادتی کرنے والوں میں جو کوئی بھی فتیاب ہوگا

اوسکو فتح و ترہ دیا جائیگا۔ اسی تابع کو ایجنٹ جنرل جوش جبرک اوتھا لوگ  
جوق جوق غرہ ہائے جنگ مارتے پھرتے تھے حتیٰ کہ سلاطین کی ایک اور یادداشت  
جو مقدمہ اول کے اختتام پر یونان کو بھیجی گئی کوئی توجہ ایتھینز میں نہیں کی گئی  
**ولیش فنوزیلر** اور **سیفورتھ** کی بقیہ فوج انگلینڈ کی طرف سے اور فریڈرک  
سپاہ روس کی طرف سے کریتین داخل ہو گئی جہاں برابر دوسرے جنگ جاری تھی  
۹۔ اپریل کو باغیان کریت نے کسموس کا محاصرہ شروع کیا۔ اور بحری سپہ سالارون کو مطلع  
کیا کہ اگر وہ اوپر گولہ باری کریں گے تو اوسکا جواب ترلی بہ ترکی دیا جائیگا

اسی تاریخ کو مسلح یونانی بقاعدہ گرد ہون کے ۱۲ ہزار آدمیوں نے ترکی سرحدوں پر  
لکڑیا کے قریب عبور کیا اور منجیکو جبل میں گھیر کر ترکوں نے شکست فاش دی وہیں  
سرحد کی کارروائیوں کا مفصل حال مسلسل طور پر ابتدائی مہینے لکھا جاتا اس جگہ پر  
کریت اور ایپائرس کے محکوموں کی تفصیل تحریر کی جاتی ہے۔

۱۰۔ اپریل کو باغیوں نے غیر ملکی جہاز چیر حسین پناہ گزین مسلمان بھی سوار تھے گولہ باری کی  
اور اوسکا جواب جہاز سے دیا گیا۔ سلطان المعظم نے کریت کے سوال میں تصفیہ  
دیر ہونے سے جو نقصانات عظیم واقع ہو رہے تھے سلاطین نظام سے اسکی شکایت  
کی اور ۱۱۔ اپریل کو پھر دہائی مسلسل خونریزی کے افسوسناک نتائج پر انکو متنبہ کیا  
بقاعدہ ترکی اور یونان میں اعلان جنگ ہو گیا۔ سلاطین بین بنادریو لانی اور  
بحری راستوں کے بند کر دینے کی کامل تجویز ہو گئی۔ اٹلی سے بھی ایک بحری فوج  
اور دہشتیں کیانیہ میں پہونچ گئیں

۲۲۔ اپریل۔ کرنل داساس سپہ سالار فوج یونان مقیم کریت نے امبراسیو دن سے  
استفسار کیا کہ سلاطین دولت عثمانیہ کے موافق بین یا مخالف کیونکہ اوس نے

کہا کہ ترکوں پر حملہ کر نیکا حکم ہوگا۔ ان تارخون میں سرحد پر نہایت تیزی سے جنگ کا ہی  
تھی اور ترک میدانِ محسلی میں بڑھ آئے تھے۔ شاہی خاندان کی وہ نازک حالت  
ہوئی کہ ایک جہاز اس لئے ہر وقت تیار رہتا تھا کہ ضرورت کے وقت فوراً اپنے شاہی  
مسافروں کو غالباً ڈنمارک میں آنا آوے جہاں خود شاہ جیارج کے بوڑھے والد اس  
امان سے سریر حکومت پر جلوہ گر ہیں۔ ٹرناوا اور لریسا کی نہریت سے کرنیل واسٹین  
بھی دم نہیں رہا وہ چاہتا تھا کہ محسلی کا بدلہ کرے بے گناہ اور غیر مسلح مسلمانوں کا  
خون بہا کر نکالے اور اسی لئے اُس نے امیر البحرین سے دریافت کیا کہ سلاطین کا تعلق  
ترکی سے کیا ہے۔

۲۹۔ کے تار سے معلوم ہوا کہ سلاطین نے تجویز کیا کہ کرنیل واسٹین یونانی فوج کو کریت  
سے واپس لے آوے اور اگر گورنمنٹ یونان ایسا کرنے میں متاہل کرے تو کوئی باد  
جنگ میں دخل نہ دے اور کچھ کرنیل واسٹین کو واپس بلالینا ثابت کر دیکھا کہ یونان  
سلاطین کی اطاعت سے باہر نہیں ہو۔ علی ہذا شاہ جرمن نے سخت شرط کی کہ جب تک  
یونانیوں سے کریت نہ خالی ہو جاوے گا تب تک وہ جنگ کے معاملہ میں ہرگز دخل نہ دے  
اور بالآخر محسلی میں شکست کھا کر یونان کو نہایت مجبوری اور شرمندگی کے ساتھ کرنیل  
واسٹین کو معہ فوج کے کریت سے واپس بلاتا پڑا۔ چنانچہ ۹ مئی کے تار سے معلوم ہوا  
کہ وہ ایتھینس لوٹ کر آگیا۔ اور گورنمنٹ یونان نے سلاطین کو اطلاع دی کہ رفتہ رفتہ  
کل یونانی اقوام کریت سے واپس کر لی جاوے گی۔ اور امید ظاہر کی کہ جنگ ترکی و یونان  
کے تصفیہ کرنے میں وہ جلد مدد دینگے لیکن سلاطین کو اس رفتہ رفتہ تسفی نہیں ہوئی  
سلطان المعظم نے جو کریت کو خود مختار کر دینے کا وعدہ کیا تھا وہ باوجود فتح محسلی  
کے بچہ شریط اس پر قائم رہے۔

۱۱۔ مٹی۔ سلاطین کی تجویز پر یونان نے کامل اطاعت کا اظہار کیا اور شرائط مجوزہ جرمنی کے بموجب یونان کو ایک نوٹ دیا گیا جسکو اس نے بالکل وکاست منظور کر لیا۔ اسی تاریخ کو کریٹ سے یونانی لشکر واپس ہونا شروع ہو گئے۔ اور ۲۲۔ مٹی تک تمام بقیہ یونانی سپاہیوں سے جزیرہ بالکل خالی ہو گیا۔

واقعات مندرجہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ بناءً مخلصت جزیرہ کریٹ ہوا اور چونکہ وجوہات چند در چند سلطان المعظم کو یونان کی بیجا مداخلت کا پہلے سے اندیشہ تھا اس لئے سامان جنگ کے متحرک کر نہیں انہوں نے وہ عاقلانہ تدبیر قبل از جنگ اختیار فرمائی جس سے بہتر ناممکن تھی اور اس حسن طریقہ سے جنگ کی تیاریاں ہوئیں کہ باوجود موجودگی لاتعداد سفراء دول خارجہ کے جو سلطنت کے ہر بڑے شہر میں مقیم رہتے ہیں سلاطین یورپ اور پبلک کو کوئی خاص توجہ نہ کر سکتے تھے نہ آئی اس وقت تک کہ درہ لونا کے مقابل طیل خباک نزع کیا۔ یونان نے اول پیشقدمی کی اس میں تو کوئی شک نہیں۔ کیونکہ کریٹ میں کرنیل واساس کا داخل ہونا غنیمت کی فوج کا ترکیب میں داخل ہونا تھا جسکی کی طرف ابھی کوئی چھٹیر چھڑ نہ ہونے پائی تھی اور اسی بنا پر اعلان جنگ کا باضابطہ عمل میں لانا اختیار کیا گیا۔ حالانکہ جنگ اپریل کے دوسرے مہینہ میں شروع ہوئی لیکن یونانی جہاز فوجیں لیکر ۱۵۔ فروری سے کریٹ کی جانب چل پڑے تھے جنہوں نے جزیرہ میں داخل ہو کر ارباب غنیمت کے ساتھ ملکر مسلمانوں پر جو سختیاں کیں وہ ناگفتہ بہ ہیں انہوں نے جزیرہ کے تمام اندرونی آباد مقامات کے مسلمانوں کو تیرتھ کر کے قلعوں پر تسلط کر لیا انکی تمام جائداد مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ باغات اور لاکھوں زیتون کے درختوں کو کاٹ ڈالا۔ پس ترکوں کو سوائے ساحلی شہروں کے اور کہیں پناہ لینے کا ٹھکانہ نہ تھا۔ چنانچہ پلج کو ایک ساحلی قلعہ پر بھی جہان کون نے اپنا کو محصور کیا تھا حملہ کیا۔ غیر ملکی جہاز کچھ عرصہ تک ساکت رہے یہاں تک کہ یونانی قلعہ میں داخل ہو گئے۔ اور تمام محصور ترکوں کو قتل کر ڈالا

تب اسٹریا کے ایک جہاز نے یہ کھلم کھلا ظلم دیکھ کر گولہ باری شروع کر دی جس سے تھوڑے عرصہ میں قلعہ مسمار ہو گیا۔ اور تمام یونانی کبھی بجز معدودی چند لوگوں کے اوسے جگہ ہلاک ہو کر تب بھی یونانی مقتولین کی تعداد قلیل تھی نیز آسٹریا کے ایک جنگی جہاز نے دو یونانی بار برداری کے جہازوں کو جو سامان حرب اور غنیہ اسباب یونان سے کریٹ کو لارہی تھے گرفتار کر لیا۔

اندر دن جزیرہ مین بعد ایک قتل عام کے صرف سو سو اسو ترک باقی بچے تھے اور انہوں نے ایک قلعہ میں پناہ لی تھی وہ بھی یونانیوں کے دستِ مظلم سے بچے اور سب ہلاک کر دی گئے باوجود اس کے کہ سلطان نے اپنی مسلمان رعایا میں امن قائم رکھنے کی غرض سے کریٹ کی خبروں کو مشتہر ہونے دیا تاہم رفتہ رفتہ ان مظالم کی خبروں نے مختلف ذرائع سے اشتہار پائی۔ مسلمانوں کی جوش مہر دی اور غصہ کا کچھ ٹھکانا نہ رہا۔ تا آنکہ مسلمان سلطان کی نرمی اور سہولت پر غم کھانے اور افسوس کرنے لگے حتیٰ کہ اگر بخت یونانیوں کو کافی سزا دی کی جرات نہ دکھائی جاتی تو کچھ بعید نہ تھا۔ کہ سلطان کا تاج و تخت تو درکنار مسلمانوں کے ہاتھ سے شاید وہ قیمتی جان بھی چونی زمانہ بالیس کر دے مسلمانوں کی جان ہے معرض خطر میں پڑ جاتی۔ جوشِ حمیت کا کچھ ٹھکانا نہ رہا بلکہ عام خیال یہ پیدا ہو گیا تھا کہ اگر اسی طرح مسلمانوں کا قتل اور ان کی تباہی اور جزیرہ سے بیخ کنی رہی تو افواج عثمانیہ شاید خود بخود اختیار اپنی ہاتھ میں لیکر عیسائیوں سے بدلہ لینا شروع کر دیں گے۔ (افواجِ مقیمہ کثرتاً جواول سے آخر تک باوجود کشت و خون رعایا کے دستِ اندازی نہ کی وہ مسلمانوں کے روکنے سے ہوئی کیونکہ وہ ان کی امن قائم کر کے خود شاہانِ یورپ نے بے لیاہت اس لئے کہ ترکی فوجوں کی دستِ اندازی سے شاید مذہبی رنگ چڑھ کر بغاوت کو اور ترقی نہو اگر عثمانیہ فوج اس خلائی طور پر بے دست و پا کر دی جاتی تو اس قدر طول نہ کھینچتا اور کم سے کم مسلمان تو اس افسوسناک حالت سے تباہ و برباد نہ ہوتے) لیکن خدا کے



نہیں ہے بلکہ ان کا کام سردیوں سے لینا چاہئے یعنی تلوار اور شمشیر سے انکی مزاج پرستی  
 کر لینا کافی ہوگا پس البانی فوج کی طرف سے ایک فیر ہوا بلکہ ان بہادر دن نے چشم زخم  
 میں مجاہدین یونانی کو سنلینون پر رکھ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا چنانچہ دو ہزار میں سے بمشکل تمام  
 تین سو آدمی جان بچا کر بھاگے۔ اور باقی سب دین کھیت رہے۔ اس کے بعد باقاعدہ  
 فوجوں میں زور شور سے لڑائی ہونا شروع ہو گئی۔ ۱۷۔ اپریل کی صبح کو بجے کے وقت قلعہ  
 پر یونان سے یونانی بیڑہ پر گولہ باری ہوئی جس کے صدمہ سے یونانی جہاز مقدونیہ خلیج امریشیا کی  
 تنگ دہانہ میں غرق ہو گیا۔ نیز قلعہ مذکور سے یونانی جنگی مقام بیٹیم پر گولے برسائے گئے  
 جس کا جواب بیڑہ کی توپوں سے نہایت چالکدستی سے دیا گیا۔ اور ترکوں کا اس سے کئی قدر  
 نقصان ہوا۔ یعنی بمخلہ ۳ توپخانوں کے دو چھوٹے توپخانے کچھ عرصہ کے لئے بند کرنا پڑے  
 حالانکہ تیسرا بڑا توپخانہ کیس طرح خاموش رہا۔ گو نمٹ یونان نے مغربی حصہ کے بیڑہ جہاز  
 کو حکم دیا کہ وہ قلعہ پر یونان پر گولہ باری کرے اور ایک معقول مقدار شکر کی سمندر کے کنارے  
 بیڑہ کر جزیرہ کارفو کے مقابل۔ سارا نہ پر جہاز سے اترتی اور اس مقام پر جو کچھ ترکی  
 سامان رسد مختصر جمع تھا اسکو اڑانے اور جلادینے میں کامیابی حاصل کی اور یونانی فوج  
 برقی کے ایک پہلو کو اپنے زور میں رکھا جو کرنیل ماناس کے زیرِ کمان جاوینا پر بیڑہ رہی تھی  
 کرنیل نہایت تیزی سے حملہ آور ہوا اور ترکوں کو ابتداءً مقام فلیپاڈیز سے مٹا دیا اور  
 جنگو آگے بڑھ کر مقام اسٹروینیا بھی خالی کر دیا پڑا۔ جس کو کرنیل ماناس نے اپنا فوجی  
 ہیڈ کوارٹر قرار دیا۔ دوسرا گروہ یونانیوں کا قلعہ نیپ پکروہ کے مقابل موجود ہوا۔  
 یہ مقام اس جگہ واقع ہے جہاں جاوینا کی سڑک آٹا اور پر یونان کی طرف پھرتی ہے لیکن  
 بقول ایک انگریزی اخبار کے ”ترکی سپاہیوں کا دل دگروہ تمام فن جنگ کے کمال  
 سے برتر اور اعلیٰ ہے“ انہوں نے اس حملہ آور فوج کا نہایت شجاعت سے

مقابلہ کیا اور ابھی ادبی و دینی نہ پہنچنے پائی تھی کہ ادھونان نے شکست فاش کھائی اور  
 پھر نچر ملاقات آرتا کی طرف مراجعت کرنا پڑی۔ اس عرصہ میں ترکی ملک جو تھسلی کو جا رہی تھی  
 راستہ ہی سے ایپارس کی طرف مڑ گئی جہاں ملک کی زیادہ تر ضرورت بھی ۱۸- اپریل توپوں  
 کے بیڑہ جہازات نے قلعہ پر یوز اور ادن قلعجات پر نہایت زور شور سے گولہ باری کی جو دھما  
 خلیج امیشیا پر واقع ہیں اور یہی ایک بڑی کارروائی تھی جو تمام دوران جنگ میں یونانی بحری  
 طاقت سے نظریہ پذیر ہوئی۔ اس جہازی کے جواب میں قلعہ پر یوزائے نہایت دندان شکن کیا  
 اور تمام جہازوں میں ایک کھلبلی ڈال دی۔ بیڑہ جہازات کو آخر کار توپوں کے زور سے ڈر  
 بیٹ جانا پڑا اور وہ آہن پوش جہاز جو گولہ کھا کر نہ سنبھل سکا تھا بے سختی سے خلیج کے تنگ بانہ  
 کے بیچ میں دو با جسکی وجہ سے دیگر جہازات کی آمد و رفت میں بڑا خلل واقع ہو گیا تھا اس نے  
 گورنمنٹ یونان سے حکم ہوا کہ ڈائنامیٹ کے ذریعہ سے اڈر اکر راستہ صاف کیا جاوے۔ ہر  
 بحری حملہ کی کیفیت خود جنرل حفظی پاشا کے تار سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ جو انہوں نے ۱۹ اپریل  
 کو حضور سلطانی میں روانہ کیا۔

## ۱۹ اپریل جنرل حفظی پاشا کا تاقچہ پر یوزا

### کی گولہ باری کے احوال میں

جنرل ممدوح الصدر اس طرح ۱۹ تاریخ کو تار دیتے ہیں کہ ۱۔

ان ۱۳ جہازوں میں خمین سے ۷ نے آیا ملوا۔ اور باقی ۶ نے خلیج فاروہ  
 کی طرف اگر شہر پر یوزا پر حملہ کیا تھا خاک کا حال اول عرض کیا گیا ہے جب پر یوزا  
 کے قلعہ سے گولہ باری کی گئی تو حمیدیہ اور جدید و مدھون کی توپوں میں سے

۵ اینٹی میٹر والی توپوں کے تین سخت گولوں نے دو جہازوں کو نقصان پہنچایا  
مگر یہ تحقیق تہوہر کا کہ نقصان کی مقدار کس قدر ہے مگر اسکی وجہ سے یونانی بیڑہ  
ہٹ کر چلا گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس پہ گھنٹوں کی سخت جنگ میں ہمارے کچھ نقصان نہیں  
اسی بحری جمالی خبر کو اخبار صبح نے اسطرح لکھا کہ:-

شہر پر یوزا اور قلعجات پر یوزا اور سر کی موجوں کو جلا دینے کی غرض سے یونانی  
بیڑہ نے جس میں - - آہن پوش اور تین جہاز تھے دو سو گرن کا فاسٹین  
رکھ کر دو اسکواڈن مرتب کئے جنکے اگولے تفصیل ذیل اسطرح آکر لگے کہ قلعہ  
حمید یہ مورپے خارج اطراف پر ایک اور اس کے اندر دو - رینی قلعہ کے برقی  
اطراف پر تین اور اندرونی حصہ میں ۵ گولے لگے۔ لیکن کوئی نقصان نہ پہنچا  
ایک یونانی آہن پوش جہاز جبکہ حمید - مورچوں کے مقابل گذر رہا تھا تو اس کے  
اگلے حصہ میں ۵ اینٹی میٹر والی توپ کا ایک گولہ نہ کوہ بالا مورچہ سے اور اس کے  
پچھلے حصہ میں ایک گولہ رینی قلعہ کے نوپ سے آکر لگا جس کے سبب جہاز لگا۔  
طرف کو جھک گیا۔ اور ایک دوسرے آہنی جہاز کے اندر ایک گولہ پھٹا جس کے سبب  
بیڑہ کو ہٹ جانا پڑا اور علاوہ اس کے "واپی سو پی" اور "خضر قلعہ" پر ۵ - ۱۵ گولے  
سینٹی میٹر والی توپوں کے گولوں نے ایک جہاز کو بالکل بیکار کر دیا جبکہ  
دو آہنی جہاز گھسیٹ کر رہ گئے۔ اور یونانی بیڑہ کو بحیرہ نقصان اٹھانے کے  
کہہ اور ہاتھ نہ آیا۔

پر یوزا کی گولہ باری یونانیوں نے ۲۱ - اپریل ۱۹۴۷ء کو بالکل موقوف کر دی جس کا جاری رکھنا اس  
ان کے بس کی بات نہ رہی تھی۔ کیونکہ قلعہ کے استحکام کے باعث بجز گولہ و بارود ضائع ہونے  
کے اور کوئی فائدہ مترتب ہوتا معلوم نہ ہوا تھا

## ترکی فوج متعینہ ایپائرس کی کیفیت

گیتان نارمن صاحب ولایت کے ایک مامور رسالہ میں ترکی فوج کی موجودہ حالت کا مشہدہ کی حالت سے بالوجہ صاحت مقابلہ کرنے میں جنگی تجربہ بصدائق الفضل ماکاشہدات بدہ اکھیاں بنایت قابل وثوق ہو سکتی ہے۔ صاحب موصوفہ نے دوبرس پہلے اسوقت کی جنگی حالت پر ایک رسالہ شائع کیا تھا جس میں ادھون نے یفین کے ساتھ تحریر کیا تھا کہ ترکی فوج ان اصلاحات کے طے کر چکی ہیں جن کی پیشین گوئی نگرانی میں جس کے میر مجلس خود علیحدت اعلیٰ الشون ہیں اور جو برابر بلڈز کو شک میں اجلاس کرتی رہتی ہے راج کی گئی میں کسی زندہ لڑائی میں خواہ اس کا مقابلہ کوئی ہو اپنی شجاعت و کار آمدی کی کاپوراثوت دیگی وہ اب بحالیہ مردم دیوتان کی نتیجہ کو خوش ہوئے انکا بیان بالکل درست ثابت ہوا۔ گیتان ممدوح اس جنگ میں ترکی فوج مفیدہ صوبہ اپائرس کے ہیڈ کوارٹر کے ساتھ تھے اور ادھون نے صوبہ مذکور کی لڑائیوں اور محابوں کے حالات نہایت شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں جس میں ادھون نے ترکی فوج کی ترقی کا ذکر کیا ہے جو اس کو پچھلے برس برسمین حاصل ہوئی ہے۔ مشہدہ کی ترکی فوج کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔

محاربہ مردم دروس میں ترکی فوج کے اہم نقص یہ تھے کہ اسٹاف کا اسمین نام و نشان تک نہ تھا۔ اور افسر باطل ناقابل اوجاں تھے مختار باستا (سپ سالار افواج آرمینیا) کے ساتھ کوئی اسٹاف نہ تھا اور نہ کوئی افسر ایسا ان کے ساتھ تھا جو دشمن کی جمعیت اور ملک کی قدرتی کیفیت کو معائنہ کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ بہت تھوڑے افسر نقشہ کو پڑھ سکتے تھے اور نقشہ بھی بہت تھوڑے تھے۔ اور جو تھے وہ بھی اسٹرا کے چھپے ہوئے میدان

جنگ میں ماربرنی سے کوئی کام نہ لیا گیا تھا۔ کپ سے فاصلہ پر کپٹ  
 اور پھر بٹھانے وہ جانتے ہی نہ تھے۔ ڈویرنوں برگیڈ وین اور جین  
 کے کمانڈر اپنی اپنی فوجوں سے کام لینے اور اونسو قومی نقل و حرکت  
 کرانے کے فن سے نا آشنا تھے۔ اور کیٹوں کے صاف رکھنے کے لگو  
 کوئی کوشش نہ کی جاتی تھی۔ میدان جنگ کے لئے تقریباً کوئی ہسپتال  
 موجود نہ تھا۔ اور مجروح سپاہیوں کے اعضاء قسطنطنیہ سے منطوری  
 ملنے سے پہلے قطع نہیں کئے جاسکتے تھے۔ میدان جنگ میں فوجی جہاز بالکل  
 خالی تھا اور کرسٹ کا انتظام کہیں دکھائی نہیں دیتا تھا۔ شہداء میں  
 کل نقشہ بدلا ہوا۔ ڈویرنوں کے کمانڈر عثمان پاشا اہل سم پاشا دیہ  
 دونوں افسر صوبہ ایسٹ کی فوج پر مامور تھے جیسا کہ مارشل دیم پاشا کو  
 کوئی تعلق نہ تھا اور جو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور علمی و علمی دونوں طرح کو فن جنگ میں  
 پورے ماہر تھے اسٹاف افسر ایسے چالاک اور ذہین تھے کہ کسی فوج میں اونسو  
 بہتر نہیں دکھائی دیتے تھے۔ فوج ایسٹ کے دونوں ڈویرنوں کے اعلیٰ  
 اسٹاف افسر میران اسد صالح نے کسی برس جرمنی فوج میں رہ چکے تھے  
 اور ٹوپی کی چوٹی سے لیکریوں کی ایٹری تک ہر جزو بندائی سپاہی گیری  
 کا شاہ تھا۔ تمام جہتوں کے افسر اور اسٹاف افسر کو ملک کے تمام  
 درست نقشے تقسیم کئے گئے تھے جو بیس کے پیادہ پر تھے ڈویرنوں کو  
 کمانڈروں کے پاس اس نقشہ کے علاوہ ایک ایک نہایت ہی مختصر  
 زمین کے پیمانہ پر تھا۔ ان سے عمدہ نقشہ تیار کیا گیا کہ وہیں دیکھو  
 محکمہ تار فوج کے ہمراہ تھا۔ اور گوبسالی باغی اکثر تاروں کاٹ چکے

تھے تاہم محکمہ مذکور نہایت قابل تعریف درستی اور سرعت سے کام دیتا رہا  
 بکٹ اور دوڑ کے پہرہ کے فرائض کو نظام فوجین بخوبی سمجھتی تھیں اور صوبہ  
 مذکور کے تینوں برگیڈن کے کسب صفائی و پاکیزگی میں اپنا آپا ہی  
 نظیر تھے آدمیوں اور گھوڑوں کے لئے پانی پینے کا الگ الگ انتظام تھا  
 پاخانے نہایت احتیاط سے ہٹائے گئے تھے اور ہر روز صاف کئی جائیں  
 میدانی فوجی ہسپتال ہر ایک ڈوئیر کے مہیڈ کو اور ٹرین موجود ہر ایک  
 بمقام پریوزائٹین بمقام فلیپاؤس۔ ایک بمقام ملا کا اور باونج جانینا میں  
 ان سب میں بالخصوص دو ہزار بار اور مجروح سانسے تھے مگر جونی کا مقام  
 ہو کہ طبی ڈاکٹرن پر بیماروں کی چندان بھرانہ پڑی۔ قطع اعضا کو لگو  
 قسطنطنیہ سے اجازت منگوانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ بیمار ہسپتال  
 کے اعلیٰ طبی افسر کی رائی پر سمجھتا تھا۔ جانینا کے میڈ کو اور ٹرک فوجی خزانہ بھیلو  
 تھا اور عثمان پاشا ہر وقت یہ فقط اوان دہقاون کو خلی جانو بار برداری  
 واسطے لئے جاتے تھے کہ ایڈریس کے ملکہ فوج کے لئے جو بھٹیر بکری  
 خریدی جاتی تھیں انکی قیمت فی الفوادا کر دیے تھے۔ سپاہی بھی روپیہ  
 خالی نہ رہتے تھے انکی بھی تنخواہ برابر ملتی رہتی تھی۔ اور گوالیاں لکھا لوٹ  
 مار کے عادی ہوتے ہیں مگر دم آرمی (ارڈو) کے سپاہی نہایت احتیاط  
 والہ التزام کے ساتھ ہر ایک چیز کی اصلی اوبین ضرورت ہونی بھی قیمت، دائرہ  
 تھے۔ مکی کے اخیر میں جانینا سے آگے بڑھنے کے وقت فوج میں بادبرداری  
 کا انتظام نہایت مکمل تھا۔ ہر ایک ملین کے ساتھ دو سو یا پونچھ سو تھیں  
 اور مقامات ہٹیر پونیا۔ فلیپاؤس۔ نرو صون۔ کاروان۔ سرو اور جلیپاؤس

دیہ قائم کر دئے گئے تھے۔

اس کے بعد کپتان نارمن تحریر فرماتے ہیں کہ۔

گورنمنٹ عثمانیہ نے اس محاربہ میں عثمانیہ فوج کا بہترین اور قابل ترین حصہ  
نہیں بھیجا تھا۔ چار جیسوں کے سوا اور کوئی جمیٹ باقاعدہ فوج نظام کی  
سلطان المعظم نے میدان جنگ کو روانہ نہ کی۔ یہ میدان اسکی ردیف فوج  
میں ہی نظام فوج اپنی اپنی چھاؤنیوں کی بارگاہ میں مقیم رہی تھی  
اگر سرور یا بالگیر با بھی یونان کے ساتھ شامل ہو جاتے تو متبک یونان  
صوبہ مقدونیا کا دعویٰ رہے۔ یہ دونوں قومیں اسکی بجائے زیادہ تر سلطان کی  
طرفدار سنائی، تو ترکی کو اسکی کچھ پرواہ نہ تھی۔ اس نے ان دونوں ملکوں کی  
سرحد پر سنرل پسنرل کیسٹولیس پلیٹن نظام فوج ڈال رکھی تھی جو سب کی سب  
ماسٹر سیکرین رائفلوں سے مسلح تھیں۔ اور گوباب عالی کو ان دونوں ملکوں کو  
ساکت رہنے کا یقین تھا۔ مگر اسے یونان ایسے حقیقی دشمن کے مقابلہ پر نظام  
فوج روانہ کرنے کی احتیاج نہ تھی۔

پس ترکی نے ثابت کر دیا کہ وہ یونان ایسے ملکوں کو صرف بائیں ہاتھ کی ضرب  
سے تباہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ ردیف اور نظام کی وہی نسبت ہے جو ہندوستان  
کو وہ فوج کو پولیس کے رنگ روٹ سے ہے۔ (منقول از وکیل)

## جانیٹا کے قریب لڑائی

۲۴۔ اپریل کو جانیٹا سے کچھ فاصلہ پر اس یونانی فوج سے جو برابر اندون ایبارس  
میں بڑھتی چلی گئی تھی ترکوں نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا جس کا نتیجہ صرف یہی نہیں

ہوا کہ یونانیوں کے قدم آگے بڑھنے سے رگ ٹٹے ملکہ انکو ایسی شکست فاش ملی کہ جس میں پانچھو کے قریب قتل فوجی اور ۶۲ قید ہوئے۔ اور ترکوں کی طرف سے کل ۱۲۶ آدمی قتل اور زخمی ہوئے۔ اس معرکہ سے یونانی فوج پسپا ہو کر پیچھے کو لوٹ پڑی یہاں تک کہ قلعہ منٹی گیڈیا پر دم لیا۔ جہاں دوبارہ خونریزی کے ساتھ معرکہ لڑائی ہوئی۔ یہ مقام آٹا اور جاینٹا کے درمیان واقع ہے۔

## مینٹی گیڈیا پر سرائت معرکہ و یونانی ہزیمت

پہلی مرتبہ یونانیوں نے ترکوں کی مینٹی گیڈیا سے ہٹا دیا تھا۔ لیکن اس مقام پر ۲۳ اپریل کی شام سے پھر ایک یونانی پلٹن زبردست دستہ فوج ترکی سے مصروف کارزار رہی جس میں قبل الذکر کے ڈیرہ سوادھی ہلاک ہوئے تاہم اس روز نتیجہ کا فیصلہ نہ ہو سکا کہ بالآخر میلان کس کے ہاتھ رہا۔ اس کے بعد پھر دونوں فوجوں میں بڑا بھاری مقابلہ ہوا جس میں یونانیوں کو سخت ہزیمت ہوئی اور اس جگہ سے شکست کھا کر یونانی سپاہ ایسے دیوانہ پن کے ساتھ فرار ہوئی کہ جا بجا خود اپنے شہر وں کو لوٹتی ہوئی پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اور چونکہ ترک پیچھے سے متعاقب رہے اس لئے اوکو لوگ کر دم لینے کا کہیں موقع نہ ملا حتیٰ کہ دریائے ٹرٹا کو عبور کر کے اپنے محفوظ مقام شہر آٹا میں جا کر پناہ گزین ہوئے۔ افسروں نے بہتیرا کوشش کی کہ بھاگ کر تیز کر کے اپنی دشمنوں سے مردانہ وار مقابلہ کریں۔ لیکن سپاہی کب کسی کی سنتے تھے۔ چنانچہ ہر طرف سے کھینچ کر آٹا پر یونانیوں کی تعداد تیس ہزار سے تجاوز ہو گئی۔ اور مجموعی تعداد ترکوں کی اس کے مقابل میں ہزار سے بھی کم تھی۔ دونوں سپاہوں کے درمیان صرف دریائے آٹا حامل تھا۔ اگر یونانی گھریلو پیکر بھی ذرا حوصلہ کو کا م فرماتے۔ تو ظاہر ہے کہ ان کے حریف ان سے تعداد میں دو ٹلٹ سو بھی کم تھے۔ لیکن باوجود

افسروں کے پہلانے پھسلانے - دمہ کھانے - ڈرانے چھینے - اور چلانے کے کسی سپاہی نے انکے ارادوں کی تائید نہ کی اور کئی روز تک مقابلہ کا ارادہ تک نہ کیا۔  
یورپی والیٹیروں کا یہ حال تھا کہ جا بجا پہاڑوں کے محفوظ مقامات میں مسکن گزین بھی اور باطنیان تمام و جبینا تاکوں کے سگرٹ بنا کر پی رہے تھے اور اندھیرے او جالے جو کوئی نظر آجائے تو ترک سمجھ کر نشانہ موت بنا دیتے تھے۔ حالانکہ وہ شخص یونانی لباس میں ہوتا تھا وہ خیال کرتے تھے کہ ترک دمہ کو دیکر اذکی زرب آنا چاہتا ہے۔ پیٹی گیڈیہ سے یونانیوں کی فراری بعینہ لریسا کی مانند تھی۔ وجہ یہ تھی کہ افسروں کی نالایقی اور سپاہ کی بزدلی اور گھبراہٹ سے انتظام اور ڈسپلن قائم نہ رہ سکا۔

## نتیجہ جنگ پیٹی پگاویہ

اس لڑائی کا نتیجہ ۲۹۔ اپریل یوم جمعہ کو ظاہر ہوا جس میں پانچویں یونانی مقتول و مجروح ہوئے والیٹیروں میں انگریز والیٹیہ کلیمینٹ ہیرس کے زخمی ہونے کا افسوسناک واقعہ پیش آیا جو ایڈمرل ہیرس کا بھتیجا ہے۔ بعد کو معلوم ہوا کہ ہیرس والیٹیہ بنین بلکہ نامہ نگار تھا جو ترکوں کی فید میں کچھ غرصہ رہا۔ ترک تعاقب کرتے کرتے آرٹل کے سامنے جا پہنچے اور اس کے قریب وجوار کے گاؤں قریضہ میں گر گئے۔ علاوہ اس کے دوسری لڑائیوں میں کپتان برج دجوان میں گولی لگنے سے مجروح ہوئے، جس میں روڈکن کی گلیں اور پاک صاحبان بھی زخمی ہو کر ہتھینز کو واپس گئے۔

## آرٹا میں فحاشا جو شاپی گورنٹس

پیٹی گیڈیہ سے فراری اور تھسلی کی میہم شکستوں سے گورنٹس کو رہانے اپنا دشمن

تصور کر کے مخالفت کا اظہار شروع کیا۔ چنانچہ ۲۵۔ اپریل یوم کیشنبہ کو جب پادری صاحب نے بادشاہ اور خاندان شاہی کے لئے دعا مانگی تو لوگوں میں سخت مخالفت جوش پیدا ہوا۔ اور گرجا کے قریب میں جوشا ہی محل 'اقہ تھا دہقانوں نے اسکو لوٹ لیا اور طرح طرح کی تھگی اور ناراضگی کا اظہار کرتے پھرے۔ باشندے شب روز نہایت بے چینی اور اضطراب سے بازاروں اور گلی کو چوں میں پھرتے رہتے تھے۔ خوف سے انکے ہرے متغیر اور عواس پریشان تھے کبھی تو ان فوجوں کے خیر مقدم کی غرض سے ریل ٹرینیں پارل منٹ پر دوڑے جاتے تھے جو بذریعہ ریل یا بوسیدہ جہاز اس مقام پر اترتے تھے اور کبھی باہم جلیہ منعقد کر کے واقعات جنگ پر بطح نکتہ چینیان کر کے غیظ و غضب کا اظہار کرتے اور بادشاہ سے لیکر فوجی سپہ سالارین اور جملہ افسرین اور گورنمنٹ کے تمام اہلکاروں اور منسبدوں حتی کہ اپنے سوا تمام ملک کو یونان کی مصیبت کا باعث ٹھہراتے تھے اور یہ جوش اس درجہ بڑھتا رہا کہ دوراندیش اشخاص کے نزدیک خانہ جنگی برپا ہونیکا احتمال تھا۔

## یونانی مغربی بیڑہ جہازات کی کارروائی

۲۶۔ اپریل کو مغربی اسکوڈرن نے سکایہ گاؤں پر حملہ کیا جس میں ترکوں کی فوج کے لئے سڑک سامان اور ذخیرہ جمع تھا۔ لیکن کچھ کامیابی شکل پذیر نہ ہوئی۔ کرنل ماناس بدستور فوج ایپائرس کا سپہ سالار رہا لیکن یومہ نالالقی کے اس کے اسٹاف کو بدل دینے کی تجویز ہوئی۔

## پینیٹ گپیڈیہ پر یونان ترکی قبضہ حاصل ہوا

۲۸۔ اپریل کو ترکوں نے وہ موقع جو ان کے ہاتھ سے نکل گیا تھا دوبارہ واپس لینے کے لئے جی توڑ کر کوشش کی۔ اور چار ہزار ترکی سپاہ نے مہماس تو سچانہ کے جواوٹے

ہمراہ تھا یونانیوں کے ہڈی کو اڑ پر حملہ کیا۔ جنگ صرف چھ سو یونانی سپاہیوں تین سو  
 پادوں اور دو سو ولفیروں نے بہت خوبی اور دلیری کے ساتھ روکا اور برابر اس وقت تک  
 اپنی جگہ پر قابض رہے جب تک کہ امدادی فوج اپنے ساتھ دو توپ خانے لیکر آ پہنچی۔  
 موقع چونکہ کوہستانی تھا اس لئے بعد وقت توہین پہاڑ کی چوٹی پر چڑھائی گئیں۔ ان موقع  
 توہین کی گولہ باری نے ترکوں کا بڑا نقصان کیا جس کے اثر سے ان کو پسپا ہونا پڑا۔ بقول ایک  
 ولایتی نامہ نگار کے اس معرکے میں یونانی صرف ایک مقتول اور چار مجروح ہوئے لیکن چار سو  
 کہ اس غیر متوقع فتح اور خوش نصیب حملے سے آئندہ کے لئے یونانی متنبہ ہوتے اور بہت  
 بڑھاکر اس ضروری مقام کو جو دراصل صوبہ ایساپرس کی گنجی تھا اچھی طرح محفوظ اور مضبوط  
 کر نیکا اہتمام کرتے اور اس پر متصرف رہنے کی ضرورت سے واقف ہو جاتے۔ لیکن  
 چون قضا آید طبیب البلیثود "یونانی فہرے نے ایسا ضروری سوچے بعد دوسے چند آدمیوں پر  
 چھوڑ دیا اور ان کے لئے کافی سامان رسد بھی نہ چھوڑا جو ایک ہی طرف سے مطمئن رہتے  
 انکی تعداد اس قدر قلیل تھی کہ اگر وہ حد سے زیادہ بھی مستقل مزاج اور بہادر ہوتے تو بھی ترکی  
 گولہ باری کی تاب نہ لا سکتے تھے لہذا رات ہونے سے پیشتر ہی اس مستحکم موچے کو تمام سپاہی جنگی  
 شمار تین ہزار تھی چھوڑ کر چلے گئے اور اپنی موجودہ توہین بھی اپنے ہاتھ لے گئے اور صرف  
 ترکی اقبال سے بلا ایک فیر گئے ہوتے ساری فوج نے راہ فرار اختیار کر لی۔ بھگنے والوں پر  
 بے حد خوف ہراس طاری تھا اور ان کے چہروں سے حالت اضطراب اور طرز رفتار سے تھی  
 محسوس ہوتی تھی۔ انکا قیافہ ظاہر کر رہا تھا کہ مقابلہ کرنے کی امید انہوں نے قطعی ترک  
 کر دی تھی۔ یہ تمام لوگ جو درہوں سے فوجی سپاہی معلوم ہوتے تھے ایک باقاعدہ بے نسب  
 اور ناممکن الانداد صورت میں آرتھاکا کی جانب اور پے جا رہے تھے پچاسے افسر کی پیشین  
 سب منتشر ہو گئی تھیں اور انکا انہر کوئی قابو نہ رہا تھا وہ بھی پیچھے پیچھے دوڑتے چلے جا رہے

تھے۔ خزن ملال اور شرم و غیرت کے آثار اور نئے بشرے سے صاف عیان تھے اور دوبارہ اپنے آدمیوں کو ترتیب میں لانے کی اونکو کوئی امید باقی نہ رہی تھی۔ ان سب بھاگنے والے سپاہیوں کی شمار قریباً ہزار کے پہنچ چکی تھی جنکے ساتھ دیہاتی لوگ بھی گریز میں شریک ہو کر اور بھی ہربوگ کا سبب بن گئے تھے یہ دیہاتی لوگ سلطان کی عیادت میں نیکین بدین خوف کہ ترک اُن سے یونانیوں کو مدد پہنچانے کا بدلہ لین پسے اپنے گھر چھوڑ کر آرٹا کی جانب بھاگے چلے جا رہے تھے۔ ہزاروں مرد عورتیں اور بچے جنکا مال اسباب گھروں میں بندھا ہوا اونکی پشت میں پلایا ہوا تھا۔ اُفتان و خیران کنیر لٹکاؤں کو بھیڑوں اور بکریوں کو آگے آگے ہٹکائے ہوئے چلے جا رہے تھے۔ بعض بعض جگہ جہاں سڑک تنگ ہوتی تھی وہ اس خوف زدہ بھیڑ بھاڑ اور اونکے اسباب اور سامان لشکر سے ایسی ٹھس جاتی تھی کہ پیچھے سے آنے والے لوگ چیتے چلاتے۔ شور و غل مچا دیتے جو میگانہ اور بیگانہ کو کچلتے ایک دوسرے کو ہال کر سڑتے تھے کہ جان سے مار رہے ہوتے۔ اُن دو ان تھے۔ گاؤں والوں کی حالت ذرا اس کو سمیٹتا بہتر تھی۔ سخت شرمناک ہنگامہ برپا تھا۔ والدین کی آہ و زاری اور بیقراری کی چغین سنائی دینا جنکے بچے گم ہو گئے تھے اور بچوں کے دماغ نے کی آواز گوش زد ہوتی تھی جو اپنے اپنے ماں باپ سے بچھ گئے تھے رات ہو جانے سے یہ ہولناک سین اور بھی پر خطر ہو گیا تھا۔ بعض بعض آدمیوں کے ہاتھ میں جولاٹینین تھیں وہ اس دردناک سین کے کسی حصہ کو کبھی کبھی روشن کر دیتی تھیں یہ گروہ نفرت ڈھائی بجے رات کے آرٹاکے پل پر پہنچا۔ اور صبح ہوتے ہی مطلع صاف ہو گیا۔ ایک یونانی بھی سرد کے اس پار باقی نہیں رہا۔ چنانچہ گیارہ ہزار فوج جرار جکے ہمراہ چالیس ضرب توپ کا توپخانہ تھا اور جس نے شروع شروع میں ترکی میں جابرانہ حملے کر کے خاص کامیابی حاصل کی تھی۔ اور اچھی طرح مستحکم اور مضبوط مقامات پر جم گئے تھے۔

اے بے سرو پا طریقے سے ایک ایک کر کے وہاں گئے جسکی نظیر کسی تاریخ میں بخیر ملے گی۔

## آرٹاکی حالت مفورین کے جمع ہو جانے کے بعد

بعد جمع ہو جانے کمال مفور اور موجودہ سپاہ کے اور بوجہ پناہ گزین ہونے میں شمار دہیا میں اور دیگر مفورین کے آرٹاکی حالت نہایت نازک ہو گئی۔ ہجوم خلافت کا وہاں کوئی ٹھکانہ نہ رہا اور انتظام صفائی کے بگڑ جانے سے شہر کی حالت نفرت انگیز اور گھٹونی ہو گئی یہاں تک کہ آہستہ ہوا خراب ہو کر تپ محرقہ اور اسہال کے امراض و بالکل طرح پھوٹ پڑے۔

بقول ایک غمزدہ اور پھر دوقوم نامہ نگار کے یونانیوں کی محض شستی اور ناقابلِ حفوظ کاہلی اور بزدلی سے ایسے بُرے نتائج ظہور پذیر ہوئے جنکے لکھنے سے شرم آتی ہو اگر وہ دس روز پہلے جانینا پر حملہ کر دیتے جہاں البانیا سپاہ باغی ہو گئی تھی تو انکی کامیابی پر ذرا بھی شبہ نہیں ہو سکتا تھا اسی طرح پریوینا پر اگر مزید بحری قوت سے مدد پہونچائی جاتی تو کچھ عرصہ تک قبضہ ہو جانا ممکن تھا۔

## ایسپائرس میں مزید ترکی فتوحات

علاوہ کالڈینی یونانیوں کے ترک سلاگورا۔ اور قلعہ حموت پر بھی متصرف ہو گئے۔ ترکی سپہ سالار جانینا کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ یونانی تین ہزار انفلین۔ سامان جنگ کی تین سو پٹیاں۔ ایک پہاڑی توپ اور ۷ لاشیں میدانِ جنگ میں چھوڑے جھاگے۔

# آرٹا کی بھاگ اور کئی دھب کیفیت

## مطابق تحریر نامہ نگار اخبار نامہ

ہوتے سیرت سے ہیں مردانِ دلاور ممتاز۔ ورنہ صورت میں تو کچھ کم نہیں مہاراجہ جیل  
اخبار نامہ کے خاص کارسپانڈنٹ نے مقام ٹپرس سے ۳۰ مئی کو تحریر کیا کہ :-  
میں اور میرا ایک رفیق اپنا اسباب موضع کو مارٹس میں جو ایک پہاڑی  
دورہ کے راستہ پر واقع ہے چھوڑ گئے تھے۔ جب ہم اس گاؤں میں آئے  
تو لوگ سخت آفت میں مبتلا تھے۔ جب ہم شکر پر پہنچے تو ہمیں موضع کو دھب  
اور بہت سے گاؤں دکھائی دئے جن میں آگ لگی ہوئی تھی اور مکانات  
یکے بعد دیگرے جل رہے تھے۔ یہ گاؤں دو میل سے زیادہ دور نہ تھے اس  
سے یہ نتیجہ نکالا کہ ترک بہت قریب آگئے ہیں۔ اور عیسائی کاشتکاروں کے  
مکانات جلا رہے ہیں۔ اب اس گاؤں میں رہنا ہماری رائے میں آپ موت کے  
منہ میں جانا تھا۔ اس لئے ہمیں ان بچارے زمینداروں کو صلاح دی کہ اپنا  
اپنا اسباب جوفی بجلہ گران قیمت کا ہو لیکر راتوں رات آرٹا میں پہنچ جاؤ  
ہم نے اونے یہ بھی وعدہ کر لیا کہ جب تک تم تیار نہ ہو جاؤ ہم تمہاری راہ دیکھیں  
بلکہ اپنے گھوڑے بھی اونہیں عاریتاً دیدے۔ بیکس عورتیں روتی تھیں اور  
اسی۔ الٹ میں اونے جو کچھ ہو سکا انھوں نے کبھی کہہ کے گھڑیوں میں باندھا  
جب اس سے فارغ ہوئیں تو اونھوں نے نہایت درد انگیز اور پابوسانہ

نگاہوں سے اپنے مکانون اور باقی ماندہ اسباب معاشرت کی طرف دیکھا  
 جنگی نسبت اور تین یقین کامل تھا کہ ابھی طرفۃ العین میں جگر خاکستر  
 ہو جائیگا اور اوغنین پھر دیکھنا نصیب نہوگا۔ ایک جوان عورت کی مایوسی  
 خاصکر قابل بیان ہے کیونکہ اسکی شادی مختصر ہوئے والی تھی اس  
 سبب سے اسکا ہمیر وغیرہ سب کچھ تیار تھا۔ اب چونکہ بہت گڑبڑی پڑی  
 اس میں ناچار اسے اپنے جامہ عروسی تک پہن چھوڑنے پڑے۔

چھوڑے چھوڑے بچے بستر سے اٹھائے گئے اور وہ اٹھتی ہی اہلیت  
 سمجھ گئے اسکی وجہ یہی کہ بچپن ہی سے اوغنین جب کبھی وہ والدین کو متنب  
 تو اس نوح میں یہ کمر چپ کر لیا جاتا کہ وہ ترکی سپاہی آئے۔

خیر چون نوح کر کے ہم روشنی لیکر گھر سے باہر نکل آئے اور دروازے مقفل  
 کر کے پہاڑوں کے درمیان اترے۔ ہمارے ساتھ بہت سے آدمی  
 تھے جن میں بعض تو ضعیف العہر تھے۔ اور بعض معصوم بچے۔ ان میں سے  
 اکثر جن میں ٹھوڑی قوت بھی تھی اسباب کی گھڑیاں سر پر اٹھائے ہوئے  
 تھے راستہ میں اور بھی آدمی ہمارے ساتھ شریک ہوئے اور رفتہ رفتہ  
 ہماری تعداد ساتھ آدمیوں تک پہنچی۔ میں اور میرا رفیق سفر بہت دو  
 تک پیادہ چلتے رہے۔ اور جب آخر کار ہم گھوڑ دن پر سوار ہوئے تو  
 پہننے اپنے ساتھ اپنے مالک خانہ کے دو شیر خوار بچے بھی لے لئے۔ رات  
 بہت اندھیری تھی اور پہاڑی راستے بالکل نامہوار تھے اس لئے ہم جلد بید  
 سفر نہ کر سکتے تھے۔ بہت سے آدمی شعلین اور لمپ لے کر ہمارے قافلے  
 میں دور دور پہلے گئے تاکہ اندھیرے میں کوئی پیچھے نہ رہ جائے اور راستہ بھی

دکھائی دے۔ ہمیں خوف تھا کہ درہ کے سرے پر ہمارے پہنچنے ہی پر  
 جی نہ آن پہنچیں۔ مگر جب ہم پہنچے تو زمان کوئی مستنفس عام ہے  
 کہ وہ دوست ہو یا دشمن موجود نہ تھا۔ یونانی بھگورے ہمارے آگے تھے  
 اور ترک ہمارے پیچھے چلے آتے تھے۔ اسوقت جب میں نے اپنے  
 داہنی طرف نگاہ کی تو آگ مشتعل نظر آئی۔ کیونکہ ترکوں کی فوج اب  
 مقام فلیپاڈا پر تعاقب کرتے کرتے قابض ہوگئی تھی (یہ شہر اسی  
 لڑائی میں تیسری بار ترکوں کے ہاتھ آیا ہے) اس شہر کا باقی حصہ جو سابقہ  
 تخت و تاراج سے باقی رہا تھا اب آگ کی نذر ہو رہا تھا۔ نصف شب  
 ہوگئی تھی کہ ہمیں یونانیوں کی وہ فوج ملی جو بھاگ رہی تھی انکی عجیب صورت  
 ہو رہی تھی اور ہمیں انکی حماقت پر سخت تعجب آیا کہ یہ کس بنیاد پر وہاں سے  
 بھاگ آئے ہیں نہ تو کوئی بے منابطگی تھی نہ خوف و ہراس اور نہ کشت و خون  
 تھا جو انکے بزدلانہ فرار کا موجب ہوا تھا بلکہ اگر باعث تھا تو یہ تھا کہ  
 انھوں نے آپس میں ہتھیار عزم کر لیا تھا کہ ہم اپنے افسر کی متابعت کریں گے  
 اور ترکوں کے مقابلے میں مطلق ہاتھ نہ اٹھائیں گے چنانچہ انھوں نے  
 ایک گولی تک نہ چلائی اور بلاوجہ بھاگ گئے۔

میں اور میرا رفیق دونوں حیرت میں تھے کہ انکو کیا ہو گیا یہ ہتھیار کٹے  
 ہیں اور انہیں دیکھنے کو یہ قوت بخوبی موجود ہے کہ دشمن کا مقابلہ کر سکیں  
 مگر باوجود اسکے صورت یہ تھی کہ چپ چاپ ہتھیار بغل میں دبائے ہاتھیں  
 خور و کلان افسر سپاہی اندھیری رات میں دبک کر چلے جا رہے تھے  
 اور افسر بھی عالم بے بسی میں یہ دیکھ کر کہ سپاہ قابو میں نہیں کمال فلت و سوائی

کے ساتھ اونکے ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے سمجھ میں نہ آتا تھا کہ باوجود اس تن و توش کے انکے حوصلوں کو کیا ہو گیا۔“

یہ کارپانڈنٹ آرمیا سے پیٹیس اس کو بذریعہ ریل پہنچا اور وہاں سے اُس نے یہ تار دیا کہ

”پیٹیس کے لوگ بھی سخت اضطراب میں ہیں۔ غول کے غول ایک مہنت

اور گھبراہٹ کی حالت میں شہر کے بازاروں میں دیوانوں کی طرح پھرتے

اور جہاں کہیں دس پانچ اکٹھے ہو گئے وہیں ان متوش واقعات کے

موجب اپنے اپنے قیاسات کے مطابق بیان کرنے شروع کر دیتے ہیں

کوئی افسرین پر الزام لگاتا ہے۔ کوئی شاہ کو گستاخ اور کوئی افسر کے

ارکین خاندان پر دل کا بنجار نکالتا ہے۔ غرض کہ کوئی شخص ایسا نہیں

جو اونکے لعن و طعن سے محفوظ رہ سکے۔ اکثر غمیدہ آدمیوں کو خوف تھا

کہ کہیں انقلابِ سلطنت ہی نہ ہو جائے چنانچہ پچھلے اتوار (۲۵۔ اپریل ۱۸۵۷ء)

کو جب گر جن میں پادریوں نے شاہ کی مزید عمر اور قباے سلطنت کے

لئے دعائیں تو لوگ اسپرہت بگڑے اور بادشاہ کے محل کو بھی جوابی تلخ

میں واقع تھا۔ بدحواسی میں بعض دہقانوں نے ٹوٹ لیا۔“

کارپانڈنٹ پھر جمعہ کے روز (۳۰۔ اپریل) آرمیا میں واپس آیا اور اسکا بیان یہ کہ میں نے

راستہ میں ہزاروں باضابطہ فوج کے سپاہی اور رولیف اور والیئر دیکھے جو سرحد پر

جا رہے تھے ان میں حب قومی کا کچھ دلولہ تھا۔ مگر آرٹا والوں کے دل سخت افسردہ اور

طبیعتیں ٹھنڈی ہوئی تھیں کہ ترکوں سے لڑنے کو افسر نہ بھیجتے تھے (الچی الچی ہی کارپانڈنٹ

لکھتا آیا ہے کہ فوج بزدل ہو اور افسران کی بزدلی اور کم وصلگی کے باعث ان ناچار ہیں)

ترکون کی جمعیت یہاں ان کے مقابلہ میں بہت قلیل ہے اور انکی فوج دریا کے کنارے  
 پڑی ہو یا جو دیکھ بار بار وہ انہیں اشتعالک بھی دیتے ہیں اور گاؤں پر گاؤں  
 جلا رہے ہیں مگر پھر بھی انہیں اتنی ہمت نہیں کہ آگے بڑھ کر ان سے دوڑو  
 ہاتھ کر لیں۔ چنانچہ ۲۰ اپریل جمعہ کے روز ترکوں نے موضع گریشتر  
 کو جلا کر خاکستر کر ڈالا۔ حالانکہ دو میل کی مسافت پر سانسے یونانیوں کے  
 تیس ہزار سپاہی اپنی آنکھوں سے یہ قیامت خیز حادثہ دیکھتے رہے مگر کسی نے چون  
 تک نہ کی۔

اب آرمینائی اور غیر آرمینی فوج اور دیگر اطراف کے بھگڑے بکثرت  
 جمع ہو گئے ہیں عام طور پر تپ محرقہ اور اسہال کا زور ہے۔ دوکانین سب بند  
 تجارت بلکہ کاروبار تک بالکل مسدود ہے۔ اب انہوں نے قلعہ عمرت  
 اور سیلگو را بھی چھوڑ دیا ہے اور ترکوں نے اپنا تسلط وہاں بھی بٹھا لیا ہے  
 ترکوں کا جنرل مقام جنتی سے تار و تیل ہے کہ یونانی یہاں سے شکست  
 کھا کر بھاگ گئے ہیں۔

”لڑائی میں آٹائٹی آدمی کام آئے اور ترکوں کو تین ہزار ستر و قین اور تین سو  
 صندوق گولہ اور بارود کے اور ایک پہاڑی توپ بطور غنیمت کے ہاتھ  
 آئی۔“

یونانیوں کے ایک بیڑہ جہازات نے پیر کے دن موضع سکیا پر گولہ اندازی  
 کی یہاں ترکوں کا ذخیرہ خوراک ہے۔

# الہانیا لعیسا کا اشتہار

الہانیا کے عیسائیوں نے ایک اشتہار دیا۔ جس میں عبارت ذیل درج تھی۔

”جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہو کہ مقدونیا اور یسلی ہماری نہیں  
 غلطی پر ہیں۔ بھائیو! جو ہمیں یونانی سمجھے وہ ہم سے دشمنی کرتا ہو  
 اور ہمیں رنج دیتا ہو یہ خوب یاد کر لینا چاہئے کہ اسلام اور  
 نصرانیت کے پیشواؤں نے ہمیں ایک دوسرے سے  
 علیحدہ کر لیا ہے یونان علاقہ آرمیا اور یسلی پر قبضہ  
 کر چکا ہے اور اب ایبارس اور مقدونیا کی  
 ہوس سینگر مانتیگر و نئے سینٹین  
 اور اینیٹوسی دبار کھے ہیں۔ ہمارے  
 باقی علاقہ پر آسیرا بلکیہ اور سیرا  
 دانٹین۔ بیرونی مینم  
 ہامی قلمرو میں  
 اندازی

باز  
 زمین نہ ہم تلواریں سے اور کما مقابلہ کریں گے

خاتمہ۔ حصہ اول تاریخ جنگ روم و یونان - ۷ - دسمبر ۱۹۹۷ء



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ ہذا کے حصہ اول میں ہم نے ترکی سپہ سالار ادیم پاشا کو اپنی نظر و سیر  
 فوج کے ساتھ شہر لرلیا میں داخل ہوتے ہوئے پہنچا ہوا جو خلی میں ایک بڑا قلعہ بن  
 شہر اور ریلوین کا صدر مقام جو یہ مسٹر ترکی سے لیکر یہاں تک تمام جنگی فورسز اور  
 فوجی چوکیوں پر بجائے یونانی پھریوں کے سلطانی پرچم اڑتے نظر آئے تھے۔ یونانیوں  
 نے ڈوولو۔ ویسٹو اور فارسالائین جھاگ کر پتہ حاصل کی ہوا اور یہاں پر  
 بن جو ابتداً محض ڈاکوئیت یونانی حوصلہ بندی کا ظہور ہوا تھا صرف ایک ہفتہ کی جنگ و جدل  
 کے بعد پست ہتی اور بزدلی سے تبدیل ہو گیا۔ خدا جانتے وہ الو لغز میں اور عالی حوصلی  
 وہ جو شش و خروش جو دس روز پیشتر آئینہ سر کے جلسہ گاہوں اور عام شکر کن اور بازاروں  
 میں بچا ہوا تھا کیوں اتنی جلدی خاک میں مل گیا۔ یہ گرجی شی نہ معلوم کیوں انا فانا کا نود و گئی

تکون کی کس بات سے ایسے ڈرے کہ محض اذکار نام ہی سے دنیا افواج یونانی کے بھگا دیں گے  
 بے کافی ہو گیا۔ اور یہ خوف کچھ ایک ہی جگہ نہیں بلکہ زیادہ لریا۔ اور آرمی کی  
 بھانڈا کا حال دیکھ کر ثابت ہو گیا کہ ہر عہدہ کیساں طو پر پھیل گیا تھا جو آخر تک کسی یونانی انسان  
 کے دل سے دور نہ ہو سکا۔ اور بھی وہ غائبانہ پر عظمت خوف و حراس تھا جسکو مشرقی لوگ  
 اقبال کہا کرتے ہیں ذیل کی تصدیق سوچو ایک معتمد انگریزی نامہ نگار نے کی ہے اچھی طرح  
 واضح ہوتا ہے کہ اس اقبال کی دل کس درجہ تک پہنچ چکی تھی اور کیا کیا تلخ یونانیوں  
 کے حق میں اوس کے اثر سے پیدا ہوئے۔

یہاں سے تاریخ کا وہ سلسلہ شروع ہوتا ہے جو حیدرآباد کے صفحہ ۲۷ و صفحہ ۲۸ پر چھوٹا گیا ہے

## شہر لاریسا کی تخریب کیا گیا

ٹرانو کے قریب پہاڑی ڈھال پر ایک بڑے درخت کے سایہ میں ترکی گھوڑوں کے درمیان  
 اخبار دہلی نیوز کا نامہ نگار جوتا بھیجنے پر معین تھا اس انتظار میں بیٹھا ہے کہ کوئی خبر ملے تو  
 مار پراوڑا دون کہ اتنی میں سلطان کا ایک اڈیکانگ پہنچا جسکو سرخ اور نیلے لباس پر ہر  
 نفی کام اس قدر آب و تاب سے چمک رہا تھا کہ نگاہ نہیں ٹھہرتی تھی اوس نے کہا کہ  
 ہنر کیسیلیسی۔ آدھم پاشا تہنیں مطلع کرتے ہیں کہ لاریسا مسخر ہو گیا ہے

نامہ نگار مسخر ہو گیا اسطرح ہمیں تو یہ امید تھی کہ کل سے ایک لڑائی کا آغاز ہو گا  
 جو بظاہر نہایت خونریز اور دیر طلب معلوم ہوتی تھی۔ کیا واقعی لاریسا فتح ہو گیا؟ کیسے مسخر  
 اور کب؟ اور کس نے فتح کیا۔

اڈیکانگ۔ بلا ایک گونی چلائے آج صبح لاریسا پر قبضہ ہو گیا۔ اوچلکر شہر کو دیکھیں

نامہ نگار کہتا ہے کہ مین گھوڑے پر چڑھ کر روانہ ہوا۔ حالانکہ درمیان میں چند دیا حائل ہیں لیکن شوق اس قدر متقاضی تھا کہ اگر سمت درمیان بھی راستہ پڑے تو تیر کر نکل جاؤں اور اسی جلدی پہنچنے کی غرض سے ارادہ مصمم یہ ہی کر لیا کہ کچھ ہی کیوں نہ ہو آج ہی دریا کو تیر کر بسطیح بن پڑے لارسیا پہنچ جاؤں لیکن ایک دریا بالکل خشک ملا جس میں پانی نام کو نہ تھا دوسرا جس میں پانی جاری تھا اور سپرل صحیح و سلامت موجود تھا کیونکہ یونانیوں کو بوجہ اپنی خون جاناکہ اس قدر مہلت ہی تھی کہ یہ اوں کو توڑ دینے کا خیال بھی کرتے۔ البتہ پل کی دوسری جانب ڈاکٹا کا ایک گولہ چھڑ گئے تھے جس کے اوٹھانے کی اپنی معمولی بے پروائی سے ترکوں نے ذرا ہی فکر نہ کی مین نے آج اوسے لوسی جگہ پر پڑا دیکھا درجہان غالباً یونانی چھوڑ بھاگے تھے لیکن اس کے یونانی اساخت ڈاکٹا میٹ ہونے کی وجہ سے مجھے شک تھا کہ وہ بھی چل سکتا ہے نہیز کیونکہ یہ صفت یونانی میگزین نے اپنی لئے مخصوص کر لی تھی۔

ٹرناؤ سے لارسیا جانے کے لئے ہمیں شاہراہ اعظم افسیا کی جو وسیع و کشادہ اور خوش منظر ٹرک ہے اور جس سے بہتر کوئی دوسری ٹرک قرب جوامین تہیں دیکھی گئی۔ ٹرناؤ کو مہتان کے مشیر مین واقع ہوا ایک ایسی ناقابل گندہ پھاری جو حسین چاند فریک ترک کی سپاہ کا مہمنہ وظل نہ ہو سکا یہاں تک کہ اگلی خوش نصیبی سے یونانیوں نے (ازراہ دوراندیشی یا۔ از براہ ہیرا خود ٹرناؤ اور کر مٹری کے دونوں (زبردست) موچوں کو چھوڑ دیا۔ ٹرناؤ بالکل خالی اور ویران پایا گیا۔ باشندوں کے نہ ہونے سے ہر طرف ایک ستائے کا عالم نظر آتا تھا سوئے چند مرغون کے جو صحن مکانات میں یا چند کٹوں کے بجائے مین پھرتے دیکھائی دے کسی جبریاک کا پتہ نہ تھا۔ مکانات خالی۔ دروازے اوکھڑکیان چوٹ کھلے ہوئے (جو اضطراب میں بند تاک نہ ہو سکیں) کئی قمیص کرتے وغیرہ بازار و مین بکھرے ہوئے پائے گئے۔ غرض ٹرناؤ مین مقدر وحشتناک خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ گویا دیاں قیامت آپہنچی ہے۔ چوبی پل کو

عبور کر کے ہم شاہراہ پر پہنچے جس کی داہنی جانب ایک بڑی فوجی بارگ بنی ہوئی چرسکی  
طرف ایک ترکی انسر سے اشارہ کیا کہ یہ ہماری بنائی ہوئی چر۔ جو جشت خیراوداسی اس  
جگہ پائی جاتی تھی اس سے زیادہ کہیں دیکھی اور نہ سنی کیونکہ اس مایوسی بخش فراری کا ثبوت  
اس سوچتا ہے کہ شکر کے اطراف و جوانب میں سرسری نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا تھا کہ  
زین اور لگام کے انبار لگے ہوئے فوجی کاغذات ہلوین اڑتے ہوئے در در پھیلے پھر تھے  
یہاں سپاہی کا تھیلہ لٹک رہا جو دبان لٹپی ٹھوکرین کھا رہی تھی۔ ایک جگہ تو بچانے کے گولہ  
بارود کی گاڑی خندق میں گری ہوئی تھی۔

دوسری جگہ کار تو سون کا چھوٹا سا ڈھیر لگا ہوا پایا جو ایک فوجی ملک کے لئے نہایت  
شرم کی بات ہے

## لاریا کی پردی خدیوہ محافطین کے تھیں

ٹائمز کے نامہ نگار نے ۲۶۔ اپریل کو لاریا سے اس مضمون کی خبر بھیجی کہ جب میں ایک دستہ  
سواران کی ہمراہ کل اس شہر میں داخل ہوا تو اس کی حالت نہایت خراب اور افسوسناک  
معلوم ہوئی ابھی دشمن کا ایک سپاہی تک شہر میں داخل نہ ہوا تھا۔ کہ خدا اس کے مجاہدوں نے  
لوٹ مار شروع کر دی اور دست اندازی کا کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا۔ بانیوہ اکثر دوکانیں بند پائی گئیں  
اور اکثروں کے قفل ٹوٹے ہوئے دیکھے گئے۔ گھر دن کا یہ حال تھا کہ قدم بدم لوٹ اور غلہ گری  
کے آثار ملتے جاتے تھے۔ اس سبب خانہ داری بڑی بے سیلفگی سے ادھر ادھر منتشر پڑا یا گیا  
بعض نشانات اور آثار سے بھی مترشح ہوتا تھا کہ ایسی بے نرمی فراری کی وجہ سے ہوئی ہو  
لیکن دراصل اس کا سبب وہی لوٹ مار تھی جو خود ہمیں کے یہ معاشوں نے بیکس اور خوف رہ  
رایا پر ایسی بے بسی کے عالم میں اپنی ہاتھوں سے جانی بچی۔ کل شام سے رات بھر ترکی انسر نے  
نے ان فسادوں کے فرو کرنے میں بصر کی جہین اٹھیں بودی کامیابی ہوئی۔ اس میں شہ

نہیں کہ ابائیلا کے ایک دوست کی سپاہیوں نے لوٹ مار پر نیت کی تھی لیکن اوسکا نتیجہ فوراً  
یہ ہوا کہ وہ فوج سے علیحدہ کر دئے گئے اور سر بار دو سپاہیوں کو گولیوں سے اوڑا دیا گیا  
کیونکہ انہوں نے باوجود تاکید و اطلاع تعمیل احکام میں تساہل کیا تھا۔ پس اس کارروائی سے  
تمام فوج کو عبرت ہو گئی اور ترکی جنرل کے اس فعل نے اُس کے ضابطوں کی تعمیل اور پابندی  
کا سکہ بٹھادیا اور اس سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ ترکی فوج میں کس حد تک انتظام اور قواعد  
کو دخل ہے کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ ایک نیم وحشی اور جاہل جماعت کو جس نے بھی بھی ایک  
شہر کو بڑو شمشیر فتح کیا ہو اس فعل سے روکا جاسکے کہ وہ کسی سیواں پر ملاحظہ نہ ڈے جس کو وہ  
شیر مار سمجھ رہا ہو اور خاص کر ایسی صورت میں جبکہ اپنا غنیم بھی اُس میں حصہ لچکا ہو۔ ایسی فوج  
روکنا آسان بات نہیں ہے۔

## یونانیوں کو خود اپنی بیضی بلی کا قتل

اکثر یونانیوں نے خود تسلیم کیا کہ ہماری فوج میں بے ضابطگی اور بے لگنی بے طرح پھیلی ہوئی ہے  
اور ان رنجر وٹوں (ریجروٹ) نے بجائے فائدہ کے ہمیں سخت نقصان پہونچایا ہے اور اس  
بے تکی لڑائی کی جس طرح یہ لوگ عادی ہیں ایسے غنیم کے مقابلہ میں ذرا بھی نہیں چل سکتی جسکی ہمیں  
آہستگی اور جس کے جنرل زمانہ حال کے فنون جنگ میں بدرجہ تم مشاق اور بدرجہ اکل ماہر ہیں

## لاریب اور آرٹسکی بھاگنے میں امتیازی مقابلہ

## یونانیوں کے طریقہ جنگ کی مختصر کیفیت اپنا

اس موقع پر یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہو گا کہ قریب قریب ایک ہی وقت میں ہر دو فوج  
یونان مقیمہ ایسا کر س اور متعینہ پھنسی کیونکر فرار ہوئیں اور یہ کہ دونوں مقامات میں قراچی  
اسباب یکساں تھے یا مختلف اپنا نچہ حالات ذیل سے انکشان ان سپاہیوں کا ہوئی

ہوتا ہی جو انگلش اخبار ڈیلی نیوز کے نامہ نگار نے موقع جنگ سے ارسال کیے تھے اس کی تحریر کا اقتباس یہ ہے کہ بدحواسی میں لاریسا اور آرٹھ کی دونوں فوجیں سوا ایک سے ایک جڑ کر تھی لیکن بے لڑے بھڑے بھاگنے میں طریقہ فرار کو جانچا جاوے تو آرٹھ کی فوج زیادہ جوترو اور صفت شکن ثابت ہوتی ہے۔ کیا مستی کہ آرٹھ کی فوج نے دو چار مقامات پر ترکوں سے مقابلہ کر کے اور ان کی قوت کا اندازہ کر کے راہ گریز کو لے ستین پر ترجیح دی تھی۔

کبخت لاریسا کی ملینین تو ترکی ہراول تاک کی صورت نہ دیکھتے پائین بلکہ صرف رایت اقبال و اجلال سلطانی سے متاثر ہو کر ایسی نوکڑم بھاگیں کہ خود قاتلین کو ان کی سفدر پریشانی اور خوف کی وجہ تلاش کرنے میں ایک عرصہ صرف ہو لیکن اس کی وجہ کچھ ایسی شکل نہیں جو سمجھ سہے باہر ہو سکیو کہ لاریسا سے بھاگنے والی فوج میں وہ ہی سپاہی تھے جنہوں نے اول سرحد پر جڑ کر رشتہ مصالحت کو توڑ کر درہ ملون پر قدم جمائے تھے اور تین چار روز انہیں گھامٹوں میں اپنی سفدر دھیر سینہ پر ہو کر لڑے تھے اور باوجود پوری قوت صرف کر دینے کے انکو مجبوریت طعنا کرنا وین پناہ گزین ہونا پڑا تھا اور پھر وہاں بھی راہ فرار اختیار کر کے لاریسا میں اکردم لیا تھا بلکہ اس کے ترک تعداد میں زیادہ سخت ترین جنگی قاعدوں کے پابستہ اور مہیبین اسلحہ مسلح ہو گئے پس ایک دفعہ سے زیادہ آزموہ کو آزانا اپنی کو غیر محرم اوقات میں پھنسانا اور خود موت کہہ نہ میں جانا تھا اس لئے ”جان ہی تو جہان ہی“ کے مسئلہ پر پورا عمل کر کے انہوں نے گریختن کا صیغہ خوب نوک زبان کر لیا تھا جس میں کو یہ دور اندیش و حکمت اب قوم اسوقت تک دوسرے لئی جب تک کہ دوسرو کو سے گذر کر اپنی مادری ملک میں نہ پہنچ گئی جہاں سلسلہ کوہ آتھس اور تھاپولی گھاٹی نے مثل آغوش مادر گود میں لیکر دشمنوں کو محفوظ کر لیا۔ لیکن آٹھ میں صورت معائنات اس کے خلاف تھی وہاں برابر اسوقت تک یونانی کامیاب رہے تھے یہاں تک کہ چند مقامات خصوصاً بیٹی اپیدیا کی دغلیہ اور چھوٹا۔ علاوہ زمین اس مقابلہ میں ترکی تعداد بھی قلیل تھی

نہ وہ ترکی فوج بہ لحاظ اسلحہ نہ بلحاظ جنگی قواعد کے تھیلی کی فوج کے ہم پلہ تھی نہ اونکا سردار  
مثل ادیم پاشا کے مشہور و معروف سپہ سالار تھا اونکا بھانجا دانعی حیرت سے خالی نہیں  
ساحل تھیلی پر چارسی بیڑہ کو بہ نسبت مغربی بیڑہ کے زیادہ خوف نہ تھا۔ خلیج پر یونانی  
اور کالو کے گرد کا سمندر اور اوس سمندر کے مہادات کی تمام بستیان یونانی جہازوں  
کے عین زیرِ تھیں لیکن قلعہ پر یونان کے حمید یہ توپوں کے چند گون نے یونانی جہازوں کی ایسی  
مرمت کر دی کہ کچھ عرصہ کے لئے اوس بیڑہ کو بند لگاہ پائوسین واپس آنا پڑا اور تمام  
سمندر جو طوفان جنگ سے کچھ دیر کے لئے متلاطم اور موجزن ہو گیا تھا یکایک  
ساکت اور خاموش نظر آنے لگا۔

نامہ نگار موصوف کی تحریر دیکھ کر آرٹہ کی جاکر کلا نقشہ اسطور پر کھینچتا ہے کہ اس جنگ  
مشتعل ہوتے ہی دس ہزار لشکر یونان آرٹہ سے لپکاڑیوں کے صدر مقام جیننا کو فتح کرنے  
پڑا اور ان کے ایڈوائس گارڈ یعنی زبردست ہراول نے جنگی ہمراہ تو پناہ بھی تھا ترکی  
فوج کو جو تعداد میں بہت قلیل تھی اپنا آگے رکھ لیا۔ یہاں تک کہ جیننا کے مقابل پہنچ گئے اور  
اونکے سولہ سو یوزونس سپاہیوں نے پٹی گپیہ کی گھائی بڑا ایک محفوظ مقام پر اپنا جوہم  
جملے موقع کی عمدگی اس سے ظاہر ہے کہ ہزار ترکوں نے اون کو وہاں سے ہٹانا چاہا لیکن  
ہر کوشش میں ناکامی رہتا ہوتی ہی ان کے حوالے جاتے تھے اون کی ضربیں برابر ترکوں کے  
سر پر پڑتی تھیں وہ محفوظ بلند گھائی میں صف باندھ ہوئے تھے۔ ترکوں کا کھٹکے میں ان  
میں پر اچھا ہوا تھا انکی پناہ میں ایک دیوار کوہ ایکی اڑھین ایک پر کاہ تک نہ تھا تاہم ممکن نہ تھا  
کہ قدم پیچھے ہٹالیں نہ یہاں تک کہ دوسرے سڑک کے طرین یونانی افسر تام سیٹی پٹانج بھلا  
گئے۔ یکایک اونکے ہاتھ باؤن پھول گئے حالانکہ امدادی فوج میلین جنگ سے گھٹنے کی راہ پر  
بدرام تمام تیغ و خیم کی تعداد ۳ ہزار اور ساٹھ ہزار توپیں تھیں اور علاوہ میں ایک دوسرا

دستہ فوج مادون کا اسی تعداد میں گھنٹے کی راہ پر پھرا ہوا تھا لیکن انیسویں کو بوجہ  
 غایت درجہ صبح لال اور سخت ترین بدحواسی کے اونکو اپنی کشمکش کی خیر پہنچانے تک کا خیال  
 ہونیکا اور وہ سپاہی منزے سے چوڑے سلاک سلاک کر پھرتے رہے۔ تعجب تو یہ ہی کہ صرف اودھ گھنٹہ  
 کے فاصلہ پر گھوڑے پر ہاتھ نہ باگ ڈور اور توڑے سے لیس کھڑا رہا اور ایسے اطمینان سے فرا  
 کام نہ آیا چنانچہ ترکون پر حملہ آور ہو کر یونانیوں نے عارضی فتح کا دمکا بجا یا تھا وہی ترک اب  
 اونکی جانکا وبال ہو گئے۔ پو پھٹتے ہی طبل جنگ بجا اور چار گھنٹے تک خوب میدان ستیزہ  
 رہا۔ گو لوجا جواب گو لون اور بدوق کا بدوق سی دیا جاتا رہا۔ یہاں تک کہ ترکون نے  
 ایک سخت حملہ کی طیاری کا نقشہ چایا۔ اور بھی وہ نقشہ تکمیل کو نہ پہنچا تھا کہ خیر اندیش یونانی  
 جنرل نے اپنی فوج میں طبل باز گشت بجا کر دشمن کے سامنے سے بھاگ جانے کا حکم دیدیا  
 جسکی تعمیل ادن فوجوں نے سب سے پہلے کی جو دشمن کی زو سے چار اور سات گھنٹے کی راہ پر  
 تھیں۔ چنانچہ مشہور معروف شل مارے کے پیچھے بھاگنے کے آگے پر عمل کر کے آرٹین سب  
 سے پہلے وہی پہونچے اور چونکہ لشکر کے تین چاروں سے مختلف مقامات اور مختلف فاصلہ پر  
 ہوئے تھے اس لئے بھاگنے میں وہ سخت ترین بد نظمی واقع نہیں ہوئی تھی جو لاریسہ سے تاملی  
 اور عایا کے ایکساقتہ فرار ہونے سے واقع ہوئی تھی۔

آن فوجوں میں ہزار ہا سپاہی ایسے تھے جنکو آخر وقت تک ایک ذرے کا بھی موقع نہ  
 جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ گو اونہوں نے ترکون کے مقابلہ میں ٹبرمنز کے حکم کی تعمیل کی لیکن اونکو  
 لڑکا کا ارادہ کسی کے دل میں نہ تھا۔

اس سب بد انتظامی اور ابتری کا الزام شہزادہ ولید سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے منہر  
 پر عاید ہوتا ہو کیونکہ اگر حکمت علی اور سہ قلال کو کام فرماتے تو شکست ہونا تو مقدور نہ تھا  
 لیکن ایسی شرمناک ہزیمت یونان کو نہ تھی۔ باقاعدہ بازگشت ایسی ہی نہیں جیسے بے لگاؤ

عبرت تک ہوا کرتی ہے۔

کلاہیسہ میں شہزادہ اسپارٹا کی جنگی تدابیر بالکل مہل اور ناقص تھیں اور اس لئے کہ بجائے اس کے کہ مقابلہ میں قدم جا کر اپنا کام کرتے بھلا گئے ہیں وہ کام کیا کہ سارا سال حرب توپ و گولہ۔ بستہ دوق۔ میگزین۔ رسد۔ وغیرہ حتیٰ کہ اپنی پوشش تک ترک و کھو جوالہ کرنے کے چند اڑتے مرغی اور کھلتے پینے کا ضروری سامان اپنی ہمراہ لیکر فرسٹ کلاس کی گاڑی میں سب سے پہلے روانہ و دو لوہوئے اور یہ ایسی بزدلی کا کام تھا کہ ان سب سرداروں کو الزام سے بچنے کے لئے کوئی حیلہ باقی نہیں تھا۔

## یونانی فوج کی حالت بعد حینک باقی نامہ نگار اخبار میں

نامہ نگار موصوف جس نے اس سے پہلے بہت سی معرکے بشپم خود و کی ہیں کہتا ہے کہ یونانی سپاہیوں کی حالت جو مجبوری فوج میں بھرتی کے لگے تھے۔ ناگفتہ بہ ہو لیکن جنگ کا شروع ہونے سے پہلے جو عام یونانیوں میں جوش و خروش تھا اس سے مجبوری کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی حیکہ بمبئی تک کے یونانی باشندے قومی حمیت کے جوش میں اپنا اپنا کاروبار بالائے طاق رکھ کر جان نثاری کے لئے میدان جنگ میں جامو جود ہوئے تو یہ نامہ نگار کی رائے سے اتفاق نہیں ہو سکتا کہ کوئی یونانی سپاہی مجبوری بھرتی کیا گیا ہو۔ ہاں اس کے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ بوجہ کمی فوج کے شاہ کو مجبوری ہوئی کہ وہ نا تجربہ کار لوگوں کے مزید فوج تیار کرتے پر مجبور ہوا مگر پر جوش اور جو اخروہ غازیوں کا یہ کام ہوتا آیا جو کہ وہ باضابطہ فوجوں کے سامنے بے ڈھنگے پن سے اپنی جانب دیدیں سیکھ رہے تھے۔

سے پیچھے نہ پھرتے۔

یونانیوں کا اسی بزدلی اور ذلت خواری سے ہر مقابلہ میں لپٹ دھلا دینا نہ انکی مضبوطی

پروال ہی نہ نا تجربہ کاری کا کوئی عذر ہی بلکہ صاف اور بیدہی ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ قوم  
 غصہ نہ تو ہے لیکن بے حد لہجہ اور نہایت بزدل اور جنگی سطح سے بہت ہی نیچے گری ہوئی اپنی  
 جان و مال وال کو عزت و آبرو پر ترجیح دینے والی۔ ملک و ملت کا نام بدنام کرنے والی مادری  
 وطن کی شان و شوکت کو خاک میں ملا دینے والی بھ اب یونانی ہرگز وہ یونانی نہیں رہی جو سی  
 میدان تھراپلی میں اگست ۸۸ قبل عیسیٰ علیہ السلام میں ایرانیوں سے سینہ سپر ہو کر  
 انکی لٹے تھامے اور فوج کو روک دینے میں کامیاب ہوئے تھے۔ نہ وہ یونانی ہیں جو سکندر عظیم  
 کے جھنڈے کے نیچے دنیا کو فتح کرنے پر تھے اور جنہوں نے مشرق و مغرب  
 میں تہلکہ ڈال رکھا تھا۔

یہ لوگ اقل پسند۔ نقصان رسان اور تفرقہ انداز ضرور ہیں۔ ان کا خاصہ یہ کہ  
 بغاوت کو امن پر مقدم کریں جیسا کہ قادیانی تعلقات سلاطین روم سے ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ صفات  
 کسی جوانمرد۔ شیر دل اور با عزت قوم میں نہیں پائے جاتے۔ یہ کام چھوڑ دیں اور ڈر لو کہ تھرو  
 کے ہلو کرتے ہیں دہا در مجبور فوج وہ کام کیا کرتی ہے جو غازی عثمان باشا کے سپاہیوں نے  
 یونان میں کیا تھا (نامہ نگار کہتا ہے کہ میں نے کسی معرکہ میں چھوٹے سے چھوٹے دستہ فوج کو بھی  
 ایسے اقتدار اور اضطراب کے عالم میں بیٹھ دیکھا ہے کہ انہیں پایا اور زیادہ تعجب خیز یہ امر ہے کہ باوجود  
 ہمسایہ قوم ہونے کے) ایسے نا تجربہ کار شکر کو جس نے میدان جنگ کی صورت تک نہ دیکھی  
 ہو اور جس کے کان ترکی توپوں کی آواز تک سے نا آشنا ہوں کیوں میدان میں لایا گیا  
 اور کیوں اول سے ترکی شجاعت کا اندازہ نہ کیا گیا جن کے مقابل ہوتے ہی ایسا رعب و خوف  
 ان پر طاری ہوا کہ جہاں تہاں سے وہ ہمیشہ بھگتتے ہی نظر آتے رہے۔

آج کل کے یونانی جو ہمیشہ دوسری قوموں سے اپنی کو موازنہ کرنے لگے ہیں  
 ہیں کیا انہیں یہ جرات باقی ہے کہ برابر تعداد کی اوس قومی فوج سے مقابلہ کر سکیں جنگی

تقریف و توصیف میں کتب تواریخ کے ہزار ہا صفحے بھرتے پڑے ہیں۔ البتہ اون سپاہیوں  
 یہ غور کرنے کا موقع ہو سکے گا کہ قصو اوکا نہیں بلکہ فوجی سرداروں کا وہ خصوصاً اون افسرین  
 کا جو ولیعہد کے اسٹاف میں شریک ہیں جنکا تمام ایتھنصر کی رعایا نے مسخر کیا اور بے حرمتی  
 کی اور جب اون سرداروں سے جواب لیا جائے کہ کیوں تم نے ایسی بزدلانہ حرکات کیں  
 تو وہ صاف کہہ دیں گے کہ یہ سرکار کا قصور ہے کہ اوس نے ہمیں کافی فوجی تعلیم نہیں دی جس  
 سے تجربہ اور جنگی لیاقت حاصل ہوتی۔

## سلطانی تاریخی دوبارہ فتوحات پٹاؤ۔ لاریہ غیرہ بنام غازی احمد مختار پاشا ہائے کشتری متعینہ مصر

بعد فتح لاریہ محمد کامل بے کاتب امین ہالیوں ملوکاتہ کی جانب سے نمازی مختار پاشا  
 کے نام ایک تار روانہ ہوا جس کا مطلب حسب ذیل تھا۔

خداوند جل و علا کے فضل و کرم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح  
 کی استغاثت سے عساکر نصرت مآثرے پٹاؤ۔ لاریہ۔ اور اوس کے کل حوالی کو بتایا ۲۶  
 ذیقعدہ۔ بروز ہجرت شنبہ (۲۸۔ اپریل) فتح کر کے علم سلطانی جا بجا نصب کر دیا۔

## فتح تریقالہ ۲۹۔ اپریل موقت یحشام

لاریہ کی کامل تسخیر کے بعد ایک دستہ فوج زیر کمان خیر پاشا نصیبہ تریقالہ کو فتح  
 کرنے پڑا۔

یہ قصبہ حبیبیہ کہ نقشہ مقابل صفحہ ۱۷۳ سے واضح ہوتا ہے لاریہ سے ٹھیک مغرب میں  
 قریب چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں وہ بلی گزرتی ہے جس کا سلسلہ جنوب مشرق میں

نارسالا۔ پلیسٹو اور دو کوٹک پہنچتا ہوا اور شمال و مغرب میں کلا بکا تک اور اس کے متصل  
کے بڑے شہر لون لاریہ اور ڈوموکو وغیرہ سے اوسکاریلوی تعلق ہے۔

لاریہ کے مسافر کو ترقیالہ پہنچنے سے پہلے دریائے سلابیہ یا کو عبو کرنا پڑتا ہے  
چنانچہ ترکون کی آمد آمد کی خبر وشت اثر نے اس مقام پر بھی وہی اثر پیدا کیا جو ہر ملک عام  
تھا یعنی اون کے داخلہ میں پیشتر ہی سب اعیان سلطنت اور عمال سرکاری شہر چھوڑ کر محفوظ  
کی طرف فرار ہو گئے اور چلتے وقت اتنا بین و بست کرتے گئے کہ مفسدہ پر دازی کے لئے  
جیلخانہ کے قیدی چھوڑ دئے گئے اور ہزار ہا بند و قین بارود اور کالتوس اہالیان شہر کو دیکھ کر  
کہ ترکون کے داخل ہوتے ہی وہ اون سے برسریکا رہوں لیکن جب فوج ہی ایسے حملہ آوروں  
کے نام سے ڈر کر بھاگ نکلے تو بیچارے گھر گھرستی لوگ اوہل جو تنے ولے کسان کیا کھا کر  
مقابلہ کرتے۔

چنانچہ خیری پاشا اس زمانہ سے ۲۹۔ اپریل کی شام کو داخل آبادی ہوئے اور تمام  
ہتھیار اور ذخیرہ ہائے رسد جو لوگوں کی تحویل میں تھے بذریعہ اشتہار عام ضبط کر لئے  
گئے۔

## فتح ترقیالہ کا تاریخ و سلطان المعظم

۲۹۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو سپہ سالار ادھم پاشا نے بذریعہ تاریخی حضور سلطانی میں اطلاع دی  
کہ آج ۲۹۔ اپریل کی شام کے ۶ بجے ترقیالہ کو فوج مظفر میجر نے فتح کر لیا اور شہر  
میں داخل ہونے سے پہلے خبر ملی کہ یونانیوں نے دوسو دایم الحبس قیدیوں کو رہا کر دیا  
اور ہزار ہا مزدوق معہ سامان حرب کے اہالیان شہر کو بدین غرض حوالہ کر کے چلتے  
ہوئے کہ اون سے ترکون کا مقابلہ کریں کمندان دکانڈر پہلے فریق کا خیری پاشا شہر میں  
داخل ہوا اور اشتہار شایع کیا کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر جو شخص آلات حرب ہماری

تحویل میں نہ دے گا وہ سزا پوے گا اور نیز جس کے پاس فوجی ذخیرہ ہو یا جسکو اسکی اطلاع ہو وہ حاضر کرے ورنہ اختا کرنے والا بھی مستوجب سزا ٹھہرے گا۔

(Ghazi Ahmad Mukhlis Pasha)



”غازی احمد فخریاد پاشا اعلیٰ گشتی کی متعینہ مصر“

ترقیالہ اور قارویجہ دکارڈیسا، کی عایا اور  
اوس کی فریاد بخست سمر سلطان

بقول المود المصری ترقیالہ اور قارویجہ دیہ ایک قصبہ ترقیالہ کے جنوب میں دیہیست

لائن پر واقع ہوا کی یہودی۔ یونانی۔ آرمینی۔ اور دیگر عیال نے سفر سے روس و فرانس و  
جرمن و اٹلی کی خدمات میں ایک عریضہ ارسال کیا جس میں انہوں نے یونانیوں کے  
ہاتھ سے اپنی تباہی اور بربادی کا افسوسناک حال اس طرح لکھا کہ پندرہ سو  
برس پہلے لوگ یونان کے دستِ ظلم سے تنگ اور ان کے جور و تعدی سے سخت مجبور ہو گئے  
اور اس پر ضرور یہ کہ یونانی لشکر ترکوں کے ہاتھ سے ہریت اٹھا کر فرار ہونے لگا تو بھاگتے بھاگتے  
بھی ہمارے سرسبز بھٹیون۔ اور ہر قسم کے مال و اسباب کو تباہ و برباد کر کے ہم کو بغیر کیا  
ہر چند ہم چھتے چلاتے رہی لیکن ہماری فریاد و زاری پر کوئی متوجہ نہیں ہوا تھا۔  
یہاں تک کہ ترکی لشکر آپہنچا تب ہکوا مان ملی۔

یہ قوم ہماری زراعت کی محافظ ہماری ننگے ناموس اوسال متاع کی نگہبان اور حفظ  
صحت کی پوری پوری ساعی ہو۔ پس ہماری درخواست ہے کہ ہماری روی حالت اور ترکی  
حاکم کے رحم اور عدالت کی حکایت اپنی اپنی بادشاہت کو سنا دیں۔ اور عرض کریں کہ  
آئینہ ہمیشہ کے لئے ہکو یونانی گورنمنٹ کے نہ حوالہ کریں اور اوس کے دستِ تعدی  
سے نجات دلانے میں ساعی ہوں۔

## دارالخلافہ یونان میں شاہی خاندان کی زحالت

۲۶ تا ۲۸۔ اپریل کی تاریخوں نے دارالخلافہ کی نازک حالت کا بہت کچھ ظہار کیا  
عام جوش و خروش و خوت و گھبرائے کے علاوہ خود نہر مجبوسی شاہ جارج کے متعلقین  
کی رابو سی اس درجہ نازک حالت پر پہنچ گئی کہ قبول "سیٹڈرڈ"، اگر ضرورت واقع ہو  
تو آئینہ سے فرار ہو جانے کا پورا پورا بندوبست کر لیا گیا اور اس امر کے انجام دینے کو ایک  
جہاز اسٹیم سے بھرا ہوا بندرگاہ پارٹس میں ہر وقت کھڑا منتظر رہا کہ یہی طوفان کہ شہزادہ جارج

کارروائیان تمام ناقص ثابت ہوئیں واپس بلوایا جاوے اور کبھی یہ قرار پایا کہ اول شاہزادہ کو نہیں بلکہ اوسے اسٹاف کو جو نہایت بزدل اور کم ہوشلہ لوگوں کا مجمع ہی واپس بلایا جاوے چنانچہ ان لوگوں کو طلب کر لیا گیا۔ اور کمرل اسمائشکی اس اسٹاف کا سردار مقرر ہوا۔ جو بمقابلہ اوراغٹر کے تاحال جوانمرد ترین ثابت ہو چکا تھا۔ شہر میں جا بجا غضبناک انہوہ پھرتے تھے اور شاہ کی تصویروں کو جو دوکانوں پر جا بجا آویزاں تھیں بے عزت کرنے میں دریغ نہ کرتے تھے حتیٰ کہ ایک مجمع نے حملہ کر کے شاہی ریزرو میگزین کے اسٹیشن سے ہتھیار اور گولی بارود وغیرہ باجبر چھین لئے اور توپ ساری کے کارخانوں کو دہرائے دیا۔ ورنے آلات سے مسلح ہو کر شاہی ایوان کے روبرو جمع ہو کر آمادہ فساد ہوئے اور وہ یہ بیان کی گئی کہ کیوں نہیں انکو ترکون کے مقابل بھیجا گیا تاکہ وہ انکو قلع قمع کر دیتے۔

۲۸۔ کی شام کو مغرب کے وقت دس ہزار آدمیوں نے وزارت خزانہ جی ہیم لٹن ڈیوئیز کو گھیر لیا۔ اور ایم رالی ہونے والے وزیر اعظم کو گرفتار کر لیا اور اختلاف ثابت ہوا پھر اٹھلکھا۔ چنانچہ ۲۹۔ کو ایم ڈی لیائی موجودہ وزیر اعظم کو برطرف کر کے ایم رالی کو اوکلی جگہ مقرر کیا گیا۔ اور تمام وزراء دیگر بھی مغضوب ہو کر طبعیئے شخصوں سے مترتب ہوا جب تک افسانہ حال حصہ اول کے صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۹ میں لکھا جا چکا ہے۔

## ۶۹۷ آغاز ماہ مئی و جنگ ویسٹنو ۱۹۱۵ء

جیسا کہ نقشہ صفحہ ۱۶۲ (حصہ ایک) سے ظاہر ہے ویسٹنو براہ راست لاریسا سے بذریعہ ایک لائن طوقی اور اس کے قریب ساحل سمندر پر وولوا واقع ہے۔ یہ ہر دو مقامات قریباً تہہ بہ تہہ نسبت فارسا لا (فریاناؤں) کے جہان لاریسا سے گہو کر ریل جاتی ہے لہذا ویسٹنو اور وولوا کا فتح کرنا مقدم ہوا بہ نسبت فارسا لا کے۔ علاوہ برلن ویسٹنو جاکشن ہے جہاں سے

بجانب مشرق و دلو کو اور بجانب مغرب فارس لاکو اور بطرف شمال مغرب لاریا کو ریل جاتی ہے جس اور کو قبضہ میں کرنے سے گویا فارس لاکو اور دلو کا سلسلہ یونانی رس مریال بند کروینا تھا اور ریل پر متصرف ہونے سے یونانی امدادی فوج کی آمد و رفت بند ہو جانا ضروری تھا اور نیز یونانیوں کے مقابلہ کی اعلیٰ لائن میں سے صرف ہی ایک جگہ فتح کرنے کو باقی تھی جو سب سے زیادہ اہم اور یونانیوں کے حق میں نہایت کارآمد اور محفوظ مقام تھا کیونکہ اس شہر کے گرد دو پہاڑ بان بلال کی شکل کی واقع ہیں اور بلندیوں پر یونانیوں کے زبردست مورچے اور دھتے بندھے ہوئے تھے اس لئے لاحالہ ادھم پاشا نے اس ضروری مقام کو قبضہ فتوحات کی گنجی سمجھا اور فارس لاکو پر اس کو مقیم رکھا۔

چنانچہ ایک دستہ فوج دلو کے محاصرہ کے لئے روانہ کیا اور جنرل حق پاشا کو دس پیادہ پلٹنوں اور میدانی توپخانہ کی دو باٹریوں کے ساتھ ویلینٹینو پر حملہ کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ جو دستہ فوج دلو کو جارہا تھا اس سے ۳۰ اپریل کو یونانی فوج نے ویلینٹینو نصف گھنٹے کی راہ پر مبارزت کی۔ دس بجے صبح سے شام تک لڑائی یہی جسکی مفصل کیفیت خود مارشل موصوف کے تار سے معلوم ہوتی ہے جو وزیر جنگ کو بتایا یکم مئی ۱۸۹۷ء کو موصول ہوا۔

## مارشل ادھم پاشا کا تاریخی ویر جنگ

### یکم مئی ۱۸۹۷ء

یکم مئی کو وزیر صیغہ جنگ ترکی کو منجانب مارشل ادھم پاشا حسب ذیل تار موصول ہوا۔  
 ”جوسپاہ کا دستہ محاصرہ دلو کے لئے بھیجا گیا ہے اس کے کمانڈر کی رپورٹ ابھی میرے پاس پہنچی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کل ساڑھے بارہ بجے صبح کے ویلینٹینو سے نصف گھنٹے کی مسافت پر دشمنوں سے مقابلہ ہوا۔ لڑائی شام تک ہوتی رہی۔ دوسرے روز ۹ بجے

صبح کو جنگ پھر ہوئی۔ سپاہِ سلطانی نے تین قلعوں اور چار توپوں پر قبضہ کر لیا۔ اور دشمن نے ویسٹنوک کے قریب ایک قصبہ کے قلعہ میں پناہ لی۔ بروصہ ردیف پلٹنوں نے اسکا بھی محاصرہ کر لیا اور امید کمال ہے کہ یہ قلعہ بھی بہت جلد تصرف میں آجائے گا۔

”مین نے جنرل حتی پاشا کو دس سپاہیہ پلٹنوں اور میدانی توپخانہ کی بارٹریوں کے ساتھ ویسٹنوک پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ ویسٹنوک کے قلعہ پر غریب ترکی جھٹکا لہرا نظر آئے گا۔ اور دوسرے اسکی تمام خط و کتابت بند کر دی جائے گی۔“

”جنرل احمد خطی پاشا گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف جانیانے مرمری کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ دوسرے ڈویژن کاکمانڈر رپورٹ کرتا ہے کہ افضال الہی و اقبال سلطانی سے ترکی فرج نئی اور پرانی دونوں سکون سے لڑ رہے ہیں کی جانب بڑھ رہی ہے اور سپاہ اول قصبہ مذکور میں پہنچ گئی ہے۔“

## جنگ ویسٹنوک میں شام ۱۸۹۷ء

اسی تاریخ جنرل حتی پاشا اپنی جمعیت کے ساتھ عین وقت پر ویسٹنوک کے سامنے آ پہنچا (رانی صبح سے شروع ہو گئی) یونانی مستحکم مقامات پر پیرچمائے ہوئے تھے اور کو دشمن کی توپوں سے اچھی خاصی آڑ تھی۔ حتی پاشا نے آہستگی سے بلکہ کامل استقلال اور مضبوطی سے اپنے مورچے جمائے۔ ایک توپخانہ جو نسبتاً کم ناہوار مقام پر لگا دیا گیا تھا حملہ آور فرج کی ٹھٹ کے لئے مامور کیا گیا تھا ترکی فرج کا یمنہ اور میسرہ آگے بڑھا اور قلب شکر اورنگی طے کرنے اپنی جگہ ٹھہرا رہا۔

ان دونوں بازوؤں نے نہایت تیز آتشباری کے ساتھ دبا داکرنا شروع کر دیا جبکہ آج یونانی کمزوری سے دینے لگے۔ حتی کہ شجاء مان ترک اس موقع پر پہنچے جہاں توپوں کی زو سخت ترین تیزی کے ساتھ ہو رہی تھی مگر وہ اس مقابلہ کے سامنے سینہ سپر کر کے ہو

برابر آگے بڑھے رہے اور یکے بعد دیگرے ہر ایک قلعہ کوہ اور بلند یوں کو فتح کرتے چلے گئے اور ایک مضبوط مورچے پر ملک کا انتظار کرتے رہے اس لئے کہ بازو سے میسرہ کو ایک سخت کام پیش تھا دشمن مقابل میں ایک بلند عودی پہاڑ پر قابض تھا اوپر براہ راست حملہ کرنا نہایت دلیلی اور مردانگی کا کام تھا۔ چنانچہ ترکوں نے سلسلے ہی سے حملہ کا خیال دلا کر یونانیوں کو ایسی ترکیب سے محصور کر لیا کہ ان سے بجز مورچے چھوڑ کر بھاگ نکلنے کے اور کوئی پہلو نہ اختیار ہو سکا۔ چنانچہ اوضون نے دوسرے مورچے پر جا کر پناہ لی اور وہاں سے آگ برسائے گئے لیکن تاب کے۔ آخر یہی ہوتے ہوئے آتش باری بالکل بند ہو گئی اور اس لئے ظاہر ہے کہ ترکی فوج کے میسرہ نے اصل درجہ کی بہادری اور شجاعت اور قابل تحسین جوش و خروش کے ساتھ مقابلہ کیا۔ حالانکہ یونانی فوج کی امداد کے لئے ایک معقول تعداد میں کمک پہنچ چکی تھی اور اس نے ملکر میسرہ پر جی توڑ توڑ کر حملہ کیا جس کا جواب نہایت کامیابی سے برابر دیا جاتا رہا۔

جب اوضون نے دیکھا کہ میسرہ بے حد مضبوط اور ثابت قدم ہے تو اوضون نے مینہ کا امتحان لینا شروع کر دیا۔ جنوں نے اس کے حملہ کی مطلق پرواہ نہ کی اور ان کو صحیح <sup>طبع</sup> لڑنا نہ سمجھ کر جواب تک دینا گوارا نہ کیا۔ آخر کار بجائے توپ تفنگ و نیزہ و سان کے گریختن کے مشتقات چلنے لگے۔ گریختہ۔ گریختہ اند۔ بقیہ خواہند گریخت۔

الا : اے یونان بگریزید۔ اگر تاب مقاومت نہ دارید جہان ست تاجان ست این وقت نہ آنت کہ خود را بدست خود در معرض ہلاکت بیندازید ویراے چہ !  
 ننگ ناموس و قوم و ملک : جان خود را کہ از ہمہ جہان بہتر و از تمامی عالم و عالمین خوشترست۔ قبل از وقت بخدا بسپارید۔

الا : اے یونانیان پاے خود را بسر جوئے راہ فرار اختیار کمید چرا کہ اگر یک از

کم شود بساغم والم شود و اگر یک صد پٹن از ہریان ترک در ہوس ملک گیر می سر در خاک و خون  
مضائق نیست۔

عرض ہر طرح بجائے ہی میں فائدہ نظر آیا۔ واقعی یہ بہادر اگر بے فائدہ کٹ جاتے تو شاہ کو  
ایسے جری اور آزمودہ کار سپاہی پھر کہاں ملتے جو سیکڑوں روپے خرچ کر کے تیار کئے گئے تھے چنانچہ  
جنگ کی خبر کے ساتھ ہی دنیا بھر میں تار دوڑنے لگے کہ یونانی و مسیحیوں سے بھاگ  
رہے ہیں اور رنجیون کی ایک بہت بڑی تعداد گارین میں سوار کر کے دو لوگوں نے جا رہے ہیں۔  
ریوٹر کے کارپانڈنٹ نے لکھا (جسکی تصدیق بمقابلہ ترکی حوالوں کے اکثر بلاؤں زیادہ تر قابل  
دقت ہے) کہ اٹلے جنگ میں ترکی فوج کا قلب ایک گھنے جنگل کی آڑ میں تھا۔ یونان نے  
نہایت کامیابی سے یونانیوں کے حملہ کا مقابلہ کیا۔

دشمن کی فوج ترکوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھی۔ صبح کے وقت ترکی رسالہ  
دو اسکو اڈن یونانی فوج کے ایک حصہ پر حملہ آور ہوئی اور انکو مار کر بھاگ دیا لیکن غیر متوقع  
طور پر ایک بڑا لشکر اسے آگیا جس نے نہایت مضبوطی کے ساتھ مورچہ بندی کر رکھی تھی۔  
اس موقع پر ترکوں کا بڑا نقصان ہوا۔ ترکی فوج کی بہادری اور شجاعت کی تعریف کرنا ناممکن  
امر ہے جو خوف اور خطرہ کے مطلق پرواہ نہ کرتی تھی۔ میں نے ان مورچوں کو دیکھا جن پر ہر  
میں دشمن کے ٹوٹ پڑنے کی امید تھی وہاں بجز جب دستبرد سپاہیوں کے تمام فوج باہر  
تمام خواب راحت میں پڑی ہوئی تھی۔ گویا دشمن جنگ سے کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ فوج کے لو  
روٹی ابھی سے گاؤں میں پک رہی تھی۔ معام ہوتا ہی کہ کل شام آٹھ بجے یونانی ملکی افواج دو  
اور قرا سالہ سے بذریعہ ریل بیان لائی گئی ہیں۔ ترکی فوج چونکہ اپنے دشمن کے مقابلہ میں بے طاقت  
تعداد بہت ہی کم تھی اور مینہ اور سیرہ کے درمیان فاصلہ بہت بڑھ گیا تھا اس لئے سپہ سالار نے  
انکو ایک بہتر صورت میں یکجا مقیم کرنا مناسب سمجھا۔

## مقام ویسٹنوپریہ ۳۰۔ اپریل اور اس کے قبل کے معرکات کے تفصیلی حالات

ویسٹنوپریہ سے قبل شہر کے قریب جوارین کئی روز تک معرکے ہوئے۔ ۲۶۔ اپریل کو قریب ایک ہزار ترکی سواروں نے چھ میدانی توپیں لیکر ویسٹنوپریہ کے گرد و نواح میں گشت لگایا۔ اگرچہ ۵۱ سو یونانیوں سے (جنکے پاس بھی چھ میدانی توپیں تھیں) وہ کوئی ڈیڑھ گھنٹے تک برابر جنگ کرتے رہے لیکن ریلوے کاٹ دینے کے ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکے۔ لڑائی ختم ہو جانے کے بعد یونانیوں کو فارسالہ سے مدد پہونچی۔ تین یونانی فسر اور ۳۲ ترک مقتول ہوئے۔ ۲۹ کی شام کو ترکوں کی ۵۰ ہزار پیادہ فوج اور ایک رسالہ نے بارہ میدانی توپیں لیکر گشت کیا اس مرتبہ یونانیوں کی فوج زیادہ تھی لہذا ترکوں کو اب بھی ریلوے کاٹ دینے میں کامیابی نہ میسر ہوئی اور دو گھنٹے کی لڑائی کے بعد وہ اپنے مقام پر پاپا ہوئے۔

۳۰۔ اپریل کی ترکی پیادہ فوج پھر دو کالموں میں منقسم ہو کر بدین عزم آگے بڑھی کہ ویسٹنوپریہ کی ریل کاٹ کر دو لو اور فارسالہ کے مابین سلسلہ پیغام رسانی مسدود کر دیں۔ یونانیوں کی طرف بارہ ہزار سپاہ تھی۔ ترک تقریباً چار ہزار سے کم نہ تھے۔ دونوں نے بڑے قابل تعریف طریقے پر سنگینوں کے زور سے مقام کی فاصلہ کو چھین لیا۔ اگرچہ اس موقع پر اونچی تعداد یونانیوں سے کم تھی۔ جانبین کا نقصان بہت سخت ہوا۔

میدان میں ترکی رسالے اور یونانی پیادوں کے دستے مصروف کار رہے۔ نقصان زیادہ تر پیادوں کو پہونچا۔ افواج مقابل میں باہم گولیاں برابر چلتی رہیں وہ ایک دوسرے سے ۴۰۰ گز کے فاصلہ پر رہتی تھیں اور چھوٹی چھوٹی ہپازوں کے سلسلے سے منقسم رہتی تھیں۔ قریب شام کے ترکی سپاہ کا بڑا درمیانی حصہ توپوں کی دور پر آگے بڑھتا نظر آیا لیکن غروب

آفتاب کے باعث فاضی طور پر جنگ ملتوی ہو گئی۔ اب دو لوہے فارسیا جانے والی ہیں  
 میان سے گزر جانے کا بندوبست کیا۔ رات کو یونانی آگے نہیں بڑھے بلکہ اپنے موچوں  
 پر قایم رہے اور ترک ومان سے پانچ میل دور موضع عربی میں پھیل گئے اور فوج کا انتظام  
 کرنے لگے۔

یکم مئی روز شنبہ کو یونانیوں نے تقریباً اپنی تمام سپاہ متعینہ فارسیا میان بلالی اور  
 کئی غیر نتیجہ خیز معرکے ہوئے۔ رات کو بھی کئی بار کشمکش ہوتی رہی۔ لیکن یونانی اپنی جگہ  
 قائم اور قابض رہے۔ بالآخر حتی پاشا سے ہزیمت اٹھا کر دو لوہ وغیرہ کی طرف فرار ہونے  
 لگے جو یکم مئی کے حالات میں ابھی دیکھ ہو چکا ہے۔

## فتح ولسٹو اور ترکوں کا نقصان ۲ مئی ۱۸۹۷ء

چونکہ اس جنگ میں یونانی بلند اور محفوظ مقام پر تھے اور ترک بچے میدان میں اس پہاڑی کے  
 فتح کرنے پر تگے ہوئے تھے جنکے لئے کسی قسم کی آرٹ نہ تھی اس لئے ترکوں کا زیادہ  
 نقصان ہوا جو اس وقت تک کسی لڑائی میں ایک جگہ اور ایک ہی وقت میں نہ ہوا تھا۔  
 یونانی فوج بہانہ جیل سولسکی لڑ رہی تھی۔ ترکوں نے ریلوے سلسلہ مسدود کر کے ملک کا  
 دروازہ بند کر دیا لیکن موجودہ کثیر السعادت فوج اور محفوظ جگہ سے گولہ باری ہونے کی وجہ سے  
 کھلے میدان کی ترکی فوج کو صدمہ پہونچا۔ چنانچہ اول روز یعنی یکم مئی کو بقول نامہ نگار  
 ریوٹر ترکوں کے بارہ سو سپاہی اس حملہ میں کام آئے ہیں۔ جن میں سے یکم و آرمینی کو خود یونانیوں  
 نے چھ سو کے قریب دفن کئے۔ علاوہ برین چار سو رسلے کے گھوڑے بھی مارے گئے اور  
 یونانیوں کی فقط ۳۰ جانوں کا نقصان پہونچا۔ جسمین سے صرف ۵ مارے گئے اور باقی  
 زخمی ہوئے۔ یہ یکم مئی کا واقعہ تھا۔ ۲ مئی کو حتی پاشا نے یونانیوں کے پہلے مورچے پر

یورش کی اور ایک سخت مقابلے کے بعد یونانی فوج اس کو چھوڑ دینے پر مجبور ہوئی مورچے سے لیا گیا۔ اور دشمن دوسری لائن پر سپاہ ہو گئے۔ یہاں بھی ان چین سے گزرنے لگی اور بالآخر تاب مقاومت نہ پا کر دوہو کی طرف بھاگے جہاں سے جہاز میں بیٹھ کر سید سے گھر کو جا سکتے تھے۔

یہ لڑائی اس قدر سخت تھی کہ جہتِ مشرق سے صرف ایک سو بیس سپاہی زخموں سے محفوظ رہ سکے باقی کئی یا تو زخمی ہوئے یا مارے گئے۔ ترکوں کو یہ فتح میدانی توپوں کی موجودگی کے باعث قرار دی گئی لیکن فوجِ فتح جب کسی مقام کو فتح کرتی ہے تو آخر کچھ نہ کچھ ذریعہ ضرور ہوتا ہے اس کا اظہار کرنا فوجِ حبشہ کے توپوں کے ذریعے سے ہونی یا کہ بندھنوں کے۔ ہوائی ورہل فوج کے ذریعہ سے جو مستقل مزاجی سے توپ اور بندوق چلانے پر قدرت رکھتی تھی ورنہ خود بخود توپ نہیں چلا کرتی۔

یونانیوں کے پاس فقط کوہی توپ خانہ نہ تھا۔ علاوہ برین ایک یورپین اخبار نے لکھا کہ فتح اسوجہ سے ہوئی کہ ان کے جنرلوں نے بڑی ہوشیاری اور تدبیر سے کام لیا اور خوب جہاز جنگ دکھلائی گویا اود کے نزدیک نامی فوجِ حبشہ ہوتی جبکہ بیوقوفی اور بے لیلی پن سے کام کر کے شکست دیتے ورنہ عقل مند اور تدبیر سے کام لیکر فتح کرنا تو سب جانتے ہی ہیں۔

کرنل سموئلسکی ہوا کا مخالف فتح دیکھ کر دوہو سے دور آئیمیر کو کچ کر گئے اور اپنی ہمر فوج کو مع انجیر ساتھ لیتے گئے۔ اس ٹاپسی بن یہ امر اللہ تعالیٰ قابلِ توصیف ہے کہ کوئی بے ترتیبی اور لڑاکا اور آڑ کی سی گڑبڑ واقع نہیں ہوئی۔

## ایمیر و سموئلسکی کا فرار ہونا

جب کرنل سموئلسکی کا ایمیر کی طرف پہنچ کر ٹھہرنا معلوم ہوا تو اود ہم باٹھانے اور پراسی جگہ حملہ کی تیاری کی جسکی خبر پانے ہی اود کو وہ جگہ بھی چھوڑنی پڑی اور ایمیر و سے ہٹ کر

مقام سورپی میں جو ہمیشہ سے شاہاں میں واقع رہا جو چوبندی کی۔ لیکن یہاں بھی حملہ کا خوف صحیح تھا کیونکہ ادھر پاشا قسطنطنیہ کے ایک ایک کونہ سے چوبانی واقف تھے۔ گمان یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ پاشا نے بذریعہ اطلاع دی کہ میں ترکوں کے مقابلہ کے لئے کرنل سمنڈ کی کمانڈرین کر لئے والا ہوں۔

## حقی پاشا فاتح ولیمینو

حقی پاشا پہ سالار اردو سے سوم (تفریق سوم) جنگ سے پہلے صدر جندارمہ (پولیس) کے مشیر (سلطنت عثمانیہ تھے) تھے اور وہ میں فوج میں داخل ہوئے۔ دوسرے حربہ سے نکلنے ہی خدمت افشانی پر ممتاز ہوئے۔

حقی پاشا مانچی نگر کی لڑائی پر سوائے کئے گئے تھے اور اپنی کینی اسستوار بحکم مقام پر حملہ آور ہوئے جس کا دنیا یان کے صلے میں عہدہ کوں آنا سی یعنی ایجوکیشن سیکرٹری پاشا پاشا نے ان میں سلطان عبدالعزیز خان درجہ دوم کے ایجنٹ کا مقرر ہوئے اور عہدہ میرالائی (کونسلر) سے ممتاز ہوئے۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت سلطان العظیم کے درجہ چیمبرلین مقرر ہوئے اور شہزادہ محمد علی پاشا کے بطریق (میر) پروردگار میں شریک رہے۔ شہزادہ محمد علی پاشا کے معرکہ میں بمقام قاصد حقی پاشا نے جنگ الا جادع میں نمایاں بہادری ظاہر کی جس کے صلے میں تو اسے بریگیڈیر جنرل کے عہدہ سے ممتاز ہوئے۔ شہزادہ محمد علی پاشا نے واپس آئے اور جندارمہ (پولیس) کی صدارت سے سرفراز و عہدہ فوقی بھی ڈویژن بننے سے ممتاز ہوئے۔

حقی پاشا ایرانی وضع کے آدمی تھے لیکن اعلیٰ درجہ کے رہنما دان ناظم فرمانروا شہزادہ کمال شجاع اور ہر دو ملک قوم تھے۔ انہوں نے جنگ سے چند ماہ بعد بمقام قسطنطنیہ میں انتقال فرمایا۔

## فرانس کی فساد پر یونان

۳۰۔ اپریل کو یوگوسلاویہ ہوناٹو نے ترکی سفیر متعینہ پیرس سے ملاقات کی اور وہ گفتگو کرتے کرتے ایک گفتگو ہوتی رہی۔ اخبار ڈیپلی نیوز کو معلوم ہوا کہ یوگوسلاویہ ہوناٹو نے ترکی سفیر کو خبردار کیا کہ اگر ترکی اور آگے بڑھیں گے تو فرانس یونان کی حمایت کرے گا۔

## دار الخلافہ یونان کی نازک حالت

۳۰۔ اپریل کو ایٹنز میں ایک نہایت دردناک نظارہ پیش آیا۔ ڈیڑ آٹھ اسمبلیاں پارلیمنٹ سے رخصت ہو کر معائنہ کر کے پہلی اور آدھی تین گھنٹے تک جم غفیر نے ادھر بیٹھ کر پڑنا اور مٹھکا اور نا شروع کیا۔ چنانچہ اونکو پچھرا لوٹ کر ہسپتال میں پناہ دینی پڑی۔ اس کے بعد انکی گارڈی جس سے آئی جیسپر سردار تھیں اور نہایت جلدی سرٹیک گھوڑے پر چلے گئے (یہ وہ یونان کی بیوی اور قیدیہ ہیں) ایٹنز کے گرجاؤں میں بھی جبکہ وہاں شاہ کی وفاداری کی دعائیں پڑھی جا رہی تھیں لوگوں میں برا بھلائی اور عصہ کا اظہار ہوا۔

## غلوں یعنی دھولو پیرسلہ اور یونانیوں کی فوری

(روز شنبہ ۵ مئی۔)

مقام دھولو۔ خلیج دھولو کے قدرتی بندرگاہ پر یونانی مشرقی بیڑہ جہازات کا اسٹیکواریٹر اور ان ریلوے لائنوں کا جنکشن ہے جو بھلی کے شمال اور شمال مغرب کی جانب دھولو سے چلی گئی ہیں اور شمال مشرقی صوبہ تھلی کو مغرب اور جنوب مشرق کی طرف سے محصور کر رہی ہیں۔ اس حصہ کے مشرق کی سمت وہی سمندر ہے جو شمال مشرق کی جانب بڑھ کر خلیج سلونیکا

کھلاتا ہے اور اس لئے نقشہ دیکھتے ہی فوراً یہ یقین ہوتا ہے کہ یونانی گورنٹ کے جن میں دو لوگ  
 نہایت ضروری مقام تھا جہاں سے سلونیکا اور قسطنطنیہ تک بحری قوت سے اور غریب آباد  
 ترقیقارہ اور ڈوموکونک ریلوے لائن کے ذریعے سے بہت کچھ ترکوں کی فوجیں ہو سکتی  
 تھیں اور اس لئے کسی یورپین کو خیال تک نہ گزرتا تھا کہ یونانی ایسے بھاری بندرگاہ اور ایسے  
 مضبوط ترین ریلوے جسکے کون ترکوں کی ایک گھڑکی میں چھوڑ کر اونکا اپنی آنکھوں کے سامنے  
 سفر اور مسلط ہوتا ہوا دیکھ لیں گے اور مثل تار یا آئریڈیادہ اور فارس لاکے رجب کا ماں آگے  
 اچھی باتو (الابے) دو لوگوں کو خبر دے کہ یہاں تک کہ یہ تمام محفوظ جگہ ساحل سمندر پر واقع ہے  
 اور جہاں یقین تھا کہ فوجی اور تجارتی بندرگاہ ہونے کی وجہ سے یہاں بیرونی جہازات جسکی  
 اس قدر آغاز جنگ سے دھوم دھمکی ضرور تھی کا منتظر ہو گا اور خود بخود اس وقت میں جبکہ  
 یونانیوں کو اس قدر قوت حاصل تھی کہ ترکوں کے ملک میں عملداری سلونیکا اور یونان  
 کی طرف سے چڑھائیاں اور عارضی فوجیں بھیج کر اس کی گتیں تو یہ افسوسنی تھا کہ ترک اس  
 مقام دو لوگوں پر گزرا قاض اور متصرف نہ کر سکیں گے کیونکہ ترکی اور مصری اخبار کے علاوہ  
 ذرائع سے اکثر خبریں دنیا میں مشہور ہوئیں اور یونان ترکوں کی بھی کارروائی کا بجز اس کے  
 کچھ ذکر سننے میں نہیں آیا کہ ترکی بیرون بحیرہ دارڈونیلز میں جسے جسے شہر ہے  
 جس کے جہازات ایسے پوشیدہ اور کرم خوردہ ہیں کہ خود ترکی بحری فوجیں نے باقاعدہ  
 سرکار کے ذریعے سے گورنٹ کو مطلع کیا کہ ترکی جہازات نقل و حرکت کے قابل نہیں ہیں  
 پس اس حالت میں ضرور تھا کہ یونانی جہازات اپنے خاص ملک اور ناف سلطنت (ایر)  
 سلطنت اس لئے کہ محض سمندر کی کھائیاں یونان کے اندر دنی ملک میں دستی آندا  
 تک پہنچ گئی ہیں اور بندرگاہ دو بوجی قریب قریب اسی طرح کے ایک کھائی پر واقع ہے  
 کے ایک اہم بندرگاہ اور ریلوے جسکے کون ترکوں کے ہاتھ سے محفوظ رکھنے میں اپنی کوتاہی

لڑائی کے اور جیسا کہ لغین نے اس کے مطابق ایک مشحک یونانی جہازی بڑے بندرگاہ میں  
 موجود تھا لیکن خیال اور گمان سے دور اس کی کو کوکن اور فلکھ شکن توپیں ترکی جنرل کے  
 محض ایک زبانی ڈانٹ میں سرورٹنگین اور یونانی جہازات کا طعطرانی بڑے ادھم پاشا اور  
 اس کے ہمراہ دو توپوں کے دھن ہوتے ہی وہاں سے دور سمندر کی طرف ہٹ گیا جس سے  
 اہل لہجہ کیا ست سے اندازہ کر لیا کہ یونانی بحری قوت بھی سقدار ہو سکتی ہے اور در انحالیکہ  
 یونانی جہازات ایسے پھراور پھیرے ہیں کہ بری فوج کی گھڑکیوں سے ڈر کر بغیر لڑے بھڑے  
 ایک ایسے صوبی بندرگاہ سولنگراو ٹھاڈین جو چین یونانی عملداری میں رہوے جنکشن بھی  
 تھا توصاف ظاہری کہ یونان کے جہاز ترکی جہازوں کے سامنے گودہ کیسے ہی کہ خوردہ  
 کیونکہ انہوں بحری معرکہ آرا یون میں بھی کچھ نہ کر سکتے تھے اور ثابت ہو گیا کہ یونانی بحری  
 قوت : بھری قوت کی جو پکا جتنی وہ محض بہ اہل اور پر کا کوٹا بنی ہوئی تھی۔ اگر دونوں  
 جنگ میں یہ معلوم ہو جاتا کہ یونان کے شمال مشرقی سمندریوں اور قلعہ سلونیکا کے متصل کے  
 واقعات کی اہلی حالت کیا ہو جہاں ایک برٹش جہاز مع ایک مشہور ممبر پارلیمنٹ سر اسٹیڈ  
 بارٹلیٹ کے گرفتار ہوا تو بھی بہت سی مشتبہ کارروائیاں بخوبی صاف ہو جائیں تاہم عقل سلیم  
 فوراً تسلیم کرتی ہو کہ اگر یونانیوں میں بحری قوت اور اس کے بحری اڈوں اور جہازی کپتانوں  
 میں کچھ بھی مادہ اور تمیز ہوتی تو وہ اس وقت بجائے ایمپاراس کے یا سلونیکا کے صوبے پر گولہ  
 اندازی کرنے کی خاص اپنی عملداری کے ان صوبوں پر اپنا قبضہ رکھنے میں جی توڑ کر دھکا  
 کرتے اور کم سے کم اس ساحلی عملداری کے بڑے ضروری صدر مقام کے چند سی قصبہ کو اپنی  
 قابو میں رکھتے یا رکھنے کی کوشش کرتے جو آباسانی اس کے ماتھے سے نکل گیا اور جس سے  
 مقام کا نام دوپوئی۔ اور اس سے صاف عیاں ہے کہ وہ لوگ اچھوڑ بھاگنا یونانی بحری قوت  
 کی کامل شکست اور اس کے برائے نام ہونے کا کافی ثبوت ہے اور اس کے بڑے

جہازات کا ترکی سمندرون اور خلیج سلونیکا میں موجود ہونا اور ساحلی قلعوں پر گولہ باری کرنا ایک عجیب غریب امر تھا اور اس کے ساتھ ترکی جہازوں کی نقل و حرکت کا ذکر ایک مرتبہ طبیعی اخباروں میں ہونا اس حیرت کو اور بھی زیادہ کرتا تھا جو برابر اول سے آخر تک سامانِ رسد اور فوج کے لانے اور لیجانے میں انھیں سمندرون میں مصروف رہے جان خوفناک یونانی بیڑہ "پٹرول کرتا تھا۔ لیکن فتح و دوسے ان سب باتوں کا انکشاف ہو گیا۔

ترکی جہازوں کی کارآمدگی اور یونانی بیڑہ کی ہچکچاری بالآخر پوشیدہ نہ رہ سکی اور سطح مشہور حالت کے برعکس اصلی کیفیت خود بخود روز روشن کی طرح چمک اٹھی۔

## وولو کا قبضہ۔ بیسٹینہ

پیشتر لکھا جا چکا ہے کہ لاریہ سے غن کے دوستے حتی پاشا کے زیرِ کمان وولو کو بھیجے گئے تھے جن میں سے ایک دستہ سے ویسٹونو کے قریب کرنل اسموئسکی نے سحر آرائی کر کے جنگ ویسٹونو پر پائی اور دوسرا دستہ وولو پہنچ گیا جس نے بماتھی حتی پاشا سنبھر کی صبح ہوتے ہی وولو پر قبضہ کر لیا۔ یہاں مقابلہ کسی سے ہوا اس لئے کہ ترکی اقبال سے تمام یونانی فوجیں پہلے سے ایٹھتر روانہ ہو گئی تھیں۔ مگر باشندے برابر شہر میں مسکن گزین رہے۔ بنابرین برٹش اور فرانسیسی سفارتہ تعینہ وولو سے بذریعہ دروازہ ادھم پاشا سے باشندوں کی جان کی امان مانگی جس پر جنرل موصوف نے وعدہ کیا کہ نہ صرف جان بلکہ مال اسباب بھی تمام باشندوں کا محفوظ و مامون رہے گا۔ اور کسی قسم کی دست اندازی رعایا سے نہ کی جاوے گی۔ (یہ واقعہ سنبھر کا ہی ویسٹونو صبحہ کے روز فتح کر لیا تھا اور یونانی حملہ روکنے والی فوج رات کے وقت ہی بسپا ہو گئی تھی) لیکن بشرط یہ ہے کہ یونانی امیرالبحر اپنا بیڑہ جہازات وولو

دور ہٹا کر لیجاوے۔ جو اس وقت تک خلیج و ولومین شہر کے سامنے موجود تھا۔  
چنانچہ امیر البحر نے بالا اظہار مخالفت فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور اپنا بیڑہ امیر کی  
طرف پیچھے ہٹا کر لے گیا۔

یہ مایہ ناز بیڑہ غالباً وہی بیڑہ تھا جس کا یہی امیر البحر جو ادھیم پاشا کی طرف  
گمراہی سے امیر کی طرف جان بچا کر بھاگا۔ سربراہ احکام شاہ جارج سے حاصل  
کر کے قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کے لئے اتھنز سے نکلا تھا۔

دو لوگوں کے باشندوں نے اپنے ہمسایوں کے حالات سنا کر اچھا سبق حاصل کیا اور  
ادھیم پاشا کی عقلی کی کہ اپنے اپنے گھروں سے نہ بھاگے اور بجائے اسکے  
شہر کے دفاع کے وقت اظہار خوشنودی کیا۔ اور سلطان اور ان کی افواج کو  
خیر مقدم کر کے دعائیہ الفاظ سے خلوص کا اظہار کیا۔

## دو لوگوں کے قبضہ و دخل کا حال موافق تحریر نگار

۱۔ <sup>ط</sup>دو لوگوں

اس قبضہ و دخل کا حال ریوٹر کے اس نامہ نگار نے جو ترکی فوج کے ساتھ تھا۔ یہ مئی کو  
اس طرح لکھا کہ بادشاہ ادھیم پاشا کا ارادہ صبح ہوتے ہی چن۔ ایسے مقامات پر قبضہ  
کرنے کا تھا جہاں سے شہر آبائی نفع ہو سکے مگر پوچھتے ہی جبکہ ہم سب نیچے میں  
بیٹھے ہوئے چار پی رہے تھے تو ہمیں دو گارڈیان دور سے آتی ہوئی دکھائی دیں۔  
ان گارڈیوں میں روسی۔ فرانسیسی۔ آلمین اور انگریزوں کا قسطنطنیہ و ولومین سوار تھے۔  
انکے ساتھ چار خلاصی بھی تھے جنکے ہاتھوں میں اپنی اپنی گونٹ کے نشان تھے۔  
بہت سے آدمی اونے ملنے باہر نکل آئے ان کی زبان معلوم ہوا کہ یونانی افواج نے دو لو

چھوڑ دیا ہے اور اب ہاں صرف امیر البحر جنگی جہازوں کے ساتھ بندرگاہ میں موجود یہ قوفصل اس سے مل آئے تھے اور جب انہوں نے اس سے پوچھا کہ اب نظر بحالات موجودہ اور کیا ارادہ ہی تو اسے اس نے وعدہ کیا تھا کہ اگر مجھے اس اور کا اطمینان ہو جائے اور وعدہ دلا یا جائے کہ ترک شہر کو غارت اور تاخت نگرین گئے تو میں اپنے جہاز ہٹا لوں گا۔

ان قوفصلوں کے ساتھ تین انگریزی اخباروں کے نامہ نگار بھی تھے۔ جن نے زمین ماضی کی دعوت دی اور فرنگ طعام کے بعد انہیں کیفیت اور ان کی سبائی اور بربادی کی سنی جو انہیں بمقام وولومپش آئی۔ یہ سارے حالات سکرین نے انہیں آرم کرنے کے لئے کہا کیونکہ وہ پچھلے دنوں کی رحمت سے سخت شکے ہوئے تھے۔ بلکہ ایک شب کا ان انگریزی سفارت خانہ میں بیہوش دیتے رہے تھے۔ کہ قدر غور و ان کے بار مارشل اہم پائشانے اقرار کر لیا کہ میں شہر میں تاخت و تاراج نہ کروں گا۔

یہ وعدہ لیکر چارون کونسل واپس چلے گئے اور کچھ عرصہ کے بعد ان کے ہمراہی یعنی چارون خلاصی بھی نجیب بے کے ہر کا ب امن کا سفید علم لیکر بھیجے گئے۔ میں جی او کے ساتھ ہولیا۔ وولو سے کس قدر سافت پر ہم اس اسیدین کھڑے رہ کر ان قوفصلوں میں سے کوئی امیر البحر کا جواب لے کر آویگا وہاں سے کوئی بھی نہ آیا۔

یہ حال دیکھ کر ہم شہر میں چلے گئے تھوڑے تھوڑے آدمی جمع ہو کر ہمارے سامنے آئے تھے اور نہایت ادب سے سلام کرتے تھے۔ شہر کے دروازے پر بھی آئیں تھے کہ آدمی مل گئے۔ یہ سب ملکر ہمارے رکاب میں بہت سے آدمیوں کا ہجوم ہو گیا جس کے سر یکے بعد دیگرے تھے اور جن کے چہروں پر بچائے غم کے خوشی کے آثار نظر آتے تھے۔

بقول اڈیٹر اخبار وکیل امرتسر ”وہ ترکوں کے تدم ناک غارتھے اور ان کے آباؤ اجداد

تک اس کے احسانوں کے ممنون تھے۔ علاوہ بران وہ اس کے تازہ سلوک اور انست کا  
شہرہ سن چکے تھے وہ بخوبی جانتے تھے کہ ایک سچا مسلمان اور حقیقی شجاع زبردستوں  
کے ساتھ مافوق اور ملائیت سے پیش آتا ہی نہیں اور کا خوش ہونا حق بجانب تھا۔  
ہم آہستہ آہستہ محلہ ڈیمیری میں پہنچے جو شہر کاسب سے بڑا محلہ ہے۔ اس موقع پر ہمارے  
ساتھ کئی ہزار آدمی کا ہجوم تھا۔ پہلے تو اس میں ٹاون ہال کا پتہ نہ لگا مگر بعد میں بعض  
تماش کے بعد پتہ چلا۔ یہاں ہم نے میز کی تلاش کی جو کہیں دستیاب نہوا۔ آخر کار  
مسٹر گیو جو میز کی غیر حاضری میں اس کی جگہ کام کرتا تھا ملا۔ نجیب بے نے اسے  
باشل اور صم باشا کا اعلان دکھایا۔ جس میں مندرج تھا کہ :

”باشندگان و ولوحہ اسکر عثمانیہ کی حفظ و امان میں لئے جاتے ہیں وہ اپنی جان اور  
اموس اور جائداد کو محفوظ و مصنون سمجھیں اور ہنیں اختیار ہے کہ وہ اپنے کاروبار میں  
مصرف ہوں“

جب مسٹر گیو اس اعلان کے مطالعہ سے فارغ ہوا تو ہم سب کے سب ٹاون ہال کے  
برآمدے میں پہنچے۔ تاکہ عوام الناس کو بھی اس کے معنوں سے اطلاع دی جائے کیونکہ  
ہزاروں آدمی باہر انتظار میں کھڑے تھے۔ میں نے مدت العزم یہ نقشہ اپنی آنکھوں  
نہیں دیکھا تھا ہزاروں آدمی باپقرش دیوار بنکر اس ہم درجہ کی حالت میں کھڑے اور فقط  
ایک نفاذ کے سننے کے منتظر تھے جو ان کی قسمت کا فیصلہ کرنا والا تھا۔

مسٹر گیو کے اہل عملہ نے چاہا کہ اعلان کی تکرار کی جائے مگر اسیکے اوپر دست تھی  
اس سبب سے سننا سخت دشوار تھا لوگوں نے ہر چند کان لگا کر مگر سنائی کچھ نہ دیتا تھا اس  
اد کے دل صرٹنے لگے۔ اور ہی اور گمان پیدا ہونے لگے جس پر انھوں نے بازار  
بلند غل جھپک کر کہا کہ ”وہا بلند آواز سے پڑھتے ہم کچھ سن نہیں سکتے“ اس وقت میں دور سے

یونانی جہاز بندر گاہ میں دکھائی دیتے تھے اور امیر البحر کا جواب بھی ابھی تک نہ آیا تھا۔  
 آخر الامرجب لوگوں نے اعلان کا محصل معلوم کر لیا تو ان سب کے مونہ سے یہ صدا  
 بریانتہ نکلی ”کہ خدا سلطان کی عمر میں برکت کرے اور ترکوں کو دیر تک سلامت رکھے“  
 اب قسنگ ہو چلا تھا اور ترکی افواج کی آمد شروع ہو گئی تھی سپاہیوں نے شہر میں  
 قدم رکھنا شروع کیا اور اگر یونانی جہاز اسیٹا ارادہ جنگ ظاہر کر دیتے تو ترک اسی وقت  
 شہر میں مورچہ بندی قائم کر لیتے۔

تنجیب بے نے اب مجھے اور دیگر دو کارسپانڈنٹوں کو یونانی امیر البحر کے پاس ادسکا  
 دریافت کرنے کو بھیجا کہ اسکا ارادہ آشتی یا جنگ کا ہے۔ جب ہم گئے تو ہمیں جہاز کے زینوں  
 پر ایک کشتبیان ملا جو آگے ہی اسکا جواب لئے آرہا تھا۔ اُس نے جواب میں یہ لکھا تھا کہ  
 میں اُس وقت تک یہاں ہوں جب تک کہ ترک ان کے ساتھ شہر میں داخل نہ ہوں۔  
 ”جب نجیب بے نے یہ جواب سنا تو اُس نے جواباً بارش ادم پاشا کی طرف سے جواب دیا کہ  
 سلطانی بخوبی باخبر ہیں اور وہ ہمیشہ اُس شہر اور شہر کے باشندوں سے نیک سلوک کیا  
 کرتے ہیں جو بلا مقابلہ اطاعت قبول کر لیں۔ ہماری افواج قاہرہ میں سے فقط ایک دستہ  
 انتظام شہر کے لئے داخل شہر ہوگا۔ باقی فوجیں فواح شہر میں خیمہ زن ہوں گی۔

علاوہ بریں یہ بھی کہلا بھیجا کہ اگر اب بھی تم اپنے جہاز فی الفجر یہاں سے نہ لیجاؤ تو  
 اسکا نتیجہ تمہارے حق میں اچھا نہ ہوگا اور عا کہ سلطانی کسی کرودہ نتیجے کے ذمہ دار نہ ہونگے  
 چنانچہ اسکے مطابق علد آمد ہوا اور ترکوں نے بھی فقط ایک دستہ اپنی سپاہ کا شہر میں جانے  
 دیا۔ یونانی امیر البحر وقت تحریر اس خط کے ابھی تک نہیں ہی گرو کسی ساعت میں جا کے گا۔  
 اسی دن کے خطوط سے جو شام کے نامہ نگاروں نے اپنے اپنے اخبارات کے نام روانہ  
 کئے تھے معلوم ہوتا ہے کہ سہ پہر کے وقت امیر البحر اپنے کھنٹی جہازوں میں چلا گیا تھا۔

فتح وولو وولیسٹنو۔ واپسی کرنل واساس (واسو)

از کریٹ و آغاز سلسلہ گفتگوی مصفا

فیما بین

بذریعہ سفراء دول یوپ

اور پرنڈ کو ہوجا ہی کہ وولیسٹنو جمعہ کے دن اور وولو سنیچر کے روز حتی پاشا نے فتح اور سنیچر کیا  
اور پرنڈ اور فرانسیسی سفیرین کی سفارش پر باشندگان وولو کو خیر ادم پاشا نے محفوظ  
اور مامون قرار دینا منظور کر لیا جو بدستور اپنے اپنے گھر دن میں مقیم رہے۔ یونانی بیڑہ  
بذریعہ گاہ وولو سے کھلا واپس کیا گیا۔

سنیچر کے روز کرنل واساس جو یونانی فوج لیکر کریٹ پر زور شور سے چڑھ گیا تھا۔  
اب اسکو گورنمنٹ یونان نے بے درپے شکستین اوٹھا کر اور دول یوپ کے آغاز تحریک  
مصاحت میں اسکی واپسی کو مشروط کر دینے کی وجہ سے واپس بلانے میں اسقدر جلدی کی  
کہ وہ مع اپنی فوج کے ساحل کریٹ کو فوراً الوداع کہہ کر سنیچر کے دن ایتھنز میں داخل  
ہو گیا۔ اس لئے کہ تمامی سلاطین نے اختتام ماہ اپریل پر تجویز کیا کہ۔

اگر کرنل واساس کو گورنمنٹ یونان کریٹ سے واپس نہ بلائے گی تو کوئی بادشاہ جنگ نہ  
دو یونان میں ہرگز دخل نہ دیکھا اور کرنل واساس واپس بلایا جائے گا تو نہایت ہوگا کہ یونان  
سلاطین کے حلقہ اطاعت میں آیا ہی۔

نیز بہت سے یونانی اور اٹالین وائسٹرون نے اسکی تقلید میں کریٹ کو خالی کر کے گھر کا  
راستہ لیا۔ گورنمنٹ یونان نے سلاطین سے درخواست کی کہ وہ اپنے اپنے امیر البحرین کو  
پایت کر دیں کہ وہ یونانی جنگی جہازوں کو یونانی افواج متعینہ کریٹ کے واپس لانے کے لئے

کرٹ کے ساحل پر آنے کی اجازت دین۔ اس لئے کہ یونانی جہازات کا کرٹ کے قریب آنا بالاتفاق مسدود کر دیا گیا تھا۔ اور چونکہ باوجود سخت تاکید کے شاہ یونان نے کرٹ خالی نہ کرنے میں ہٹ اور سند سے کام لیا تھا لہذا اٹاپس بلائے کے لئے مجبور ہو کر شرم کے باعث یہ بات بنائی کہ افواج کرٹ کو ہم اس غرض سے لوٹانا چاہتے ہیں تاکہ پوری قوت کے ساتھ تقسلی پر دشمن کے فریق قبضہ و دخل کو روکیں۔ لیکن کنگن و اساس نے کسی ایسی ہدایت کے وصول کرنے سے انکار کیا تھا اور جتیک صاف ٹاکیہ احکام نہ پہنچائے اس نے خبریرہ کو نہ چھوڑا۔ ایک متفقہ نوٹ سفرے دول نے گورنمنٹ یونان کو سر شنبہ کی صبح کو پیش کیا۔ اس میں درج تھا کہ سلاطین عظمیٰ ام فوجی حملت جنگ حاصل کرنے کے لئے درمیان میں پڑنا چاہتے ہیں جو قرار واد صلحنامہ باہین ترکی و یونان سے پیشتر ضروری ہے بشرطیکہ یونان اپنے تمام اغراض و فوائد کو نظر غور و فکر دوستانہ دول یورپ کے سپرد کر دے۔ اسپر یونانی وزیر خارجہ نے جواب دیا کہ ”گورنمنٹ یونان ان مطالب پر جی ہوئی ہو جو یادداشت میں مندرج ہیں اور وہ اپنے مقاصد اور اغراض کو دول یورپ کے ہاتھ میں دیتی ہے۔“

نیز سفیران متعینہ قسطنطنیہ نے ایک مجموعی اور متفقہ یادداشت بالیالی میں گذرانی حسین درخواست کی گئی کہ مخالفت اور جنگ بند کر دی جائے اسکے جواب کا یہ چینی اور اضطراب سے انتظار کیا گیا۔ سلطان خود جنگ کو ختم کر دینا چاہتے ہوں لیکن وہ تمام اعیان سلطنت اور فوجی حکام کے خیالات کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے جنہیں یونان کی زیادتیوں سے جوش پہیلا ہوا تھا اور ان سب معاملات پر نظر کر کے سلطان نے اسوقت تک اسکا فیصلہ نکلیا جب تک کہ ڈوموکولیکر تقسلی کی ایک ایک بچہ زمین نہ فتح کر لی۔

در اصل اسوقت بھی اس متفقہ یادداشت پر کچھ لحاظ نہ لیا گیا تھا بلکہ شہنشاہ روس کے

پرائیوٹ ٹاکر پر جس میں نہایت دوستانہ طرز میں درخواست موقوفی جنگ کی گئی تھی عملدرآمد کیا گیا۔

## زرکوس کا قبضہ

یہ قصبہ جلاریا سے بجانب مغرب تر قیالہ جانے والی سڑک پر واقع ہے ۱۹۵۶ء اپریل کو ترکوں کے قبضہ میں آیا جہاں سے کثیر المقادیر سامان جنگ اونکے ہاتھ لگا۔ اسی تاریخ تر قیالہ بھی پوری پوری طرح سخر ہو چکا تھا جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔

## آغاز جنگ فرسالا

قبائلی نام (فرزاوئل)

اس طرف ایک دستہ ترکی فوج کا ویسٹمنو اور وولو کے فتح کرنے میں مصروف کارزار تھا دوسری طرف ترکی طلیمہ فوج فرسالا کی طرف بڑھنے میں مصروف تھی لیکن فرسالا ایک محفوظ مقام تھا اور یونانی لشکر پوری قوت کے ساتھ مع دونوں شہزادوں کے وہاں موجود تھے نیز وزیر جنگ اور وزیر داخلہ حقیقت حال دریافت کرنے کو وہاں آئے ہوئے تھے۔ اس پر یہ خیال نہ ہوا تھا کہ اس مقام پر ایک جنگ عظیم برپا ہونے والی ہے لیکن ہکا لگان تک نہ تھا کہ یکم اور دوم مئی کو ویسٹمنو اور وولو پر ترکی قبضہ ہو اور سب مئی کو میدان فرسالا میں فوج بڑھے۔ جو تھی کو دونوں فوجیں باہم مزاح پرسی کریں۔ اور ۵۔ کو ترکی ہلال فرسالا کے بلند مقامات پر لہراتا نظر آوے۔

حقیقت میں بعض کارروائیاں ادھم بٹان کی ایسی عجیب و غریب ہوئی ہیں جو طلسمات کا نقشہ سامنے کھینچ دیتی ہیں اور جس سے ترکی کمانڈران افواج کی پوری پوری قابلیت اور

آزمودہ کاری کا ثبوت ملتا ہے۔ خود وہ لوگ جو بطور نامہ نگاران اخبارات و دنیا کے مختلف مقامات سے حالات جنگ مشاہدہ کرنے گئے تھے اس امر کا یقین رکھتے تھے کہ فرسالا ایسا نفع مند مقام ہے۔ اور یونانی افول کو ایسی ایسی آرتین اور سپاہین حاصل ہیں کہ ان کو یہ مقام کم از کم کے کم ایک ہفتہ صرف کرنا پڑے گا۔ لیکن اب وہ جنگ چھڑنے کی خبر آئی اور ہر روز ہر طرف سے تارے تمام یورپ کی عقل جہان گردی کہ ایک ہی سمت میں لاریس کی طرح تین طرف سے حملہ کرے اور ہم پٹانے شام سے پہلے پرچم سلطانی فرسالا پر جلا ڈال دیا۔

## حوالی فرسالا میں جنگ نہ ہو سکی

۴۔ مئی کو غیر متوقع طور پر میدان فرسالا میں جنگ کی چھیڑ چھاؤ شروع ہو گئی۔ اور دو پہاڑوں پر پہلے ملاحظہ کرنے کی غرض سے صبح کے وقت لاریسا سے روانہ ہوئے تاکہ نقشہ جنگ کی جانچ کر کے دوسرے روز حملہ شروع کر دیں لیکن دوسرے روز آئے بھی نہ پایا کہ میدان بند و تون کی آواز سے گونجنے لگا اور رفتہ رفتہ تمام جنگی لائن مصروف کار زار ہو گئی۔

یونانیوں نے لاریسا سے ۶ میل کے فاصلہ پر فرسالا کے قریب بتدریج اڑھی ہوئی پہاڑیوں کی آڑ لیکر ایک نہایت عمدہ موقع منتخب کیا جس پر نہایت زبردست اور لایجب مورچے ترتیب دیئے گئے ان مورچوں کے بازو گھنے جنگل کی پناہ میں رہے اور توپخانہ میمنہ کی طرف نصب کیا گیا۔ اول اول یونانی گولہ اندازوں نے اچھی مشق دکھائی اس لئے کہ بقول ایک نامہ نگار کے ”گزشتہ چند روز کے تجربہ سے ان کو اچھا خاصہ نشانہ باز کروایا تھا۔“

ترک اپنی معمولی شجاعت اور خاموش طریقے سے برابر ثابت قدمی دکھاتے رہے اور ایسے استقلال اور زور کے ساتھ حملہ آور ہوئے کہ باوجود جہد و جہد عظیم دوسرے کے قریب دشمن کو اپنے مورچے چھوڑنا مناسب معلوم ہوئے اور اس باقاعدہ بازگشت ”میں

جو سرگرمی یونانیوں نے روز روشن میں دکھائی وہ ہر طرح قابل تحسین ہو اس لئے کہ دشمن کے  
 زد سے بچ کر فوج کا راہ فرار اختیار کرنا بھی ایک سبق ہو جو جنگی مدرسوں میں سکھایا جاتا  
 لیکن بیکار کرنے میں ایک افسوسناک نقص واقع ہو گیا یعنی غلطی سے یا گھبراہٹ میں یونانی  
 بازگشتی سپاہ اتفاقاً ایک ترکی سپاہ فوج کے دستے کے سامنے اس قدر قریب  
 ہو کر گزری کہ اونچی بند و قون کی زد میں آ گئی۔ اور اس طرح میمنہ فوج کو خصوصاً زیادہ  
 نقصان پہونچا اور عقب کی پلٹیں باقی فوج کے بچانے کی کوشش میں خود قربان ہو گئیں۔  
 ایک مرتبہ جب بھاگڑ شروع ہو گئی تو متعاقب ترکوں نے دشمن کو ایک لحظہ آرام نہ لینے دیا۔  
 اور फिर کرنے ہوئے برابر دباے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ایک ہپارڈ کی چوٹی پر جا پہونچے  
 جو میدان کے سرے پر واقع ہے۔ یہاں عجیب نظارہ پیدا ہوا یعنی چپ درہست میں نیکی  
 سپاہ فوج کے دستے جو برابر ہٹتے چلے جاتے تھے۔ دیکھنے والوں کو دور سے  
 سیاہ دھبوں کی شکل میں نظر آتے تھے۔ باقی تمام میدان یونانیوں سے بھرا ہوا تھا  
 جو تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔ بے ترتیبی انہیں آخرتہ کم تھی۔

یہ سب ایک سنگی پل کی طرف کو اک پارچ سے پہلے جا رہے تھے۔ اسی حالت میں  
 ترکوں نے اپنے توپخانہ کو بڑا کر ایک عمدہ موقع پر جبا دیا۔ اور بھاگتی ہوئی فوج کے  
 کالموں اور بے ترتیب فائلوں میں گولہ پر گولہ ہینکنا شروع کر دیا جس سے بھاگڑ  
 نہایت تیز ہو گئی۔ تاہم یونانی فوج نے جو عقب میں بھی مقابلہ کرنے کی کوشش کی مگر  
 ترکوں کے دھواں و جارحانہ حملہ کے سامنے وہ مثل پر کاہ اڑتے چلے گئے۔ یہاں تک  
 کہ ایک مقام سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا آنا چلا گیا لیکن چھپا کرنے والوں نے  
 اب بھی دم لینے دینا منظور نہ کیا۔

ایک نامہ نگار اس موقع پر لکھتا ہے کہ ”میرے دل پر جو کچھ ترکوں کی شجاعت اور

جوانمردی کا اثر اسوقت تک ہوا وہ کبھی پہلے نہوا تھا۔  
 چناہ اور آرمین کھڑا ہونا وہ معیوب سمجھتے تھے حتیٰ کہ گھٹنوں کے بل بھی نہ جھکتے  
 تھے بلکہ بلا کے جوش و خروش میں باڑہیں مارتے ہوئے برابر آگے ہی کی طرف بڑھتے  
 چلے جاتے تھے۔

## فرسالا پر ادھم پاشا کا بذات خاص حملہ کرنا

جسوقت یونانی پل پر سے گزرنے کو جمع ہو رہے تھے تو ایک بم گولہ ایک گاڑی پر لگا  
 جو دو بوسے سپاہی لارہے تھے۔ یہ گولہ ایسا کاری بیٹھا کہ جس نے یونانیوں کا بڑا ہوتا  
 نقصان کیا۔ پل سے گزر جانے کے بعد مفورین اور متعاقب ترکون کے درمیان ایک  
 دریا حائل ہو گیا (جو دریائے سلمیر یا کاساواں ہی اور فرسالا کے مغرب کی طرف بہتا ہے)  
 اور اس لئے جنگ کی گرم بازاری بمقابلہ سابق کم ہونے کو تھی کہ مارشل ادھم پاشا نے  
 اپنی کامیابی اور اس عالی شان نفٹ راہ کی اُمنگ میں جو اسوقت پیش نظر تھا خط مستقیم  
 حکم کر کے اسی روز شہر کے لئے لینے کا تہیہ کر لیا۔ اور ایک پٹری (توپخانہ) ہمراہ لے کر  
 اور میدان میں اتر کر بمقابلہ جنگ کے لئے ایک صف کو آگے بڑھ کر ایسی شدت سے  
 حملہ کیا کہ وہ واقعہ اس جنگ کے خوشوار حملوں میں شمار کیا جانے لگا۔ خصوصاً دائیں جانب  
 (دریائے کی طرف) ایک مختصر گاؤں کے قریب ایسی سخت آتشباری ہوئی کہ ترکی فدا نامہ  
 خود اپنی بندوؤں کے دھوئیں میں چھپ کر رہ گئے۔ ساتھ ہی ترکی توپخانہ نے فوج کی  
 مدد کی یہاں تک کہ وہ گاؤں فتح کر لیا گیا اور گولہ اندازی بند کی گئی۔ یونانی اس جگہ کو اذیت  
 اور غیر مامون سمجھ کر فرسالا شہر کی طرف ہٹا گیا اور پھر ایک لمحہ ضائع کرنے کے لئے ترکی  
 پلٹنوں نے اس شہر پر جبکی قسمت کا فیصلہ ترکون کے حق میں پہلے سے ہو چکا تھا آگ

برسانی شروع کر دی۔ لیکن اس محرکہ آرائی میں دن بسر ہو چکا۔ شام سر پر آ پہنچی۔ آفتاب  
نظر وں سے غائب ہونے لگا۔ افق پر شفق کے خونی رنگ نے میدانِ رزم گاہ کو پہلے  
سے زیادہ مہیب اور خوفناک کر دیا اور جب تک روشنی کی ایک شعلہ بھی باقی رہی ترکی  
توپوں کا مونہ بند نہ ہوا۔ ایک تو پخانہ کے پیچھے دوسرا تو پخانہ برابر آتا رہا اور اپنے اپنے  
مناسب موقعوں پر لگایا گیا۔

اور بقول ایک ولایتی نامہ نگار کے اتنی گولہ باری نے تقریباً نصف شہر کو آٹا کر دیا۔ رات  
ہو جانے سے گولہ باری بند کی گئی اور اس طرح کچھ دیر کے لئے فرسالا کو دم لینے کی مہلت ملی۔  
دوسرے روز یعنی ۵۔ مئی کی صبح ہونے ہی ترکی فوجیں آگے بڑھیں بیانناک کہ کوئی  
فرصت تو کب پیش نہ آئی جیسا کہ خیال کیا گیا تھا کیونکہ یونانی اپنی معمولی عقلندی اور حفظِ ناقصہ  
کے مسئلہ پر عمل کو کے صبح ہونے سے پہلے ہی شہر کو خالی کر کے بموجب فرمانِ ولیمہد بہاد  
دو مو کو کی طرف منتقل فرما ہو چکے تھے۔

## یونانی فوج کی طرف سے گورنمنٹ کو اپنے فتح پائی

جھوٹی رپورٹ دینا اور اسپر ایمنٹز میں ہوم ٹام کی

خوشی اور مبارکباد کے تارونکا ولیمہد نام آنا۔

اول سے آخر تک اس لڑائی میں یہ بات قابلِ یاد رہی ہے کہ جو خبریں ترکوں کے ذریعہ سے  
مشہر ہوئیں وہ ہمیشہ لفظ بہ لفظ صحیح اور قابلِ وثوق ثابت ہوئیں لیکن برخلاف اسکے  
یونانی کلیسہ کے بیرون نے من گھڑت اور دل خوش کن خبریں تراش خراش کر کے مقامِ جنگ  
سے باہر بھیجیں وہ بلا استثنا ہمیشہ دوسرے یا تیسرے روز سراسر کذب اور افترا  
سے مسلوب پائی گئیں جس سے یونان کے اعتبار اور صدقِ کلامی پر بھی شبہ لگ گیا۔

شکست پر شکست کھاتے جاتے تھے اور کسی نہ کسی پہلو سے اپنی قوم اور گورنمنٹ پر ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ ہمیں ہی فتح ہوئی۔ چنانچہ ویسٹمن اور فرسالا کے ابتدائی حملے کی روک اور دفعیہ کی سی قدر کوشش اور ترکوں کا نقصان اٹھا کر ویسٹمن کو فتح کرنا اور کرنل ہولنسکی کا سخت گرنہ کام محسر کے میں کچھ دیر قدم جمانا اور سکے لئے کافی وسیلہ ہو گیا کہ اس کو فتح قرار دیکر شاہ اور اس کی رعایا کو ذرا دیر جی خوش کر لیتے دین۔ چنانچہ مئی کی پہلی تاریخ پر ایٹھنر میں خبر آئی کہ ویسٹمن اور فرسالا پر ترکوں کو شکست ہوئی اسپر ومان وہ جوش پھیلا کہ بادیو شاید کرنل ہولنسکی نے نکھا کہ ویسٹمن میں ترکوں کی جمعیت دس ہزار سے زیادہ تھی جو دودستوں میں تقسیم ہو کر ہمپر حملہ آور ہوئی مگر اپنے اپنی قوت بازو سے ان کو پس پا کیا۔ دوسری مراسلت میں اطلاع دی کہ میں نے دن بھر متواتر سخت سے سخت مقابلے کئے یہاں تک کہ میری فوج میں خون منہل آب روان کبے بہنے لگا۔

دن کے ڈہائی بجے لڑائی ختم ہوئی اور کرنل مذکور نے پھر ایک بار لہجہ کیا کہ آج کی لڑائی محض خدا تعالیٰ کی مہربانی سے ہمارے لئے فتح و نصرت کے ساتھ اختتام کو پہونچی۔

جانب بے ترکوں نے پھر دھاکیا اور ہم نے پھر ان کو پیچھے ہٹا مارا۔ حسن اتفاق سے میری مدد کے لئے عین موقع پر ملکی فوج آ پہونچی اور اس طرح جمعیت زیادہ ہو کر اب میں نے حملہ میں پیش قدمی کی اور دشمن کو بے انتہا نقصان پہونچا۔

اقتسام معرکہ پر ایک بار اسی کرنل نے پرنس کی خدمت میں اس مضمون کا راجہ کیا کہ دشمن اگرچہ خدا کی عنایت سے پسپا ہو گیا لیکن آج کتنی قوت وہ پھر ایک حملہ کرنے والا ہے۔ علیٰ اصرار عساکر عثمانیہ مقام کو تیسری سے لو بکار کی طرف بڑھنے لگے اور ولعبد یونان سے درجنگ تارو یا کہ لڑائی شروع ہونے والی ہے اور پھر خبر یہ بھی کہ جنگ چھڑ گئی اور یونان کی فوج آگے مورچوں کو چھوڑ کر قلب شکر سے آئی ہو۔ یہ واقعہ ہوتے ہوئے دوپہر کا وقت گزر گیا تھا۔

چونکہ اس مقابلہ کا انتظار بیشتر سے تھا اس لئے اول وقت صبح سے یونانیوں میں تیار ہونا ہو چکی تھیں۔ جب شاہزادہ ولیعہد بہادر بذات خاص میدان جنگ میں پہنچے تو سپاہیوں کی بہت کسی قدر بندھ گئی اور پرنس نکوئس شاہزادہ ولیعہد کا چھوٹا بھائی بھی تو پچانہ لیکر اسی لشکر کے ساتھ موجود تھا اور اس لئے یہ جنگ جبری بھاری محکم بن جانا پڑی۔

شام کے پہنچے تک آتشباری جاری رہی۔ رات کے آٹھ بجے کرنل پالسنے جو کروں پرنس کی فوج کا چیف اسٹاف تھا دن بھر کی لڑائی کی ایک رپورٹ تیار کی جس کا محصل یہ تھا۔ " آج دو بجے تک کروں نے بارے مورچوں پر حملہ کیا کل سے اونکا ارادہ تھا کہ ہماری میسر کو چیر کر نکل جائیں مگر آج خلاف توقع وہ اپنا ارادہ ترک کر کے مقدّمہ انجیش پر حملہ آور ہوئے چونکہ وہ تعداد میں ہم سے کہیں زیادہ تھے بھوجہ سے ہماری طلبیہ کی فوج لڑتے لڑتے پیچھے کو لوٹ آئی اور اپنی فوج کے میمنہ کے مقابل آکر صف بستہ ہو گئی۔

گوکہ انداز ہی تھوڑی دیر تک جاری رہی۔ ترکوں کی پیاوہ فوج اگرچہ تین موقعوں پر بڑے زور شور سے پیش قدمی کر رہی تھی لیکن ہمارے لشکر نے اس کے جڑھنے کو روک دیا۔

فریقین کے نقصان کا بھی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ شاہزادہ ولیعہد ہر وقت جنگ ترکی پیاوہ فوج کی آتشباری کی نذرین برابر موجود رہا۔ پرنس نکوئس فوج کے میمنہ میں سپاہیوں کی جرأت بڑا تار مارا لالاکہ اور اسکے توپخانہ کے مقابلے میں دشمن کے توپخانے نے نقصان ہماری رائے میں جس فوج نے میمنہ پر حملہ کیا تھا اور کی تعداد ۵۰ ہزار کے قریب تھی۔ علاوہ برین مورسٹن کی طرح اونچی فوجیں ہر روز پہاڑ و پورے اور تری نظر آتی ہیں ترکوں کی جمیبت اونکا توپخانہ اور سواروں کے دستے۔ ہمے بدرجہا زیادہ ہیں۔

ہم سوقت تک اپنے مورچوں پر قابض ہیں۔ کل غالباً پھر لڑائی ہوگی صرف ایک دستہ سواروں کا جو ہمارے ساتھ تھا وہ بھی ترغیالہ فتح کرنے گیا ہوا ہے۔

رنگ نیگیلیان

چنانچہ اس بے اصل رپورٹ پر وزیر جنگ جامہ سے باہر ہو گیا۔ گورنر نے شاہزادہ ولعہد شاہزادہ نکولس۔ اور کرنل اسٹوفیسی کو جہا جہا مبارکباد کے تار دے اور وزیر جنگ نے کل فوج مقیمہ فارسالہ کے نام مبارکباد کا ایک علیحدہ تار روانہ کیا اسکے بعد شاہ صاحب نے خود اپنی طرف سے شاہزادہ ولعہد کو ایک تار باطلہ دست و مبارکباد فتح روانہ کیا (بہ خوشی) ہر شخص کو یقین ہو گیا کہ آج ہی فرسالا اور یوٹنو کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ لوگ خوشی خوشی فوجی قوت پر اس قدر اترا پڑے پھرتے تھے کہ ٹھکانا نہیں۔ ہر ایک گرجا گھر میں یونان کے حق میں بڑے زور و شور اور ساز و سامان سے دعا گائی گئی اور شاہی دار نے فتح جیسے جوش و خروش کے ساتھ بجا ہو گئے۔ اور لوگ اسی مسرت میں مشغول تھے کہ یکایک تار برقی پر بجلی کی طرح یہ خبر آ کر گری کہ فوجین فرسالا سے بھاگ کر ڈونکو پرا پہنچیں۔

## جنگ فرسالا کے تفصیلی حالات

۵ مئی ۱۹۱۷ء

عساکر عثمانیہ لاریسا اور دیگر شمال مقامات فتح کر کے جنوب کی طرف ایڈونس تاج کر رہے تھے کہ اس تاریخ ایک فیصلہ کن جنگ محض غیر متوقع طور پر نمودار ہوئی۔ ادھم پاشا اپنے ٹوڈینون میں انتہام کر رہے تھے کہ دوسرے روز بحیثیت تجویعی دشمن پر حملہ آور ہوں۔ اس روز کوئی تہیہ معرکہ آرائی کا نہ تھا۔ لیکن اتفاقی طور پر دونوں شکون کی طلسمہ افواج میں ٹٹ بہیر ہو گئی اور آنا فانا ایک سرے سے دوسرے سرے تک بازداشت ہو کر گرم ہو گیا۔

یونانی مورچہ کا استحکام یونانی مورچہ نہایت ہی مستحکم اور با موقع تھا اس لئے کہ فرسالا کے سامنے جو چار میل کا ایک وسیع میدان واقع ہے اور اس میں ایک دریا بہی پس

برہا ہے۔ اسکی شمالی حد پر نیچی نیچی پہاڑیوں کا سلسلہ کچھ دور تک چلا گیا ہے۔  
 ان پہاڑیوں پر یونانی افواج کی مورچہ بندی اسقدر مضبوط اور ناقابل التسخیر تھی کہ چرانی  
 کرنے والے دشمن کو بمشکل تمام آگے بڑھنے کی تاب نہ دے سکتی۔ کیونکہ تمام آنے والی  
 ٹرکین و درتک ان مورچوں کی زمین واقع تھیں جس کے صحیح کے لڑائی شروع ہو گئی  
 یعنی فرسالا سے مقام کراڈی مری کے غھوڑی دور بجانب شمال جو فرسالا سے پانچ  
 کے فاصلہ پر واقع ہے۔ شاہزادہ قسطنطین (ولیعہد یونان کا پہلی ہم) کے تین بریگیڈوں  
 سے جو خاص اور نہیں کے زیرِ کمان تھے مقابلہ ہو گیا جو جنگ فرسالا کا آغاز سمجھا جاسیے۔  
 اول تو یونانوں نے میدان کا راز گرم کیا اور یونانی توپخانہ نے اس احتیاط سے گولہ باری  
 شروع کی کہ اتفاق ہی سے کوئی نشانہ خالی جاتا ہو لیکن بہادر ترک ان توپوں کی زد  
 میں اسی استغنا اور استقلال سے بیٹھے چلے جاتے تھے جس طرح کوئی فوج ایک  
 چھادنی سے تبدیل ہو کر دوسرے مقام کو جایا کرتی ہے۔ رپوٹر کے نامہ نگار نے اس  
 حملہ کو غیر معمولی اور حیرتناک پیش قدمی کر کے لکھا ہے۔

یونانی پہاڑی مورچوں سے کھینچے گئے	جیسا مذکور ہوا ہے کہ پہلے سے یونانی فوجوں نے کراڈی مری کے پہاڑیوں پر نہایت زبردست مورچہ بندی کر رکھی تھی انکو
--------------------------------------	--

ترکوں نے نہایت ہوشیاری اور جا بگدستی سے فوراً توڑ دیا یعنی اول نہایت غافلانہ  
 نقل و حرکت سے ان کے موقعوں کو زیرِ زبر کر دالا اور بعد توپخانہ نے پیش قدمی کر کے  
 یونانی مین کو پسپا کیا اور پھر نہایت سرعت کے ساتھ ترکی صفین سحرِ موج کی طرح آگے  
 بڑھیں اور سیوا اللہ پاشا نے اور بہت سی پلٹنوں کو یکجا جنہیں البانیا کی پلٹنیں بھی  
 شامل تھیں یلغار کے طور پر دشمن پر ایسا زبردست حملہ کیا کہ مجبوری تمام یونانی فوجیں  
 اپنے اپنے آخری پورے چھوڑ کر میدان کی طرف پسپا ہونا شروع ہو گئیں جو موقع

ٹائری سے جنوب کی طرف اور فرالا سے ۱۲ میل شمال کی جانب واقع ہے۔  
 اس موضع کو ترکوں نے ۲ بجے دن کے مسخر کیا اسوقت یونانیوں میں نہایت انتشار  
 اور ہلچلی مہللی ہوئی تھی لیکن یہ ضرور ہوا کہ ترکی آتشباری کا راستہ بھر جواب دیتے  
 رہے یہاں تک کہ دریا سے اینٹی پس کے پل پر پہنچ گئے۔

**ایک سخت غلطی** اس ابتدائی نوبت میں یونانیوں سے ایک سخت غلطی یہ سرزد ہوئی  
 کہ ادھون نے بغیر کسی مقابلہ یا مزاحمت کے ان مورچوں کو چھوڑ دیا جسے پہاڑیوں اور  
 ترکوں پر قابو ہو سکتا تھا۔ اور خود بخود ہٹ کر میدان میں اتر آئے۔ جہاں عثمانیہ کو بچاؤ  
 قدم قدم پر گولہ باری کر رہا تھا۔ بالین مہمہ ایک مقام اظہار شجاعت و مردانگی میں بے  
 مستثنیٰ رہا۔ یعنی صرف ایک کمپنی یونانی سپہ سالار کی ایک عرصہ تک اس بہادری  
 سے کٹہر القواد دشمن سے مقابلہ ہے جو قابلِ دادی گر چونکہ اسکو کوئی کمک نہیں پہنچی  
 اس لئے اسکی شجاعت سترتا سر بیکار گئی اور مجبوراً اپنے دوسرے ہمیشہ لوگوں کی  
 طرح اسکو بھی اپنا مورچہ چھوڑ کر بڑھنے والے دشمن کے سامنے سے بھاگنا پڑا۔  
 یہ بازگشت فوجی نظام کی نوع سے باضابطہ تھی اسکے علاوہ کئی مورچوں پر کچھ بہت  
 دکھائی گئی اور برائے چندے ترکوں کی پیشقدمی میں بھی مارج ہوئے جو اپنی معمولی  
 لا پرواہی کے ساتھ اپنا جنگی جوش ظاہر کرتے ہوئے بڑھتے ہی چلے جاتے تھے۔  
 لیکن یہ روک ٹوک چونکہ عارضی تھی اس لئے وراویر میں جاتی رہی۔

**عضبات ترکی گولہ باری** بعض یونانی بیٹھے کر اور نیرلیٹ کر خیر کرتے تھے اور اکثر لوگ  
 کھڑے ہی کھڑے نشانہ لگا رہے تھے لیکن جب ہی کہ ادھون نے چھاری مورچوں  
 چھوڑ کر میدان میں قدم رکھا کہ ترکی تو بچانہ نے قدم ڈالنے والی آگ برسانی شروع  
 کی گولے پر گولہ لگا کر ایسے ایسے موقعوں پر پھینکا تھا کہ بعضین کو بعضین روئی کی طرح

اُڑتی چلی جاتی تھیں اسوقت جنگ کا نظارہ نہایت عظیم شان اور خوفناک تھا۔  
 تمام اطراف سے یونانی ہتھ ہتھ کر سنگی پل کی طرف نہایت سرعت سے ٹھٹھتے  
 چلے جاتے تھے کیونکہ دریائے پار کرنے کے سوا اس کے اور کوئی ذریعہ نہ تھا اور  
 دیکھنے سے یہ انبوه کثیر لجنہ مثل ایک امسڈ لے والے سمندر کے متحرک اور موجزن  
 معلوم ہوتا تھا اور یونین کہتے کہ ایک سیلاب عظیم تھا جو ہر چار طرف سے سمٹ کر ایک  
 تیز و تارکی صورت میں ایک ہی نالے میں سے گزرنے کی کوشش کر رہا تھا اور لمحہ بہ لمحہ  
 جسکا زور بہاؤ کی طرف بے انتہا تیزی کے ساتھ بڑھتا چلا جاتا تھا تری تو نہانہ کو اس کے  
 بہتر کون موقع ہو سکتا تھا اوس نے اس گھبراہٹ میں انبوه پر جم کے گولے پھینکنا شروع  
 کر دیے جنہوں نے عین ٹی ہوئی جھڑپ میں پھٹ پھٹ کر نہایت ہولناک خونریزی  
 پھیلا دی اور یہ گولے ایسے تال تال کر پھینکے جاتے تھے کہ دیکھنے والوں کو تو سچوٹوں کی  
 قدر اندازی پر سخت حیرت ہوتی تھی جس نے ایک مقول حصہ یونانی افواج کا آن کی آن  
 میں تباہ و برباد کر ڈالا جو غالباً دس فیصد ہی سے کم ہوا۔

بہر حال اس غضبناک آتشباری کی زد کو اوٹھلے ہوئے رفتہ رفتہ تمام یونانی  
 فوج دریا پار اتر گئی۔

ویسلی گاؤن پرنسٹن | اس میدان کے وسط میں دریا کے شمال سمت پر ویسلی نام  
 ایک گاؤن واقع ہے ترک اسکے گرد مشہور منج کے جمع ہو گئے اور ایک نہایت زبرد  
 یونانی لشکر سے جو خطا ہر ترکی پیش قدمی روکنے پر تیار ہوا معلوم ہوتا تھا سخت  
 معرکہ آرائی کی۔ یہ لوگ ایک محفوظ پہاڑی کی آڑ میں پیچھے ہوئے تھے اور جب ہی کہ  
 دشمن زد کے قریب پہنچا فوراً میسنہ کی طرف گولیاں برسانا شروع کر دیں لیکن بقول  
 نامہ نگار ریوٹر "ترکوں نے اپنی جلی عادت کے موافق اسکی پرواہ نہ کی اور

انکرمیشن کرنے کی غرض سے کسی جگہ نہ ٹہریے بلکہ بیابانہ طور پر برابر  
 بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ گاؤں پر دست درگوا کر لیا۔ کس ذریعہ سے؟  
 گولی بارود سے نہیں بلکہ مصل اپنی پچھڑی سترزل جلا رت اور اٹھارے عسکرت  
 سے جبکہ عرب اقبال نے یونانی دونوں میں خطرہ بٹھادیا اور انھوں نے  
 ایسے نڈر اور شجاع ترین دشمن کے سامنے سے بجائے اسکے کہ کٹ  
 مرین ہٹ جانا ہزار درجہ بہتر سمجھا۔

نامہ نگار موصوف جو دور سے تماشہ دیکھ رہا تھا بیابانہ لکھ اٹھا ہے کہ :-  
 ”حقیقت میں گولیوں کی ترالہ باری کے مقابلہ میں ایسی دلیل نہ اور بیابانہ  
 پیش قدمی ایک نہایت ہی عظیم الشان کارروائی تھی جو ترکوں کی طرف سے  
 عمل میں لائی گئی۔ یونانی اتنا انتظار نہ کر سکے کہ دست بدست جنگ کر کے  
 فیصلہ کر ڈالنے کی نوبت آنے دیں۔ حالانکہ مارشل ادھم پاشا نے اپنے  
 ڈویژنوں کو روز آئندہ کے لئے تیار کیا تھا اور ایک ڈویژن جسکی  
 ڈیوٹی یونانی فوج کے بازو پر حملہ کرنے کی مقرر کی گئی تھی اس موقع پر  
 (چونکہ بالکل غیر متوقع تھا) ابھی نہ سکنا تاہم جو قابل تعریف کارروائی فوج  
 نے اسوقت کی اس نے ابھی طرح ثابت کر دیا کہ ترک ہر وقت پورے  
 انتظام۔ ترتیب اور استعداد کے ساتھ اپنی موجودہ زندگی کی گھڑیاں  
 صرف کیا کرتے ہیں چنانچہ وہ ڈویژن جو افواج حکم کے کل حسب کرتا  
 جنگ کی خبر پا کر تیس میل سے زیادہ فاصلہ طے کرتا ہوا اڑائی بند  
 ہونے سے آدھ گھنٹہ پیشتر اپنی فوج میں آموجود ہوا۔

دونوں طرف کے توپ خانوں نے اس لڑائی میں قابل توصیف کام کیا اور بہت کچھ حصہ لیا لیکن فرق یہ تھا کہ ترک اول سے آخر تک یکساں گولہ چلاتے رہے اور یونانیوں نے کام شروع میں اچھا کیا لیکن آخر میں بالکل بگاڑ دیا۔

جنگ میں ترکی تو پچانہ نے اس موقع سے بڑھ کر کسی دوسری جگہ کام نہ کیا تھا اتفاقاً ایک ٹرین اسوقت فرسالا کی طرف آتی ہوئی نظر پڑی لیکن یونانی با احتیاط تمام اپنے تجربہ کے موافق ترکی تو پچانہ کی زد سے اسکو دور ہٹا کر لے گئے۔

**ترکی نقصان** موضع وسیلی پر قبضہ کرنے کی کوئی پیش بندی نہ کی گئی تھی بلکہ دوسرے تسلط کرنے کا خیال عین حملہ کے وقت کیا گیا اور چونکہ ترک دشمن کی مسب ترین بارہوں کی بوجھ میں ہو کر گزرے اس لئے ناہی کہ انکا نقصان کس قدر ہوا ہوگا۔

**دلیری کی ایک مثال** بقول نامہ نگار ریوٹر اس امر عظیم کے ظاہر کرنے میں دلی کی تیش کھایت کرے گی کہ سپاہیوں کو موت کی ذرا بھی پرواہ نہ تھی اس نے لکھا ہے کہ میں نے ایک سپاہی کو بچشم خود دیکھا کہ جبکی ٹانگ زخمی ہو گئی تھی اور وہ چاروں ہاتھ پیروں کے بل بڑھتا جاتا تھا اور متواتر دشمنوں پر بندوق چلاتا جاتا تھا۔

وہ لکھتا ہے کہ البانیا جنت کی بقیہ اور حملہ کے لئے آگے بڑھنا ایسا نظارہ نہیں جسکی یاد منقول سے کیسوت محو ہو سکے یا

**شجاعت کی دوسری نظیر** یونانیوں نے ازراہ پیش بندی ہر موقع کی جانچ اسی صحیح طور کی تھی کہ جو وقت ترکی میسر کا کم آگے بڑھا اور یونانی تو پچانہ نے خوفناک آتش فشاں شروع کی تو شاؤد ناوری کوئی نشانہ نہ ہوتا تھا جو خطا ہو جائے۔

چنانچہ ایک شیل (بم کا گولہ) ایک ٹین کے قلعہ میں آکر گرا جس سے تین سپاہی ہلاک اور بہت سے زخمی ہو گئے۔ مگر ممکن نہ تھا کہ بڑھنے والی صف ایک لمحہ کا

توقف کر کے یاٹے ہوئے فائون مین کمین کچی انتشار کی صورت پیدا ہو سکے بلکہ  
اوسے معمولی لاپرواہی سے جو ترکون کا خاصہ ہے اپنے جنگی گیتوں اور اشعار رجز برابر  
پڑھتے ہوئے پیش قدمی کئے گئے اور اپنے متواتر نقصان جان و مال کی طرف نگاہ پھیر  
بھی نہ دیکھتے تھے جو ذرا شکل بات ہے۔

ایک طیفہ ویسلی گاؤں پر حملہ کرتے وقت بعض سپاہیوں نے کچھ تھڑہن  
سے اٹھا کر کہا کہ "اتنی گولی بارود صرف کی جاتی ہے یونانیوں کے لئے تو یہی کافی ہے"

جوانمردی کی ایک تیسری مثال نامہ نگار ریوٹس نے ویسلی سے لڑتے وقت ایک  
ترکی سپاہی کو دیکھا کہ وہ یکہ و تنہا وسط میدان جنگ میں اپنے زخمی گھوڑے کے  
پاس آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے رفع تکلیف کی کوشش کر رہا ہے۔

گھوڑا بہت بری طرح زخمی ہوا تھا اور قریب تھا کہ ایک دم میں دم توڑ دے لیکن باوجود  
اس قدر بایوسی کے وہ ایسی خوفناک جگہ کو جو میدان جنگ کا مرکز ہو بمقابلہ اسکے کہ اپنی  
غریز گھوڑے کا آخری دم تک ساتھ دے ہرگز چھوڑنا گوارا نہیں کرتا تھا۔

تعداد افواج فریقین میدان فرسالا میں ترکون کے تین ڈویژن شریک تھے  
بمقام فرسالہ اور یونانی افواج میں جو شہزادہ جان و لیچند یونان  
اور پرنس نکولس کی ماتحت تھیں بیس ہزار کے قریب سپاہی اور پانچ ہزار  
توسچانہ کی تھیں۔

شام کی کارروائی میدان کارزار میں سب سے زیادہ ہولناک نظارہ  
اس وقت پیش نظر ہوا جبکہ آفتاب افق مغرب کے قریب پہنچا چونکہ ترکون نے  
قصد کر لیا تھا کہ وہ یونانیوں کو شہر سے نکال کر دم لین گے اس لئے جیسے جیسے  
کروہ پیچھے کی طرف کوہشتے گئے ترکی گولہ باری برابر آگے بڑھتی گئی۔ دہشتہ آگے

مین توپ خانہ کی ایک بھاری لائن روشنی کی نمودار ہو کر تمام توپچیوں اور گولہ اندازوں کے چہرے کو منور کر دیتی تھی اور اس کے مقابل میں طرف ثانی کی جانب ایک باریک خط روشنی کا بندون کی ہلکی باڑھ کے ساتھ چمک جاتا تھا حتیٰ کہ سبھی شام کے ترکی توپخانوں نے ایک موقع پر قبضہ کر لیا جہاں سے فرسالا کی آبادی پوری پوری زمین آگئی۔ اور پیدل فوج پہلے کو عبور کر کے دریا کی دوسری جانب مسلط ہو گئی۔

اندھیرا ہو جانے سے رفتہ رفتہ آتش فشاں بند کی گئی اور سبھی کے بعد ترکی سپاہی زمین پر دراز ہوئے۔ اور نیند لینے لگے۔

**نقصانات** تمام دن کی گولہ باری میں یونانیوں کا صرف ایک شیل گولہ کا ہی پڑا تھا۔ حالانکہ ترکی توپخانے برابر فیر کرتے ہوئے کئی بعد دیگرے مورچہ جات فتح کرنے چلے جاتے تھے۔

اس روز طرفین سے بے انتہا مقدار گولہ بارود کی صرف میں آئی یونانیوں کی نقصان جان کا صحیح اندازہ نہوسکا لیکن ترکوں کی طرف تیس آدمی قتل ہوئے اور دوسو کے قریب زخمی۔

## یونانیوں نے آخر کیا کیا ؟

یونانیوں نے فرسالا جیسے مضبوط اور غیر الفتح مقام کو صرف ترکوں کی جمعیت میں اگر قالی کر دیا جس کا فتح کرنا آسان نہ تھا اگر وہ ذرا بھی مقابلہ کے لئے تیار جاتے۔ کیونکہ اونکی جمعیت تیس ہزار سے اس وقت کم نہ تھی اور انھوں نے اس خاموشی سے شہر کو چھوڑ دیا کہ ترکوں کو کانوں کان بھی خبر نہ ہوئی۔ چلتے وقت بہت سامان

رسد اور ذخیرہ جسٹرب معصوب نوپون کے چھڑ جانا پڑا۔ کیونکہ بازگشت میں راتوں رات اس قدر عجلت کی گئی کہ ذخیرہ عافیت کے ساتھ صبح ہوتے ہی (۶ بجے) پورے دو دو کوہن داخل ہوئے۔ وہ زندہ قیدی ترکوان کے اٹھ آئے۔ دو دو کوہن کے باشندے فوج کی درگت کا حال سن کر پہلے سے لائیب کی طرف کوچ کر گئے تھے۔ کرن پرش نے بھاگنے سے پہلے ایک فوجی کونسل منعقد کی جس نے یہ تجویز کیا کہ چونکہ ادھم پاشا کی فوج ساتھ ہزار کے قریب ہے اور اونچی نقل حرکت سے یہ ظاہر ہے کہ فرسالا کو وہ محصور کر رہے ہیں اس لئے مناسب وقت یہی ہے کہ یہاں سے صحیح و سلاست نکل کر دو کوہن مورچہ بندی کریں اور رات ہی کا وقت اس دہائی کے لئے نہایت مناسب ہے اس تجویز کی اطلاع کرنل اسمولسکی کو بھی دی گئی بکہ اسکا اختیار دیا گیا کہ اپنے لئے بہتر راہ فرار پسند کر لے۔

یہ فیصلہ ہونے ہی فوجی تین باقاعدہ نقل حرکت شروع ہو گئی اور امن و امان کے ساتھ صبح کی وقت دو کوہن داخل ہوئے۔

## قبضہ فرسالا دہائی ۱۸۹۷ء

### بوقت صبح

ترک اس خیال سے کہ دشمن فرسالا میں بند ہو کر سخت ترین مقابلہ پر آمادہ ہوگا رات شہر کا محاصرہ کئے پڑے رہے مگر صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہاں یونانیوں کا پتہ نہیں اونچی مستحکم مورچہ بندی خالی پڑی ہوئی ہے۔ افواج ترک بلادرک ٹوک شہر میں داخل ہوئیں۔ ہر ایک دیوار و اطراف شہر کا ہر ایک مکان ہمدردی سے اٹھن کے پوری پوری طرح قلعہ بند کر دیا گیا تھا اور اس لئے ترک صحیح طور پر خیال

کرنے لگے کہ یونانی بمقابلہ جگر لڑنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ باشندے بھی اپنے اپنے مسکن چھوڑ کر بھاگ گئے اور ترکی سبستری جاسبا اونچی نگرانی میں مقرر کئے گئے۔ جنگی کامکان زخمیوں کے لئے شفاخانہ بنادیا گیا۔

فرسالا ایک چھوٹا سا شہر یا قصبہ ہے جسکی طرف بلند اور عمودی پہاڑ واقع ہیں اسٹیشن ایسے محفوظ مقام میں تعمیر کیا گیا ہے کہ دشمن کے حملہ کی دیر تک ممانعت ہو سکے۔

## ویسٹنوا اور وولو پر پور پور اتسلط و مئی ۱۹۱۷ء

فتوحات ویسٹنوا اور وولو کا مفصل حال اوپر بیان ہو چکا ہے لیکن پور پور قبضہ ان دونوں مقامات پر قبضہ فرسالا کے بعد ۱۷ مئی کو عمل میں لایا گیا اور ان تینوں کے بعد وہاں کسی قسم کی یونانی مزاحمت باقی نہیں رہی۔

## جنگ فرسالا کے متعلق فسران یونانی کی تصنیع منیر

### رپورٹ دارالصدر یونان کو

۵ مئی ۱۹۱۷ء کی لڑائی کی رپورٹ جو اینجنئر کو روانہ کی گئی تھی اسکا خلاصہ یہ ہے۔

”شاہزادہ ولیم نے سپاہ کو ترتیب دیکر دیوبند کے آگے بڑھنے کا

حکم دیا جسکے مقابلے کے لئے بچاں ہزار ترکی فوج حرکت میں آئی اور

اونٹان نے ٹکی پہاڑوں سے اوڑھ کر ایک موزوں موقع پر اپنا اونچا

نصب کر کے آتشباری شروع کی جس سے ہماری فوج کو سخت نقصان

اٹھنا پڑا۔ بالجنوں ریلوے اسٹیشن کے قریب بہت کچھ خونریزی ہوئی۔

مزید برآں ترکی سپاہ سبقت کر کے یونانیوں کی صفوں سے سینہ

ہو گئی۔ اسوقت ولیمجد بہادر نے واپسی کا حکم دیا۔ تمام سالانہ جنگ  
امن و امان سے ڈوموکو پہنچ گیا اور ترکوں نے تاتری گاؤں جو ٹنگی  
پھاری کے دہن میں واقع ہو چلا ڈالا۔ اور ایک دوسرے گاؤں میں داخل  
ہوئے وقت ایک یونانی پادری مع اپنے اہل عیال کے قتل ہوا۔ یونانی  
تو سچانہ ڈوموکو کی بلبلی سر جنگ کے لئے ہر وقت مستعد رہے

## شاہزادہ ولیمجد کا اعلان

مقام اتھینہ۔ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۹۶ء

”اے افواج یونان کے سپاہیو! تمھاری فوج ڈوموکو میں واپس آگئی ہے  
کیونکہ ہمارے مورچے مقام فرسالا پر اچھی طرح مستحکم نہ تھے اور دشمن کی تعداد  
ہم سے بدرجہا زیادہ تھی لیکن جو بقا مات کر اسوقت ہمارے قبضہ میں ہیں وہ  
ایسے مستحکم اور ناقابل فتح ہیں کہ دشمن ہرگز اونپر قابو نہیں پاسکتا۔ پس محکو  
یقین دلاتی ہوں کہ تم نہ صرف یہی کرو گے کہ کثیر التعداد دشمن کے حملوں کو کامیاب  
کے ساتھ روکو اور دفع کرو بلکہ خود حملہ کر کے ان کو حدود یونان سے خارج  
کر دو گے۔ یاد رکھو کہ یہ وہ موقع ہے کہ تم اپنے آباد اجداد کے زاد و بوم کو  
بچانے آئے ہو۔ اور بادشاہ اور قوم کی عزت آج تمھارے ہاتھ ہے  
نتیجہ لازم ہے کہ دشمن کو اب ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنے دو۔“

میں اس امر سے خبر دار ہوں کہ تم نے اتنے روزوں کے لڑائی میں مصروف  
رہنے سے کقدر رحمت اٹھائی ہے اور اٹھارہ ہو لیکن ہم کو ان مصیبتوں کا  
استقلال کے ساتھ برداشت کرنا لازم ہے۔ کیونکہ ہم باپس نامیں اپنے  
ملک اور وطن کی حفاظت کا فرض انجام دی رہے ہیں۔ ”تھوٹا قطع نہیں“

## ڈوموکو پر ترکی حملہ کا خطرہ ۱۲ مئی ۱۹۱۷ء

خاص ڈوموکو پر ۱۲۔ پنج تک کسی ترکی حملہ کی ابتدا نہیں ہوئی۔ البتہ ۱۱۔ کی شنگ اس مقام سے دوڑ شمالی مغرب کی طرف ایک معمولی مقابلہ طرین میں ہوا لیکن ۱۲۔ کی صبح کو ایک عام جنگ اور خونریزی کا خطرہ پہلے ہوا تھا اور ساتھ ہی اسکے مہلت جنگ کی خبریں اڑنے لگی تھیں۔ ڈوموکو کی حالت قابلِ رحم تھی یا تو کچھ حصہ خالی پڑا ہوا تھا یا موجودہ باشندوں میں اضطراب اور انتشار کی علامتیں جمع تھیں۔

افسوس کا اسٹاف ایک نئی جگہ پر صدر بازار میں پڑا ہوا تھا اور افسر لوگ میزوں کے گرد صندوق پر بیٹھے ہوئے خط و کتابت میں مشغول تھے۔ ہر فرد بے کمرے بے کمرے سے عام طور پر دل شکستگی کے آثار نمایاں تھے اور بجایا ہر جگہ اسی بات کا تھا کہ کوئی دم جاتا ہے کہ دول عظام درمیان میں پڑ کر بچ بچاؤ کر دیے گئے۔

ترکی میمنہ موضع قیسیہ اسمار اور اسلار پر قابض ہو چکا تھا۔ یونانی ان مود چوے سلسلے کی سڑک پر دو ہزار پادوں اور توپخانوں کے ساتھ خیمہ زن تھے۔ ان کے علاوہ دو اور لشکر بھی مخفیہ طور پر لگے تھے۔

ترکی میسرہ کوہ کیسی ٹادی کے مقابل اور ہر دو اطراف میں پڑا ہوا تھا۔ مقابلہ کی سبب موضع سیالہ اسلار اور کیشی پر تھی۔ کسلا ایک نہایت کمزور مود چو تھا اور قریب چار پانچ ہزار یونانی فوج اور سپر قابض تھی۔

ڈوموکو کی حالت سے ظاہر تھا کہ بجائے سامنے سے حملہ کرنے کے ترکی اسکو عقب سے گھیر رہے تھے یا اسکا رخ کر رہے تھے۔ اگر واقعی ترکوں کی تعداد ساٹھ ہزار ہے تو بجز اسکے کہ مہلت جنگ مجاہد سے کوئی صورت نہیں کہ ڈوموکو پر حملہ کرنے سے باز رہیں۔ کیونکہ یقین تھا کہ اس

موقع پر شکست پاجانے سے یونان کی کمر بالکل ٹوٹ جاوے گی۔ یونانی ہمیشہ دو غلطیوں کے قریب ہوتے رہے بقول نامہ نگاران۔

ایک تو وہ اپنے اگلے مورچوں کو بے زور چھوڑ دیے تھے جیسے کہ فرسالا وغیرہ پر واقعہ ہوا اور اس لئے بازگشت کے وقت پلٹنوں کو سخت مصیبت جھیلنا پڑتی ہو۔ دوسرے یہ کہ اپنی لائنوں کو دشمن سے پوشیدہ نہیں رکھتے اور اس طرح سخت نقصان اٹھاتے ہیں۔

## ڈومو کو مین یونانی فوج کی ردی حالت اور صلح کی خواہش کی

پایونیر کے نامہ نگار نے ہامی شہر کو لندن سے جو کھاتے اور مین یونانی فوج کی ردی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے جس کا اقتباس ذیل میں درج ہے۔

فرسالا سے بھاگنے کے بعد یونانی فوج کی بہت کچھ درگت ہوئی سپاہی بھوک کے مارے بے حال ہوئے جاتے ہیں مری سب کو علیحدہ ٹیمیں بنا رہی ہے۔ بیماری کا یہ حال ہے کہ کوئی خطہ نہیں جو سلسلہ کھاتی سے فرصت ملے۔ دل شکستہ اور حوصلے نشت ہو گئے ہیں۔

کسی کی طبیعت میں انگ کا پتہ نہیں رہا۔ پس اس وقت اور حوصلے کے ساتھ ان خوف زدہ بھگورون کا شکر ڈومو کو مین آکر اور ترابے جہان ہردم اور ہر خطہ اس خوف سے کہ فحتمہ دشمن کی افواج قاپو ابھی آکر پامال کئے دالتے ہیں۔ بدن سے قبل از وقت نفع نہ ملے جاتی ہے کیونکہ سامان حرب جعفر موجود تھا وہ قریب قریب سب ہی کو چکے اور ادھر ہرق و باران کے طوفان میں تھیلی کے ایک لاکھ

یونانی بے خانمان ہو کر کسی مقام امن کی تلاش میں حیران و سرگردان  
 پھر رہے ہیں اور حال اونکا یہ ہی کہ نہ پیٹ کو کھانا میسر ہے اور نہ کو کپڑا  
 ترکوں نے وہ تمام علاقہ فتح کر لیا ہے جو ان سے سابقہ میں باجبر  
 چھینا گیا تھا۔ اس فوج کو درہل فوج کہنا غلطی ہے البتہ یہ کہا جاسکتا ہے  
 کہ ایک نعل بال پر شکستہ اور شکست خوردہ بھگورٹوں کا جمع ہے جنکے  
 پیچھے شہر ان ترک بڑھے چلے جاتے ہیں اور آگے دار اٹھاتے یونان  
 یہ لوگ بے پروا و بے زر رہ گئے ہیں۔ انکا مالی اعتبار جو ملک جینیوا  
 تھا وہ بالکل جاہل رہا ہے۔ اور اندرونی آمدنی کے ذرائع یعنی صنعت  
 حرفت و تجارت و زراعت متواتر مصائب اور مسلسل صدمات کے سبب  
 معرض زوال میں آگئے ہیں۔ اس دشوار حالت اور ایسی جانناہار مصیبتوں  
 کے زرعے میں گرفتار ہو کر ناچار یونان کو سلاطین کی خدمت میں صلح کا شکار  
 ہونا پڑا۔ یونانی گورنمنٹ نے اپنے افسر اور بقیہ فوج کرپٹ سے واپس  
 بلالی ہے۔ اونکی دولت اور سوائی اس حد کو پہنچ چکی کہ اونھوں نے  
 بلا کسی شرط کے اپنے نیاٹ بد کو دول غلام کے فیصلہ پر چھوڑ دیا ہے کہ  
 جسطرح مناسب سمجھیں وہ اس بد بخت ملک کی قسمت کا فیصلہ کریں۔

یہی یونانی جھین ایسا شہدہ پشت اور تنگ بیان کیا جاتا تھا اب ہمیں  
 صلح کے خوشگوار ہیں۔ ایک ہفتہ نہیں گذرا کہ وہ اس امر کے خواہاں  
 کہ یورپ صلح کے معاملہ میں نہو یک کرے اور ہم رضامندی ظاہر کریں اور  
 اب بطریق شکایت بر ملا کہنے لگے کہ یورپ کس فن کام آئے گا کیوں  
 نہیں چہ بچاؤ کر دیتا بلکہ خاص ایتھنز کے صلح پسند لوگ اس حیرت

بڑے ترکہ کی بات چیت کو کیوں کھٹائی میں ڈال رہی ہو اور کیوں مہلت  
 جنگ کو منظور نہیں کرتی۔ ترک اس لئے بات کو مالتے رہے کہ کسی طرح  
 ڈومو کو لے لین تاکہ جو ملک اور نئے قبضہ سے شاعرین نکل گیا تھا  
 وہ سب سے واپس آجاوے اور اپنے تھنر ہو چنے کے لئے کوئی امر تیار  
 نہ ہو۔ اور جو شرط چاہیں اور سب سے کرین خواہ وہ یونان کو کیسے ہی  
 ناگوار دین نہوں۔

گفتگو کی مساحت میں  
 کیوں متاہل ہوا

نامہ نگار موصوف نے لکھا کہ :- مصاحبت کی  
 سدرہ یونانیوں کی چالبازی اور عیاری ہے  
 اور سلطان نہایت اعتدال سے کام لینا چاہتے ہیں۔ اگرچہ اخبار ٹائپ  
 نے سلطان کو صلاح دی ہو کہ وہ اس معاملہ میں تساہل کریں بلکہ حقیقت  
 ممکن ہو جلد مصاحبت کر لیں مگر عبدالحمد اپنے معاملات کو آپ خوب جانتے ہیں  
 ان معاملات میں وہ بڑا موشیا شخص ہے اور مڈھیمانہ کو بارہا میں اس کی حالت میں  
 ہے اور خصوصاً اس وقت میں جبکہ اس کی فوجیں غنیمت کو ملک میں قیامت برپا کر رہی ہیں وہ اپنا فائدہ  
 کب چشم پوشی کریگا اور یہ امر قابل لحاظ ہے کہ ڈومو کو فتح کرنے کے بعد اس کی  
 طاقت اور بھی زیادہ قوی ہو جاوے گی مشہور ہے کہ سلطان صلح پسند  
 ہیں ممکن ہے کہ یہ صحیح ہو تاہم یہ یہ ہی تو سلطان عبدالحمید خان میں خلیفہ  
 طاقت کو یورپ نے ہوتے ہے۔ وہ ایسے وقت میں کب چوکنے لگاؤ  
 کوئی عش سلیم نہیں ہوتی کہ ایسا میدان غز آدمی ادب نے سے ادب  
 نہایت بھی جو ممکن اکتھول ہو اچھے سے جانے دے اور علاوہ برین  
 اس سے اپنی جان نثار رہا یا کی بگڑی ہوئی طبیعتوں کا بھی پاس خاطر

منظور ہے کیونکہ آجکل قسطنطنیہ میں جنگجو فریق کا غلبہ ہے اور قریب قریب  
انہیں کہ سلطان اوسکے مشورہ منی کچھ بھی پرواہ نہ کریں۔

شاہ یونان خطہ میں دوسری طرف شاہ یونان کو یہ خطرہ لاحق ہو چکا ہے  
کہ کمپین بیٹھے بجائے سلطنت ہی نہ چھن جائے اسکی جد یہ ہو کہ اٹلی کے  
والٹیرون نے اس فساد کا تحسین یونان میں اگر ہو یا ہے جو فریب اس کے  
سب سٹیٹ اور ریلکین تھے انکا اصلی مدعا یہاں آنے کا ہو گیا  
کہ لوگوں کو سلطنت ٹھنسی سے بدگمان کریں اور اپنے جمہوری اصولوں  
ترویج دیں۔ یونان باہموم نہ تو ہمیں سلطنت کے بڑے طرفداروں میں  
نہ جمہوری کے۔ علاوہ برین وہ یہ خوب جانتے ہیں کہ اگر ہٹنے دراجی  
موجودہ نمائندہ شاہی کے برخلاف ایک حرف بھی زبان سے نکالا تو آدھا  
یورپ ہمیں بگڑیٹھے گا \* کہونکہ دول عظام کے سارے تاجدار  
تقریباً یونان سے قرابت قریبہ رکھتے ہیں (گر پھر بھی انہیں یہ امر  
گوارا نہیں کہ شانزدہ وسیعہ کی شکل دیکھیں۔ حالانکہ اس نفرت سے  
یہ لازم نہیں کہ سارے نمائندہ شاہی کے مخالف ہوں۔

خرید جنگ کی نسبت خرید جنگ کی نسبت مختلف روایتیں ہیں مگر تحقیق  
بیشکی خیالات سلیم ہوا کہ آج تک اس لڑائی میں سلطان کا پالیس  
پانچاں لاکھ پونڈ خرچ ہوا جس سے یہ قیاس کرنا آسان ہے کہ تقریباً آئی گا

نوٹ: \* حضرت پرنس آف دیو شاہ یونان کے بہنوئی ہیں۔ شاہ ڈنمارک اور اسکے والدہ۔ اور زار  
کا وہ داماد ہے۔ شاہ گیم یونان زار روس کی بہن ہیں۔ اور شانزدہ سال  
وسیعہ یونان کی بیوی قیصر بریں کی ختی ہیں ہے۔

رقم پندرہ چھپکا فیصلہ ہوگا۔ مگر وقت یہ ہے کہ یونان تہیہ دست ہے  
 غالباً بعض نعل یورپ کی ضمانت کریں گے اور آئندہ یونان کے مالی  
 محاصل میں سے اس رقم کے بارے میں اطمینان کر لیں گے۔  
 قرضہ یونان سے اول جرمن (سب سے زیادہ) ہے جبکہ روسیہ  
 ۵۵ ملین (۱۴۴ کروڑ) کے یونان کے ذمہ ہے۔ اور دوسروں کا بھی کم از کم  
 اتنا ہی ہوگا۔

**شرطیں ریمایات** اگر دقت ہو تو وہ تیسری شرط ہے جو سلطان لگانا  
 چاہتے ہیں وہ یونانیوں کو ضرور ناگوار ہوگی۔  
 یہ شرط ریمایا کی تنسیخ کے بارے میں ہے جو یونانی ریمایا کو بشمول دیگر ریمایا  
 یورپ بلا واسطہ میں آج تک حاصل ہے سلطان کو اس شرط کے منوائے  
 میں یہاں تک راجح بیان کی جاتی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اور شرطوں کی  
 پرواہ نہیں کرتا اگر اس شرط کو ضرور منوائے چھوڑ دینا چاہتا ہوں تو  
 ہوگا کہ یونانی سخت فیس ہونگے اور ہر ایک مسلمان خواہ وہ کتنا ہی  
 ذلیل الاوقات کیوں نہ ہو اور یمن نہایت خوار کی نظر سے دیکھے گا  
 سلطان یہ کہتے ہیں اور اونکا یہ کہنا معقولیت سے خالی نہیں کہ  
 اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو اپنی ریمایا کو کیا مونہ دکھاؤں گا۔ وہ مجھے ضرور  
 معاوضہ کر نیکی کہ اس آگے دو اور صرف بچا کا یہ معقول نتیجہ نہیں ہو  
 کہ نہ حد میں ایک ٹخیف سی ترسیم ہو جائے۔ پانچ چھ کروڑ یورپ  
 ملجاوے ایسے معاوضے تو کوہ کنڈن دکاہ برآمدن کے  
 مصداق ہیں۔ یہ تو سلطان کا ظاہر حیلہ ہے لیکن فی الواقع

آسمین جو فائدہ اٹھائی ملاحظہ ہے وہ یہی ہے کہ بلاد عثمانیہ میں یونانی کثرت  
سوداگری کرتے ہیں۔ اگر سلطان اوپریکیس لگانے پر قادر ہو  
تو یقیناً ایک قلیل صدہ میں خرچہ جنگ کیا اس سے دو گنا روپیہ  
وصول کر لیں گے۔

اگر یہ رعایات منسوخ ہوں تو حقدار یونانی تاجروں وہ سب کے سب  
سلطان کے قبضہ قدرت میں بالکل بے بس ہوں گے اور سلطان انکا خون  
بخوبی پھڑکے۔ جس کے مقابلے میں تھلی کا دوبارہ ہاتھ سے جانا بھی  
ترکوں کو بہت ان ناگوار ہوگا۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ دول عظام کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ روس پر سب کی  
آنکھیں لگی ہوئی ہیں مگر بقول اخبار ڈیلی کرائسل وہ یونانیوں کی اس تباہی  
نفس زلے۔ مگر یہ بھی سنا جاتا ہے کہ پچھلے دنوں سے اس سے یہ فکر پڑ رہی  
ہے کہ ترکوں کی طاقت اتنی زبردست کس طرح ہو گئی۔ حق یوں ہے  
کہ یونان نے اس جنگ میں سخت غلطی کی ہے وہ ایسے بڑے مقابلے  
کے لئے کسی طرح تیار نہ تھا اور نہ تو اس کے پاس فوج تھی نہ سامان حرب  
اور نہ رسد۔ اسکو جو یہ تھی کہ میرے میدان میں آتے ہی بلگیا اور  
سرویا اور کوہ بالکن کی تمام ریہن علم بغاوت ملے کرنگی اور سمین بھی  
اوسے کوئی کامیابی نہوئی اور اسکی وجہ ظاہر ہے کہ روس سے ایک لاکھ  
فوج اندکی سرکوبی کو تیار رکھی تھی۔ رباویرپ کا اتفاق سلطین وہ بھی  
ترکوں کو منع کر سکا۔ اب اوسکا سارا خمیازہ انگلستان پر ڈالنا چاہتے  
ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں امید تھی کہ انگلستان ہمارا ہاتھ جٹائے گا چنانچہ

انگلستان کا سابق ممبر پارلیمنٹ جو ابھی اسی یونان سے واپس آتا ہے لکھتا ہے کہ  
 ”یہ لوگ میری آؤ بھگت کرنے میں یہاں تک مبالغہ کرتے تھے کہ میں انہی  
 غامض خیالی اور بیجا خوشامد سے بیطرح تنگ آجاتا تھا اور چہرہ پر چاہتا تھا  
 کہ اونٹے دون سے یہ یہودہ خیال دور کروں۔ مگر وہ باز نہ آتے تھے اور  
 انگلستان کو اپنا قومی مدگار خیال کرتے تھے اور ثبوت میں وہ دو ممبران  
 پارلیمنٹ کا نام پیش کرتے تھے۔ اسپرڈیونین آنا ناز تھا کہ کسی کے کہنے کو  
 غلط نہیں نہ لاتے تھے (حالانکہ وہ نارمفٹ پریسبیٹریٹ سے واپس آیا  
 تھا) اور اگرچہ بادشاہ اور اسکے وزیر بخوبی جانتے تھے کہ یہ نام نہیں  
 کسی امداد یا دستگیری کا وعدہ نہیں دیتا مگر وہ لوگ ضرور اس دھوکے  
 میں رہے۔“

سب سے بڑا نتیجہ سب سے بڑا نتیجہ اس لڑائی کا یہ ہوا کہ یونان صغیر ہستی سے معدوم  
 ہو گیا اور ترکوں کو حیات دوبارہ ہوئی اور مشرقی یورپ میں بھی ایک زبردست سلطنت  
 نظر آنے لگی۔ اسلام کی بوسیدہ ہڈیوں میں اب حیات چھ لگ گیا اور مسلمانوں کو جو صغیر  
 دراز سے اپنے آپ کو مفلح من مین کر خود بھی بیدار سمجھنے لگے تھے یہ معلوم ہو گیا کہ ہم  
 میں اب تک جان اور وصلہ باقی ہے اور ہم میں وہی سہا بہا نہ جلالت اور جلال وہی  
 موجود ہے جو آبا و اجداد سے وراثت ملی تھی اور ہم اب بھی اپنے بزرگوں کی طرح  
 اوروں کو فتح کر سکتے ہیں۔

اس خیال کو یہاں تک وسعت ہو گئی ہے کہ ترک کہتے ہیں کہ زبان اگر ہمیں نہ ہو  
 وغیرہ کچھ بھی نہ ہے تاہم اسکا ہمیں ممنون ہونا چاہیے کیونکہ اسنے ہمارا سکہ سارے  
 یورپ میں جما دیا ہے۔ جو صورت لڑائی نہ ہونے کے ناممکن تھا۔

ترکوں کا سلوک

سارے نامہ نگار جو مختلف اخباروں کی طرف سے میدانِ کارزار میں موجود تھے متفق لفظ بیان کرتے ہیں کہ ادھم پاشا کی فوج نے جونیک سکو باشندگانِ تھمسل سے کیا ہے وہ نہایت قابلِ تعریف ہے۔ لوگ خواہ مخواہ غلطی سے گھر بار چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں اور جن لوگوں نے ایسا نہیں کیا وہ ان پنجتوں کی شجری اعمال پر ہنستے ہوئے کہ جو اب نادیدہ و موزہ از پاکستانیہ پر عمل کر کے نکل کھڑے ہوئے اگرچہ کچھ قتل و غارت بھی ہوا تو وہ بھی یونانیوں کا تھا جو ہمیشہ عادتاً جہان سے بھاگتے تھے۔ قتل خانے کھول جاتے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ قیدی رنجبرین توڑ کر نکل آتے تھے اور یگانہ شہریوں کو ہٹاتے تھے۔ اور جو وقت ترک داخل شہر ہوتے تھے تو اونے ڈر کر پھاڑوں میں جا پھرتے تھے اور دکان کے باشندوں کو ستاتے تھے۔ اب بھی جہان ترکوں کی جمعیت پر وہ ان ایسے بدعاشوں اور رہزموں کا بس نہیں جلتا اور لوگ میں تمسائش میں ہیں۔ اب لوگوں کا اعتبار اس حسن سلوک کا اتنا بھگیا ہے کہ بکثرت انہی گھروں کو وہیں آگئے ہیں۔ اور اپنے کام و ہندوؤں میں لگ گئے ہیں۔ ان یونانی سپاہیوں نے لوگوں کو اس طرح بھی غارت کیا کہ انھیں خواہ مخواہ بھگا دیا کہ ترک آکر زمین زمین گئے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ پچاسے توڑ لال باب لیکر بھاگے اور باقی چھوڑ گئے۔

نامہ نگار کے پاس پانڈت کی رہائش میں قریب تیس لاکھ پونڈ (پانچ کروڑ روپے) تسلی ملانے کا نقصان ہوا۔

جرمن کی مداخلت

نامہ نگار موصوف آگے چل کر لکھتا ہے کہ :-

”ایک نتیجہ خیز امر جو اس لڑائی میں ثابت ہوا وہ جرمنی کی مداخلت ہے جرمنی کے ماہرین جنگ اس کا ردائیں بہت کچھ عرض تھے اور یہ فتوحات ظاہر نہیں کی گئی تھیں۔ یہی نتیجہ ہیں اس سے عجب نہیں کہ سلطان آئندہ بھی

سفیر مہن اور رسول میں بھی اونکو زیادہ تر دخیل کر لیں جنہیں ہر کہ اگر سلطنت  
عثمانیہ کا انتظام متدین اور قابل آدمیوں کے ہاتھ میں چلا جاوے تو ترکی عرصہ میں  
میں ایک بڑی استمول سلطنت بنجاوے گی۔ جرمنی عرصہ سے چپکے چپکے اپنے  
دوستانہ اور تجارتی تعلقات فسططنیہ میں بڑھا رہا ہے۔ چنانچہ ٹانکر کا کارپانڈ  
مقام فسططنیہ سے لکھتا ہے کہ ابتدائی چھٹیڑی سے جرمنی سلطان کے ساتھ راجہ  
اور اسکولتین دلاتا رہا ہے کہ میں تمھارے ساتھ ہوں جرمن کی غرض یہ ہے  
کہ یہاں کی تجارت سے فائدہ اٹھائے اور سلطان بھی اس امر میں رضامند ہیں چنانچہ  
اب جب قدر ضروریات اسلحہ کو لہ دیا وہ وغیرہ جنگی سامان کی گورنمنٹ ٹرکی کو پڑتی ہے  
وہ جرمنی کے کارخانوں سے تیار ہوتے ہیں۔ جرمنی کی ایک متول کمپنی نے سلطان  
کی خدمت میں ابھی بھی دس لکھ پونڈ قرضہ بھی پیش کیا تھا مگر سلطان نے یہ لکھ  
نامنظور کیا کہ میں بالفعل ضرورت نہیں۔ اس میں بھی عبدالحمید کی چال ہے جس  
پر مطلب ہے کہ بالفعل یہ سب اپنے خود مٹوں ہونے کے جرمنی کو تجارتی فوائد کے لئے  
اپنا دست نگر اور گرویدہ کر دیں۔ چنانچہ ایک جرمن بینک کو یہ عہدہ بھی دیگیا  
کہ وہ قرض عثمانیہ میں ایک بینک کہو لے اور اس بینک کو بہت سی رعایات کا عہدہ  
بھی دیگیا ہے اور یقیناً اس سے بہت فائدہ بھی ہوگا۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہیں  
کہ یہ رعایات ضرور عطا ہونگی۔

اب دیکھنا یہ کہ روس ان تعلقات کو کس نکاح سے دیکھے گا وہ بخوبی جانتا ہے کہ ترکی پر  
جنہر جرمنی کے افسر ہوں سید سکندری سے کم نہیں اور اس میں ذرا بھی کلام نہیں کہ موجودہ  
شہنشاہ جرمن سلطان کا بڑا دوست ہے اور اس کا ملک اور غلوں کا اٹھارہواں حصہ اپنے تحت  
نشینی ہے آجک متواتر مختلف پیرلوں میں کیا ہے +

## یادداشت سفراء دول عظام نیام وزیر خارجہ یونان

جو یادداشت ایم آؤ سفیر روس نے منجانب طاقتدار کو بیٹے وزیر خارجہ یونان کے نام بھیجی  
اوسکا مضمون حسب ذیل تھا۔

” سفراء فرانس، اٹلی و برطانیہ و جرمنی و آسٹریا و ہنگری۔ ایم آؤ قایم مقام  
گورنمنٹ روس کو جو بمقام ایجنسہ سفارتی گروہ میں اعلیٰ جبر ہے اختیار دینے  
میں کہ وہ ہر ایک کی گورنمنٹ اور ایرانی سرکار کی طرف سے گورنمنٹ یونان پر ظاہر کردہ  
کہ دول عظم اس نظر سے کہ مہلت جنگ مہل ہو سکے اور اس نظر سے  
کہ ترکی اور یونان کے درمیان جو بالفعل مشکلات طرعی ہوئی ہیں انہیں سہولت  
اور آشتی پیدا ہو سکے بیجا و کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ یونانی گورنمنٹ  
کو ان امور کا ملانیہ اقرار ہو کہ وہ اپنی تمام فوج کو کریٹ سے واپس بلانے  
کا بندوبست کرے اور کریٹ کی خود مختاری (بجائے افاق) باصابطہ طور  
منظور کرے اور یہ کہ وہ ان ہاتھوں اور مشوروں پر بے کم و کاست کاربند  
ہو۔ جو دول عظم حصول امن کی غرض سے اوسکے سامنے پیش کریں۔

## یونانی گورنمنٹ کا فوری جواب

یہ یادداشت پہونچے ہیں سرکار یونان نے بعینہ تمام حسب ذیل جواب دیا کہ :-  
” گورنمنٹ شاہی اس یادداشت پر غور کر کے جو قایم مقام گورنمنٹ روس نے  
منجانب سفراء دول عظم بھیجی ہے اقرار کرتی ہے کہ وہ اب شاہی

افواج کو کرپٹ سے واپس بلانے کے اہتمام میں مصروف ہے اور یہ کہ وہ کرپٹ کی خود مختاری کو باضابطہ تسلیم کرتی ہے اور یہ کہ وہ یونان کے اغراض اور فائدہ کو دل و دہن کی سپرد کرتی ہے۔  
 ساتھ ہی گورنمنٹ یونان نے فوراً اپنی افواج کو مطلع کیا کہ طاقتور یورپ نے پنج بجے کا وعدہ کر لیا ہے۔

## اختلا کرپٹ

۱۲۔ مئی کی نصف شب کے وقت اینیٹھنر کے تار سے معلوم ہوا کہ کونسل اسٹیکو کو ۳۴۔ افسر اور سپاہیوں کے جہاز پر سوار کر دینے کا حکم آیا۔  
 انکے یوحنا کی عرض سے تین جہاز مقام پلائینیا سے کچھ فاصلہ پر تھے کہ سپاہیوں تیار ہوتے ہی وہ انکو لیکر رخصت ہوں۔ بقیہ فوج کی نسبت بھی مشہور ہوا کہ فوراً واپس بلانے کا وعدہ کیا گیا۔

چونکہ ابتدائی خیالات سروں سے نکل گئے تھے اس لئے باغیوں نے یونانی فوج کی واپسی کی نسبت میں سمجھوتہ کرنا شروع کیا۔ انکو یقین ہو گیا کہ طاقتور یورپ اپنا وعدہ پورا نہ کر سکیں گی کہ ترکی فوج بھی جزیرے سے ہٹا دیا جائے گی اور کامل خود مختاری قائم ہوگی۔ گو اسوقت تک ایک معقول تعداد باغیوں کے سرگروہوں کی اپنے خیالی پلاؤ کی پائی رہی لیکن کثیر التعداد کرپٹ کے ہاتھ اپنی کامیابی اور امید براری کو امر محال تصور کر کے اس امید ہونے لگے۔ کیونکہ برعکس نتائج جنگ نے ثابت کر دکھایا کہ یونان ہرگز اس لائق نہیں کہ وہ کرپٹ کی خواہشات اور دعاوی کے پورا کرنے میں آمینہ کسی قابل ہو سکے گا۔

امیر البحر کینی دعو اور سرالفرڈ بلونی نے ۱۳ مئی کی شام کو کنیا کے بشپ (لاٹ باوری) سے عند الملاقات بیان کیا کہ ہمارے پاس سرکاری طور پر اطلاع آچکی ہے کہ یونان نے تمام خیالات جو الحاق جزیرے کے تھے دل سے نکال دے ہیں اور یہ کہ دول یورپ دیان کی خود مختاری کی کارروائی کو چلانا چاہتے ہیں۔

بشپ کا شک تمہیں | بشپ نے خود مختاری کی نسبت منکر ظاہر کیا کہ مجھ کو خوف ہے کہ خود مختاری میں | کہ خود مختاری کی کارروائی اسے ہی ٹھٹھ کر چھاو گی جیسے کہ اصلاحات اور ترمیمات کا وعدہ پچھلے سال میں معدوم ہو کر رہ گیا ہے۔

۱۳ مئی کی دوپہر کو کرنل حرم سائڈ - کرنل مرے - لفٹنٹ کرنل مین وارنگ اور ایک اٹلی کے کرنل نے کرنل کے ترکی گورنر اور کمانڈنٹ سے باضابطہ ملاقات کی شاہی سلامی سر کی گئی اور ان افسروں کا مع اردلی کے شہر میں ہو کر گزرنا۔ باشندوں میں دوستی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ ایک ترکی مینڈ فوجی راگ بجا رہا۔

## ڈومو کو کی حالت بانی ایک ننگار کے

روز یکشنبہ ۹ مئی ۱۹۱۹ء

ایک نامہ نگار نے مقام ڈومو کو سے لکھا کہ میں ہفتہ کے روز اس درہ سے ہو کر گذر چلا گیا کہ راستہ میں دافع ہے اب تک پرانی حد بدستہ موجود ہے کیونکہ ترکوں کے مورچے برقرار ہیں۔ لوگ سب کے سب بھگنے پر تیار بیٹھے ہیں بیزاروں بل - گائے - بھیرین - گھوڑے - اونٹ اور اباب خانہ داری کے چمکے قطار در قطار سمندر کی طرف جارہے ہیں۔ ڈومو کو میں یونانی فوج کی جمیبت تھیں۔

اور قلب شکر ایک پہاڑی کے عقب میں واقع ہے جو سمندر سے ۱۴۰۰ فٹ بلند ہے۔  
 اور فرسالا کا میدان بیان سے نیچے برابر دکھائی دیتا ہے۔  
 کرنل اسمولسن کی سپاہ مینہ کی طرف گودا کی شکر پر خیمہ زن ہے یہ وہ فوج ہے جو  
 بالا بالا ویسٹنوس سے بھاگ کر آئی ہے (اگرچہ سپاہیوں کا حوصلہ اور صحت اچھی حالت  
 میں ہے مگر موسم کی اس ناقص حالت میں سپاہیوں کا صحیح و سالم رہنا مشکل معلوم ہوتا ہے  
 (معلوم موسم کا اثر غنیم کی فوج پر کیوں نہ محسوس ہوتا تھا)

تصویر نیچے لکھو کے ازبانیان کو دیتے ہیں \*



## مال غنیمت

فرسالا کی جنگ میں جس قدر مال غنیمت ترکون کے ہاتھ لگا اور کسی مفاد پرست بڑی تھی  
سامان رسد۔ گولہ بارود۔ اور کئی توپیں اور کثیر التعداد سامان جنگ پیچھے رہ گیا۔ جو  
آسانی ترکون کے ہاتھ لگا۔ لیکن سب سے زیادہ مال غنیمت شاہزادوں کے پہننے کے  
کپڑے اور جوتیان وغیرہ تھیں جنکی نسبت کما گیا کہ گھبراہٹ میں ساتھ نہ جا سکیں +

## افسانہ فواج یونانی میں تغیر و تبدل

ترقیالہ کو یونانی شکر نے خیر باد کہی۔ رسالہ کے افسر میجر ٹریٹی اصل فوج میں شامل ہوئے  
کی غرض سے مازم ڈوموکو ہوئے۔ کرنل واس اس اور کرنل گائسن شہنشاہ کرٹیس  
واپس آگئے۔ تصفیہ ہوا کہ کرنل واس تھلی کو جائیں اور کرنل گائسن ٹنڈر  
فی الفور ڈوموکو پر بڑھیں اور بطور چیف اسٹاف وہاں اپنے کاموں کا چارج لیں۔  
کرنل مناس آرمائی گمان سے برطرف کر دے گئے۔ اور کرنل اسٹری ٹونس بجائے  
اونکے مقرر ہوئے اور جنرل اسٹاف بھی اونسکے لئے بنایا مقرر ہوا۔

## یونان اور گورنمنٹ یونان کی نازک حالت

یونانیوں کی باقیماندہ فوج چاروں طرف سے سمٹ کر ڈوموکو میں جمع ہو چکی۔ سپاہیوں کا  
یہ حال تھا کہ کھانسنے چھینکنے اور سردی سے کانپنے اور فاقہ کشی سے مرنے اور  
جا بجا گھسٹے پھرنے کی نوبت آ چکی تھی۔ بارش کے سلسلے ہونے سے بیماریاں لفظ لفظ

ترکی پر ٹپائی گئی۔ دودا دارو کا پتہ نہ تھا۔ نہ ایسے وقت میں ڈاکٹروں۔ کسٹریٹ اور ادویات کا بندہ دست ہو سکتا تھا اور یہ وقت باربرداری کے جانوروں کے نہ لینے کو اور بھی زیادہ ہو گئی تھی۔ فوج کو محصور ہو جانے کا ہرقت اندیشہ لگا رہتا تھا کیونکہ وہ یونان اور کارتوس دشمن کے ہاتھ میں دیکھی تھی۔ ایک لاکھ یونانی رعایا اپنے مکانات واقع تھیں کو چھوڑ کر ایسے وقت میں جا بجا کوہستانوں میں ماری ماری پھرتی تھی۔ جبکہ سولادار بار بارش اور برقت باری کی شدت تھی نہ اونکے تن پر کپڑے تھے نہ کھانے کو روٹی سیریشی۔ کھلی ہوا میں دن اور رات بسر کرتی تھی۔ قرب قرب اس تمام ملک پر ترکی قبضہ ہو چکا تھا۔ جو اس جنگ سے ۱۶ برس پیشتر ان سے چین لیا گیا تھا۔

یونان کا خزانہ کوڑی کوڑی سے محتاج۔ سلج خانہ ایک ایک ریفیل بندوق سے خالی۔ اعتبار مفقود۔ آمدنی کے ذرائع بند۔ کاشتکاری اور زراعت موقوف ہو گئی تھی۔ ترکی فوج اور دارالصر یونان کے این بجز اونہیں مفور سا ہیون کے اور کوئی روکل تھا م نہ تھی۔ اس لئے گورنمنٹ یونان مجبور ہوئی کہ سرنگون ہو کر خواستگار امن ہو۔ کرٹے فوجین واپس بکالی گئیں۔ جزیہ کی خود مختاری نہ کہ الحاق منظور کرنا پڑا لیکن ترکی کو دوسرو کو فتح کرنے سے قبل مہلت جنگ منظور کرنا گوارا نہ تھا شاید وہ جوش امین نکل گیا تھا واپس اور امنیت کار راستہ کھل جاوے اور بہترین شرائط پر صلح کرنا ترکی کے اختیار میں رہے۔

## آرٹام کی حالت کما نیر ترکی فوج کی تار برقی

### فلسطنیہ کو ۱۱ مئی ۱۹۱۵ء

کما نیر فوج ترکی نے ۱۱ مئی کو جنیوا سے ایک تار برقی اس مضمون کی فلسطنیہ کو روانہ کی ”یونانی فوج ایسا پریس آرٹام کو ہمال گئی اور تین ہزار ہندو تین اور تین ہندو“

سامان جنگ کے اور ایک کو ہستانی توپ چھوڑ بھاگی۔ حال کی جنگ یونانیوں کے ۹ آدمی کام آئے اور جس مراسلہ کے ذریعہ سے یہ خبر طغیہ سے روانہ ہوئی تھی اس میں یہ بھی بیان تھا کہ ۶۲۵ گھوڑے کو سود کے عیسائی اور مسلمان باشندوں نے با قیمت اس غرض سے نذر دے دیں کہ ترکی فوج آلا سونا اور انکو استعمال میں لائے۔ زخمیوں کا چوتھا چالان کل بیان داخل ہوتا۔

### انتظام مقامات مفتوحہ

کونسل وزراء کے ایک فرمان میں جو ننگاہ سلطان سے منظور ہوا یہ حکم دیا گیا کہ:۔ جنگی پور کی ایک بٹالین لاریہ کو روانہ کیا جائے۔ یہ فوج مناسطہ اور سلونیکا کی جنگی پور سے لی گئی اور لاریہ کے قریب قریب جو مقامات واقع ہیں وہاں کی فوج مستحقہ کے لوگ بھی اس میں داخل کئے گئے۔

یہ بھی حکم دیا گیا کہ دولو اور لاریہ اور طریق قلعہ میں جو ترکی انسٹرکشنوں کے عہدہ پر امور تھے وہی اب اہلک مذکورہ کے قائم مقام مقرر کئے جاویں اور وہاں کا انتظام کریں۔ فوج سلطانی کے لئے جن تمغوں کی تیاری کا حکم دیا گیا اونہی ڈھلانی کے اخراجات کا سلطان نے اپنی جیب خاص سے دینا منظور کر لیا۔

### جنگ اسپارس بار سوم محاربہ ہنولولو (اسپارس میں)

جب یونان کے محافظ فوج میں جنوبی مشرقی سرحدی ضلع میں جا بجا متعین تھیں تو مغربی بازو جو اسپارس کے حصوں پر پہلے سے قابض تھا ابتدائی سرحد سے پیچھے ہٹا دیا گیا ان بہت سی لڑائیوں میں جو التو سے جنگ سے پہلے ان حصہ جات میں واقع ہوئیں

ایک لڑائی نہایت زبردست تھی اور وہ ہنوپولو کا معرکہ تھا۔  
 اخبار ڈیلی نیوز کے خاص نامہ نگار کے ذریعے سے جو یونانی فرج کے ہمارے اس ہریت کا  
 حال بخوبی معلوم ہوا جو اس نے مقام پتراس سے ۱۰ میلی کو لکھا تھا۔

”جنگ ہنوپولو کی تین روز کی لڑائی میں یونانیوں کے مقتولین اور  
 مجروحین کی لقمہ اوسات سو سے زیادہ ہو گئی جس میں پچیس افسر قتل  
 اور بہت سے مجروح ہوئے۔ افسروں کا نقصان عموماً بہت زیادہ  
 اس لئے ہوا کہ یونانیوں کی جمیٹوں میں بہت زیادہ افسر ہوتے ہیں۔  
 ایک لپٹن میں ایک میجر کمانیر اور تین افسر مارے گئے اور چار زخمی ہوئے  
 یہی مصیبت اور لپٹنوں پر بھی گزری ہوگی۔

ایک مرتبہ جگہ کی قلت کے سبب ایک پہاڑی کے بازو سے توپ کا  
 چلنا خاموش ہو گیا جو ٹرک کے اوپر واقع ہو لیکن یونانی فوج ان نقصانات  
 جو اس مقام پر اس نے اٹھائے تھے یہی کمزور ہو گئی تھی کہ وہ اس موقع کو  
 غنیمت سمجھ کر اس پہاڑی چوٹی پر قبضہ نہیں کر سکی جہاں سے ترک اسی  
 آگ برسا رہے تھے کہ وہاں ٹھیسرا دھواں تھا۔ اسوقت درہ قفا فا کو  
 دبانہ پر فوجوں کو کچھ بہت بڑی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اس درہ کی  
 ٹرک نہایت چپار اور عمودی ہے اور اسکے دونوں جانب کی چٹانیں ہموار  
 ہیں۔ یونانی توپیں ان آہنی دیواروں کے خلاف کوئی اثر ڈالنے والی کاروائی  
 کرنے کے قابل نہیں جس کے عقب میں البانیا کے لوگ بڑے تحمل کے  
 ساتھ کھڑے تھے اور یونانی لپٹن پر گولیوں کے متواتر سیلاب بہا رہے تھے  
 جنکے پاس سوا ایک یا دو چھوٹی چھوٹی آہاچی کی نہروں کے اور کوئی

بچاؤ نہ تھا۔ یہی کیفیت ہر مقام پر تھی۔ یونانی فوجوں کے لئے میدان میں صرف اُن شکران کے پشتوں کے قیقہ پناہ ملتی تھی جو ایک دوسرے کو قطع کرتی تھیں۔ برخلاف اس کے ترک ہر مقام پر ایک قدرتی اثر رکھتے تھے جس کی اونہوں نے اپنے طور پر بخوبی درست کر لیا تھا اور ہر حالت میں ان کے مورچے یونانیوں پر حکمرانی کر سکتے تھے پس ظاہر ہے کہ ہر موقع پر ان کا نقصان نسبتاً خفیف ہوتا تھا۔

یہ لڑائی تمام دن رہی اور جیسا کہ اس قسم کی لڑائیوں میں معمولاً دیکھا جاتا ہے دوران جنگ میں کسی قسم کا ذرا سا بھی سکون نہیں دیکھا گیا جب کچھ صبح گزر گیا تو آسمان پر کالی کالی گھٹائیں چھا گئیں اور موسلا دار مینہ برسنے لگا۔ اگرچہ اس سے اُن سپاہیوں کو نجات مل گئی جو چالیس گھنٹے سے فی الواقع بے آب وازہ لڑ رہے تھے لیکن چار بجے ایک دلیرانہ آخری کوشش کی گئی۔

اس جنگ میں یونانیوں کا کم فوجین کی بارگی شریک ہوئیں اور ایک پتہ بنا کر گولہ باری جابین سے نصف گھنٹے سے زیادہ تک ہوا کی اس وقت شروع کرنے والی بارش اور بھی بڑھ گئی اور آدمی بالکل بھگیب گئے۔ اور فوجوں میں بہت بڑی بیدلی پھیل گئی۔ ہارپون کی چٹانوں میں پانی کی وجہ سے چسپان ہو گئی اور کسی حمل کی مزید کوشش میں رخنہ پڑ گیا۔ رفتہ رفتہ گولہ باری کم ہوئی اور بند ہو گئی اور اگرچہ چابکا سامنے تک پہنچی ایک آدھ گولہ چلتا رہا لیکن درحقیقت ہنوپولو کی لڑائی پانچ بجے ختم ہو گئی اور فوجین اپنے اپنے مورچوں پر قابض رہیں۔

جب تک بہت زیادہ رات نہیں گزری لاشوں کے اوتھانے کا کام ختم نہیں ہوا اور بعض لاشیں درحقیقت دوسری صبح تک نہیں ملیں اس لئے کہ دن میں یونانیوں کے طبی وسائل رجنوں کی نقل و حرکت اور خبرگیری میں نہایت ہی قابل الزام تھے۔ البانیا فوجوں کی تنگ انداز ایسی شدید تھی جس سے بہت سی حالتوں میں اس بات کی ضرورت تھی کہ مقتولین کی لاشیں جہاں پڑی ہیں وہیں پڑی رہیں۔ رات کے گیارہ بج گئے تھے اور بارش کی وہی کیفیت تھی سپاہی بھگت ہوئے اور یہ دیکھا گیا کہ اکثر لاشوں کو غیر ضرر رسیدہ افسرنے چھوڑ دیا تھا۔ فوجوں کے جمع ہونے کے لئے احکام جاری ہوئے تھے اور ہدایت تھی کہ ایامی کے پہاڑ پر اپنا وسطی مورچہ قائم کریں جسکے معنی درحقیقت یہ تھے کہ جو کچھ تھوڑا بہت موقع حاصل کیا گیا پھر چھوڑ دیا جائے اور جن جن موقعوں پر بالفعل قبضہ تھا وہاں سے کسی مقابلہ کے بغیر ہٹ جائیں۔ جب فجر دریا کو چار شنبہ کے روز عبور کر رہی تھی تو پھر ایک رات کلمے میدان میں بیرحم بارش کے خلاف بڑی چینی سے کانٹا پڑی۔ یہ بارش بھی شام سے صبح تک ہوا کی۔

جب شنبہ کے روز سپید صبح ملو دار ہوا تو ترک ان مورچوں پر قابض ہو گئے یونانیوں نے پنج شنبہ کے روز دو پہر کو بڑی مردانگی سے فنیہ کے گولوں کا برداشت کی اور ایک جدید دھس بندی میں مشغول رہے۔ جہاں ترکوں کی سپہ گری کا سیلاب جاری تھا جسکی زد ہنوپلو کے پہاڑ تک تھی جس نے ایک روز پہلے یونانیوں کی بہت کچھ قیمتی جانیں ضائع کی تھیں چونکہ

یونانی باوجود ان بہاری نقصانات کے ایک اسی حالت میں نہ تھے جس سے کسی حملہ کا تجدد ہو سکے اس لئے فرار دیا گیا تھا کہ وہ اپنی خطہ سختی کے ساتھ قائم رہیں۔ ترکی سوار میدان میں نمودار ہوتے لیکن چونکہ وہ ایک فاصلہ دراز پر تھے اور اونپر کسی فراحت و مخالفت کا اثر نہیں ہوتا تھا اور نہ ترکون ہی نے حملہ کی کوئی علامت ظاہر کی لہذا وہ تمام دن خاموشی سے گزر گیا۔ کبھی کبھی جابجا کوئی توپ جل جاتی تھی۔ بعض اوقات قلعہ آڑٹاس سے کوئی گولہ ترکون کے مورچہ پر گرتا تھا لیکن اس سے انکا کوئی نقصان نہ ہوتا تھا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ جابھن کے لوگ بالکل تھکے ہوئے تھے اور کوئی خوشہ انکو لڑائی کی نہ تھی۔ حتیٰ کہ دریا سے لوہے کے پل جسکا ایک حصہ کرنل گول فنو پونس نے اس لڑائی میں چھین لیا تھا کچھ یون ہی توپوں کی لڑائی میں مشغول رہا۔ اور تھوڑی دیر تک بیدلی سے توپوں کی لڑائی ہوتی رہی۔ لیکن وہ بھی ایک یا دو گھنٹے کے بعد بند ہو گئی اور فریقین ایک دوسرے کے مقابلے میں توپوں اور بندو قوں کی بھاری گولہ باری کو سہتے رہے جو تمام دن حوالی پر یو یڑا میں ہوتی رہی اسطرح نصف شب تک یونانی اپنے مورچوں پر قابض رہے حتیٰ کہ صبح کرنل مناس کا جو دو پہر کو آڑٹاس گئے تھے یہ حکم آیا کہ تمام فوجیں ایک مرتبہ اور دیر کے اس پار قصبہ مذکور کو واپس آجائیں۔

فی الواقع اس کارروائی کے متعلق بہت سی افواہیں مشہور ہوئیں جو عام طور پر سمجھ میں نہیں آتیں۔ تاہم یہ بازگشت بڑی اسیلوبی اور انتظام کے ساتھ و قوں میں لائی اور تمام فوجیں اور توپیں قدیم جنگ بازگشت کے طریقہ پر

پانچ بجے صبح واپس گئیں اسکے بعد کرنل ڈاکس اور دو سپر بریگیڈ  
مقیم بلاکا چونکہ ترکی مورچہ میں ٹوٹ کر جانے کے قابل نہ تھا پس یہ جہت  
نقل حرکت میں ناکام رہا اس لئے حکم دیا گیا کہ عملداری یونان کو فوجیں  
واپس جائیں۔ مارکوٹ زارس اور پرویزا کی فوج کو بھی یہی ہدایت ہوئی  
اس طرح تیسری مرتبہ کوئی یونانی سپاہی ترکی علاقہ میں باقی نہیں رہا۔

## پرویزا کے قریب سخت جنگ اور یونانی فوجوں کی

### مصیبت ۱۶ مئی ۱۹۱۸ء

انہیں روز میں کروڑا سا مین ایک جنگ عظیم تین روز تک برابر ہوا کی اور اسکے  
بعد فوجیں پسپا ہوئیں۔ اس بارگشت میں بہت سے آدمی ضائع ہوئے۔ یہ قابل غور  
ہے کہ تین ہزار کی ایک زبردست فوج دہانہ توں میں چھارے شنبہ کے روز اور ترمی  
تھی۔ لیکن کوئی مناسب انتظام بیان پیشتر سے نہ کیا گیا تھا۔ اس لئے کسی طرح  
بیان کوئی کشتی نہیں مل سکتی تھی اور فوج کی ایک بہت بڑی جماعت تیرنے یا پاپاب  
اور تیرنے پر مجبور ہوئی۔ تاہم سب لوگ اسی رات میں صبح سے پہلے بغیر کسی حفاظت کے  
چھارے شنبہ کے روز کنارہ پر پہنچ گئے اور اسکے بعد انھوں نے تمام ان ممکن الحصول  
راستوں پر جو پرویزا سے قریب پادریہ کو گئے ہیں ایک زبردست مورچہ قائم کر لیا۔  
اس مقام پر وہ لوگ تمام دن پچھلے شنبہ جمعہ اور شنبہ کو لڑائی میں مشغول رہے۔  
ترکوں کی دو ہزار زبردست فوج نے پرویزا سے نکال کر ایک حملہ کیا اور ایک بڑی  
گولہ باری اور گولی کی بوچھاڑ کے بعد یونانی مورچے کو بڑی سنگین گھیر لیا اور اگرچہ ایک  
مرتبہ ترک بہت بڑے نقصان کے ساتھ وہاں سے ہٹا ہوا دے جاتے تھے تاہم

اونھوں نے سواتر اور پہم حملے کئے۔

یونانی اپنے مورچوں کو سنبھالے رہے لیکن چونکہ اونکو اپنے تئیں مورچہ نہ  
کر لینے کا وقت نہیں ملا اس لئے اونکو سخت مصیبت پیش آئی لیکن ترکوں کے  
مقابلہ میں اونکا نقصان بہت تھوڑا ہوا۔ سنبہ کی شام کو دونوں فوجیں تنگ کر چور  
ہو گئی تھیں یونانیوں کو بھوک اور پیاس سے سخت تکلیف پہنچ رہی تھی اس میں کوئی  
شبہ نہیں ہے کہ ترکوں کا بھی قریب قریب ہی حال تھا۔ یونانیوں کا قول ہے کہ البانیہ  
کے سپاہیوں نے بڑی عمدگی سے جنگ کی اور ایک عجیب غریب لیری اور شجاعت  
نظاہر کی اونکو موت کا مطلق ڈر نہ تھا با این ہمہ مورچے میں کوئی انقلاب واقع نہیں ہوا  
یونانی اب تک اپنے اصلی مورچے پر قافض تھے۔ اسکے بعد رات کے وقت حکم آیا کہ یونانی  
علاقہ کو فوج واپس جائے۔

اسوقت ایک کمانبر نے فحلی ہوئی بھوک اور بھگی فوج کو اطلاع دینے میں یہ غلطی کی  
کہ اونکو عجلت کے ساتھ سپاہ ہونا یا منتشر ہونا چاہیے۔ سپاہی ساحل کے ایک عمدہ  
انتظام کے ساتھ لوٹے۔ لیکن تقریباً دو سو سپاہی جھکے لئے اطلاع اور آگاہی کا  
بظاہر کوئی ذریعہ نہ تھا مار ڈالے گئے یا قید میں پڑ گئے یا انہیں دریا کے کنارہ پر لے  
میں صیبت کو بھگتی تھی۔ اب تک ترک خاموش تھے لیکن جب یونانیوں کو کوئی شستی نہ تھی  
تو مایوس ہو گئے اور آخر کار اونہوں نے اس دریا کے غلج سے پایاب اترنے کا ارادہ  
کیا جو اونکو یونانی عملداری سے علیحدہ کرنا تھا۔

یہ ایک ڈھاتی گھٹے کا کام تھا لوگ دریا میں اٹھ پاؤں مارنے لگے۔ علی الصبح  
ترکوں کو اس واقعہ کی کیفیت معلوم ہوئی اسوقت اونہوں نے بابا ب اترنے والی  
جہازوں پر گولے برسانا شروع کئے جنگی اب حالت نہایت مصیبتناک تھی بہت

آدمی ڈوب گئے جس میں اکثر زخمی تھے اور جب یہ فوج مرتی چھتی مقام پر پہنچی تو ان کی حالت نہایت قابلِ افسوس تھی۔ انھوں نے اپنے زخمی بچے جو ڈوبے تھے۔ بہت سی لٹوں میں اکثر سپاہیوں نے اپنے اسلحہ گم کر ڈالے تھے اور سب خستگی اور مصیبت کی عام لالین بھنے ہوئے تھے۔ تین روز کی لڑائی اور نہایت میں کرنل بوٹ زار کے آدمیوں نے تحفہ کیا کہ ایک ایک سو آدمی گم ہو گئے اور بیشتر مارے گئے اور دوسو سے زیادہ زخمی ہوئے۔ جن میں چند آدمی فی ملین چھوڑے گئے تھے۔ اور دوسو کا پتہ نہ تھا۔

اب اگر اس نقصان کو ایارٹی کے نقصانِ عظیم کے ساتھ ملائیں (جہاں بیشتر لڑائی ہوئی) تو ایسا پارس کی فوج کا نقصان تین روز کی لڑائی میں جو کچھ ہوا اس کی تعداد تقریباً اس قدر کہ پانچ سو آدمی مارے گئے اور ایک ہزار زخمی یا مفقود انجام ہو گئے جن میں سے بہت آدمیوں کو عسکرون میں شمار کرنا چاہئے۔

## ۱۱۔ ڈوموکو کی لڑائی اور

### جنگِ دومِ یونان کا خاتمہ

اس لڑائی میں بھی جس کے اختتام پر مہلت جنگِ عطا کی گئی مثل اور لڑائیوں کے ترکوں نے بہت بڑی گرجوشتی اور جنگی قابلیت ظاہر کی اور یونانی فوجیں جبری کمزوری کے ساتھ منہم ہوئیں۔ تاہم بقول ایک نامہ نگار کے۔

”یونانیوں کی جانب سے بھی بعض ایسی علامتیں پائی گئیں جن سے معلوم ہوا کہ انہوں نے آخر تک بہت متبادل کیا۔ لیکن اس لڑائی کا بہت بڑا حصہ جنگ کا

خلقِ یونانیوں سے ہے اور اسے شکست اور مصیبت سے لبریز۔“

مورچہ بندی کی کیفیت یونانیوں کا مورچہ نامور ای کی وجہ سے گھوڑے کے نعل کی شکل کا تھا

جکا داہنا بازو نہایت تنگ تھا۔ پہاڑی توپوں کی تین باڑیاں اس مورچہ میں لگی  
چوٹی پر قائم کی گئی تھیں جو بائیں جانب واقع تھیں اور اونکی اداؤں کے تے پانچزار سپاہی تھے  
تھے۔ ڈومو کو کے سامنے چوٹیوں اور ان ڈھالوں پر چار سپاہیوں سے جاملے ہیں  
پانچ سپاہی اور کوہی توپخانے پانچزار سپاہیوں کے قاصم کے گئے تھے اور داہنی  
جانب کے آخر ایک توپخانہ کٹنگی میں اور دوسرے توپخانہ کٹنگی میں لگا لگایا تھا۔  
اسکے محاذی چار سپاہی اور کوہی توپخانے تھے۔

اس مقام پر چوہین صف بستہ تھیں اونکی تعداد تقریباً تیرہ ہزار ہوگی پھر ڈومو کو کے  
بائیں جانب ایک بہاڑی ڈھال پر بطور محفوظ فوج کے متعین تھیں۔ یونانیوں کے  
حفاظتی مورچہ کوہ اسٹریٹس میٹروپولی کرپ کی دو توپوں سے جو کرنل پولوس کے  
زیر کمان تھیں استحکام دیا گیا تھا۔ انہیں سے ایک قہر قدیم قلعہ میں جو قصبہ کے اوپر اور  
دوسری ڈومو کو کے مشرق میں ایک چوٹی پر نصب کی گئی۔ اس کے محاذی چار سپاہی اور  
کوہی توپخانے تھے۔

یونانیوں کی کل فوج کی تعداد پچیس اور چالیس ہزار کے مابین تھی جس میں پانچزار  
سوار بھی شامل تھے۔ جب ترکوں کی فوجیں بائیں جانب اور سامنے کے رخ پر صف بند کیا  
کر رہی تھیں تو اونکی تعداد چالیس ہزار سے کم نہیں معلوم ہوتی تھی۔ انکے علاوہ چھ ہزار  
فوج داہنی جانب کے خاتمے پر اندازہ کی گئی۔ نو بجے کے تھوڑی دیر بعد ترکی فوجیں فرسالا  
کی جانب سے بڑھتی ہوئی دیکھی گئیں۔ قریب قریب اسی وقت ایک فوج کوہستان  
کیسی مادی کی چوٹی پر نمودار ہوئی اور یونانیوں کے بیرونی مورچوں پر گولہ باری شروع  
کی جس نے انکا جواب دیا۔ جنرل میجر محالی بائیں بازو کی کمان کرتے تھے اور جنرل  
میجر کس داہنے بازو کی فوج کے کمانڈر تھے۔ ترکی توپخانوں نے کوہ کیسی دیباہی سے

اور وقت تک گولہ باری کی جب تک کہ انکی فوجیں فرسالا کی شکر پر کوچ کرتی ہیں  
اور میدان میں نصف سب سے ہو کر لڑتی گئے تے تیار ہو تین یہ ایک عظیم الشان منظر  
تھا جو ڈومو کو کی پہاڑیوں سے سجھنی دکھائی پڑتا تھا۔

رسالہ کے پانچ اسکو اڈرن جو دو میل تک شکر پر سر پٹ آئے تھے مشرق کی جانب  
مڑ گئے۔ اور ان اونچی اور بلند زمینوں کے نیچے جو کسی دیاری کے نشیب میں واقع ہیں  
ہو گئے۔ پلٹتین تین میل تک ثابت قدمی کے ساتھ سانپ کی طرح لہرائی ہوئی چلی گئیں۔  
اسکے بعد وہ بائیں جانب موضع لوگاری کے عقب میں پھیل گئیں جو فی الفہرہ جلاد با گیا۔

یہ فوجیں یونانیوں کی مشرقی فوج کے سامنے قائم ہوئیں۔ دو ترکوں تو پچھلے شکر  
کی مشرقی جانب ایک ایسے نشیب میں قائم کئے گئے۔ جنہوں نے بڑی قابلیت کے  
ساتھ ٹرکی کی نقل و حرکت کو جو پچھلے فوج کے دائیں جانب سے حملہ کرنے کے لئے  
(یونان کی جانب چپ) ہو رہی تھی ایک عرصہ تک چھپائے رکھا۔ یونانیوں کی طرف  
کرپ کی توپیں جو قلعہ اور چوٹیوں پر تھیں گولہ نکالنا مینہ برساتے لگیں۔ اور فوراً  
دریافت کر کے ترکوں کی صف بستہ نقل و حرکت میں ہل چل ڈالی جو با اہمہ بڑی  
پرہیزی اور بے پرواہی سے عمل میں آ رہی تھی ایک اور یونانی توپخانہ نے جو ایک نا ہمار  
پہاڑی کی پیشانی پر تھا اس شکر کی جانب جو میدان کو جاتی ہے نشانہ باندھا اور ترکوں کو  
پر گولے برساتے شروع کئے۔

اپنے یونان نے مورچوں پر ڈھلان پہاڑوں کے گولہ باری شروع کی اور تین سب سے  
یہ لڑائی عام طور پر پھیل گئی۔ نصف گھنٹے کے بعد بائیں سے ہنگامہ گولہ باری اس قدر گرم ہوا  
جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا شکر کی توپیں چل ہی ہیں۔ یونانیوں کی صف بندی غنیم کی  
نسبت عمدہ تھی۔ ایک شخص اس خوفناک تباہی کو سجھنی دیکھ سکتا تھا جو ترکوں کی

صفوں میں اونکے تو پچانوٹوں نے ڈال کھی تھی ایک گولہ قلعہ کی کرب توپ سے ترکی فوج کے ایک کالم میں جو مورچہ کے مشرقی گوشہ میں تھا ادسوقت گرجا جب وہ دھیس کی پناہ میں صف بندی کی تیاری کر رہا تھا اور ایک دوسرا گولہ سٹرک کی داہنی طرف ترکی پوجانہ میں گرا۔ ان گولوں نے سخت نقصان پہونچایا۔ جبکا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ایک ترکی توپ اپنے مقام سے گر پڑی اور توپچیوں کو یہ توپ اسی جگہ چھوڑ کر باقی توپیں کچھ دیر کے لئے ہٹا لینا پڑیں۔ جو کچھ دیر کے لئے بالکل خاموش ہو گئیں۔

ترکوں کی شجاعت یونانیوں نے توپ کو گرا دیکھ کر اسکو بالکل نیست نابود کرنے کوشش کی اور گولہ باری کا زور اسی پر مجتمع کر دیا۔ دو گولہ ازون نے ہرگز اس خوفناک حالت میں بھی اپنی توپوں کو پھوڑا۔ ریور کا نامہ نگار خاص جو عسکر عثمانیہ کے عہدہ تھا لکھتا ہے کہ

”ان دونوں جانباز گولہ ازون نے کمال ہی جرات اور شجاعت دکھلائی جنکے ارد گرد واقعی قعر جہنم موجزن ہو رہا تھا اونکے سروں پر خار دار گولے پھٹ پھٹ کر گر رہے تھے اور کر دی گولے اونکے قدموں کے نیچے زمین کو پاش پاش کئے ڈالتے تھے لیکن یہ بہادر اپنی جگہ سے ایک انچھ اوجھر اوجھر ہٹ جانے کا نام نہ لیتے تھے۔ رات ہو جانے کے بعد میں ترکی فوج کے عقب میں ہٹ آیا اور فرسٹ فالک کو بچھونا کر کے لیٹ رہا۔ کار تو سون کے شکستہ صندوق کو جمع کر کے آگ سلگائی جسے دیکھ کر کئی زخمی ہسپتال جانے سے پہلے اپنے کمزور جسموں کو گرم کرنے کی غرض سے جمع ہو گئے ایک افسر کے ہاتھ آگ کے اوپر گولی کا سخت زخم تھا مگر وہ نہایت زندہ دلی سے اس روز کے معرکوں کی کیفیت سناتا رہا۔ ایک سپاہی کے شانہ سے گولی دار پار لنگ لگی تھی جبکہ اس شیر مرد کو مطلق پرواہ نہ تھی لیکن بعض سپاہیوں

کو ایسے شدید زخم ہوئے تھے کہ ذرا سی جنبش یا ٹھیس پر درد و چین  
کرتی تھیں اور ان کے منہ سے آہ کے ساتھ بے اختیار یہ کلمہ نکلتا تھا  
کہ ”اے اللہ ہم پر رحم کر۔“

”ان غریب مصیبت زدگان کی تکلیف کا انساں کا شمار جو میرے پاس  
جمع ہو گئے تھے مجھے مدتِ العمر فراموش نہوگا۔ میں اس وقت ترکی کو بچانے  
کی قابلِ تعریف استقامت اور استقلال کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔  
اوسکو دو میں کے فاصیہ سے یونانی مورچوں پر گولہ باری کرنی پڑی تھی۔ اور  
طرح یہ کہ انکا توپخانہ نشیب میں اور مورچے بلندی پر تھے اس لئے شکست  
اور مہی زیادہ پڑی۔ دشمن اونکی فصل و حرکت کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔

با اینہم ترکی تو پختانہ کے صرف و آدمی قاتل اور سانہ مجروح ہوئے۔ مگر  
ترکوں کی پیادہ فوج کو نقصان عظیم اٹھانا پڑا۔ مجھے میدانِ جنگ کے  
ایک حصہ پر سے گزرنے کا موقع ملا تو غور سے اور زخمی بلا امتیاز ایک ہی  
ڈھیر میں پڑے پائے۔ زخمی سپاہی کسے پہلو پہ پہلو چکی اوس جگہ مریم  
بی کیجا رہی تھی دوسرے شخص کی لاش بھی پڑی تھی جبکہ جسم کو لے لے  
تکڑی کر کے چھڑے کر دیا تھا۔

جس ترکی سہ نے دشمن کے قلب پر حملہ کیا وہ بہت ہی قابلِ تعریف ہے  
اوسکو دورانِ جنگ میں یہ پہلا ہی موقع ملا کہ گولے کی زد میں آوے تاہم  
اوسنے غنیم کے چپ مورچوں کو نہایت ہی محفوظ و مصون تھے اور جہاں  
غنیم کے لشکر کی تعداد بمقابلہ اپنے بہت ہی زیادہ تھی بڑی شگین فوج کر کے  
خاص امتیاز حاصل کیا۔“

چاہئے فرسالا کی شرک پر اور زیادہ ترقی سوار نمودار ہوئے اور دلی چال میں پیش کرتے ہوئے نظر آئے۔ اسی وقت ترکی بائین بازو کی فوج میں مزید ترقی ہوئی۔ مورے کے عقب سے دو توپیں میدان میں بڑھائی گئیں اور یونانیوں کے مورچوں پر گورہ باری شروع کی جہاں قصبہ کے نیچے بکثرت یونانی فوجیں جمع تھیں۔

اس آئینہ میں ملتے ہوئے گاؤں کے سامنے مغربی جانب فوجوں کی صفیں روانہ ہوئیں اور ایک خوبصورت اور عمدہ ترتیب کے ساتھ ہیکل پر پٹھوں کی شکل میں آگے بڑھیں اور ایتر فوجیں اور ڈیرہ سو گیری بالڈی والوں سے مورچوں پر مقابلہ کیا۔ آخر الذکر سپاہی گیری بالڈی کے زیر کمان تھے۔ لیکن چونکہ وہ غیر ملکوں کے سپاہیوں کے دیکھنے کو چلا گیا جو یونانیوں کے بائیں بازو پر تھے۔ اس لئے انکی غیر حاضری میں میرانی نے انکی کمان لی اور گیری بالڈی والوں کو حکم دیا گیا کہ وہ مورچوں پر حواری ہو جائیں گے سامنے تھا ایتر فوجوں کی بددکاریں۔ انہوں نے ہر جہد غنیمت پر قائم رہ کر پوچھا شروع کی لیکن اونکی مستقل مشق ہی کو نہیں روک سکے۔

اس آئینہ میں ترکوں کا استقلال قابل تعریف ہے جو باوجود اسکے کہ گولوں اور گولہ بونکی بوجھ سے انکی صفیں ہل رہی تھیں اور ایتر فوجی اور گیری بالڈی کے لوگ بڑی فادرا اندازی کے ساتھ انھیں مار رہے تھے مگر اونکا بڑھنا کسی طرح نہیں ٹکراتا تھا۔ ترکوں نے انتظام کیا تھا کہ ڈال پر بڑا بگین حملہ کریں لیکن گیری بالڈی والوں کی مجموعی گولہ اندازی اور ہارٹھون نے اونکو اپنی جگہ سے ہٹا دیا۔ اور وہ میدان جنگ کی جانب پسپا ہو گئے۔ ڈیرہ سو گیری بالڈی والوں میں سے اس مقتل اور جیس مجروح ہوئے۔ میرانی بھی مجروحین میں تھا۔ اس موقع پر گارڈ بالڈیا تیار دار نے جو روانہ کیا وہ نہایت جیت آگیا ہے۔ یہ عورت سب سے

پہننے ہوئے بیباکانہ اپنے زخمیوں کی تیار داری کو موجودگی اور خوش قسمتی سے تمام لڑائی  
میں اوسکو کوئی ضرر نہیں پہونچا۔ یہ فوج کی باگشت میں ساف بیج آئی۔ اس طرح  
میں اوس نے اپنے زخمیوں کا ساتھ بچھوڑا۔ یہاں تک کہ تمام زخمی سلامتی سے اوس کی  
میں پہونچ گئے جو بندر میرنومین قایم ہوا تھا۔

**نازک دقت** جب نازک دقت قریب آیا تو یونانی سواروں کا ایک اسکواڈرن اس  
جھکڑار راستہ سے جو میدان کو بانا ہے اس لئے اتر کر اگر ترکی فوج حملہ کرے تو یہ سب  
مقابلہ کرے۔ لیکن وہ اوس کے بعد ہٹ گئے تھے ساڑھے چار سو کے قریب ایک  
بہت بڑی ترکی فوج درہ اگوریائی کے بائیں جانب پہلی ہوئی دیکھی گئی جسکی امداد پر  
دو توپخانے تھے ان فوجوں سے بہت جلد میدان جو دو میل سے زیادہ وسیع تھا  
بالکل پُر ہو گیا۔ اس اثنا میں ترکوں کے توپخانے کیسی دیاری نے جہاں صبح  
کو اول اول لڑائی شروع ہوئی تھی یونانیوں کی بائیں فوج پر گولے مارنا شروع کئے  
جس نے تمام پہاڑی چوٹیوں پر فنی انوراگ لگا دی اور اسکا سبب یہ ہوا کہ جہاں  
اس نے اندازی سے چلنے لگی تھیں اور موضع تیشی میں آگ لگا دی گئی تھی جیسے ترکوں  
نے قبضہ کر لیا تھا۔ اور اس داہنی فوج کو جو جنرل میکری کے زیرِ کمان تھی ہٹا دیا تھا  
پچاس یونانی مارڈالے تھے جنرل میکری نے بڑی بے صبری کے ساتھ ملک طلب کیا  
تھی اور تین ہزار فوج محفوظ ہو کر وہی توپخانوں کے اوکی دو کو بھیجی گئی تھی۔ اس میں میں  
ترکی جنرل نے یونانیوں کی حیرت فوج پر متواتر حملے کئے اور ایک حملہ دو سو کو کے نیچے  
ہوا۔ پون گھنٹے تک بند و فون اور توپوں کی متواتر بارشیں چلا گئیں اور اوسکا اثر زخمیوں  
کے اس سیلاب سے معلوم ہوا جو چکر دار راستہ سے عقب فوج میں لایا گیا تھا۔

**لڑائی کا انجام** جنگ کا طوفان اب داہنی جانب پڑھ آیا۔ انھوں میں ایک سخت

ایزولون کے مورچے پہ ہوا جہان دوسری اور رحمتیں تنفس بستہ تھیں اوفوں نے بارہو کا  
 خوب مقابلہ کیا لیکن کرنل میر و مچالی نے جو اس حصہ فوج کے قریب سے گزر رہے تھے  
 مزید ملک طلب کی اور باقی تین ہزار محفوظ فوجین پہاڑ کے اُس پار ڈوسو کو کی دہنی جانب  
 بڑھیں۔ اور اڑنے والی صفوں کی مدد کے لئے پہل گئیں۔ اسوقت کرنل مچالی کے  
 کوٹھے پر ایک گولی لگی اور وہ میدان جنگ سے واپس گئے۔ اونکو لوگ گاڑی میں سوار  
 کر کے لاسیہ کو لے گئے انکا ایڈیکاٹنگ اور ہتھیاری فٹنٹ جارج میر مچالی بھی زخمی ہوا  
 اسکی پیشانی پر گولی پڑی تھی اور کوپری توڑ کر نکل گئی تھی اسکو بھی لوگ لاسیہ کو اٹھا کر  
 لے گئے تھے۔ جہاں وہ جراحی عمل کے تھوڑی دیر بعد مر گیا۔ اسوقت تمام فوج مصروف  
 کارزار تھی جبکا منظر نہایت عظیم الشان تھا۔ پھر ہنگامہ کارزار بائیں جانب گرم ہوا اور  
 سارے چھ بجے کے قریب تمام میدان سپاہیوں سے بھر گیا جو سخت لڑائی میں مشغول  
 تھے۔ سات بجے کے قریب جانبین کی تنگ اندازی دھیمی ہوئی اور جب شام ہوئی  
 تو بالکل ختم ہو گئی۔ ان میدان توپوں یا قلعہ کی کرپ توپوں سے کبھی کبھی کوئی گولہ چلتا  
 رہتا۔ غروب آفتاب کے بعد یونانی رسالہ میدان سے اوپر کو بڑھ کر درہ قرقاٹک  
 پہنچ گیا۔ جو ایک مختصر میدان تک جمیل نریرو کی مشرقی جانب پہنچے کو گیا ہے اور  
 اگرچہ یونانی بڑی بہادری کے ساتھ اپنے تمام مقامات پر قابض تھے۔ مگر دوبتے  
 ہوئے آفتاب کی روشنی میں دہوئیں کا ایک غبار معلق نظر آتا تھا جو ایک ریگستان یا  
 سربکا شبہ ٹال رہا تھا۔ جس میں جیاجا شعلہ کے غلط پڑے ہوئے تھے۔  
 میدان خون آلود اور لہولہاں ہو رہا تھا۔ رات ہونے سے لڑائی کچھ دھندلے  
 بند ہو گئی۔

ہیبتنگل نتیجہ اس روز کی حولانی اور ہیبتنگل جنگ کا یہ نتیجہ تھا کہ جہانک یونانی

فوجوں کا تعلق ساسنے اور ہائین مورچوں کی جانب تھا اور انہوں نے نہایت دلیری اور  
 بہت مردانہ کے ساتھ اونچا اپنے قبضہ میں رکھا جس کا غالباً ہر ایک ترک اس طرف کرتا  
 ہو گا۔ نو جوان سپاہی اور نو کچھ رنگروٹوں کے استقلال اور دلیری نے ایک ایسے غم  
 بارانِ آتش میں جس سے بڑے بڑے ہمارے روکنے پر پانی ہوتے تھے ایک ایسے غم  
 کے حمدن کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جو نہایت آراستہ اور بہت یافتہ تھا۔  
 انکی صفیں دہانہ درہ اگوریانی سے فوج ہمنہ تک کہیں ٹوٹی ہوئی رہتیں اور ترک اپنی  
 زیادتی افواج کے سبب سے دوسرے روز کی غنیمتِ جنگ کے ذریعہ سے  
 اس لڑائی کے خاتمہ کر دینے کی کوشش بائیں کرنے کے لئے بہت جدوجہد تیار تھے  
 چار سو زخمی جو خندقوں اور مورچوں سے جمع کئے گئے تھے لٹائے ہوئے یا مارے گئے تھے  
 گئے اور وہاں سے اسپتالات بندر تحریر نو اور عطیاتی کو روانہ کئے گئے۔

قاضی شفا خانہ ڈوموکو کے عارضی اسپتال کا منتظر جو ایک مختصر سا ملکان جو ادرسین  
 ایک سبب کی دھندلی روشنی ہوتی ہو ناگفتہ بہ تھا۔ اس سے بہتر یہ کہ اس بیان  
 بجاے خود چھوڑ دیا جائے۔ قند مختصر جو لوگ مال جان کنی میں درہ جات فرقا اور لاس  
 سے لائے گئے تھے۔ اور کانام بھی فرشتہ اجل کی فہرست میں جمع ہو چکا تھا۔

## نامہ نگار رپوٹر کا بیان ایک یونانی فسر کی

### تسلیم پر

ہر فسر جو اس لڑائی میں شریک تھا بڑی صفائی سے بیان کیا کہ :-  
 "مقام کشکی میں معین کے قریب ایک کچل ڈالنے والی ترکی فوج نے کپور کی  
 شرک بریوٹانین پر حملہ کیا۔ ایک جنگ صعب کے بعد وہ موضع نوزی کو

پلٹ جانے پر مجبور ہوئے جو ڈیرہ میل فاصلہ پر تھا وہاں وہ ٹھہرے اور  
اس اداوی فوج کا انتظام کیا جو جنرل سیکری نے کنرل مسٹر اپجیف اسٹا  
سے دو سبکے سے پہلے طلب کی تھی۔ یہ کیلی فوجین پیام کے پہونچنے ہی  
روانہ کی گئی تھیں لیکن یہ فوجین دیرین پہونچیں۔ افسر نے بیان کیا کہ جنرل  
سیکری کا بازو اسوقت مغلوب ہوا جب بہادر یونانیوں نے ٹرکی کے  
سوانر حملوں کو پریشان کر دیا تھا اور مردہ اور زخمی ترکوں سے بین پوشیدہ  
ہو گئی تھی۔ یونانیوں کی صفین آٹھ سبکے لوٹیں اور داہنا بازو ڈوموک کے مورچے  
سے ہٹا۔ اسوقت جنرل اسمولسکی کا ڈویژن امیرمین اپنے انجام کے  
لے چھوڑ دیا گیا تھا۔

بے شبہ اب اسمولسکی کا ڈویژن گھر گیا تھا صرف دریا کی جانب راہ فرار محفوظ تھی اور اسکا  
نتیجہ یہ شدنی تھا کہ با تو وہ پتھیار ڈالین ابراہ دریا بذریعہ یونانی بڑے جہازات کے  
بچکر نکل جائیں۔ نوبے کے قریب نام یونانیوں کے طرفداروں کو بالکل اس سے  
بھجری تھی کہ اس روز کی جنگ کا نتیجہ یونیوں کے خلاف ہوا ہے۔

بازگشت کے احکام بازگشت کے لئے اُسی وقت احکام جاری ہوئے۔ یہ میری بازگشت

تھی جو ٹبری بھاگروں میں شہر کی جاکتی ہے۔ یہ نظر نہایت دردناک اور دلخوش تھا۔  
لیکن اس بازگشت میں بخلاف فرسلا وغیرہ کے کسی بڑی بڑی اور گھبرائے نہیں ہوئی  
البتہ لاسیہ کا ہے۔ جو اس مرحمت کے اکثر اوقات رک جاتا تھا جو کسانوں کے  
ہجوم اور گاڑیوں اور چھکڑوں کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی جنہیں مغربین اور کرسٹ کا  
سامان لدا ہوا تھا۔ یہ نہایت تابناک چاندنی رات تھی جس سے کوئی ہلڑہ نہ ہونے  
پا۔ بیان ہوا ہے کہ تمام نوچنے نے بحیرت تمام لاسیہ کو وہاں لائے گئے صرف بڑے

مجاہدہ کی کرب تو بہن چھوڑ دی گئیں۔ علی صباح ترکان نے دو مو کو پھرنے کر دیا۔

بازرشت میں شہزادے کی گاڑی سب سے آگے تھی اور اسکے پیچھے سوار و کبابہ تھے۔

لامیہ کی حالت

لامیہ کے ناص محلہ میں پانچ اور چھ بجے کے مابین گاڑیوں کا آنا لگا

ہوا تھا۔ یوزخیمون کو لارہ ہتھین جنہن کرنا پڑا۔ چالی بھی تھے۔ باشندوں کی حالت میں ایک

بہت بڑا ہنگامہ پڑا تھا۔ ہزاروں ہاتھ بند میرٹھ میں داخل ہوئے اور ان جاگیرداروں کو

کو اس طرح شمشادہ کی اطلاع کی جو بیچارہ یونان کی تاریخ میں نہایت المناک ہے۔

کپتان ابوارڈ کا بیان ہے کہ جو خوفناک منظر میں نے زخمیوں کے انتقال میں امداد

پناہ دینے کی فکر کی نسبت دیکھا اور اسکی تفصیل اور توجہ کی کوئی ضرورت نہیں جو اسوقت

خوف پر خوفناک تھا یا ہو چکا کہ میرٹھ کے اسکا بیان اسل بدلہ اور ہنگامہ پڑا ہے۔

نتیجہ جنگ دو مو کو

۱۸۔ مئی کی غور خواہ جنگ کا نتیجہ ہنسی کے لئے کو ظاہر ہو گیا جبکہ یونانیوں نے

برصغیر میں اگر لاسیہ کا راستہ لیا۔ ۱۸۔ کی صبح کو ترکوں کا پوری پوری طرح شہر تسلیم ہو گیا

اور آغا جنگ سے پورے پورے ایک مہینہ کے بعد بالائی پرچم بالا کر لہرنا مارے لگا۔

اس خری جنگ میں یونانیوں کے مقصد لین کی تعداد دو ہزار تھی اور زخمیوں کی کوئی شمار تھی

جو تھلی کے آخری شہر دو مو کو سے رخصت ہو کر یونانی سپاہیوں میں پہنچے پہنچتے

تمام ہو جاتے تھے۔ بسا اہی اس سے پیشتر لکھا جا چکا ہے۔

ترکوں کی طرف دو سو مقتول اور سات سو مجروح ہوئے حسب معمول مہمانان جنگ آلات

حرب غیر قلعہ دو مو کو میں ترکوں کے ہاتھ لگے۔ سب سے بڑا نتیجہ اس لڑائی کا یہ ہوا کہ یونان کی

قسمت کا آخری فیصلہ ہو گیا اور اس جنگ میں شکست فاش نہانے سے اسکی تمام امیدیں

ٹوٹ گئیں اور سوائے خواہستگاری کے اور کوئی صورت تحت امتیاز کے ہمارے لئے باقی

نہیں رہی جسکا فتح کر لینا ترکوں کے لئے اسوقت صرف ایک ہفتہ عشرہ کی بات تھی۔

دو مو کو کی زک قطعی اور کامل زک قرار دی گئی۔ اور یونانیوں کے دماغ سے ایک  
دھت کے لئے ترکوں کے مقابل میں صف آرائی کرنے کی جرات اور ہوش کھلم کھلو گئی

**مفسر یونانیوں کا تعاقب۔ کوہ اٹھریس میں انوکا محاصرہ**

۱۸۔ مئی ۱۸۹۷ء بمقتضی صبح۔ اور

**اختتامِ معرکہ آرائی۔ ۱۵۔ مئی ۱۸۹۷ء عیسوی**

۱۸ مئی کی صبح کو سپردہ ہزار ترکوں نے مفسر سپاہیوں کا تعاقب کیا۔ یونانی سپہ سالار  
دس ہزار فوج درہ فور کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر باقی فوج لاسیہ کو ہٹلے لے گئے تھے  
اس درہ پر کھڑے رات تک فریقین میں گولہ باری ہوتی رہی اسوقت یونانی اپنے  
مورچوں پر قابض رہے۔ گر صبح ہوتے ہی ۱۹۔ مئی کو موقع تراز میں جو لاسیہ اور فور  
کے درمیان ہی ہٹ گئے۔ ترک بھی تعاقب کمان آگے بڑھے چلے آئے اور اس  
نبجے دنگے لڑائی شروع ہو گئی۔ بیس ترکی رسالے فینم کا عقب روکنے کے ارادہ  
اونکے پہلو پر سے گزرو گئے۔ یونانی اونپر متواتر گولہ باری کرتے رہے جس سے اکثر ترکی  
سوار مارے گئے۔ لیکن سوار دہی اس مردانہ کارروائی سے یونانیوں کے لئے کوئی

راد قرار باقی نہ تھی کہ اسے بین النواے جنگ کا حکم پہنچ گیا اور معرکہ آرائی  
ختم ہو گئی۔ یونانی ۲۰۔ مئی کو لاسیہ جا کر پناہ گزین ہوئے اور ترک درہ فور کو چھوڑ کر  
قدوم سرحد سے پار گزر گئے۔ یوٹیکا فافس نامہ نگار اس واقعہ کو سطح سے بیان کرتا ہے کہ  
ترک فائقین یونانیوں کو درہ فور کے سے بھاگ کر اونکی عقب کی فوج کا جو برابر  
بھائی جا رہی تھی پوری سرگرمی سے تعاقب کئے چلے جا رہے تھے کہ یونانی  
پہ سالار کا نامہ انواے جنگ کی درخواست لیکر آہو پنچا سیف اللہ ہے

نے پیغام کو فوراً مارشل اور ہمشاک کے ساتھ جو دو مولوین بھیج دیے۔ روانہ کر دیا۔ جواب آنے تک دونوں فوجوں میں لڑائی متوی کر دی گئی۔

اس تعاقب میں ترکوں نے ساتھ یونانی گرفتار کئے۔ مارشل موسوف کا جواب آنے پر باقاعدہ التوا سے جنگ کا اعلان کر دیا گیا۔ اور یونانی فوج تاسیہ کو ہٹ گئی۔ وسیعہ کے اسکو مقامات تاسیہ توکو اور تھراپولی میں تقسیم کر کے اپنا ہیڈ کوارٹر آخر الذکر مقام تھراپولی میں قائم کیا۔ اسی زمانہ نگار نے جنگ دوم کو شکر کے بعد منہ پھیل کر تار برقی یونانی محبتوں کی نگرانی سے بچنے کے لیے ہتھکنڈے سے براہ بریڈنسی ارسال کی۔

”گوہ آتھریس کے درون پر ہٹ آنے کے بعد وسیعہ یونان کی فوج نے پرائی سرحد کے ان درون پر بھٹنے لاسیہ کو راستہ جانا ہوتا قیام کیا۔ کرنل اسٹانلیس کی جھنڈ دہ ادانا انٹرنیٹ پر متعین کی تھی۔ یہ جھنڈ جو مالیا قلب شکر کے ساتھ مع کہ آرائی میں شامل تھی ماسلوم نوٹ دہشت سے گہر کر ماسی اور ناگفتہ بہ وجہ سے درہ کو چھڑ کر بس سے لاسیہ کا راستہ اسطرف سے بالکل غیر محفوظ ہو گیا تھا سیدھی ماسیہ کو بھاگ لئی جہاں وہ کمال بے تربی سے داخل ہوئی باقی بے محاشا چھین چٹھارین مار رہے تھے اور کوئی اونکو کچلنے والا نہ تھا۔“

نید یونجی روں [سباہ کو ایسا بے سرو کچھ کر قیدیوں کے رشتہ داروں اور دوستوں نے جیلخانہ کا راستہ لیا اور اس کے دروازوں کو توڑ کر تمام قیدیوں کو رہا کر دیا۔

دوسری روایت ہو کہ عالم شہر نے ان لوگوں کی اس دعا پر خود جیلخانے کے دروازے کھول دیے۔ خیرانی مٹی طرح ہوئی ہو۔ قیدیوں نے میں سے کتنے ہی دکانوں کو ٹوٹا شروع کر دیا۔ وسیعہ جرات کے وقت وہاں پہنچ چکے تھے شور و شعوبہ شکر فوراً دروی ہیں امن قائم کرنے کی توقع سے چونک کر روانہ ہوئے مگر دایا اور خود سپاہیوں نے نفوس کے

نہوں نے اس کا منہ پیر دیا۔ ایک رسالہ سواروں کا شہزادہ صاحب کی اردل میں تھا  
اوسنے داخلت کرنے کا قصد کیا تھا کہ شہزادہ نے اس کو روک کر حکم دیا کہ فقط منصف بہون  
کو جمع کر کے کلب میں لے جاؤ۔

### متفقہ یادداشت سلاطین بابت درخواست صلح

دول عظام کے سفیرین نے ۱۲ مئی کو باغیانی میں درخواست کی کہ اب صلح کیجئے اور جنگ موقوف  
اسکے جواب میں ۱۵ مئی کو ترکی نے باضابطہ جواب دیا کہ جب تک اسکی شرائط منظور نہ ہوں جنگ  
لمتوی ہونا غیر ممکن ہے۔ پہلی شرائط یہ تھیں۔ (۱) بحاق صوبہ ہسلی۔ (۲) ایک کروڑ پونڈ  
تاوان جنگ (جو سو کروڑ روپہ کی برابر ہوتے ہیں) (۳) ترکی سلطنت میں رعایا سے  
یونان کے حقوق کیپس جولیشن کی موقوفی۔ سفرے دول عظام سے ترکی نے یہ بھی تجویز  
کیا کہ شرائط انجام دینے کی غرض سے فرسالا میں جمع ہو کر اجلاس کریں اور اس امر  
میں زور دیا گیا کہ اگر شرائط قابل منظوری نہ ہوں تو عثمانیہ افواج پیش قدمی کو برابر جاری  
رکھیں گی۔ اس غیر متوقع جرأت پر سلطنت ترکی نے کل عظمت و جبروت کا بار ڈال دیا اور  
ملک حیرت میں رہ گئے کہ نگین مطالبات ترکی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ بنا بریں سلطان العظم  
ہٹس سے ترغیب دلائی گئی کہ شرائط میں کچھ ترمیم فرمادیں لیکن زار روس کی کوشش نے  
فوراً یہ نتیجہ پہنچا دیا کہ التوا سے جنگ کا اعلان باضابطہ جاری ہو گیا۔ زار روس نے  
اسکے بدل میں ایک تار شکریہ کا سلطان العظم کی خدمت میں روانہ کیا۔  
زار روس کی درخواست بذریعہ تار برقی اور حضور سلطان العظم کی  
منظوری بابت التوا سے جنگ

The Czar appeals  
and  
the Sultan accedes

مندرجہ ذیل نقل اس ٹیلیگرام کی ہے  
جبکہ زار روس نے سلطان کی خدمت میں

The following is the text of the telegram of the Czar of Russia to the Sultan urging the declaration of an armistice.

"Your Imperial Majesty will not feel astonished by the fact that, encouraged by the evidence of that sincere friendship & neighbourly feeling which exists between us, I have taken upon myself the task of addressing Your august sensibility with my expression of the wish that you will crown the heroic success of your soldiers by the suspension of hostilities.

This is the course which will be in entire accord with the firmness and peaceful moderation you evinced at the commencement of the campaign. Your Imperial Majesty thus will accomplish an act which will be entirely in conformity with wisdom & moderation, and

بانیغرض ہیجان تھا کہ ملت جنگ کا اعلان کریں۔

یورامپریسل مجسٹی۔ اس امر سے کوئی

حیرت نفرمادین گے کہ جس نے جوہر شہادت اس حقیقی دوستی اور ہمسایانہ

خیال کے جوہار مابین موجود

ہیں بہت دلائی ہے اور میں نے بات فرمائی

اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے کہ میں آپ کی

عالی دماغی اور زود فہمی کے سامنے

اپنی اس خواہش کو ظاہر کروں کہ آپ

سربانی سے التوا سے جنگ کے درمیان

سے اپنے سپاہیوں کی دلیرانہ کامیابی

عزت بخشیں گے۔ یہ کارروائی بھی آپ

اس استغفال اور تسامحت آمیز

اعتدال سے جواب نے آغاز ہو کر جنگ

سے ظاہر کیا ہے بالکل موافق اور

مطابق ہوگی یورامپریسل مجسٹی سطح

اب تک ہے کام کو انجام دینے جو

دائمی اور بردباری سے قیامت

تاکید رکھتا ہے اور جو اس عزت و

& which will serve still further to augment the respect & admiration, which you personally inspire, and of which I will for ever retain a memory.

I pray Your Imperial Majesty be good enough to believe in my unalterable friendship."

### ❖ The Sultan's Reply ❖

I pray Your Majesty accept my most lively and sincere thanks for the assurances & friendly felicitations you express towards me and the success of my soldiers in the despatch you have been good enough to address me, reiterating the peaceful sentiments you entertain towards me, based upon the relations of solid friendship & neighbourly feeling existing between us.

I thoroughly appreciate and reciprocate the pacific intentions of Your Majesty & as a proof of my desire to conform with the sentiments

حرمت کو آئندہ سنہرا کر گیا جو آپکی ذات والا صفات میں موجود ہے اور جسکو میں ہمیشہ یاد رکھوں گا۔

سیری التجا ہے کہ یورامپریل مجھے براہ کرم سیری غیر تضرع پذیر دوستی کا یقین کریں گے۔

سلطان العظمیٰ کا جواب

جناب قدس میں اتنا س ہے کہ میرا نہایت دلی اور سچا شکریہ اس یقین اور دوستانہ تمنیت اور مسرت کے لئے قبول فرمایاں جو آپ نے سیری نسبت اور میرے سپاہیوں کی کامیابی کی نسبت اس مراسلہ میں ظاہر کیا ہے جسکو براہ عنایت اپنے میرے نام پہنچا ہے اس محبت نامہ میں جو مصاحبت آمیز خیالات سیری نسبت ظاہر کئے ہیں اس شکریہ دوستی اور ہمسایہ طبیعت کے تعلقات پر مبنی ہیں جو ہمارے اور آپ کے اپنی جاتی سے ہیں اسکی بڑی قدر کرتا ہوں اور یورامپریل مصاحبت آمیز راہوں کو پسند کرتا ہوں

ments Your Majesty expresses concerning the suspension of further warlike movements and the cessation of bloodshed, orders have been given for the commanding officers of both my armies to simultaneously arrest the course of hostilities.

I pray that Your Imperial Majesty may also be good enough to take into consideration that I wish for the friendly intervention of the powers to assure the reestablishment of peace having for its results the safeguarding of the rights & prestige of my Government & the maintainance of general peace by the subsequent and continual security of my frontiers"

اور اپنی اس خواہش کے اثبات میں جس کے ذریعے سے میں یو محبٹی کے خیالات اور آرا کی تائید کرنا چاہتا ہوں جو اپنے مزید جنگی تحریکات اور جویر کے ان ادا والوں کے بارے میں غلط فہمی کی ہیں۔ میں نے اپنا دونوں جوں کے کیا نیرافر کے نام احکام جاری کر دیے ہیں کہ فی الفور جنگی کارروائیوں کو روکیں۔

التماس ہے کہ یو محبٹی براہ غایت اس بات پر زور رکھا فرمادیں کہ بین دولی غلبہ کی دوستانہ مداخلت کے لئے اس امر کا یقین دلا ہوں کہ از سر نو امن و امان قائم کیا جائے اور اس کے نتیجے میں میرے حقوق اور میری گرانٹ کے اعزاز و مرتبہ محفوظ رکھا جائے اور بذریعہ آئندہ اور دوامی حفاظت میری سرحد کے امن کو ترقی دیا جائے

## عارضی شرائط مہلت جنگ بمقام آٹا

عثمان پاشا سے سالار افواج متعینہ ایپریس نے ۱۸ مئی روز شنبہ سارونیچ بجے شام کے یونانی کمانیر کو اطلاع دی کہ ہمارے نام قسطنطنیہ سے حکم آیا ہے کہ اتنا ہے جنگ کا بندوبست کروں۔ (اس سے اہل یورپ کو خیال پیدا ہوا کہ ایسا ہی حکم ادرہم کے نام بھی پہنچا ہو گا لیکن قسطنطنیہ میں ۱۹ مئی سے قبل جنگ نہیں روکی گئی۔ اور اس کے ظاہر یہ کہ ادرہم پاشا اور عثمان پاشا کے نام جو جو احکام اتنا سے جنگ کی بابت ملے ہوئے اور تین ضروری اختلاف ہو گا)

۱۹ مئی کو آٹا کے حکم عبداللہ پاشا حاکم لاسیہ کو اطلاع دی کہ ترکی ہٹید کو ادرہم کو مہلت جنگ کے متعلق کوئی ہدایت اب تک نہیں ملی ہے۔ اسی تاریخ کو ایک بجے دن کے ایک ہمد نامہ جس میں شرائط مہلت جنگ مندرج تھیں اور جس پر یونانی اسٹاف نے آٹا کے پیش پر دستخط کئے تھے، اتھینز پہنچا۔ گورنمنٹ نے اسکی اطلاع فوراً لوجہ دی اور تاکید کی کہ وہ سیف اللہ پاشا کے اسٹاف سے نامہ و پیام شروع کریں۔ اس نے گورنمنٹ یونان کے خیال میں جو انتظام آٹا میں ہوا وہ عموماً مکمل جنگی کارروائیوں سے متعلق سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ مقام آٹا کے معاہدہ کے معنوں میں یہ بات شریعہ نہیں ہوتی تھی جو حسب ذیل ہے۔

(۱) اس وقت ایک بجے ۱۹ مئی ۱۹۱۲ء کو ایک معاہدہ مہلت جنگ فریقین میں ہو چکا ہوا

(۲) ترکی فوج آج شام کے بجے سے ان مورچوں پر قبضہ کرے گی جو دیا کے آٹا کے واسطے کنارہ پر واقع ہیں اور جن پر وہ قبل اعلان جنگ کے قابض تھے۔

(۳) یونانی فوج دریا کے آٹا کے بائیں کنارے کو فانی کر دے گی اور سابقہ مورچوں پر قابض رہے گی۔

۱۴۔ اس معاہدہ کی دو نقلیں ہوئی اور ہر ایک فرقہ ایک ایک نقل اسکی اپنے پاس رکھے گا۔

## چوبیس گھنٹے کے لئے موقوف جنگ کا انتظام بمقام تحصیل

گورنمنٹ نے ولیمہ کو جب اس معاہدہ کے مضمون کی اطلاع دی تو انکو یہ بھی ہدایت کی کہ شخص انتظام کی ذمہ داری ترکون پڑھی ڈالیں اور ظاہر کریں کہ یونانی فوج اب کسی طرح چھپے چھانڈ کرے گی۔ ان اوسپر اگر کوئی شخص جملہ کر گیا تو وہ اپنی حفاظت کی پابند ہوگی۔ ولیمہ کے یہ بھی چاہا گیا کہ معاہدہ التوا سے جنگ کا مضمون کما نیر ترکی فوج کے بخوبی ذہن نشین کر دے۔ اس پیام کے پہنچنے پر ولیمہ نے اپنے اسٹاف کے چٹا فسرٹن کو سیف اللہ پاشا کے پاس بھیجا اور ۱۵ مئی کو پانچ بجے شام کے چوبیس گھنٹے کے لئے موقوف جنگ کا ایک انتظام ختم ہوا۔

لڑائی ۲۰ مئی کو ساڑھے پانچ بجے موقوف ہوئی گورنمنٹ یونان اس دیس پر کہ آرٹا کا معاہدہ ایک سو کہ ہوا ہے دعویٰ کرتی ہے کہ ادھم پاشا کی فوج نے اس گھنٹے کے بعد جو موقع مائل کیا کہ وہ ضبط ہونا چاہتے۔ ۲۰ مئی کی دہر کے بعد قبل انقضا سے ۲۴ گھنٹے کے ایک اسی قسم کا معاہدہ مہملت جنگ غسلی میں عمل میں آیا اور ولیمہ کے اسٹاف فسرٹن کو سیف اللہ پاشا نے اوسپر دخط کئے اس میں منفی اہمقدار متلاف رہا کہ ترک غسلی میں اپنے مورچوں پر قابض رہیں۔

## اختتام جنگ کی باضابطہ اطلاع

۱۸۔ مئی کو گیارہ بجہ ۲۴ منٹ پر لندن میں تار برقیان موصول ہوئیں کہ با بعلال نے سفیران دون غلام متعینہ قسطنطنیہ کو اطلاع دی کہ جنگ ختم کر دی جانے کی اطلاع مارشل ادھم پاشا کو یہ بھی گئی۔ اسی تاریخ مارشل ادھم پاشا کو گورنمنٹ عثمانیہ نے جنگ سے دست کشی کی خبر دیا کی اسی روز زار روس کا تار پر خواہش التوا سے جنگ صدارت ہوا سکا فوراً متذکرہ بالا اجواب

دیا گیا۔ توفیق پاشا وزیر خارجہ نے دولت آسٹریا کے سفیر کو اختتام جنگ کی اطلاع دی  
سرفیلپ کری نے بوقت شام توفیق پاشا سے ملاقات کی۔ آرمیا کے سامنے ترکوں نے  
صلح کا سفید جھنڈا بلند کیا۔

## حد فاصل

۲۲ مئی روز شنبہ دونوں افواج مقابل کے درمیان آٹھ سو میٹر کی حد فاصل مقرر کی گئی۔  
(نوٹ) آٹھ سو میٹر برابر ہوتے ہیں ۸۰۰ میٹر انگریزی گز کے اس لئے ایک میٹر جو فرانسیسی  
پیما ہے برابر ہوتا ہے ۶۰۹، ۱۳، ۳۹ - انچ انگریزی کے۔ میٹر کو انگریزی گز بنا دیکھا  
عموماً یہ قاعدہ ہے کہ تعداد میٹر کو ۶۰ سے ضرب کر کے ۶۲ سے تقسیم کر دینے ہیں تو گز بن جائے  
ہیں مثلاً ۸۰۰ میٹر  $\div 60 = 13.33$  گز کے (معلق)

## ذیلی واقعات

یونان کے بے تیز معاویہ یونان کی بدقسمتی سے آسے جو معاویہ لے دے اپنے سپاہیوں  
یعنے اطالین مجاہدین سے بھی بدتر نکلتے۔ اطالین مجاہدین نے تو ایسی مدد کی جو یونانیوں  
کو دت العزیزا موش ہوئی۔ ترک جس شہر یا قصبہ میں داخل ہوئے فوراً شراب کی بوتلیں کو توڑ کر  
شراب لٹکا دیتے تاکہ کوئی مسلمان شیطاں کے اغوا سے اونچو منہ نہ لگا بیٹھے ان کے  
بر خلاف اطالین مجاہدین جب کسی شہر میں جاتے تو اونکا پہلا کام شراب بھری ہوتا۔ شراب  
اوڑانے دنگہ فدا کرنے۔ عورتوں کی عصمت بگاڑنے مانت نہ تاراج کرنے میں اور انہوں نے  
کوئی سی باتیں اوٹھا نہ رکھی اور لڑائی کے وقت پاؤں سر پر رکھ کر فوج کو جھوٹے  
مان جب کسی مغرورہ رہ جاتا اور بے قابو ہوتا جیسا ڈومو کو میں ہوا تو پھر کچھ ٹھونٹھا  
کر دیتے۔ اس لئے جنگ پر یونانیوں نے ان بدجنموں کے حصہ کثیر کو جبراً جہازوں پر بٹھایا

اٹلی کو واپس بھیج دیا۔ جب اٹلی کسی جماعت کو چلے جانے کے لئے کہا گیا وہ فوراً برسرِ کار ہو گئی اور جب تک سرکاری فوجوں کی گولیوں سے تقریباً اوس قدر ہلاک اور زخمی نہ ہوئے جتنے کہ ترکوں کے ہاتھ سے ہوئے تھے ہتھیار رکھنے اور جہاز و سپرینٹنڈنٹ کا نام نہ لیا جو وقت یہ لوگ لڑائی سے فاسخ ہوتے تو یونانیوں میں مغویانہ خیالات پیدا نہ رہتے۔ انکا افسر علی مشہور گیری بالڈی (آزادہ کشتہ اٹلی) کا بیٹا اور نائب کمانڈر اطالین پالیمینٹ کا ممبر ڈی فیڈائیس تھا۔ ان لوگوں کی شرارت سے تنگ آکر جب آخر الذکر کو ایم ریلی وزیر اعظم نے اپنے دفتر میں بلا کر اس سے درخواست کی کہ اب آپ مجاہدین سبست اٹلی کو نشر و پراشار کرنے میں اس نے جواب دیا کہ میں اپنے اٹلی کے حکم کے بغیر ایسا نہیں کر سکتا۔ جب وزیر نے اصرار کیا تو ممبر صاحب نے تبرے سے شروع کیا اور وزیر موصوف کی بخوبی مرست کرنے کو تیار تھے کہ پولیس نے اطالین ممبر کو گردن سے اکڑا اور دو حیان آزادی کو اطالین جنگی جہاز پر سوار کر کے یونان کی افسر فلاحی

والٹیرین سے ملو گئے

گورنمنٹ یونان نے اعلان دیا کہ والنٹیر اور بیقاعدہ فوج سے اسلحہ لے لئے جائیں۔ باقاعدہ سپاہ کے کمانڈروں کے ماتم مالکیہ کی احکام صادر ہوئے کہ انکو دیہات اور شہروں کے بوٹے سے باز رکھیں اگر بے قاعدہ سپاہی ہتھیار دینے سے انکار کریں تو جبر عمل میں لایا جاوے۔

ایٹھنز میں کثیر التعداد والنٹیرین کی موجودگی سے سخت خوف کیا جا رہا تھا۔ فوجی پولیس کی جو جماعت آرٹا بھیجی گئی تھی وہیں طلب کی گئی۔ بت سے اطالین والنٹیر انارکسٹ تھے گورنمنٹ نے انکو ایٹھنز آنے سے روک دیا۔ آرٹا سے زور و اور

نیجے گئے جہاں ان سے ہتھیار بیکر حکم دیا گیا کہ اونکو جازمین پڑھا کر حسبِ ملامت جس اٹلی کے بندرگاہ کی طرف جانا چاہیں وہاں اونکو اتار دیا جائے۔ ان والنٹیر

نے یہ احکام منکر کشتی کی اور باشندوں سے لڑے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک الین  
مقتول اور چھ زخمی ہوئے۔ اونکو دو یونانی جنگی جہازوں کی حفاظت سے بڑی  
بھیجیا گیا۔ جمعہ کو امریکہ سے پانچھو والنٹیر ہونچنے پر ایتھنز میں سجاے جوش و  
خروش کے ایک عالم تھیرید اہوا۔ یہ دستہ فوراً لہریہ اور تھر پاولی کی یونانی سپاہ  
کے ساتھ شامل ہو گیا۔ فرینچ والنٹیر گزشتہ مہینہ مختلف مقامات کو ایتھنز سے  
روانہ ہوئے۔ کرنل منوس جبکو گورنمنٹ نے واپس بلایا تھا جب مقام اگر پیمن میں پہنچا  
تو لوگوں نے اسکے آنے پر بہت بڑی ناراضی ظاہر کی۔ ایک گروہ بڑے غیض و  
غضب میں اسکے پیچھے ہولیا جو اسکو جاکر کہتا تھا کہ اسکو قتل کر دو۔ خوش نصیبی  
ایک انگریز نے پر جوش مجمع سے مخاطب ہو کر کہا اس وقت تمہارا طریق عمل اصول انصاف  
کے برخلاف ہے۔ اور ایک پادری نے تائید کی۔ اس طرح کرنل منوس کی جان بچ گئی۔

۲۲ مئی کو اخیر گروہ یونانی فوج کا کریٹ سے یونان کو واپس روانہ ہوا۔

## اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کا ہسپتال معائنہ فرمانا

۲۳ مئی ۱۸۹۷ء

اعلیٰ حضرت سلطان المعظم ۲۳ مئی کو اپنے مجروح سپاہیوں کے دیکھنے کے لئے محل ملکہ  
کے ہسپتال میں تشریف لے گئے۔ حضور مدح کے کمرے میں داخل ہونے پر تمام  
سپاہی کھڑے ہو گئے مگر ایک سپاہی جو بہت ہی کمزور تھا فرش پر گر پڑا۔ جب اس  
اور بھا کر بچ کر اُرد باگیا تو خلیفۃ المسلمین نے اس کے قریب جا کر ارشاد فرمایا۔ تیری  
سب بڑی ترنا کیا؟ مجروح سپاہی نے جواب دیا ”خلیفۃ المسلمین کی داری عمر  
اور فتح و نصرت“۔ اعلیٰ حضرت نے ارشاد کیا یہ تو مانی ہوئی بات ہے کچھ اپنے لئے مانگو۔  
اسپر سپاہی نے اپنے زخمی ہاتھ اوٹھا کر فی الفور عرض کیا۔ ”یہ ہاتھ اسلام کی شان قائم

رکھنے میں ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہیں۔ اے میرے بادشاہ! میری التجا ہے کہ جو ملک اسطرح حاصل کیا گیا ہے وہ تیرے پاشا واپس نہ لینے پائیں۔  
اسکی خالص حق فی اور جویش اسلامی دیکھ کر امیر المومنین کا روع مبارک زرد ہو گیا۔  
اور آنکھوں میں آنسو ڈوب آئے۔

## سلاطین کا اتفاق

۲۲۔ مئی کے تار کے بموجب سلاطین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ٹرکی کو اطلاع دین کہ قسطنطنیہ کا دیا جانا غیر ممکن ہے کہ یہ بات ممکن ہے کہ جنگی کاموں کی عمدگی کی غرض سے سرحد ترمیم کی جاوے اور ٹرکی جو مصارف جنگ چاہتا ہے اس میں تخفیف کرے۔  
اور سلاطین کہتے ہیں کہ یونان کے اختیارات فسخ نہیں کئے جاسکتے گو ممکن ہے کہ اس میں کچھ تخفیف کی جائے۔

## مجموعی یادداشت پر جرمن کا اعتراض اور سلطان کا شکریہ

۲۵۔ مئی۔ جرمن نے ٹرکی کے پاس مجموعی یادداشت بھیجی پر اعتراض کیا تاوقتیکہ یونان سلاطین کی تجاویز کو منظور کرے۔ سلطان نے شاہنشاہ ولیم کو ایک تار برقی بھیجی۔  
اور اس کے مشورہ کا شکریہ ادا کیا اور بیان کیا کہ میں اس پر آمادہ ہوں کہ اس سے فائدہ لے کر ٹرکی کیونکر فلاح کے استحقاق کو تسلیم کر سکتا ہے۔

۲۶۔ مئی سلاطین نے قطع طور سے ایک مجموعی یادداشت مع دیگر تجاویز کے گورنمنٹ ٹرکی کے روپر پیش کی جنکی تار برقی شنبہ کے روز بھیجی گئی تھی۔ جس پر جرمن نے تجویز کیا تھا کہ یادداشت پیش کیجاوے تاوقتیکہ یونان تجاویز سلاطین کو منظور کرے۔

## وزیر اعظم ٹرکی کی استقامت

افواہ تھی کہ خلیفہ قسطنطنیہ پاشا صدر اعظم نے علیحضرت کی خدمت میں التماس کیا کہ دولہ

ٹرکی کے مخالف ہیں جو ٹرکی کو نیست و نابود کرنے کے لئے سازشیں کر رہی ہیں۔  
 حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر معاملات میں یورپ کے مطالبات کو کامیابی کے ساتھ  
 مسترد فرمایا ہے۔ اس طرح تہسی کے بارہ میں اونچی خواہشوں کی پرواہ نہ کر کے مستقل  
 تصرف کیا جاوے کہتے ہیں کہ آخر میں وزیر موصوف نے بصورت نامنطوری درخواست  
 استعفاء منظور فرماتے جانے کی استدعا کی۔

### (نوٹ) شاہ یونان کے خیالات دربار چنگ

مسٹر فرینکلن بولین نے جنگا تعلق اخبار پیرس جیل سے اس گفتگو کا حال لکھا ہے جو شاہ یونان سے ہوئی  
 جس میں چند امور نہایت دلچسپ اور پراثر ہیں۔ شاہ جارج نے فرانسینی سرنگار کو یقین دلایا کہ مجھ کو آخر  
 ساعت تک مصالحت آمیز فیصلہ کی آرزو تھی۔ ہر محبت نے یہ بھی بیان کیا کہ بے شبہ مجھ کو عام راسے کی  
 مضطربانہ حالت سے کما حقہ واقفیت تھی لیکن عاجزانہ کارروائی یا تحریک مضر تھی جو لوگ ہمارے ساتھ تھے  
 ہیں یہ وہ اشخاص نہیں ہیں جو امور سلطنت کے ذمہ دار اور جوابدہ ہیں۔

ملک کا فرض مجھ پر یہ ہے کہ لڑائی سے بچنے کے لئے ہر ضرورت کو پیش کر دوں۔ میں ان شخصوں میں نہیں ہوں جو  
 تلوار طبعی کی وجہ سے لڑائی میں لیتے ہیں۔ میں نے بڑے مضرتناحت کے ساتھ اس بات کی امید میں  
 انتظار کیا کہ دول یورپ اپنی غلطیوں کی اصلاح کریں گے۔ میں نے فوجوں اور بیڑہ جہازات کے اس مقام پر  
 متعین کرنے میں ایک نیا بھی ضائع نہیں کیا جہاں سے وہ اپنی خاطر خواہ کارروائی کر سکیں۔ ہم کو اس  
 نازک حالت پر سخت حیرت ہوئی جس کا پہلے سے کوئی ہم و گمان بھی نہ تھا۔ ہمارے بدترین غم کو کبھی  
 ایسے موزوں حالات اور اسباب کے جمع ہونے کا خیال بھی نہ ہو گا۔ مجھے اطمینان کلی ہے کہ آئندہ ہم کو  
 اتفاق کے ذریعے سے قوت حاصل ہوگی اور ہمارا صبر تمام دنیا کی راسے کی پوری حاصل کر گیا۔ اگرچہ  
 سلطین عظمیٰ ہمارے خلاف ہیں لیکن ہر شخص ہمارا ساتھ دینے کو آمادہ ہے اور ہم اس بات پر جلد ناز  
 کریں۔ یہاں اس سوال کے جواب میں کہ یورپ کے اخباروں میں اب تک عداوت اور دشمنی پائی  
 جاتی ہے اور اصرار کے ساتھ اونچی خواہش ہے کہ یونان پر الزام لگائیں۔ شاہ نے کہا کہ ان کی غلطیوں

## ٹرکی کا جواب

طاقتو کے متفقہ نوٹ کے جواب میں ۲۸ ستمبر ۱۹۴۷ء کو بالائی کی طرف سے وصول ہو گیا  
اسکین شرائط صلح کی بابت کوئی بحث نہیں کی گئی صرف اس قدر لکھا کہ اب چونکہ التوا سے جنگ  
کی رسمیں ادا ہو چکی ہیں تو پھر جلد بازی کی جست و دل ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے سلطان  
سفیرانِ دحل سے اس معاملہ پر گفتگو کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ آخر اس جواب میں یہ بھی  
خواہش ظاہر کی گئی کہ صلح نامہ پر فرسالا میں دستخط کئے جائیں۔

کوئی اثر نہ پڑیگا۔ چند یونان کے مسائل نہایت ہی محدود ہیں لیکن یونانی قوم صرف انہیں مخصوص نہیں  
کر سکتی ہے جنہوں نے واقعات اور حالات کو زور دیکھا ہے اور جو ہمارے ساتھ بغیر کسی طرحی فدااری کے بڑا کوڑا لگوا  
رہے ہیں۔ آئندہ میں انہوں نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ یہ بھی بیان کیا کہ ہم اس لڑائی کے جواہدہ ہیں۔  
کیا ہمیں چیر چھاڑی؟ ایک کے مقابلہ میں سات کی مخالفت قابل غور ہے۔ ہمارے بازی ہمارے اعتبار میں  
کوئی فرق نہیں آتا۔ کیا ہمیں لڑائی کے چیرنے کی غرض سے اپنی فوج جزیرہ کریمین اور تازی جہان ہمارا  
غرض ہٹا کر لپٹے ان بھائیوں کی جانوں کو محفوظ رکھیں جنکو ترک ہلاک کر رہے تھے۔ درحالیہ یورپ سلطان سے  
صلح کی گفتگو کر رہا تھا اور کیا یہ بات سرحد پہلی پر تھی جہاں ہم سے آٹھ روز قبل ترکوں نے بھی محفوظ فوج  
طلب کی تھی جبکہ معلوم ہے کہ سرحد پر کچھ حادثے گذر رہے تھے۔ لیکن کیا ان چند بھائیوں کی نقل و حرکت اعلان  
کے لئے کافی دوائی وجہ قرار دی جاسکتی ہے۔ اول غرض یہ تھا کہ انکو سرحد سے اترنے کی اجازت نہ جاتی۔

شاہ نے مشاء کو نقصان رسائی یونانی سرحد کا حوالہ دینے کے بعد جب ترکوں کی باقاعدہ فوج نے انالیس  
تہا پر حملہ کیا تھا) مسندِ جہاد میں غمناک حالات بیان کئے۔ انہوں نے کہا اصل حقیقت یہ ہے کہ ہم  
بوجہ حملہ ہوا اور راست راست یہ ہے کہ ہم پر حملہ کرنے کے لئے حکم دیا گیا تھا۔ یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ ہم ٹرکی  
سے جنگ نہیں کرتے ہیں۔ جزیرہ کریمین کے سبب ہم میں تفرقہ نہیں ہوا بلکہ اور سارے میں جو بعد کو  
کہیں گے۔ غرض کہ تمام دحل غلام ہمارے خلاف ہیں اور چند قومیں تو کھلم کھلا ہماری مخالفت کر رہی ہیں۔  
آپ کہیں گے کہ یہ کیوں تو میں اکی تو منہ کے لئے تیار نہیں ہوں۔ بہر حال اگر وہ جنگ کے لئے چھین  
اور لڑائی سے خوف کیا تو یہ یورپین اتفاق کا فعل ہے۔

## یونان کا عذر اٹلاں

۲۸۔ یمنی کو یونان نے طاقتور کے نام ایک مراسلہ لکھا بدین مضمون کہ سرحد یونان میں کوئی تفسیر نہ دینا چاہیے (جیسا کہ طاقتور بجائے تھسلی دینے کے ملک یونان میں ٹرکی کی حدود کچھ بڑا دینا اور سرحد کو سیدھی کرنی چاہتے ہیں۔) کیونکہ اس صورت میں یونان کو اپنے ملک کی حفاظت کے لئے از سر نو جدید قلعے بنانے پڑینگے اور اوپر تازہ زیر باری کا پورا ٹوٹ پڑے گا۔

تشکلات کرٹ کی فاضل بحث پر شاہ جارج نے کہا۔ ”مجھے اب تک کوئی دول یورپ کا حال معلوم نہیں ہوئی قانون کے مطابق محاصرو قائم نہیں رہ سکتا یورپ میں یمن اُس مقام پر قیام کرنے کی وجہ سے دولت عثمانیہ کے اصول استبدادی کو شکست کر رہی ہیں وحقیقت یہ ہمارے دشمن کی مدد پر ہیں۔ اور ہمارے مقابلہ کو ہتھیار اٹھا رہے ہیں۔ یونان اور ترکوں کا جھگڑا اگر طے ہو جائے تو پھر تمام مداخلت کی طرف عداوت کا ایک نعل ہو جائے گی۔ بدقسمتی سے اس نازک حالت نے ہم کو اتحاد یا دیگر قومی قانون ایک بیچارہ بنائیں ہو۔“ علی ہذا پر مجبوری نے دفعتاً لڑائی کے پہلے ہمارے برہنہ مشرچ گفتگو کی۔ انہوں نے کہا یورپ کو بہت جلد یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ ہم کو لڑائی میں دیکھیں گے سے کوئی مسئلہ ملک اور قید کا قیام نہ رہیگا۔ تم بہت جلد دیکھو گے کہ ہمارے جہازات ایک بہت ہی بڑی کارروائی کے لئے طلب کیا گیا ہو۔ کیا تھسلی اور اپریس ہی تک جنگی کارروائیاں محدود رہیں گی۔ ہم بننے میں کہ ہم اپنے پرہیزگار کر سکتے ہیں لیکن ہم اور ہتھیاروں سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو ہم کو ..... ہم میں کافی بہت موجود ہے اور ہم اپنے حقوق کا تحفظ بخوبی کر سکتے ہیں ہمارا یہ خیال ہے کہ ہم تمام دنیا کے مقابلہ میں تمہارا ہیں یہاں تک کہ فرانس بھی ہے بالکل علیحدہ ہو کر کتے ہو کہ یورپ قبل اس طوفان کے نمودار ہونے کے جس کا وہ بانی ہے ہٹ آئیگا لیکن مجھے بخوبی معلوم ہے کہ وہ ایک طولانی اور خونریز جنگ کے لئے نہایت بے قرار ہے اگرچہ بدقسمتی سے بہت دیر ہو گئی ہے لیکن ہم کو آئندہ انصاف پر یقین رکھنا چاہیے کرٹ کے معاملہ میں حق اور انسانیہ کے خلاف ایک بہت بڑا جرم سرزد ہوا ہے اور اس کی گوشمالی شروع ہو گئی ہے۔

اس مراسلہ میں یونان نے یہ بھی لکھا کہ ہم صرف بہت تھوڑا زراعت اور ان دے سکتے ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ تاوان جنگا بھی دیا جائے اور قرضخواہوں کو بھی بھگتا جائے اس کے علاوہ یونان کو آئین بھی عذر ہے کہ یونانی رعایا سے ٹرکی کے حقوق میں کسی قسم کی تخفیف کیجاوے۔

### جواب الجواب منجانب سفیران

بالجالی کے نوٹ مذکورہ بالا کے جواب میں، سفیران کو سفیران یورپ نے لکھا کہ ہمیں التوا ہے جنگا کے ختم ہونے میں کوئی عذر نہیں ہے اور اسی کے مطابق ہم انھیں ہر کارروائی کردیگو لیکن اس کے ساتھ ہی ہماری اسے یہ کہ شرائط صلح پر بحث فی الفور شروع ہو جانی چاہیے۔

۳۰ مئی - قسطنطنیہ - ایک سلطانی فرمان جاری ہوا جس میں مہلت جنگا سپردہ روز کی ۲۰ مئی سے قرار دی گئی باہن شرط کہ ہر روز زیادہ کیجاوے اگر گفتگو صلح ختم نہ ہو۔

### رعایتی حقوق یونان

کیسی پولیشن یعنی رعایتی حقوق یونان کی موقوفی کی شرط و ضمانت شرائط مصالحت میں اوپر لکھی جا چکی ہے۔ اوسکا مطلب اور حقوق کی تشریح معلوم کرنا لازمی ہے چنانچہ رعایتی حقوق کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ وہ بعض ان مراعات کا نام ہے جنکو یکے بعد دیگرے تمام فرمانروایان سلطنت عثمانیہ ان بیرونی سلطنتوں کے باشندوں کے باب میں ملحوظ رکھتے آئے ہیں ان نے ترکوں کی عملداری میں سکونت اختیار کی ہے۔ یہ رعایتیں قرن اوسط کے ابتک چلی آتی ہیں اور ابتدا میں مثل اوسکے مغلوں نے انھیں سناہن کے حق میں عطا کی تھیں۔ یہ محض تجارتی رعایتیں تھیں بعد امداد ایام و زوال سلطنت عثمانیہ ہندستان کی طرح ترکی میں بھی وہ عہد نامجات کی برابر گراں قدر ہو گئیں اور ٹرکی سے زبردستی بھجائے ان دوسری سلطنتوں کے حفاظت ٹرکی یا دوسری باتوں کے جو اونکی بابت دعویٰ کر لیا قوت رکھتی تھیں حاصل کیجئے لگیں۔ ان رعایتی حقوق کے بموجب جو مراعات ملحوظ کر لگی

جاتی ہیں وہ یہ ہیں۔ ہارات ٹیکس سے علاوہ محصول کسٹم کے (اور جو بیرونی اشیاں غیر منقولہ جامداد رکھتے ہوں تو ٹیکس اراہنی سے) ٹریکیٹن رہنہ سے اونکی طرف سے سکونت حق کا ضائع نہونا۔ اور کل عدالتوں کے اعتبار سماعت سے اونکا بری رہنا۔ یہ آخری رعایت البتہ مستثنیات اور حدود کی پابندی اور اسکی تفصیل بہت طول طلب اور پیچیدہ ہے پس اسقدر کہنا کافی ہے کہ اجنبی اشخاص کے حق میں اس رعایت کے ہونے سے ہمیشہ طرح طرح کے جھگڑے بالخصوص مصر میں جہاں اونکی وجہ سے شاماتی عدالتیں مقرر کرنا پڑیں پیدا ہو کرتے ہیں اور قبل اسکے بارہ مختلف ملکوں کے مابین اونکی وجہ سے چیدگیاں واقع ہوئیں فی الحال جو سلطنتیں یہ رعایتی حقوق رکھتی ہیں اور اسکے نام یہ ہیں۔ یعنی یورپ میں فرانس۔ اطالیہ۔ انگلستان۔ جرمنی۔ آسٹریلیا۔ روس۔ ہالینڈ۔ سویڈن۔ ڈنمارک۔ بلجیم۔ ہرنگال اور یونان۔ اور نئی دنیا میں ممالک تھیو امریکا و برازیل۔

## رعایتی حقوق یونان پر سرفرڈلز کی تحویر

رعایتی حقوق یونان کے تاریخی حالات کہے بارے میں بہت کچھ اختلاف رائے ہے۔ اس موقع پر سرفرڈلز کی تحویر کا حوالہ دینا سب سے سرفرڈلز اپنی تاریخ مصر میں لکھتے ہیں کہ ابتدا میں جو رعایتی حقوق ادا کئے گئے وہ اصل میں معاملات کی حیثیت نہیں بلکہ زیادہ معاملات کی حیثیت سے دئے گئے تھے۔ اس زمانہ کے سلاطین ٹریکیٹن نہ تو مغرب کی عیسائی سلطنتوں کو اس قابل سمجھتے تھے کہ انکے ساتھ برابری کا برتاؤ کیا جاتا اور انکا خاص شمار یہ تھا کہ جو رعایتیں وہ عثمانیوں کے معاوضے میں اسی طرح کی رعایتیں دوسری سلطنتوں میں ادا کئے ساتھ کیا ہیں۔ جن زبردست خود مختار فرمانرواؤں نے ابتدائی رعایتی حقوق عطا کئے تھے وہ اس خیال پر مسکراتے لگتے کہ جو رعایتیں وہ قریب

حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہیں کہ سیقت ان کے جانشینوں کی کمزوری اور سخت پریشانی کا باعث ہو جائیں گی۔

دنیا کی سب سے ہماری سلطنت کا حدود سے چند بیرونی ملک کے تاجروں کو اپنے شاہانہ اختیار کی کوئی جزو اپنی خوشی اور مرضی سے دیدینا اور یہ بات ہی۔ (ان تاجروں کو وطنی گورنمنٹیں بہت ہی دور دراز مقامات پر واقع تھیں۔ اور ان ایام میں بظاہر ٹریڈ کے بالکل ہی منصف تھیں۔ اور اس وجہ سے ذرا بھی گمان نہ تھا کہ جو حقوق انہوں نے گئے تھے انہی تکمیل ایسی سخت پابندی کے ساتھ باہمی جاوے گی) اور یہ بالکل دوسرا امر ہے کہ وہی سلطنت ضعیف اور زوال پذیر ہو گئی۔ اور اب اسکو بیشمار تندرستوں ان اجنبی باشندوں کا سامنا کرنا پڑا جو ایسے حقوق سے مسلح ہیں۔

### سلطان المعظم کی نسبت اخبار کرانیکل کی رپ

کرانیکل نے جو اکثر موقع پر ترکوان اور اس کے سلطان کے ساتھ اظہارِ تعصب کرنا شروع کیا۔ یہی مشہور ہے کہ سلطان نرمی پر مائل ہے مگر پھر بھی وہ اس سے بہت کچھ زائد طلب کر گیا جو دولِ عظام کا ارادہ ہو۔ اسکی مادت میں داخل ہے کہ وہ جس چیز پر اڑنٹھے اسے آسانی سے نہیں چھوڑتا۔ سارے لٹین یہ لگا کرتے ہیں کہ امویہ بن ابی سفیان نے جب کوئی اسے قایم کرتا ہے تو پھر اس سے مشکل ہوتا ہے۔ ہرمون تک اس نے تمام یورپ کی سلطنتوں کو انگلیوں پر نچایا حالانکہ سب کے سب یہ کہتے رہے کہ اسکی ذات بلکہ سلطنت تک ایک دن میں نیست و نابود ہو سکتی ہے مگر آج اسکی وہ حالت نہیں جو اندون میں تھی وہ اسوقت ایک ایسی فوج کا پیشوا ہے جس نے نمایاں فتح حاصل کی ہیں بلکہ سچ پوچھو تو وہ آج ایک قوم کا سردار ہے جس میں ایک نئی روح پونگی گئی ہے اور جس نے نئی زندگی پائی ہے۔ اسلام جو سامون اور

قسطنطنیہ کے گشت خون اور قتل و غارت کے بعد پست ہو گیا تھا آج اس کے دم سے قوی ہو گیا بلکہ اس کے دجو پر فخر کرتا ہے۔ یورپ میں بھی اب اس کو بہت بڑی وقعت حاصل ہو گئی ہے اور کثرت سے طلبدار ہو گئے ہیں۔ بڑے بڑے زبردست بادشاہ آسٹریا کے جینہ دارون میں آج کی حالت کا بچھلے ماہ کی حالت سے مقابلہ کیا جاوے تو کتنا فرق ہے۔ اوسوقت اس سے اپنے تحت و تابع بلکہ مملکت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا اندیشہ تھا اور آج وہ دن ہے کہ یورپ اوس پر حاکیانہ کارروائی نہ کرے۔ اور بے وقت میں جبکہ سکا اسکا یورپ کے دونوں میں بٹھ گیا ہے اس کے منہ سے اس کلمہ کا نکلنا کہ ہم نرمی پر مائل ہیں بڑی سرت اور خوشی کے ساتھ سنا جاوے گا۔

## واقعات بعد از جنگ

۱۔ کیم جون۔ اکثر باغیوں کے سرغنے کریش کی خود مختاری اس شرط پر قبول کرنا چاہتے تھے کہ ترکی فوجیں دمان سے نکل جاویں۔

۲۔ جون۔ بالیالی نے سفیران دول عظام کو اطلاع دی کہ ناقصہ شریط صلیح التوا و جنگ منظور ہو۔ بالیالی نے کل دول عظام کو دعوت دی کہ کل سے مصالحت کی بابت گفتگو شروع کریں۔

۳۔ جون۔ فرانس نے کریش کی خود مختاری کے بارہ میں ایک تجویز پیش کی جس میں تجویز کیا گیا کہ مالک غیر کی پولیس بھرتی کیا جاوے اور سلطنت باغیوں کے اعتبار پر قرضہ دلسطے اخراج کیے گیا جاوے۔ روس اور انگریزوں نے اس تجویز کو پسند کیا۔

۴۔ جون ۱۹۰۸ء کریش کے لوگوں نے برماختی خاصہ سفیران نامی کے صوبہ کی گورنمنٹ قائم کی۔

۵۔ جون ۱۹۰۸ء میں سفیران ملک غیلاہ توفیق پاشا کے گفتگو مسلح شروع ہوئی۔

بیانات قرار دی گئی ہے کہ ایم لیدوف دوبارہ ترکی میں یونی سرحد کے اور ایم کلین دوبارہ

اختیارات یونانیوں کے اور سر غلبہ کریں دربارہ اواسے مصارف جنگ کے ایک ایک یا دہ  
طیارہ کرکند۔

۵۔ جون۔ مختلف علامات کی موجودگی سے ثابت ہونے لگا کہ ترکی تباہی کر رہا ہے  
کہ قسطنطنیہ میں بہت دھڑکے لئے قبضہ کرے۔ گورنر جج اور اسکول ماسٹر مقرر ہوئے ہیں۔ اور  
ٹرکی سے لوگوں کے حرم بھی داخل ہونے لگے۔

۵۔ جون ۱۹۱۴ء کو مقام پیرامین جو طبعہ سفیرون اور توفیق پاشا کا جمع ہونا کہ دربارہ  
شرائط صلح ترکی و یونان کے بحث کیجاوے اس میں قایم مقامان گریٹ برٹن فرانس  
اطلی نے قطعی برخلاف اس تجویز کے بیان کیا کہ قسطنطنیہ سلطنت ترکی میں شریک کیجائے۔

۶۔ جون ۱۹۱۴ء۔ گورنمنٹ ترکی نے جو باودشت سفیرون کو پیش کی اس میں ترکی دعوے  
کرتی ہے کہ قسطنطنیہ کو پھر اپنے ملک میں شریک کرے۔ کیونکہ جن شرائط سے وہ مقام  
یونان کو دیا گیا تھا اس کا علمدہ آئینہ نہیں کیا گیا۔ گورنمنٹ ترکی پھر اپنی خواہش ظاہر کرتی ہے  
کہ یونان کو جو اختیارات دئے گئے تھے وہ خالی کئے جاویں کیونکہ یونان نے اس کا خراب  
برتاؤ کیا اور دربارہ مصارف جنگ کے یادداشت میں بیان ہوا کہ فاتح اپنا نقصان پورا  
کرے نہ سستی ہے۔

۷۔ جون ۱۹۱۴ء۔ پندرہ یونانی والٹیر کریٹ کو اس غرض سے واپس آئے تھے کہ ترکی  
لوگوں کو ترغیب دیکر آوازہ ہنگ کریں لیکن جہاز سے اترنے وقت گرفتار کر لئے گئے۔

۹۔ جون۔ اس خبر سے انجمن سرزمین سخت تشویش پھیلی کہ سفیران متعینہ قسطنطنیہ نے  
صرف نشر و تحریک کی کہ کس بنا پر فیصلہ ہوتا چاہیے اور ترکی اور یونان کو اس بات پر مجبور کیا  
کہ وہ خود اپنا فیصلہ کر لیں۔

۱۰۔ جون۔ سفارتہاں متعینہ قسطنطنیہ نے تین کمیشن تجویز کا رول کی مقرر کرکے جن میں

اٹاچی میں تاکہ انگلوں سے سرحد تھلی اور مصارف جنگ اور یونان کے انتظامات کے بارے میں جان کریں۔

۱۰۔ جون۔ گورنمنٹ ٹرکی نے ان الزامات سے انکار کیا جو اس نے اپنی بادشاہت میں لگائے گئے تھے جو سلطان کے پاس بھیجی گئی تھی کہ تھلی اور اسپر میں ترکوں نے سخت جو زور ظلم کیا ہے۔

۱۰۔ جون۔ اخبار ڈوینی نیوز کے نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے تحریر کیا کہ توفیق پاشا نے سفیرانِ اولیٰ یورپ کو اطلاع دی کہ اسے ملکِ باعلاقہ کا وہاں دینا جو خون کے دریا کے فتح کیا گیا ہو مذہبِ اسلام کے خلاف ہو۔ اسی ذریعہ سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ سفیر برٹن نے اس بارہ میں توفیق پاشا کی تائید کی۔

۱۱۔ جون۔ ٹرکی نے تھلی میں جھڑپوں کی فراہمی کس کا حکم دیا اور فرس لائین ایک ترک گورنر مقرر کیا۔

۲۸۔ جون۔ قسطنطنیہ میں سفیروں نے جو ایک فینانش کمیشن مقرر کی تھی اس میں ایک رپورٹ تیار کی کہ یونان کے اخراجات جنگ کے لئے چالیس لاکھ پونڈ سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔

۵۔ جولائی۔ ایم ڈیلفیس سابق وزیرِ عظمِ یونان نے ایجنٹ من برٹش وزیر کے کہنے پر کہ یونان کی مالی حالت اکی گمرانی کسی دوسری دولت کو تفویض نہیں کیا جی جیسا کہ دولِ یورپ کا خیال ہے۔

۶۔ جولائی۔ یونانی سرحد کے متعلق وزیر اسے ٹرکی نے طاقتوں کے متفقہ نوٹ پر دستخط کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ تھلی میں سے ایک اچھے زمین یونان کو واپس نہ بجاوے گی۔

فریئر عظمیٰ نے سلطان کو اطلاع دی کہ من ہرگز مجوزہ کاغذ پر دستخط نہ کروں گا۔ ایک جرمن لارڈ نے کہا کہ ٹرکی یونان کے لئے اس کے منوائے کے لئے ۱۸۸۸ء

کی طرح قسطنطنیہ پر روسی فوج کے جمع ہونے کی ضرورت ہو۔

روس نے ایک گشتی ٹھہری طاقتوں کو بھیج کر فیصلہ کا جلدی فیصلہ کرنا۔

۸۔ جولائی۔ ترکی نے بھی ایک اسلے میں سماء یونانی سرحد کی نسبت اپنی عزتات خوب وضاحت سے بیان کئے کچھ عرصہ کے لئے ترکی کے خلاف ساری طاقتیں تنقید ہوئیں۔ سفیر آسٹریا نے توفیق پاشا کو لکھا کہ سرحد نشلی کی بابت اگر باجالی گفتگو کے لئے کوئی دن معین فرمائے گا تو سفیران یورپ اپنی اپنی طاقتوں کو لکھ دیں گے کہ بسببیں تعجیل بطور خود کار دیوائی کریں۔

سفیران یورپ نے ایک متفقہ یادداشت باجالی میں پیش کی کہ سرحد کے معاملہ میں خیریت نہ شہنشاہ آسٹریا نے تھلی کے معاملہ میں سلطان کے مراسلے کے جواب میں لکھا کہ باجالی اگر طاقتوں کا کہنا مان لے گا تو اسکا فائدہ ہو۔

شہنشاہ جرمنی نے بھی سلطان کو یہی جواب دیدیا کہ انسوس ہر ساری طاقتوں کے خلاف کاروائی نہیں کر سکتا۔

۱۰۔ جولائی۔ پریسبیڈنٹ فارو دومرے سلاطین یورپ نے بھی سلطان العظمیٰ کو جواب دی دیا کہ شرائط صلح میں ہمنے جو لے دی ہے وہ آپ کو قبول کر لینا بہت مناسب نظر آتا ہے۔ ۱۲۔ جولائی۔ توفیق پاشا نے سفراء دول یورپ کو اطلاع دی کہ یونانی سرحد کا مقدمے طے ہونے کی بابت منہبہ کے دن ہم کچھ کہیں گے۔

۱۳۔ جولائی۔ جواد پاشا جو سابق میں وزیر اعظم دولت عثمانیہ تھے کریٹ میں فوجی سیلاب تھوڑے ۱۴۔ جولائی۔ سفراء دول یورپ نے شنبہ کے روز مجوزہ اخراجات جنگ اور یونانیوں کے لئے ہاراک ترک میں رعایتی حقوق مشورہ کرنے کے لئے چند تجاویز پیش کیں۔

۱۵۔ جولائی۔ بموجب خبر نامہ نگار ٹائمز۔ سلطان نے ذکی پاشا اور سید الدین پاشا کو

صلح کے طے کرنے کی غرض سے توفیق پاشا کے ساتھ فوجی ڈیپلیگٹ مقرر کیا لیکن سفیر نے توفیق پاشا کے ساتھ اور کسی کا ہونا ناپسند کیا اور اس لئے ایک ہفتہ کے لئے حبلہ منوی رہا۔

۲۰ و ۲۲ جولائی - سفیر نے جو نقشہ اسحاق سرحد کا بنا کر توفیق پاشا کو پیش کیا تھا وہ سلطان نے نامستور فرمایا اور اس لئے سفیروں سے گزر کر اب یہ فیصلہ وزراء دول میں جا پڑا مگر ۲۳ کو اسکے خلاف سلطانی اعلان کئے جانے کا شہرہ ہوا یعنی ترسیم سرحد ترکی کی قدر تبدیل شرائط کے ساتھ باجعالی نے مستور کر لی۔ خرچہ جنگ کا تخمینہ سفیر حرن کے سپرد کیا گیا۔

(نوٹ) استغاثہ سلطان جواب شہنشاہ آسٹریا  
۸ جولائی کو سفیر دولت کو روپے موافق ہدایت اپنی اپنی گورنمنٹوں کے سرحد تہی کے قائم کرنے کی نسبت بتکرار مطالبہ سابق توفیق پاشا کے پاس ایک متفقہ یادداشت روانہ کی جبکہ مضمون حسب تلخیص  
ہجاء اسٹینڈرڈ طریقہ ذیل تھا۔

”ہم سفارے دول جسکے تحت ذیل میں ثبت ہوئے ہیں مالی جانب زیر صیغہ خارجہ دولت عثمانیہ کی خدمت میں عرض پرداز ہیں کہ چونکہ باجعالی کی طرف سے ترسیم سرحد تہی کے متعلق ہنوز کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے لہذا ہمارے متفقہ بیان ذیل پر بحال کیا کرنا ضروری ہے۔ مجوزہ سرحد باغرض جنگی فوجی اٹاچیوں نے جو تجویز کی ہے اور اب مالی میں پیش کی ہے۔ دول غلام پورپا ہی تجویز کو مستور کرتے ہیں اور اسی بنا پر دول اتفاق کر لیا ہے کہ دولت عثمانیہ کو یقین دلایا جائے کہ ہمیں مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ ان فراموشوں کا انتہائی کر دین جسکے سبب سے صلح میں تاخیر ہوئی ہے جو مفید اعراف و عہد ہے۔“

مذکورہ بالا یادداشت متفقہ کے وصول ہونے کے بعد سلطان اعظم نے سلاطین یورپ کے پاس استغاثہ مستجدیاً بلا واسطہ روانہ کیا اور اس میں جدید سرحد سلامبریا پر معاوضہ کیا۔ سلاطین و بربریزٹ فرانس کی طرف سے جو جواب آئے وہ بالکل ایک سے ہیں۔ سلطان کو یہ صلح دہی کہ تجویز پیش کردہ سلاطین کو تسلیم کر لیا جائے۔ فرانسس جوزف آسٹریا نے سلطان اعظم کے ایک خاص استغاثہ پر جواب دیا وہ حسب ذیل ہے۔ ”جو غافل اور وفا دارانہ اتحاد مجھ کو حضرت والا سے حاصل ہے

۲۸۔ جولائی۔ منجانب یونان خرچہ جنگ کی بابت روس نے تجاویز جرمن سے اختلاف کیا اس لئے سفیر جرمن نے اپنی گورنمنٹ کو اس بارہ میں تحریر بھیجی۔

۲۹۔ جولائی۔ جرمن کی رائے ہے کہ اگر سلاطین یونانی الی حالت کی نگرانی اور اخراجات جنگ کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں تو ترکی فوج تھیلی سے قدم نہ اٹھا سکی۔

۳۰۔ جولائی۔ جنگ کے متعلق سفار نے ایک تجویز کی جس کو جرمن نے پسند کیا لہذا تصفیہ کی امید تازہ ہوئی۔

چارملین پونڈ (ماکرود روپہ) جو فینانشل کمیٹی نے تجویز کیا اس کے لینے سے باجیالی نے قطعی انکار کر دیا اس لئے کہ خرچہ اس سے کمین زیادہ ہوا ہے۔

یکم اگست۔ سفیرین نے صلحنامہ کے ابتدائی شرائط فلم بند کئے لیکن توفیق پاشا جنت ایسی ترمیمیں تجویز کیں جو باعث اختلاف سلاطین تھیں۔

۷۔ اگست۔ گورنمنٹ یونان کی طرف سے ایک یادداشت سلاطین کی خدمت میں روانہ ہوئی جس میں یہ تجویز پیش ہوئی کہ ترکی کو خرچہ جنگ دینے کے لئے کوئی شخص اس کو جوڑے

اور جس کے سبب سے حضرت اعلیٰ موجودہ حالت میں مجھے جائز استغناء فرمانے ہیں اسی کی رسوے میرا فرض ہے کہ میں اپنی ذاتی بہتری اور نیز یورپ کے شرائط میں کردہ کے بنیاد پر آپ یونان کے ساتھ صلح کر لیں۔ لشکر کی آماجہین کی کمیشن کے ذریعہ سے جو سرحد تجویز ہوئی ہے وہ مطابق اسی اصول کے ہے جو باغراض جنگی مطلوب جو۔ اور جبکہ حضرت اعلیٰ نے مسادی احوال میں تسلیم فرمایا ہے اور یہی سرحد ترمیمی ہے جو بشمول دوسری شرائط صلح کے منہماے گذشت ہے۔ جبکہ اول تنقہ یورپ بطور انصاف کے مختبر کر رہی ہیں اور جبکہ بنا پر یہ امر ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یورپ میں امن و امان کی حالت قائم رہنے کی یہی ایک مضبوط ضمانت ہے لہذا میری بھی استدعا ہے کہ حضرت اعلیٰ میری اس صلاح نیکہ توجہ عاجلہ مستعمل فرمائیں۔ ممنوع پر میں تجویز اس خاص دوستی اور اعلیٰ احترام کا اظہار کرتا ہوں جو جبکہ آپ کی نسبت حاصل ہے۔

اس خط کی کاپی نے جناب سے ملنے کے بعد میں نے اس کو اس کے ساتھ ساتھ دیا ہے

قرض دے اور اس قرضہ کی ذمہ دار ایک ایسی کمیشن ہو جس میں قرض اہل کی طرف سے  
اراکین مقرر کئے جائیں جس سے دوسرے سلاطین کو یونان کی مالی حالت کے گراں بیخ  
کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

۱۰۔ اگست۔ گورنمنٹ یونان کی اس تجویز سے قرض لینے والوں کو تشفی حاصل نہیں ہوئی  
اس لئے گورنمنٹ یونان کو قرض لینے میں کامیابی کی امید نہیں اور تحصیل کا ملک اور قس  
تک خالی نہ کیا جائیگا جب تک کہ یونان کی مالی حالت زیر نگین سلاطین یورپ نہ ہو۔

۱۱۔ اگست۔ ٹائمز کے نامہ نگار نے ایجنٹس پر سخت یونان سے اطلاع دی کہ خرچہ جنگ  
یونان سے نہ وصول ہونے کی وجہ سے دولت عثمانیہ نے صاف جواب دیدیا ہے کہ ہماری  
فوج ملک تسلی خالی نہیں کر سکتی۔ اگر دس لاکھ پونڈ کی پہلی قسط دہدی جاوے تو ترکی افواج  
تسلی سے نکلنا شروع کر دیتی۔ گورنمنٹ یونان نے سلاطین یورپ کو جواب دیا ہے کہ اگر وہ  
باہر کے قرضداروں سے انتظام کرنے کے لئے اسکو اجازت دیں تو وہ خود قرضہ نکال کر  
جنگ ادا کر سکتے ہیں اور اگر اونکی خواہش ہو کہ یونان کی مالی حالت اونکے زیر نگین رہے  
وہ اس امر میں مجبور ہے۔

### جواد پاشا کی تقرری بہ عہدہ گورنری کرٹ

جواد پاشا سابق وزیر اعظم کی تقرری سے یورپ نے رضامندی ظاہر نہ کی۔ اخباری  
لکھا کہ خوف ہے کہ "کرٹ میں انکی موجودگی سے برا اثر پیدا ہو"۔ پاشا مہوف  
رونگی سے پہلے استانہ علیہ میں حاضر ہو کر باریابی سے مشرف ہوئے تو اعلیٰ حضرت  
اسطرح ارشاد فرمایا۔ "مابذولت تمیز ان خدات بلیا کے صلہ میں جو مابذولت اور خود  
اپنی سلطنت کے لئے تمنا انجام دے ہیں کامل طور سے بھروسہ کرتے ہیں۔ چونکہ تم تمام  
مسلمانوں کی نظر میں محبوب اور عیسائیوں کے نزدیک منزہ شخص ہو اور نیز یورپ بھی غیر اعتماد

کر تا ہوا لہذا بادشاہ اقبال قمر کو کرپٹ کی فوجی سپہ سالاری سے عزت بخشے ہیں۔

جواد پاشا کے رخصت ہو جانے کے بعد سلطانی فرمان صادر ہوا کہ شاہراہ پاشا برادر جواد پاشا کو جی کشتہ در لانا مارے لیدر کے ایک محبہ مقرر ہوں اور جواد پاشا کے داماد نظربے کو عثمانی تہہ سے سرفراز کیا جاوے۔ ایک بیان کے موجب اہل کرپٹ نے جواد پاشا کی گورنری پسند کی اور بالعالی اس پسندیدگی کی بابت تاہیجا۔ ترکی سرکاری طبون میں جواد پاشا کی تقرری اس بناء پر محمول کی گئی تاکہ گورنمنٹ شامیہ اور سلاطین یورپ کے امیر المجدون میں استقامت قائم ہوا اور پاشاے موصوف کو اور واپس اس لئے ترجیح دی گئی کہ وہ کرپٹ کے حالات سے بخوبی واقف رہیں آپ کی انتظامی قابلیت مشہور نامہ ہے۔

نیوٹری پریس کے نامہ نگار سے ملاقات۔ نامہ نگار نے تقرری کے بعد اقبال جزیرہ کی بابت اسے بتایا تو جواد پاشا نے کہا کہ اپنی مرتبہ جبکہ میں گورنر کرپٹ مقرر کیا گیا تھا تو بمقابلہ جس کے دماغی حالت بہت تیر تھی تاہم عرصہ قلیل میں تھوڑی سی فوج سے امن امان قائم کر دیا گیا اور زیادہ خوشخبری سنوئے پائی۔ اوشوان نے کہا کہ وہ جزیرہ میں پہنچتے ہی متحدہ دول کی امیر حضرت کو ان غلامی تدابیر کے عمل میں لانے کی جو امن قائم کرنے کے لئے ضروری ہیں اعلان دینگے اور کہا کہ متحدہ دول کے امیر البحر و وسائل قیام امن کے لئے اب تک کام میں لائے وہ بالکل ان تدابیر کے برعکس ہیں جو اگر اچلے تھے تو امن اور اگر وہی تدابیر برقی جاؤنگی جو اب تک برقی جا رہی ہیں تو اسکا انجام بھڑا کے کہ جزیرہ دیران ہو جائے اور اسکی آبادی نیست و نابو ہو جائے اور کچھ نہ ہو گا۔ جواد پاشا نے جزیرہ میں پہونچکر تھوڑا سا تفسیر کریں اور مسلمان اور عیسائیوں کے باہم اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی اور محصور مہاجرین غلامی کا انتظام کیا۔

۳۳۔ اگست۔ لاڈ سائبر نے ایک تجویز سلاطین غلام کو پیش کی کہ یونان

کو اجازت دیجایے کہ وہ اخراجات جنگ کا روپیہ دولت عثمانیہ کو کسی سے قرض لے کر ادا کرے اور تمام سلاطین کی نگرانی اور قدر حاصل یونان پر مبنی چاہو جس سے قرض کے روپیہ کا سود ادا ہو سکے۔ ۲۴۷۔ اگست۔ لارڈ سالسبی نے تسلی کو خالی کرنے اور اخراجات جنگ ادا کرنے کے لئے جو تجویز پیش کی سلاطین عظام نے اسکو پسند کیا اور یونانی گورنمنٹ سے دریافت کیا کہ اس قرض کو ادا کرنے کے لئے کس قدر مھنوں سے وہ دست بردار ہو سکے گا۔ ۱۳۔ اگست۔ بجاوہ اس سوال کے گورنمنٹ یونان نے سلاطین کو اطلاع دی کہ خرچہ جنگ کے بلا قاطع ادائیگی میں یونان محاصل ٹھاپے سالانہ ایک کروڑ سو لاکھ درہم دینے کے لئے موجود ہے۔ ۱۴۔ ستمبر۔ باب عالی نے سفراء کے نام ایک مراسلہ کو ذریعہ اطلاع دی کہ عہدِ ولایت کرپٹ پر ایک عثمانی شخص کا تقرر ہوگا اور ترکی فوج جزیرہ میں قائم رہے گی سفیر یونان نے اتمام صلح نامہ تک اسکا جواب دینا ملتوی رکھا۔ ۱۶۔ ستمبر۔ سلاطین یونان کی درخواست قبول کی کہ اس کے تجارتی تعلقات ترکی سے از سر نو قائم کرادے جائیں۔ ۱۷۔ ستمبر۔ گورنر کرپٹ نے بجانب بالبال مجوزہ شدہ کہ عدالت قائم کئے جائے پر اعتراض کیا جس سے سلطان العظمیٰ کے شاہی حقوق میں نقص ہو نیکا احتمال تھا۔ نیز متحدہ یورپین پورس کے تقرر کی تردید کی۔ ۱۸۔ ستمبر۔ بالآخر تصفیہ ہو گیا۔ سفراء دول قسطنطنیہ نے بالآخر عہد نامہ صلح مابین یونان کے سودہ میں نئی شرائط کو قطعی طور پر داخل کر لیا۔

دفعات مصالحت میں رجبہ صلح نامہ مجوزہ دول یورپ

### و باب عالی

بخارہ فرنگیہ رزینا کے ایک نہایت مہتمم اور باخبر نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے ابتدائی مجوزہ دول یورپ بالبال کی تفصیل اس طرح پر لکھی۔ "چونکہ طاقتوں نے یونان کے فوائد و اغراض اپنے فائدہ میں لئے ہیں اور ترکی نے طاقتوں کی مداخلت اس بارہ میں منظور کی ہے

ذیل کی گیارہ دفعات سفیرانِ دول یونانیہ اِلبالی کے مشورہ سے تیار کی ہیں :-  
 (۱) حد بندی سرحد روم و یونان کے نقشِ مسئلہ کے مطابق ہوگی اور اس کے مطابق حد بندی کا رومانی ابتدائی عہد نامہ پر دستخط ہونے کے ۱۴ روز بعد شروع ہوگی اور ترکی اور یونان اور دول یورپ کے وکلاء اسکو سرانجام دینگے اور آخر الذکر بصورتِ پیش آنے کسی تنازعہ کے ثالثی کریں گے۔  
 (۲) یونان ترکی کو پالیس لیا کہ پونڈ تاوان جنگ دیگا دول یورپ اس غرض سے تداریک اختیار کرتے ہیں کہ پرانے قرضوں کے استحقاق کو ادائیگی تاوان جنگ سے کوئی نقصان نہ پہنچے اور اس واسطے وہ محض سلطنت کو نئے اور پرانے قرض ادا کئے جانے کے واسطے اپنے اہتمام اور نگرانی میں لیتے ہیں۔  
 (۳) جو حقوق اور فوائد یونان کو آغاز جنگ سے پہلے ترکی میں حاصل تھے وہ بدستور رہیں گے۔  
 (۴) ابتدائی شرائط پر دستخط ہو جانے کے کم از کم ۱۴ روز بعد یونان کے خاص قاصد قسطنطنیہ آویں گے اور آخری عہد نامہ پر دستخط کریں گے۔ انہیں قیدیوں کا تبادلہ ہمیشہ کے واسطے صلح و امن کے بے شک بحری تجارت اور جہازات کی آمد و رفت اور ان لوگوں کو ہر ماہ نوں کا دیا جانا ملے ہوگا جنکی املاک کو جنگ سے نقصان پہنچا ہو۔

(۵) مزید برآں انہیں تین مہینے بھی ہونگی۔ (۱) تعلقات بین الاقوامہ (روم و یونان) کا حل اور ان کے ضوابط۔ (۲) قطع طور پر یونانی سفیر متعینہ اور ترکی سیاست کے تعلقات کا فیصلہ۔ (۳) تصفیہ متعلق ان جرائم کے جو ایک فریق کی سلطنت میں سرزد ہوں اور مرگے دوسرے فریق کی حاکماری میں بھال کر پناہ گزین ہو۔

(۶) ابتدائی شرائط پر دستخط ہو جانے کے بعد روم و یونان میں لڑائی کی حالت بالکل معدوم سمجھ لی جائیگی نہ کہ فیوجین فوراً خطِ سلیمس پر ایک سہ آہنگی۔ اور ترکی کے مفید مطلب موقع جنگ کی حدود کو یوں پر متصرف ہوگی جب تک کہ یونان اگلے تاوان جنگ نہ ادا کر دے۔

(۷) ابتدائی شرائط پر دستخط ہونے کے بعد دونوں ممالک میں بدستور سابق تعلقات

از سر نو تازہ ہو جائینگے۔ دونوں سلطنتوں کی رعایا ایک دوسرے کے ملک میں پوری آزادی کے ساتھ اپنے کاروبار انجام سے سکے گی۔

(۸) یونان کے سفیر اور باشندے سلطنت عثمانیہ میں اپنے اپنے کاروبار شروع کر دیں گے۔  
(۹) مقدمات جو جنگ چھڑ جانے کے باعث ملتوی ہو گئے تھے طریق سابق کے مطابق عدالتوں

میں پیش ہو کر طے پائیں گے اور نئے مقدمات قانون میں الا قوام اور نیز معاہدہ روم و یونان قرار یافتہ ۲۶۔ فروری ۱۸۹۶ء کے مطابق فیصلہ ہونگے۔

(۱۰) ٹرکی کو حق حاصل رہے گا کہ دوں یورپ کے سامنے اس سلطانی فرمان کی ترمیم کی تجویز پیش کرے جو ۹ مئی ۱۸۷۸ء کے معاہدہ پر مبنی ہے۔

(۱۱) آخری مصالحت کے امور میں دل یورپ ثالث سمجھی جائے گی مذکورہ بالا شرط کے واسطے ضروری ہے کہ ان کے منظور کئے جانے کے بعد آٹھ روز کے اندر اندر حضرت سلطان العظم کو منظور فرمائیں۔

۱۸ ستمبر مقام پیراہن صلیحنا روم یونان پر دستخط ہو گئے۔ ۲۰ ستمبر ایم رالی وزیر یونان نے صلیحنا روم کے لحاظ سے سلاطین کے رویہ کو یونان کے حق میں نہایت سخت اور ظالم امید بیان کیا اور یونانی اخبارات نہایت بغض و غضب کے ساتھ شرائط صلح پر اعتراض کر کے ان کی تسخیر کے طالب ہوئے۔ ۲۱ ستمبر (سلاطین کی طرف سے مبارکبادیں) بہت سے یورپ

فرمانرواؤں نے سلطان العظم کو سرانجام صلح پر مبارکبادوں کے کارروانہ کئے۔ شاہ بلجیئم نے بھی ترکی سپاہ کے تازہ فتوحات پر سلطان کو مبارکباد دی اور نیز اسپین کی ملکہ بیث نے سفیر

ترکی کو اسی بارہن خوشی لے کر مبارکباد دی۔ ۲۳ ستمبر حضور سلطان العظم سے ابتدائی صلیحنا روم کی تصدیق کر دی گئی اسی روز اسلامی علمائے غیر معمولی اجلاس منعقد کر کے تجویز کیا

کہ تمام دنیا کے اسلامی سرگروہوں کو تھیں صلیحنا روم اور فتح یونان کی خوشخبری بھیجی جائے۔  
۲۴ ستمبر اتھینس میں سخت جوش پیدا ہوا تھا حتیٰ کہ عوام کے ایک جم غفیر نے ان کے قتل

جمع ہو کر صلیبیہ کا مسودہ جلاؤ والا۔ ۳۴۔ ستمبر۔ شرائط کی نسبت جو جوش پیدا ہوا تھا وہ فرو  
 ہونے لگا۔ زبردست کا ٹھنڈا سر پر۔ "گو شرائط کیسی ہی سخت ہوں گے مگر انے بغیر چارہ تھا  
 یکم اکتوبر وزیر اعظم یونان کا استعفا۔ وزیر اعظم یونان نے مجلس کے سامنے  
 ابتدائی شرائط معاہدہ صلح پیش کرتے وقت نہایت زبردست الفاظ میں اس پر اظہارِ ناپسندگی اور  
 ناراضی کیا۔ مگر یہ بھی کہا کہ میں طاقتوں کی مرضی منظور کرنے اور آخری مصالحت سرانجام دینے کو  
 تیار ہوں۔ وزیر اعظم نے بیان کیا کہ جو کچھ کیا ہو جس نے یونان کے خلاف کیا ہو۔ اسکے بعد  
 انہوں نے مجلس سے فہمائش کی کہ گورنمنٹ پر اظہارِ اعتماد کا ووٹ پاس کیا جاوے ۳۱ مئی  
 اور ۳۰ مئی مخالف تھے۔ ۳۰ دیکھار نے کوئی رے نہیں دی چنانچہ اس نشست پر یوسویر کی استعفی  
 ہو گئے۔ ۲۔ اکتوبر۔ نئی مجلس وزارت قائم ہوئی۔ ایچ کیمن اس کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مقرر  
 ہوئے۔ کرنل اسمولسکی وزیر اعظم اور ایم اسٹریٹ وزیر مال مقرر ہوئے۔

### ابتدائی شرائط صلح پر لیوانٹ سمیرا کی رائے

اجازت وصف نے لکھا کہ ابتدائی شرائط پر تخط ہو جانے سے جو دامِ طمانیت کا خیال پیدا ہو گیا  
 اس کی نسبت سب بالغہ کرنا بہت مشکل ہے اس معاہدہ کی تکمیل اس قدر مشکل تین کہ اس کا خیال بھی  
 اسے پہلے کبھی آیا تھا اور اسی لئے جن لوگوں کا اس سے تعلق تھا ان کو غایت درجہ کی تنہا  
 ہوشیاری اور تدبیر سے کام لینا پڑا۔ انکی کوششوں میں گورنمنٹ عثمانی ترکی کی مرضی سے  
 بہت کچھ سہولت ہوئی۔ اور گورنمنٹ عثمانی نے نہایت صداقت سے اس صلح پر ہمدردی اور یمن  
 کو قیام دیا۔ حضرت سلطان العظمیٰ فیضیہ الیسی نے اس مصالحت کو منظور کر لیا جو واقعات  
 گزشتہ کا بیان کر کے ہرگز قوتِ انصاف نہیں کہلائی جا سکتی۔ البتہ اس طریق سے بالائی  
 نے ترکی فتوحات کو اور بھی دلخشاں اور منور کر دیا ہے تازہ فتح نے جیسا کہ قدانی دستہ  
 سلطنت عثمانیہ کو نیا و بدیدہ اسکا سکے دیون میں بٹھیر گیا۔ اب مصالحت کی زحمہ

سے سلطنتِ عظمیٰ کی ٹولیکیں شان اور بھی بڑھ گئی کہ اس نے ظاہر کر دیا کہ اسپر کسی شہزادہ اور  
مفسدیت کا اثر نہیں ہو گا اسکے اعمال کا انتظام سخاوت آمیز شادہ دلی پر مبنی ہے جسکی  
ثنا و صفت سے دنیا باز نہیں رہ سکتی۔ ہر کسی صاحبِ سفیر دولت آشریا ہنگری نے اس کو  
نمابتِ خوبی اور مسرت کے ساتھ ابتدائی شرائط مصاحبت پر دستخط کرتے وقت اپنی تقریریں تسلیم  
کر لیا اور اسی طرز اور حسن طریق پر موسیو نیلیڈوٹ نے اسکی تائید کی۔

یہ موقع واقعی ایسا ہے کہ مبارکبادی کا طالب ہو جو کچھ ہوا ہے وہ ایک نہایت پیچیدہ اور  
ادنی مسئلہ کا حل ہر انجام ہوا ہے۔ اور اس خوفناک شکل کا دور ہونا ایسی آسان  
شرائط سے ایک امرِ واقعہ ہے جو نہ بجا و خود سر کی اس کے واسطے باعث

فخر و ناز ہے۔ بلکہ اس سے زائد آئندہ پر نہایت عمدہ  
روشنی پڑتی ہے کہ وہ درخشان ہے اور آئنا نما

عمدہ بین اور ساتھ ہی اسکے آئندہ کے  
واسطے اعتماد اور اعتبار کو تقویت

ملتی ہے  
بفضلہ تعالیٰ

# کتاب تاریخ جنگ روم و یونان (حصہ سوم) مولفہ قاضی محمد مہال الدین مراد آبادی

جس میں سربل اختصار وہ عجیب واقعات قلمبند کئے گئے ہیں جو کہ گویا درہستہ تھیں  
گر بار اسطہ جنگ روم و یونان کے متعلق اوقاف اہل اندراج تاریخ نہیں

سیریس الشیٹ بارلیٹ ممبر پارلیمنٹ اور ایک مصری جہاز کی گرفتاری

یہ واقعات جنگ روم و یونان میں یونانی بحری طاقت کی بڑی بہاری کارروائی کے  
نمونے ہیں ایک مصری جہاز کا گرفتار کر لینا جس میں سو سے بھی کم عرب سپاہی تھے اور  
غذیہ پھر کے کسی جزیرے کو جلتے تھے۔ دوسرے سیریس کا نظر بند کر لینا جو ترکی کے  
دوست صادق ملنے جلتے ہیں۔ اداکل میں منی میں بحالت نظر بندی وہ معاہدے بیٹے اور  
ترکی غادم کے پائرس بندرگاہ اٹھتے رہیں پہونچے۔ جہاز پر وزیر اعظم یونان اور  
ملنے کو آئے۔ پہلی بات سیریس نے جو اون سے کہی وہ یہ تھی کہ حتی الامکان اون کے نصیحت  
کرنے کا جلد نید و بہت کیا جاوے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں اس امر کا انتظام کرنے آیا ہوں  
اس کے بعد سیریس کی درخواست پر اون کے اسلحہ واکس دئے گئے مگر تین تین شنگاں  
والی بندوبستیں جو اونہوں نے آریا میں خریدی تھیں ہاں نہیں دی گئیں۔ سیریس نے

کہا کہ میں ترکونکا دوست ہوں لیکن یونانیوں کا دشمن بھی نہیں ہوں اور باجم مصاحت  
 کر دینا چاہتا ہوں۔ وزیر اعظم نے جواب دیا کہ آپ نے ایسا کرنے میں دیر کی اور اب آپ  
 پیام شروع ہو گیا ہے۔ پاریس سے ریل میں سوار ہو کر سو الگیا رہے تھے نہ ہوئے  
 اور شاہ یونان کی ملاقات کے بعد ہمیں کی شبکے کا کردے گئے اور جہاز کے ذریعہ  
 قسطنطنیہ کو روانہ ہوئے۔ انہوں نے اپنی مختصر کتاب (وار۔ ان تسلی) میں جو شک  
 تسلی کے متعلق تصنیف کی ہے۔ سلطان المعظم اور اعلیٰ حضرت کے حضرات کا جہد و تذکرہ کیا  
 وہ ناظرین تلخ مذاق کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا اور اس نے ہم اس کے خلاف کو قلم انداز  
 کرنا نامناسب سمجھ کر اپنے ملک کے قابل قدر محاط اور معتبر اخبار وکیل افراس کے ملاحظہ  
 نقل کرتے ہیں۔

### سلطان المعظم کی نسبت سر شمشید باڈلیٹ کی تحریر

سلطان کی نسبت بہت فضول حکایات بیان کی گئی ہیں۔ سلطان ہرگز منافک اور ظالم  
 نہیں ہے اور ہرگز اس کے ایمان سے کشت و خون نہیں ہوا۔ سلطان درحقیقت بڑا قابل والی  
 سلطنت ہے وہ ایک نہایت تجربہ کار مدبر ملک ہے اور ہمیشہ اور ہر پیر میں کرنے کے لئے تیار  
 سلطان کو بہت سی دشمنیں پیش آئی ہیں اس کو تمام یورپ نے دق کیا ہے مگر آفرین اور کفر  
 نصیب ہوئی ہے۔ پاریس کے محاط سے سلطان المعظم نہایت رحیم ہیں انھوں نے اپنے دشمنوں  
 اور اولاد سے بہت محبت ہے اور انھوں ہمیشہ اپنی رعیت اور سپاہ کے آرام کا بہت خیال ہے  
 جن سپاہیوں کے لئے عطا ہے میں ناشی نیگرو میں زخم سے لے کر یا جو ہلاک ہو گئے تھے ان کی  
 خبر گیری سلطان نے قابل اور عظیم طرز پر کی ہے۔

سلطان نے سال میں قلعہ کدیز میں ایک ہسپتال بنایا ہے۔ اس میں ایک ہزار سے زیادہ ناشی  
 سپاہی ہیں۔ یہاں کی صفائی اور انتظام قابل تعریف ہے اور بجا بیان بہت جلد آج

ہو جاتے ہیں۔ سلطنت عثمانیہ میں ہزاروں قومیں آباد ہیں کہ خلیج مذہب اور عادات وغیرہ ایک  
 دوسرے سے مختلف ہیں اور اگر حضرت جبریل بھی جاہلین تو انہیں میں قایم نہیں کر سکتے۔  
 انگلڈ کی طرف دیکھئے کہ صرف ایک آئرلینڈ نے کیا دق کر رکھا ہے یہاں تو کی آئرلینڈ میں سمیر  
 گریک (یونانی) بلگرن اور آرمینی جنکی تین اقسام ہیں ہر ایک ایک دوسرے کا دشمن ہے  
 کرد۔ آذربائیجان۔ آذربائیجان۔ دروش۔ شامی۔ جہود۔ نصاریٰ۔ حبشی۔ عربی۔ قطعی۔ وغیرہ وغیرہ  
 ان تمام قوموں کو بطر یورپ رام کرنا نہایت دشواری۔ روس کی طرف دیکھئے کہ وہ ترکوں  
 سے بدرجہا زیادہ سختی غیر مذہب اور قوم کی رحمت سے کرتا ہے اور اسکا سلوک کہیں زیادہ خشن  
 ہے۔ پھر مصنف بیان کرتا ہے کہ کس طرح کل اعتبارات سلطنت سلطان اپنے ہاتھ میں لئے  
 ہوئے ہیں سلطان کا یہ خیال تھا کہ پاشا اچھی طرح حکومت نہیں کرتے۔ طبع اور ذاتی اغراض اور  
 آنکھوں پر ٹیپ باندھ دیتے ہیں۔ اس لئے شہنشاہ کے روسی حملہ سے انہوں نے تجربہ حاصل کر کے  
 کل اختیارات اپنے ہاتھ میں لئے ہیں اور جطرح مناسب سمجھتے ہیں اور جبکہ معرفت وہ فرین  
 مصالحت تصور کرتے ہیں۔ انتظام کرتے ہیں۔ اب ترک وہ ترک نہیں ہے جو شہنشاہ میں تھی  
 اب یہ بہت طاقتور ہے۔ اب سلطان نے مسلمانوں کے دلوں کو تسخیر کر لیا ہے۔ اب اس قوم  
 اپنی پہلی شجاعت بھر مائل کر لی ہے اور باوصف بہت سی محنت اور اندرونی اور بیرونی رکاوٹوں  
 کے تمام دشمنوں کے دانت کھٹے کر دئے ہیں اور اپنا رنگ جمایا ہے۔ سلطان ہرگز دیکھا نہیں  
 جیسا کہ انگریزی اخبارات اُسکو بیان کرتے ہیں وہ ہرگز جابر اور سنگدل اور سخت گیر نہیں ہے  
 وہ کسی قدر میانہ قامت۔ دُبلتا پتلا انسان ہے۔ وہ نہایت رحمدل اور خلیق ہیں اور ہرگز کسی کو  
 آزار نہیں دیتے۔ سلطان کی ناک لمبی اور سیدر خم شدہ ہے آنکھیں روشن اور منور ہیں اور پیشانی  
 بلند اور بالا ہے۔ سلطان العظیم کی محنت بہت اچھی ہے اور گزشتہ جنوری سے خصوصاً ثابت  
 اچھی ہے۔ سلطان یورپی لباس زیب تن کرتے ہیں۔ کھلا فراک کوٹ پہنتے ہیں اسکے نیچے زین

ویسٹ کوٹ ہوتا ہے۔ ویسٹ کوٹ کے ساتھ ایک قلعہ ہوتا ہے۔

مجھے سلطان المعظم نہایت مہربانی سے پیش آنے اور خیرِ مافیت پوچھی اور کہا کہ تمھارے لڑکے کے زخم کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جناب اب وہ اچھا ہے حضور والا کے ڈاکٹر ملنے بہت اچھی طرح سے زخم پر چرہم چڑھی کی ہے۔ ٹرکی سرخون (جراخون) نے اس خدمت کے عوض میں مجھے کوئی فیس نہیں لی۔ ٹرکی ڈاکٹر جراحی میں بہت استاد ہیں۔ سلطان نے فرمایا کہ مجھے بھی اسی طرح ایک قلعہ سخت مددگار سے لے کر رہو پوچھا تا اور میں منٹ تک بیہوش رہا۔

سلطان پھر پوچھا کہ آپ سے یونانیوں نے کیا برتاؤ کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ یونانی ہنس اگر چٹائی میں لیکن اونٹوں نے مجھ پر اچھا برتاؤ کیا ہے۔ پھر میں نے کہا کہ بہتر ہوگا جو حضورِ معقول صدارت جنگ بیکر صلح کر لیں۔

سلطان نے فرمایا کہ سلطان کریش کے ساتھ نہایت خوفناک سختی ہوتی ہے اور اس سے ترک بہت ناراض ہیں۔ میں نے اور ذریعوں سے بھی سمجھا کہ جو قوت میں سوتیمبر کے سلطان جنگی والدین میرانی حضرت نے قتل کر دئے تھے اسنبول بن آئے نو بہر شخص اور انکو اپنا متبئی بنانے کے لئے دوڑا۔

میں نے کہا یہ سچ ہے مگر حضور والا نے فتح کر لی ہے اور تمام دنیا میں حضور کی طاقت الم شریع ہو گئی ہے اگر حضور اس وقت فیما فی کریں تو بعد از غایت ہوگا۔ سلطان نے کہا کہ یونان کو شہر کا خیال ہے کہ گرد دیکھنا چاہیے کہ ٹرکی میں بھی لوگوں کے دلوں میں کیا ہے اور کچھ بھی منت اشتغال رہا گیا ہے۔ میں نے کہا حضور سچ کہتے ہیں مگر فرید خوشنری اور خیر مناسب نہیں۔ ٹرکی کے یونان سے بڑھ کر اد بھی طاقتور رہو ہیں۔

شہزادہ بلگیر یا کا قسطنطنیہ میں وارد ہونا

۱۰۔ اگست کو پرنس فریڈینڈ والی بلگیر دارنہ سے آئے ہوئے قسطنطنیہ میں اپنے شہنشاہ

کی خدمت میں شرف اندوز ہونے کے لئے آئے۔ اعلیٰ حضرت نے استقبال کے لئے  
 شاکر پاشا اور احمد علی پاشا کو مقرر کیا تھا۔ پرنس مذکور قبل ڈریس یونیفارم پہنے ہوئے اعلیٰ  
 کی خدمت میں باریاب ہوئے پرنس کا لباس اسوقت بالکل ایک عثمانی مشیر کے مانند تھا اور  
 اونکے سینہ پر درجہ اول کا عثمانی تمغہ چمک رہا تھا۔ پرنس کے ہمراہ موسیو اسٹوبیلوف وزیرِ اعظم  
 بلگیریا بھی تھے۔ پرنس مذکور پر نو جہات شانہ پڑی طرح پر سبڈل ہوتن اور اعلیٰ حضرت نے اونپر  
 نہایت عنایت فرمائی۔ پرنس کو اس محل میں مقیم ہوئے جس میں شہنشاہ جون شہنشاہ  
 میں مقیم ہوئے تھے۔ ۱۰ اگست کو سروسے جلیز میں اعلیٰ حضرت اور پرنس میں بہت دیر تک  
 ملاقات جاری رہی اور اسی اثنا میں جبکہ یہ ملاقات ہو رہی تھی موسیو اسٹوبیلوف اور خلیفہ  
 پاشا وزیرِ اعظم میں جو سی محل کے دوسرے کمرے میں غلیہ ہوتا رہا۔ ایک پرنکلف ڈنر  
 اعلیٰ حضرت کی طرف سے پرنس کو واگہ جس میں وزیرِ اعظم اور کمانڈر انچیف اور میر مجلس  
 کیسی سٹ اور نیز دیگر تمام مغزِ عمدہ دار اور موسیو مارکوف سفیرِ بلگیریا مقیم آستانہ شریف  
 ڈنر کے پیشتر پرنس اعلیٰ حضرت کی خدمت میں باریاب ہوئے اور اسی طرح ڈنر کے بعد میں بھی ہوئی  
 دیر تک باریابی رہی۔ غرض ان تمام گرجو شبیوں کی جو اعلیٰ حضرت کی طرف عمل میں آئیں  
 اور اس عمدہ استقبال کی جو پرنس سے دار الخلافہ میں عمل میں آئی پرنس نے نہایت نگرانی  
 کی ہے اور اعلیٰ حضرت کی خدمت میں چٹ نفیس جو ابر اور ایک بیش قیمت انگشتری نذر کیا  
 اعلیٰ حضرت نے بھی موسیو اسٹوبیلوف اور کرنل ایفانوف کو درجہ اول کا عثمانی تمغہ خدمت  
 فرمایا۔ پرنس نے بھی وزیرِ اعظم اور سرکر اور وزیرِ عدالت وغیرہ مغزِ عمدہ داروں کو مرحمت  
 کئے وہ میں جو اعلیٰ حضرت کی طرف سے قبول کئے گئے۔

پرنس کا قسطنطنیہ میں آنا بغیر کسی اطلاع کے تھا اور سوچے سے یوین اخباروں نے اس  
 ملاقات پر بہت لچھے خاںد فرمائیں کہ جس گرجا کو طویل کے خیال سے ذکر نہیں کرتے صرف

اخبار اقدام کی اسے نقل کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ :-  
 ” یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ پرنس فرڈیننڈ جو ترکی کا باج گزار ہے قسطنطنیہ  
 ” میں آئے اور اپنی حکومت کے متعلق جو کچھ عرض کرنا ہو کرے۔ “

### شہزادہ فرڈیننڈ کے ورود پر وزیر بلگیریا کا بیان

شاہزادہ مذکور نہایت مدبرانہ شناس اور معاملہ فہم شخص ہے اس کا وزیر اعظم ڈاکٹر شاہلا  
 کا بیان ہے کہ شاہزادہ نے دیکھ لیا کہ سلطان المعظم کی ذات بابرکات کے طفیل سلطنت  
 عثمانیہ کا آفتاب نحوست دوبار کے ظلمت سے نکل کر پھر طلوع ہونا شروع ہو گیا ہے چنانچہ  
 سابقہ تفصیلات کی معافی اور آمینہ کے لئے نوازشات شامل حال رہنے کی استدعا کے لئے  
 فوراً پایہ عرش خلافت کو چومنے کے لئے آستانہ علیہ کو دوڑا گیا۔ شاہزادہ نے آسٹریا کو بھی  
 آزمایا ہے اور روس کو بھی۔ اور انہیں سے کسی سے اس کی مراد حاصل نہیں ہوئی۔ اس سے  
 اب یقین ہو گیا ہے کہ میرا اور میرے ملک کا اسی میں بھلا ہے کہ اپنے شہنشاہ کی بارگاہ  
 میں قرب حاصل کر دے۔ بلگیریا کو مغربی تہذیب کا رنگ دینے کی بجائے مشرقی تہذیب سے  
 منور کر دینا اور خود ایک یورپین مذاق اور خیالات کا شہزادہ بننے کی بجائے مشرقی ماسطبت  
 بننا اپنا مقصد ٹھہراؤں۔ یہ وہ پالیسی ہے جو شہزادہ کو قسطنطنیہ لے گئی جہاں اس نے کل  
 قیامت کے دوران میں باجگزار حیثیت سے سجاؤز لیا اس طرح سے اس نے عثمانیہ قوم  
 کو اپنا ہوا خواہ بنا لیا ہے۔ اور سلطان المعظم سے یہ وعدہ حاصل کر لیا ہے کہ ”مقدونیا  
 متعلق بلگیریا کی خواہشوں کو پورا کیا جائیگا۔“

ڈاکٹر شاہلاٹ وزیر بلگیریا دعویٰ سے کہتا ہے کہ شاہزادہ فرڈیننڈ سلطان المعظم کا وفادار  
 باجگزار ہونے کی وجہ سے روسیا یا سربیا سے جنگ ہونے کی صورت میں فوج بھیجا  
 ترکی عظیم الشان اور کثیر السعد و فوج رکھتی ہے اور جنگ کے وقت بلگیریا اس میں ایک لاکھ  
 ہزار اور کشتیوں کے ساتھ جہاں تک یورپ کا تعلق ہے بلگیریا اس کے سلسلے میں ہے۔

ذیل نہیں ہوگا شاہزادہ فرڈیننڈ پر پاپا کے جو دوسری زخم کرنے کی بجائے اپنے  
آقا کے نعمت سلطان المعظم کے دست مبارک پر بوسہ دینے کو ترجیح دیتا ہے۔“

### وزیر کی رائے پر پاپا و نیر کا ریمارک

وزیر موصوف کی اس تقریر پر پاپا و نیر کا نامہ نگار کمال حیرت کے ساتھ اپنی طرف سے ایراد  
کرتا ہے کہ ”فی الواقع قوموں کی زندگی بھی افراد کی طرح زمانہ کی نیزگیوں سے خالی نہیں  
بیس برس ہوئے روس بلگاریا کے میدانوں کو بظاہر اسے ترکی جوئے سے آزاد کرنے کے لئے  
اپنے اپنے وطن کے خون سے سپرب کر رہا تھا۔ آج اسی ملک کا شاہزادہ عیال مجید کے  
قدموں پر گر کر اس کے ہاتھوں کو چوم رہا ہے اور اپنے آپ کو ترکی باجگذار چارنے پر مجبور  
کرتا ہے اور ادھر دوسری طرف عہد نامہ برلن کے (جس کے تمام دستخط کنندگان بائیں  
معدود چند اس وقت ترکی کے جانی دشمن تھے) اکثر دستخط کنندگان سلطان کی مدد سرائی میں  
مصرف ہیں۔“

### سلطان المعظم کی نسبت پاپا و نیر کی رائے

پاپا و نیر کے اخبار نے لکھا کہ ”خلافت“ سلطان روم کی ذات میں بہت بڑی طاقت ہے  
اور یونین دبرین و سفیر کو آگاہ رہنا چاہیے کہ اب انکو ایسی ترکی سے سابقہ نہیں جسکی  
مکڑوری کی رویتیں مشہور ہو رہی ہیں۔“

### عطیات سلطانی سپہ سالاران ترک

جن سپہ سالاران عساکر عثمانیہ نے جنگ حال میں اپنی وفاداری اور جہادری کا اظہار کیا  
اسکے صلہ میں شمشیر اسے اعزازی جنرل اوجھم پاشا و جنرل ہڑے اردوٹش پاشا - خیری  
پاشا - حمدی پاشا - حق پاشا - مدوح پاشا - عمر پاشا - رشیدی پاشا - عثمان پاشا -  
ابراہیم پاشا و برٹید جنرل حید پاشا - و رضا پاشا کو تحفہ میں عطا کی گئیں +

تو اس کے ایک طرف عبارت ذیل منقش کی گئی جس کا اردو میں یہ ترجمہ ہے۔

”بنام خاصہ رحیم بد قوم عثمانیہ کی نظر میں شمشیر ایک بڑا نشان فتح و نصرت کا ہو گا جس کو اعلیٰ حضرت سلطان المعظم نے ان فتوحات متکاثرہ کے اہل شکر یہ اور نمایان وفاداری کے اعتراف میں عطا فرمایا جو یونان کے مقابل میں بوقت جنگ ظہور میں آئے۔ یہ ان لوگوں کی نسلوں میں ایک موردی ترکہ جو جنگو یہ عطا ہوگی۔“ اور بقول اقوام ترکی ایک طرف یہ کندہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا فتحناک فتحا مبینا بعناست

اللہ تعالیٰ ہذا السیف ہدایہ الخلیفۃ الاعظم الی حضرت فلان ..... اس میں عادی احم پاشا سپہ سالار افواج مقدسی کی شمشیر اعزازی کی قیمت پانچ ہزار پونڈ تخمینہ لگائی ہے۔ ورمای شہد اس سلوک۔ سلطان المعظم نے علاوہ علیات کے محاربہ یونان کے شہدائی جادادوں اور املاک کو جو ادنیٰ اولاد بیوگان یا ورثا کے نام منتقل ہوں داخل خارج اور دیگر سب قسم کے صرف محصولات سے بری کر دیے۔

سپاہ پروری۔ سلطان المعظم کے حسب حکم ان تمام ترکی سپاہیوں میں سے ہر ایک کو جو محاربہ روم یونان میں زخمی ہو کر آئندہ کے لئے فوجی خدمات کے لئے ناقابل ہو گئے ہیں ۲۲۹ پیاستر (۲۰ روپے) ماہوار تنخواہ ملا کر سے گی۔

رحمیتوں کی صحت یابی پر مجلس سلطانی کا انعقاد

اور عطاے الغامات

شفا خانہ یلدریم سر کے: جنوب کی شفا یاب ہو جانے پر اعلیٰ حضرت نے چاکر ایک مجلس ان لوگوں کو نمٹنے عطا منے کے لئے قرار دیا ہے۔ چنانچہ ۲۱۔ اگست کو بڑی ہی شان و شوکت سے جلسہ مذکور منعقد ہوا۔ جس میں خود اعلیٰ حضرت سلطان المعظم بنفسہیں شریک تھے۔ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کے شریف لاتے ہی فوجوں کا

ریویو ہوا اور موجودہ لشکر اعلیٰ حضرت کے سامنے سے گذرا۔ اس کے بعد مجلس میں سرخ  
حریر کا بنا ہوا طم جو نئی تختہ یون کی یادگار بنایا گیا ہے اور جس پر لا الہ الا اللہ  
سو سنے کے کار چوبی حرفن میں منقش کیا گیا ہے۔ لایا گیا۔ تمام امرے دولت اور  
وزیر جنگ اور دیگر عمدہ داران دولت علم مبارک کی جلوین موجود تھے۔ یہ علم تمام  
دوسرے علموں کے آگے تھا۔ بلکہ خاص سلطانی جھنڈے کے بھی آگے لاکر جہان سلطان  
تشریف فرما تھے رکھا گیا۔ اس کے بعد تحسین بے ایوب جاگ اعلیٰ حضرت آگے بڑھے اور اعلیٰ  
حضرت کی طرف سے پیچ بڑھی۔

### عساکر و اولادی الاغراء

کان املنا المحافظة علی الصلح والسلام وعدم سفک الدماء لکن اليونان  
ابوا الا التجاوز علی بلادنا فنقصوا العهد فكان فرس منین علینا حفظ حقوقنا و  
ان لا ندعهم یطول ارضنا فاعقدنا علی الله وشرعنا فی الحرب فاحمد الله  
مآه الف مرتبة لقد کننا نحن الغالبین وما ذلک الا بعون الله وفضایه واملاد  
روحانیہ نبینا صلی الله علیہ وسلم فاعظم منونتی مما ابرزوا عاکری  
فی هذه المحاربة من الغیر والنجاسة وما اکبر افتخاری واهم بالذکر ما ابدؤ  
من المحركات الحسنة فی المحلات التي دخلوها مظفرین فقد استحسنها الناس  
اجمعین وانی ممنون مسعود من ذلک ایہنا۔ وقد امرت باعمال مالدیة  
تكون تذکارا لفتحنا للنفرات التي ظنناها فی حرب اليونان هذه واتی علی  
یکل منکم واحدة هذه المالدیة تحت هذه العلم للذين بکلمة الله لقد یلحق  
استقامتکم وهداقتکم وشجاعتکم

## عربی کا ترجمہ بیان درج ہوتا ہے

ترجمہ - اے میرے بچو اور اے میرے عزیز بہادر و میرے مقصد امن قائم رکھنا اور خونریزی سے اجتناب کرنا تھا لیکن یونانیوں نے ایک راہ ایسی چلی جو میرے اس ارادے کے مخالف تھی۔ کیونکہ انہوں نے ہمارے ملک پر حملہ کرنے کا قصد کیا اور وہ تمام عہد و بیان جو اب تک قائم تھے توڑ ڈالے پس ہم کو بھی مجبوراً اپنے حقوق کی حمایت اور اپنے ملک کی حفاظت کرنی ضرور ہوئی۔ اور ہم نے بھی مقابلہ کیا۔ خداے پاک کی تائید اور ہمارے اوسپر اعتماد کرنے کی وجہ سے ہم کو بھی فتح ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی شفاعت کی برکت سے ہم نے یونانیوں کو کامل طور سے شکست دیدی۔

بن اپنی اس خوشی و مسرت کا اظہار نہیں کر سکتا۔ جو مجھ کو تمہاری اس شجاعت اور بہادری اور خصوصاً تمہاری اس نیک روش سے جو تم نے اس میں کی جس میں تم فلاح بنکر داخل ہوئے تھے حاصل ہوئی ہے۔ تمہارے اس سلوک نے تمام دنیا کو متعجب اور تعجب کر دیا ہے اور میں اس سے نہایت مسرور ہوں اور آئندہ بھی ہمیشہ اسکی یاد سے نہایت ہی شادان رہوں گا بہت سے مخصوص شخصے ان فہمیدوں کی یادگار میں جو اس لڑائی میں حاصل ہوئے ہیں بنیائے گئے ہیں اور میں تم میں سے ہر ایک کو ایک ایک تمغہ تمہاری استقامت اور بہادری اور امانت کی شہادت کے طور پر دیتا ہوں۔“

اس پسینے کے پڑے جانے کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھے جس میں خلیفہ اعظم کی اعلیٰ حیات کی دعا مانگی گئی اور ختم دعا کے بعد اعلیٰ حضرت کے روبرو تھے اور فی سپاہی دودھ پینڈہ حبیب خاص سے دئے گئے۔ انعامات تقسیم ہونے کے بعد پھر امیر المؤمنین کے لئے بعد دعا مانگی گئی۔ اور فوج سرسبہ آداب بجالاتی ہوئی حضور انور کے سامنے سے گزرتے ہوئے گئے۔

## یونان کے حمایتی

جنگ روم یونان میں ۲۷۸-۲۷۹ء اٹالین ۱۸۷ء فریج ۶۷ء اشرین ۱۱۰ء روسی۔ سوڈی  
ایک باشندہ تاروسے (بزدوج) یونان کی حمایت میں والنتیہ بنکر آئے تھے انکے علاوہ  
ہر ایک غریبے یونانی قوم کے لوگ تفصیل دین اپنی ملک کی مدد کو گئے۔

قسطفنیہ۔ رومیلیا۔ قججہ انجرائر اور قبرص سے ۳۵۸۲۔ مشرقی رومیلیا سے ۱۷۰۰  
صوبہ ایپارڈس سے ۵۶۱۔ امریکا سے ۷۸۵۔ اودیہ (جنوبی روس کا بندرگاہ) سے  
۲۸۵۳۔ رومیلیا سے ۱۳۷۳۔ کوہ کاف سے ۶۹۲۔ ملک فرانس سے ۱۲۱۔  
آسٹریا سے ۳۔ انگلستان سے ۱۳۱۔ آئی سے ۲۵۔ جرمنی سے ۱۲۔ سوئزرلینڈ سے ۲۰۔  
بجیم سے ۲۔ اور کلکتہ سے۔ پانچ۔

## شہنشاہ جرمن کا تار شکریہ

مہاراجہ اور اہم پاشا کو شہنشاہ جرمن نے بزرگوار شکریہ ادا کیا کہ وقت جنگ نہایت  
استقلال اور چھ مہینوں سے نمایاں بہادری کے جوہر دکھائے اور فتح لاریہ پر وہیں  
انتظام میں نہایت نئی درجہ کی کوشش فرما کر انصاف اور عدالت کا سکہ بٹھایا۔ اس حسن  
انتظام سے مابعدولت نہایت خوش ہیں اور حسین آفرین فرماتے ہیں۔

## آبنائے ڈارڈنیلز کی قلعہ بندی

آبنائے ڈارڈنیلز کے قلعہ حمید یہ پر نارڈن فلٹ زور دیکر ساخت کی قلعہ شکن توپیں ۱۰-۱۱-۱۲  
اور ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰

کے بالمقابل قلعہ کھسب النجری پہاڑی کے ڈھانچے پر تھا۔ نوچی ایسے مشاق نکلے کہ ایک گولہ بھی خط لگ گیا۔ ۲۱۔ کو اسی کمیشن کے روبر و قلعہ حمید یہ کی نئی توپوں کی آزمائش کی گئی۔ یہ کرب قسم کی ہین اور ۸۔ ۱۰۔ و ۱۰۔ ۱۰۔ انچہ قطر کی نال رکھتی ہین یعنی انہین اسقدر قطر کے گولے پڑتے ہیں۔ پہلے ساکت و سکون استیبار اور پھر متحرک استیبار گولہ باری کی گئی۔ پچھلی قسم کی مشق ایک آہنی پرانے جہاز پر کی گئی۔ پہلے دو گولے خالی گئے اور پھر تیسرے ٹھیک زد پر بیٹھا اور جہاز غرق ہو گیا۔ ان آزمائشوں سے پہلے حسن دومی پاشا اور جنرل مظہر پاشا نے خلیج مبیکا کے تمام کارآمد ناکوں اور جزائر ٹینی ڈوس اور امبرس کے سواہل کا معائنہ کر کے آصف پاشا کی معرفت گورنمنٹ کو رپورٹ ارسال کی تھی ان قلعوں کے بعد قوم قلعہ۔ سید البحر۔ ارخانہ اور اوطار قلعہ کے قلعوں کی توپوں کی آزمائش ہوئی جہاز نوچی توپوں کی مشق اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو گئی۔

### وجہ ناراضی شہنشاہ جرمن

شہنشاہ جرمن کی یونان سے ناراضی کے دو وجوہات بیان کئے جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ یونان نے جرمنی سے قرضہ لیکر واپس نہیں دیا اور دینے کے راستے ہی پر نہیں آتا اور دوسرا یہ مشہور ہے کہ شہنشاہ کی بہن نے جو ولعید یونان کی بیگم ہیں انہی مرضی کے خلاف گز ایک چمچ کاغذ مہب اختیار کیا۔ لیکن اس کے سوا دوسرا وجہ بھی قایم کئے جاتے ہیں۔ شہنشاہ کی سلطان العظم کے ساتھ دوستی جس میں تزلزل نہیں آسکتا اور انگریزی سلطنت کے ساتھ حسد جو کمی کی بجائے مرقی پکڑا ہے۔ جرمنی اپنے دو پرانے اور ایک نئے دشمن یعنی روس۔ فرانس اور انگلستان کے مقابلہ میں ضرورت کے وقت صرف ترکی کی امداد پر اعتماد کر سکتا ہے اور وہ کبھی سلطان کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتا۔ نام گزشتہ سالوں میں جرمنی ہسارک کے اس مقولے کو سچا دکھانے کی عملی طور پر اور نہایت سرگرمی سے کوشش کی

گئی جو کہ ترک سپاہی اگر جرمنی آئین سے تعلیم پائیں اور وہ اس کے ہمراہ ہوں تو  
تمام دنیا کو فتح کر لینے کو کافی ہیں اور اب کچھ اس مقولہ کی صداقت بھی ظاہر ہو گئی۔

### عثمانیہ بنک

عثمانیہ بنک نے (جو ایک عیسائی بنک ہے) میدان جنگ میں اپنے خراج سے عثمانیہ  
مجر و حین کے لئے جو فوجی ہسپتال قائم کیا تھا اس کے کل مریض جو تعداد میں آ رہے تھے  
اوپر پچاس مجروح لاربیہ کے دیگر فوجی ہسپتالوں کے بنک کے خراج سے ہندو دو سے  
ہزار روپے سوار ہو کر آئے۔ جون کو قسطنطنیہ پہنچ گئے۔ ڈاکٹر لادو سے ہتھم شفا خانہ اسی  
دن (جو جمعہ تھا) لازم عبودیت بجالانے کے لئے اپنے اسٹاف کو ہمراہ لے کر جلوس سلامتی  
کے موقع پر راستہ میں صاف بند کھڑے ہوئے۔ نماز سے فارغ ہونے پر اعینہ فرست  
امیر المومنین نے امین بے کی معرفت ڈاکٹر مصوف کو سلام کھلا بھیجا اور ان کی خدمات کا  
شکر ادا کیا۔ بنک نے ابتدا میں پچاس مجروحین کی تیمارداری کا ذمہ اٹھا کر ۳۰۰ روپے  
کو سٹاف و سٹامان قسطنطنیہ سے روانہ کیا۔ جو یکم کو لاربیہ پہنچ گیا اور جو ہسپتال بنک  
سپر و کیا گیا اس میں فوراً کام شروع کر دیا گیا۔ اس ہسپتال میں مجروحین کی تعداد تین  
ارٹھائی سو تک پہنچ گئی اور بنک نے کوئی عذر نہ کیا۔ اس کے علاوہ بنک مذکور نے  
ایک سبکبر فوجی ہسپتال بھی قائم کیا جو ڈوڈو کوکوس اور فرسالا کی لڑائی میں بہت کار آمد  
ثابت ہوا۔ سبکبر ہسپتال کا یہ کام ہوتا ہے کہ عین لڑائی کے موقع پر مجروحین کو گولوں  
اور گولوں کی بوجھار میں اپنے ملازمین کی معرفت میدان جنگ سے اٹھوا کر ہسپتال  
میں لائے اور وہاں ان کے زخموں کی ابتدائی مرہم چڑھ کر کے ان کو مستقل فوجی ہسپتال  
میں باقاعدہ معالجہ کے لئے بھیج دے۔

بنک کے فوجی ہسپتال میں بمقام لاربیہ کل ۶۶ ۵ مجروحین اور ۶۳ مریضوں کا

علان کیا گیا جس میں ۱۳ فوت ہوئے۔ فرسالا کے سبکسپتال نے ۸۲ مجروحین کا  
خیموں میں اور ۱۵۴ کاخیموں سے باہر معالج کیا۔ ڈوموکوس کے میدان جنگ میں  
۲۶۰ زخمی میدان جنگ سے اونٹنوں کا معالج کیا۔ یعنی بنک کے ڈاکٹروں نے جملہ  
۱۰۹۹ زخمی اور مریضیں سپاہیوں کی تیمارداری کی۔ ہسپتال میں زخمیوں کو حسب ذیل  
خوراک ملتی ہے۔ یومیہ ۱۰ بنکے صبح دودھ۔ اور کوٹہ (شیرنا جیل) ۱۱ بنکے دوپہر ملاؤ  
اور گوشت۔ ۷ بنکے شام شوربا و چاول۔ گوشت و ترکاری۔ نامہ خوراک ہفتہ میں تین  
دفعہ (شیر برتن) حلوا ہر جمعہ کو۔ رو قسم کے لذیذ ترکی کھانے ہفتہ میں دوبارہ۔

## بازار یلدرم سرائی فلسطینیہ

ترکی زخمیوں اور محتومین کی بیواؤں اور یتیم بچوں کی امداد کے لئے بوجہ اشارت سلطان  
فلسطینیہ میں ایک وسیع عارضی مینا بازار قائم کیا گیا۔ اسی کا نام بازار یلدرم سرائی  
اسکی تعمیر کا کل خرچ سلطان المعظم نے اپنی جیب خاص سے عطا کیا۔  
یہ خانہ روز عمارت ۵۰، مربع میٹر بنائی گئی ہے اور قاعہ و مغیرہ کیا گیا کہ نماشاہی  
اور درخت اشجار سے جو آبدی ہوگی وہ اسیام دار اعلیٰ شہدائے جنگ میں خرچ  
کیجاوے۔ علاوہ صرف تعمیر کے بہت سے تحائف اور ادر خیرین واسطے فروخت  
کے حضور سلطان سے مرحمت کی گئیں اور تمام ملک محروسہ میں اسی امداد کا جوش برقی  
رفتار کے ساتھ پھیل گیا جس میں غازی محنت رپاش کی تحریک سے صوبہ مصر نے سب سے  
زیادہ سرگرمی سے حصہ لیا۔ چھ مہینے کے اندر اندر پچاس لاکھ پانچ سو سے زیادہ نقدین  
ہو چکے تھے۔ اور اشیائے گران بہا و تحائف نامہ اس کے علاوہ۔ جسکی تفصیل ایک  
پوری کتاب میں بھی نہیں سما سکتی۔ لہذا بر سبیل اختصار نمونے کے طور پر امداد کی

چند نظیریں اس تاریخ میں درج کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ سلطان رستم کی خوشنودی  
 کرنے والے اور اوس کے قابض اور دنیا کے جلیل القوت و اشخاص میں سے کون کون تھے  
 شہنشاہ روس شہنشاہ جرمن نے مخالف گران ہل کے ساتھ ہمدردی کی۔ شہنشاہ آسٹریا  
 کیپٹن رکھنے کی الماری اور سنہری جو کھٹوں کی دویش بہا تصویریں اور دیگر تحائف  
 عطا کئے۔ جو نہ صرف بیش قیمت بلکہ نادر الوجود بھی تھے۔

شاہ سرویان نے بازار بلدیہ سرس کے واسطے دو ہزار چنڈہ دیا۔ خدیو مصر کی بیگم نے  
 ایک نہایت عجیب اور بیش قیمت گلدستہ بازار بلدیہ سرس کو پیش کیا۔ اس گلدستہ  
 کے پہول شیشم کے استقد نفاست سے بنائے گئے تھے اور استقد نازک کہ کو انکم ایک  
 منٹ تک غور سے دیکھنے کے بعد یہ خیال ہوتا ہے کہ گلدستہ مذکور مصدوقی ہے اعلیٰ نہیں۔  
 اس گلدستہ کے گرد ایک نہایت خوبصورت زرین لیس لٹھی ہوئی تھی جو فن زرگری کے  
 کماں کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ ہر ایک جگہ اندر پہول کی پکھڑی پر ہیرے اور موتی اس صنعت  
 نصب تھے کہ شبیہ سہمی کو شرمندہ کرتے تھے۔

شاہ مظفر الدین دہلی ایران نے ۴۰۰ پونڈ بلدیہ سرس کو مہمت فرمائی۔ شاہزادہ  
 بلگیریانے بھی علالت و حیثیت شرکت سے غرت حاصل کی۔ اس بازار کے منتظم کمپنی کے متنازعہ  
 سلیم آفندی اور سعادت لود و الکفل پاشا اور پریزیڈنٹ رفیق بیگ دو گار وزیر خاجہ  
 اور ابراہیم بیگ مددگار وزیر داخلہ تھے۔ ان اراکین کے دوسرے کے گئے تھے۔ ایک  
 اراکین مکریم دوسرے اراکین ملکہ۔ صبح کے سات بجے سے دس بجے تک اور شام کے  
 چار بجے سے دس بجے تک کا وقت اجلاس مجالس انتظامیہ کے لئے مقرر کیا گیا۔

دیگر اراکین سلطنت سینہ باشندگان یورپین روم ویشیاے روم۔ عراق عرب۔ در  
 عراق عجم۔ مملکت شام و صوبہ فلسطین و صوبجات حجاز و یمن و عمانین و صوبہ مصر اور

طرابلس الغرب وغیرہ نے جس گرجوشتی سے اس بازار کی اعانت میں زر کثیر صرف کیا اوسکی تفصیل اس کتاب میں اسم دار درج کرنا ہمارے قیابو سے باہر ہے۔

سلطان المعظم کے حکم سے مشتریان دچندہ دہندگان کے لئے تین قسم کے تھے تیار کئے گئے ان میں سے ایک چندہ دہندہ فرمانرواؤں اور شاہزادگان کے لئے تھا اوسکا قطر آٹھ سینٹی میٹر (۳ انچ) تھا دوسرا نصف جسکا قطر دو سینٹی میٹر تھا ہر ایک چندہ دہندہ کو اور تیسری قسم جسکا قطر ۲ سینٹی میٹر (ایک انچ) ہر ایک مشتری کو جو بازار سے کوئی چیز خرید کر لایا ملا۔

ان تینوں کے ایک طرف پھولوں کی بیل اور اسکے دور میں الفاظ "نشان انست" وشفقت" اور دوسری طرف بازار کی مہر کندہ تھی۔

## ڈیوک آف اسپارٹا کا استقبال

ایک نامہ نگار جو ڈیوک آف اسپارٹا کے اسٹاف میں تھا لکھتا ہے کہ "جب ڈیوک موصوف ایتھنز میں پہونچے وہاں کے امداد و اعیان واکا بر قوم نے بجائے خیر مقدم و تعریف و توصیف کے لعن طعن کرنا شروع کر دیا۔ اسپرٹا ہزارہ موصوف کو غصہ آیا اور چاہا کہ تہنچہ سے اپنا کام تمام کرے مگر دوسرے افسران نے تہنچہ ہاتھ سے چھین لیا اور نمائش کی بجائے شہزادہ کے قریب سے آلات حرب اوٹھ لئے گئے اور شاہ یونان نے حکم دیا کہ جتنے والنیر مختلف مقامات کے میدان جنگ میں آلات حرب سے آہستہ کئے گئے تھے ان سب سے ہتھیار لیکر سرکاری سلخانہ میں داخل کر دے جا دیں۔

نادر روس کا شکریہ بخشور سلطان المعظم

ترکی سپہ سالاروں کے عموماً یونانی سپاہیوں کی تیار داری اور آرام دہی میں مصروف

ہونے اور اونسکے معالجہ اور دلہی کرنے پر زار روس اور زارینہ نے حضرت سلطان العظمیٰ  
بذریعہ تار برقی شکریہ ادا کیا۔

## کسین والنیرون کی بہادری

بقول ایک نامہ نگار کے ایک بہت بڑی تعداد والنیرون کی جنگ میں شریک ہونے  
کے واسطے آئی تھی جس میں البانیا والوں کی تعداد زیادہ تھی۔ انہیں نو عمر لڑکے بھی تھے  
میں ایک لڑکے سے لے کر جبکی عمر صرف گیارہ سال کی تھی اسکے باپ اور بہائی اس سے  
پہلے شریک جنگ ہو چکے تھے مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں ہیں۔ یہ لڑکا ایک  
ہنری مارٹینی بندوق مستعار لیکر کارتوسون کی پیٹی گئے میں ڈاکٹر جنگ کے واسطے  
تیار ہو گیا۔ اور ایک سوکھی روٹی لکڑے سے بانڈھ کر میڈان جنگ کو چلا یا۔ یہ مقام  
عقیدہ دنیا میں قصبہ اساکب میں واقع تھا۔ ہوک اور پیاس کی تکالیف اٹھا کر فارسالا  
کی فوج میں شریک ہوا اور فارسالا کی چڑائی میں سب سے پہلے حملہ آور ہوا۔

ایک اور یوہین جو ترکی علاقہ میں متعین تھا اور جس نے اسکے قتل سکرٹری کا کام سنبھال  
میں انجام دیا تھا اور پہلے سکرٹری اسٹیشن مقرر ہوا تھا۔ چاہتا تھا کہ اپنے مقام پر رہیں  
جائے۔ اس لئے ایک ہفتہ کی رخصت لی اور اپنا لباس پہنے ہوئے سلونیکا کو چلا گیا  
جب سلونیکا میں آیا وہاں گورنر سے والنیرون میں داخل ہونے کی کوشش کی مگر  
اوس میں وہ ناکامیاب رہا اسوج سے فی الفور سمندر کے راستے سے ایک انگریزی جہاز  
میں سوار ہو کر وولو پر اتر پڑا۔ وہاں سے بالکل تمام فارسالا پہنچا۔ بیان اگر فیلیڈ  
بارشل ادہم پاشا سے ملاقات کی درخواست کی۔ ادہم پاشا نے برطانیہ اور اسکی سرکار سے  
بہت خوشی کے ساتھ اس سے ملاقات کی اور یلڈیر کو بطلب ہایت مناسب تار و براہ  
جواب ملا کہ افسری کا کام اوسکو دیا جائے جو حسین پاشا کے ماتحت رجسٹر طرازوں میں

جو حمیدی پاشا کے ڈویژن سے تھے ایجوٹمنٹ کپتان مستقر ہوا۔ میان سے وہ  
رجمنٹ کے ساتھ روانہ ہوا اور دوسرے روز پہلا شخص تھا جو بلوچم فارالا یونانیوں پر  
حملہ آوری میں زخمی ہوا۔

اس امر کا ثبوت کہ اہل تشیعہ ایران اور ترکمان

روم میں کقدر و نواست قلبی اور خلوص ملی

پیدا ہو گئی ہے اور یہ کہ محض یونانیوں کی ہمت

باعث مسرت اہل اسلام نہیں

فتح یونان سے عالی ظرف اہل اسلام عالم کو فخر کا مستحق نہیں اس لئے کہ ترکوں کا جاہ و حال  
اپنے دشمن کے مرتبے کہیں بالا تر تھا اور یونانی ہرگز ہرگز اپنے قدیم حکمران نسل کے  
مقابلے میں صحیح الخطاب نہ تھے۔ اور نہ اہل اسلام کو اسی ایک بنا پر کسی قسم کی خوشی  
حاصل ہوئی ہے کہ یونانیوں پر ترکوں نے فتح پائی نہیں! مگر مسرت اس لحاظ سے ہے  
کہ جو پچھپ گیاں قبل از جنگ سلطان کو ایک سے زیادہ بادشاہوں کے مقابلے  
میں پڑی ہوئی تھیں اور جن رکیاب بنیادوں پر ترک اپنی موروثی تخت حکمرانی پر چند پڑوں  
کے مہمان مقصور ہوتے تھے وہ تحقیر آمیز بیگانہ زبان اس جنگ سے جاتی ہیں۔ اور  
ترکوں کی معمولی اظہار شجاعت اور باسروسامانی نے اس خوفناک گلہتی کو جو رشتہ  
حیات سلطنت ترکی میں بعد از جنگ روم دروس پڑ گئی تھی سلجھا دیا۔ جو مسلمان محض  
اس خبر سے خوش ہوتا ہو کہ ترکوں نے یونانیوں کو شکست دی وہ اپنی لاعلمی سے  
دوسری قوموں کی نظرمیں اور نیز اپنے کائنات کے مقابلے میں حقارت کی بات کرتا ہے  
کیا معنی کہ شیر کا بکری کو پھاڑ کر مارتا اس کے لئے کوئی فخر و مباہات کی جگہ نہیں اور

اسی لئے صرف نصیف شمس کی شکست پر ظہار جوش کرنا ہماری نظر میں اس سے زیادہ وقت  
 نہیں کھتا جیسا کہ حضرت زین العابدینؑ ایک روز میں اس باپ پر توڑ ڈالے تو چپائی میں بیک ضرب پیرسلان  
 کر دینے اور مور پیر کو ہلاک کر ڈالنے میں غم کیا ہی خواہ ملک مغنومہ کو خالی کر دینا پڑے یا نہ پڑے  
 پھر خوشی کس بات کی ہو؟ ان امور کی جو نتیجہ فتح سے متب ہوئے ہیں یعنی سلطانی قوت کا انہیں  
 اظہار ہونا جو جاگیر اور جہانداری کے حق میں سب سے اہم حکمت عملی ہو۔ مخالفین کے حوصلے بہت  
 ہو جانا جو کئی سال سے سلطنت ہند کے حد بخرے کرنے پر تھے ہوئے تھے۔ چند سلاطین کا اپنے  
 فائدہ کی خاطر دل جان سے طرفدار ہونا اور حکم کھانا اظہار موافقت کرنا سلطنت کے مسلمانوں کا  
 خصوٹا اور دیگر اہل اسلام کا عموماً خواجہ گوش سے بیدار ہونا اور یہ سمجھ لینا کہ دنیا میں ہم محض برائی  
 کیڑے نہیں ہیں بلکہ مقتداے قدرت یہ ہے کہ مثل اور عروج یافتہ قوموں کے مسلمان بھی اپنے  
 دینی و دنیوی اصلاح پر لانے کا سادی حق رکھتے ہیں۔ ترکوں کا دشمن کے خونخوار مقابلہ میں مالی  
 ہمتی کا اظہار کرنا جو ایک سبق ہو گیا ہے جس نے ہر مسلمان ذی شعور کو مالی حوصلہ عالی بہت عالی طرف  
 بنادینے میں الہام ربانی کا کام دیا ہے۔ ترکی سپاہیوں کا ہر حکام اور افسروں کی بے انتہا فراہمی  
 کرنا جس نے ثابت کر دیا کہ محکوم کو اپنے حاکم اور ماتحت کو اپنے افسر کی اطاعت راضی اور سباز  
 سے کرتے رہنا ہی فتح و فخر کی صرف ایک کنجی ہے اور یونانی سپاہیوں کی افروانی اور خود رانی نے  
 سکھایا کہ یہی ہر ایک قوم کے لئے براہی اور تباہی کا وسیلہ ہے۔ ترکی افسروں اور کمانڈروں کا امت  
 سلطانی سے باہر ہونا اور حب ملی میں مستغرق رہنا اس لئے ثابت کر دیا کہ اب وہ دعوہ  
 اور باعث باقی تین ہی جنگی جد سے جنگ نام وروس میں شمشیر کا سیلی کا موقع لگیا۔ افواج سلطانی  
 کا جدید ترین اسلحہ آلات حرب سے مسلح ہونا جنہیں فی زمانہ قیام سلطنت کا مادہ۔ آلمان رسد کا کافی  
 سے مہیا کر دینے پر مقتدر کا ہونا جو جنگ کا ایک لازمی جز ہے۔ تسبعت تمام ضرورت سے زیادہ  
 سرحدوں پر ڈالنا جس کا دروائی پر سبب سلطنتوں کی نظر ماکرتی ہے۔ زمانہ جنگ میں اسی پر از

مختلف الاقوام سلطنت میں کسی جگہ قدر کا ہونا سب سے زیادہ تعجب خیز امر ہے۔ تمام فرقہ ہائے اہل اسلام اس فرقہ کے ساتھ متفق و یکدل ہونا اور اپنے فتنی تعصب اور بدگمانیوں کا دور کر ڈالنا جو ہمیشہ باہمی بدترکی اور خاڑ جنگیوں کا سبب بنا رہا ہے اور سب سے بڑا کہ خوشی یہ کہ اسلام دوقوی بازوؤں یعنی اہل سنت و اجماعت اور اہل تشیع ایران کا باہمی بغض و تعصب ہٹ کر کیل ہو جائے ایسی خوشی ہے جس کا لطف قیامت پر ہر زبان ظہم تک نہیں پہنچ سکتا اپنا بچہ عالی جناب میرزا محمد تقی خان کمال الدین سنجہ طہرانی دافقیہ جو قصائد امیر المومنین کی طرح میں تصنیف فرماتے ہیں وہ کافی شہادت ہیں اس امر کی کہ سلطان ابن السلطان عبد الحمید خان غازی ملک الشعراء ایران کو کس قدر محبت و الفت ہے اور جب ایسے بزرگ اور نامی شاعر کی تائیدی سے یہ حال ہے تو ایران کے غرض و عزم کو کس قدر متحرک اور اس کے شہنشاہ عظم سے عقیدت ہلکی اور دیگر ممالک مشرق و ممالک غریبی میں اس محبت کا کتنا تک اثر ہو چکا ہو گا چنانچہ ایک قصیدہ میں یہ اسطرح ارقام فرماتے ہیں۔

در جهان فرمائی و کار سلیم	گر چہ بالا بود از تیغ تو بالا گرفت
شیعہ سنی تہجد و محبت پر آ تو	بس عجب آئینہ شو چون شیر اینکہ گرفت
آن بدین قربان ہائیں از ترا شود از جلالت	قوم از تو طرز سلمان شیوہ بود گرفت
مالیا حسن و حسین چرخ را کشتا بہ تیغ	ہمچو خیمہ کو بشمشیر دو دم حیدر گرفت

اسی شاعر ہجرتیال نے دوسرے قصیدہ میں کہا کہ دین سلطان کے دیگر اقباب کے ساتھ الفاظ امیر المسلمین کو منجھتا علی لکھا ہے۔

مگر یہ قصیدہ کو فتح یونان کردہ ہشت	امیر المسلمین قوم شاہنشاہ جم چکر
مفہم حضرت سلطان فیسی اجلال عثمانی	کہ باشد از دم تیش رول وین پیغمبر
دلاور سلطان عبد الحمید عادل غازی	کہ در روز و غا بار ز تیش بر حد و فکر
شعبہ کز صدق صدیق تو بہت فاروق بہت	بود عثمان مہ علم و حیا روز غذا مہ

مسلمان ہجو ستمان ست وایماندار چون  
شہ کو قطب ایمان ست نیک و متبرک  
تواند آتش افشا بد فرق خصم پان ارد  
تواند آنکہ تسخیر جملے کرد ستراسر  
نمودہ فتح یونان با ہزاران مجد و کرم

دلا و ہجو عمارت مقدادست در تقوی  
شہ کو خلیفہ اسلام را باشد نکو مرکز  
شہنشاہ کہ مار مور خوار فوج جوارش  
شہنشاہ کہ یک کند آور ترک سپاہ و  
غرض آن عروۃ الوثقیای دین احمد مرسل

پھر اسی قصیدے کے مطلع ثانی میں ارقام فرماتے ہیں جس سے خلافت تسلیم کر لینا ظاہر ہوتا ہے  
جہاں روی فتح و نصرت کج شہ نیست و  
نک تیغ سرافشا نک عدد ملو کا فر  
خدا جاہ و جلال کایہ سون ہر خطا و تر  
نک مصمم قہر کی خصم کا فون کو کفر  
یکے را درد در بالین کیے را مگر دستر

خلافت و شنگام داد و خا آسمان جا  
نک ست ز افشا نک حبیب سلم و یون  
افندم بادشاہم سیدم دولہ سلط  
لای ہنک اورش سن الحق بام گردونہ  
بد اندیش تو بد خواہ جانت را بود و انجم

### امیر میر

ملک نجد کے امیر عظیم محمد بن عبد اللہ بن الرشید جو بر عرب کے سپہ کے مالک و مختار اور صاحب سر و عظیم  
اور جہوں نے اظہار محبت کی غرض سے آغا زجس کے وقت کئی لاکھ مسلح بدوؤں کی فوج لیکر محاربت میں درج  
شرکت کی تھی کچھ گہری محبت اور سچی عقیدت اعلیٰ حضرت سے رکھتے ہیں ذیل کے چند اشعار سے  
ظاہر ہوتی ہیں جو اس مبارک ہادی قصیدے میں سے بطور مشتمل نمونہ از خزانے منتخب کر لے ہیں جو  
امیر مرحوم نے خود تصنیف کر کے مابین مجاہدین میں ارسال فرمایا تھا۔

تہا نیک لا تسع بنا قول کاذب  
(مہربانی کر ہم پر حقاقت اور سچائی کا حق نہ چھوڑنا)  
فلما بنا لی عن محب و غائب  
(بس کہ کسی دوست یا دشمن کی برافروختن)

فیا کعبۃ الآمال یا ہدیۃ الاعدار  
(بس اے کعبہ امید یا اے ہدیۃ اعدائے)  
ہوا کنت یا فخر اختلافہ مضی  
(اے فخر خلافت اگر تو ہم سے رہی ہو)

وان کنتہ مسلماً فاحکوب غنیمتہ + ولو اخرست نیرانہا کل جانب  
(اور اگر تیرے طرف سے صلح ہو گئی تو جی بانی تمام زمینیں میری لئے غنیمت ہیں + خواہ ادا کے خطے ہر طرف سے بست ہوئے ہوں)

## قطعات تاریخ فتح یونان

اس فتح پر تمام شعرائے اپنا اپنا عالی تمیلات کے بموجب بیشمار قطعات و نیراؤہ ہائے تاریخی تصنیف فرما کر شائع کئے لیکن بغیر ذرۃ اختصار چند تاریخی ماوے ذیل میں دئے جلتے ہیں تاکہ کار آمد ہوں  
(۱) سب سے زیادہ دلچسپ پادۃ تاریخ الدین مظفر ہے یعنی شاہ مظفر الدین بکٹاہ کے نام نامی میں تاریخ فتح بلکہ دکانست موجود ہے جو شاہ موصوف کے تحائف کے جواب میں ایک زیرک ترکی شاعر نے دریافت کیا تھا۔

(۲) بہتوں نے سلطان احمد اول عثمانی کے سلطان خلیفہ کو برطانوی  
سعادت پر راہ افروز لکھا تھا کہ  
سیر یونان زدہ گفتم ز رو جہ نادرش + سرورم او صحرماقل مظفر شد یونانی

(۳) از جناب سید امیر احمد صاحب امیر وکن  
فتح روم و نہریت یونان + جمع کن ہر دو یک فرزد در آن  
(۴) ایکے از ادیب عنوان) انتصر التتر کے و انکسر الیونانی (۱۸۹۷ء)

(۵) از جناب منشی عبدالغفور صاحب سرنگری  
سیرہ زاعلای وین دا این بشارت آ + شکرا سلام شد در ملک یونان فتحیاب  
(۶) از جناب عبدالرحمن صاحب خطیب و انباری  
پوشش فتح یونان رائش خطیب + بگفتا زہ نصرت شاہ روم





چاندی کاغذ - وارڈر و شف کاغذ - کار باک پیپر - عکس سے کی رنگ - کانڈی خیار سے - وصلیان - امار - کی کے برتن  
روغنات لقا عدہ انگریزی - سمی - سیلا - یوتا - نکال - موکسی - لیون - روغن سوم - مالکنگنی - پتہ - ناچوچ - آروٹ  
بندہ مرغ وغیرہ - روغنات طبی - روغن ہفت برگہ - باجورہ - سسینا - بید - اخیر - اسبند - ریحان - چوبی - پی - کہ دوا  
گندک - پنوار وغیرہ - مسمومی اشیا - ہیرا - ہر - سونا وغیرہ - وحب شعبہ - قیمت

(بالچون جلد) ۱۵۰ - بری صنعتوں کا مجموعہ - ہندوستانی اور انگریزی طریقہ کار

# ہستان حرف

شکر کا وزن تناسبہ - اور کیمیائی اجزاء عجائبات شکر - طریق کاشت شکر - کوٹو - مینجی -  
گڑ - روپہ کی قسم کاغذ - مصری کوڑہ - قند شیر - فوڈ گرائی کوڑہ - لیس - فیم - وغیرہ  
پارمیو - ٹیکو - ڈگر و سب - نقادیر چھاپنا - جواہریت - مروارید - مسمومی موتی - الماس - دنیا کے مشہور بڑی بڑی  
ہیرے - طاقت بعین زمرہ - زبرجد - فیروزہ - حقیقی - لاچورہ - شیش - ان سب کے مقامات پیدا الیہ - افضل دوا - طریق  
کاشت - مینا کاری - موافق طریق اہل ہند وارن - مینا و زرد - مسخ - سبز سیاہ - بنجی - کبود - نکاسا - عمار وغیرہ  
خانہ داری کی ترکیب - خرید سامان - درود یادگار کی آرائش - ہالش - چلا - چوٹی اور آہنی کباب کی صفائی - ہر قسم کے  
وجہ دہ کرنا - کانڈی سامان - خط و قلم - رنگین کپڑے اور شیشیان صاف کرنا - فلز ارقو - مصلی سامان و  
کرنا - عذکتاب - سے تیل و دگر - پودوں کا لگانا - دودی جانور و دیگر زہر کا علاج - وحب چھکے قیمت

(چھٹی جلد) اس جلد میں اول کی بیچ جلد کی طرح نرالی اور بالکل نو ایجاد و وسو گیارہ

# ہستان صنعت

صنعتیں درج کی گئی ہیں - کوئی صاحب یہ سمجھیں کہ ایک جلد کا مضمون دوسری جلد میں  
دوبارہ آیا ہے ایسا نہیں بلکہ مطلع کیا جاتا ہے کہ نظر رکھ کر بارہ طبیت جو تیار ہو چکی ہیں ان میں  
صنعت و حرفت اور علمی معلومات کا شمار دوسرے نامہ ہے - اس کتاب میں چھتر - سب اور آلو سے شکر بنانے کی  
ترکیب - پانچ - کوٹو - اور چاکوٹ کا تمام تفصیل و بیان اور اسکے صنعتی پہاں صنعتی - ہر قسم کی برقی دانت  
طریق کی بیچ - ۱۱ - رنگت و تیار سازی سفید یعنی رنگا رنگ اور سبزی روغن - رنگ رنگ کے پھول و نقادیر بنانا -  
باقی دانت کا سامان اسکا ترشنا - نرم کرنا - رنگا وغیرہ مع ۳۳ صنعتوں کے - دس حصے سے ہر قسم کے برتن بنانے کی ترکیب  
کوٹو سے تیار کیا گیا - دافع غوث اور سیاہ - لکڑی کو رنگنے اور جوہر دیکھنے کی ۱۹ - ترکیب ۱۲ - قسم کی نوکباد و شامیان  
صنعتیں یہ علم قیمت

(دہم جلد) اس دنیا کی سیر کا سفر نامہ ایک معمولی بات ہے لیکن اپنے آسمانی سیر کا سفر نامہ بھی

ہوگا - مختلف محل سے آپ کے لئے یہ صنعت بھی گوارائی اور جن ترکیبے افلاک کی سیر کی اور وہاں اگر نہایت ہی  
دیکھیں ان میں اسکا عجیب حال لکھا وہ ضرور داکے قابل اور تعجب ہونے کی بات ہے - امریکہ سے خریدی ہو  
یرون کو لگا کر اڑنا - پہلی منزل چاند پر پہنچنا - اور ایک ہاں قیام کر کے پانچ کے عجیب مقامات کی سیر کرنا - دوسری منزل پر زہر اور  
تسمیہ و عذاب کی سیر کرتے ہوئے چھٹی منزل آفتاب تک پہنچنا اور وہاں کے عجیب غرائب لاٹھ کرنا - بیان ہو کر حیرت اور  
چھوٹے چھوٹے ممالک تک پہنچنا چھٹی منزل مشتری میں کرنا - اور سولہ الہی شاہدہ کر کے زحل میں وارد ہونا ایمان  
کا اور نقشہ ہر ماہ - قیمت



طرز حکومت ریح سکون۔ کاغذ کی ساخت۔ گہو کی فصل۔ تھانیاں اشربا۔ ہندوستان پہلے سے زیادہ متولی ہے۔ تیار  
بھرن گہو کی کاشت کی مقدار قید۔ قاعدہ شہر حکومت ممالک یورپ۔ موت و حیات کا مخیمہ۔ انگریزی عورت کے اشتعال۔ عمدہ  
سلطنت ترکی۔ مدد عجیب غریب معلومان۔ قیمت۔

## جنگ بنادین

مولفہ ماشہ محمد ابوالدین حبیب حسین حضرت عبداللہ کے جنگی احکام و لشکر اسلام کی ترتیب اور  
اولیٰ تہذیب و تمدن پر چڑھائی۔ چار قسم کے آرائی۔ حضرت خالد کے کارنامے۔ اونٹنی غیر متزلزل

## ناول کشمکش

اردو ناول امپریل دلیری اور قومی ہمدردی کی مثالین۔ وطن کی فتح۔ قیمت  
مسترجعہ ماشہ محمد ابوالدین حبیب حسین۔ ۴۰ صفحوں۔ واشدیر پھر کتا ہوا اور اسے جسکو جیتی رہی ہے  
اوسیدہ لطف اور کھٹے۔ پارک کا دلچسپ پن۔ دلچسپ نظارے۔ معجزوں کے سیر پائے۔

## دختر اش

تحریر ایک مثنوی۔ جذبات افقت کی پہلی ہوتی قصور۔ عشق مست و ہزار بدگمانی کا سچا نوٹ۔ یکایک ادبایہ میں نساوک کا  
پیدا ہونا۔ دلچسپ مثنوی اگر شکلات میں مبتلا رہتا لیکن مٹا کر بار بار صلیح ہونا۔ غرض اس چھوٹے اور تازہ ترین  
ناول کا لطف چڑھنے اور سننے سے لطف کھٹا ہے عبارت مقفی ہے۔ نتیجہ اسکا بدگمانی سے باز کھڑا ہے۔ قیمت ۴۷ ار  
یونان کے مشہور حکیم فیلسوف کی جست زیادہ پردہ و مکر و چھپ چھپ عالم کی نفی کا ترجمہ  
جس میں ایک یونان کے شاہی خاندان کا اتفاقات زمانہ سے قتل و غارت ہونا۔ جتنا مال

واقعات۔ باوجود وقت کاظم و سحر۔ سلطنت پر دو حقیقی بھائیوں کا بالاتفاق حکومت کرنا بلاخر کر رہا ہوا۔ ایک عقلمند  
کا سخت غضب کر لینا۔ اور مقتول بھائیوں میں سے ایک کی لاش کو بے پردہ بنہ میدان میں پھینک دینا۔ دلیہ شاہزادی  
جو مقتول کی بی بی تھی سب سے تائب کہانا۔ بہ تامل خاندانی عزت پر قرار رکھنے کے شاہی حکم سے سرنائی کرنا۔ بادشاہ کا اسکو  
ایک غار میں زندہ دگر کر دینا۔ شاہزادہ و لعل کا جوش بزدلی پر عاشق بہا غار میں جا کر میاں دینا۔ دیکھی مان کا خبر  
اکیسویں لگا دینا۔ رعایا کا بنیاد پر شاہ کو نظروں سے گرو دینا۔ نہایت پردہ و اور موثر قصہ ہے۔ قیمت صرف ۱۷ ار  
ایک اٹالیا میں معصوم کی دلچسپ سرگزشت۔ جو لوگ بیوت پریت اور عالم حیات کے فائنل پر  
مزور سے پڑھ کر لطف اور ہنسا میں قیمت صرف ۱۲

## شرارت

شرارت حصہ ۱ و ۲۔ اس دلچسپ کتاب میں جو بطور ناول لکھی گئی ہے۔ لندن کے چالاک لوگوں  
کی وہ جہت انگیز شرارتیں پڑھنے والے آتی ہیں جسکو پڑھ کر دیکھنے والے کو کھٹے چھوٹے قیمتی جہتوں اور

## نعمت ترقیہ

یعنی فالنامہ حضرت سیدی محمد الدین ابن علی رحمۃ اللہ علیہ جس میں ہر سوال کا جواب آیت قرآنی  
سے نکلتا ہے مع اشعار قرعہ وقت صرف ۱۲

## ایلیہ عالم

اس کتاب میں ۱۶ رنگین نقشے نام دنیا اور اد کے حصوں کے درمیان نام اردو میں لکھے  
گئے ہیں۔ نقشہ کرہ زمین۔ یورپ۔ جنوبی وسطی یورپ۔ جزائر برطانیہ۔ ایشیا  
فلپین و جاپان۔ فارس و افغانستان۔ ہندوستان۔ پنجاب و کشمیر و چچناد۔ ممالک مغربی و شمالی  
بنگال و آرام۔ جزیرہ ہند۔ افریقہ شمالی امریکہ۔ اسٹریلیا۔ جنوبی امریکہ۔ قیمت مع محصول ۱۲

المشتر۔ اے۔ ایم زمان برادر س مراد آباد